دُنیا کی قدیم ترین کتاب

رِگ وید

سوامی دیانند سرسوتی

ترجمہ:

نہال سنگھ

فہرست

باب: 1

ایشور پرارتھنا (مناجات باری)

"اے قادر مطلق (1) پرمیشور آپ کے ظل حمایت میں ہم آپ کی مدد و عنایت سے باہم ایک دوسرے کی حفاظت کریں۔ اور ہم سب بڑی محبت سے مل کر اعلیٰ درجہ کی حشمت و اقبال یعنی تسخیر عالم وغیرہ کا سامان (راحت) حاصل کر کے ہمیشہ آپ کے فضل و کرم سے آنند بھوگیں۔ اے مخزن رحمت! آپ کی مدد سے ہم کوشش اور محنت کے ساتھ ایک دوسرے کی قوت (حوصلہ) کو بڑھاتے رہیں۔ اے نور مطلق تمام علوم کے عطا کرنے والے پرمیشور! آپ کی (عطا کی ہوئی) طاقت سے ہمارا پڑھا اور پڑھایا ہوا (علم) چاروانگ عالم میں شہرت پاوے اور ہمارا علم ہمیشہ بڑھتا رہے۔ اے محبت کے پیدا کرنے والے! ایسی عنایت کیجئے کہ ہم کبھی باہم مخالفت نہ کریں بلکہ ہمیشہ ایک دوسرے کے ساتھ دوستانہ برتاؤ رکھیں۔ اے بھگون! (2) اپنی نظر رحمت سے ہمارے تینوں قسم کے دکھ یعنی ایک ادھیا تمک۔ جو بخار وغیرہ بیماریوں سے تکلیف پہنچتی ہے ادھی بھوتک، جو دوسرے جانداروں سے تکلیف پہنچتی ہے اور تیسرے ادھی دیوک، جو دل اور اس کے خلل، ناپاکی اور بیقراری سے تکلیف ہوتی ہے، ان سب کو شانت یعنی دور کر دیجئے۔

(تیتریہ آرنیک۔ پرپاٹھک 9۔ انوواک) (3) تاکہ ہم اس وید بھاشیہ (تفسیر وید) کو سکھ کے ساتھ ٹھیک ٹھیک بنا کر عوام الناس کو فیض پہنچاویں۔ یہی آپ سے چاہتے ہیں۔ اس لئے آپ ہماری ہمیشہ مدد کیجئے۔

نمسکار (4) میرا ہے اس برہم (5) کو   انت (6) اور انادی (7) و خالق ہے جو
وہ ہے ہست مطلق رحیم و کریم   مقدس ہیں وید اس کا علم قدیم
گناہ و جہالت کریں دور وید   جگ کی بھلائی (8) سے بھرپور وید
خلایق میں ہوتا کہ ان کا شیوع (9)   میں تفسیر کرتا ہوں ان کی شروع
یہ انیس سو تینتیس ہے سن بکرمی   ردی (10) وارون پڑوا بھادوں سدی
ہیں نام مفسر سے آگہ سبھی   سوامی دیانند جی سرسوتی
یہ سچی صحیح اور پُر از بہی   عنایت سے ایشور کے تفسیر کی
یہ بھاشا و سنسکرت میں ہے تمام   اٹھاویں بھی اس سے تا فیض تام
قدیمی روش پر رشی منیوں کی   یہ تفسیر ویدوں کی ہے میں نے کی
نئے بھاشیہ (11) ٹیکے بنے جس قدر   وہ ٹیکا سیاہی کا ہیں وید پر
سراپا غلط ہیں وہ گمرہ کریں   وہ ناحق خطا وید کے سر دھریں
کریں ایسی کرپا (12) خدائے کریم   کھلیں وید کے سب مطالب قدیم
تفاسیر باطل کا منہ کالا ہو   صحیح بھاشیہ کا بول پھر بالا ہو
دعا ہے یہی ذات باری سے اب   کہ محنت ٹھکانے لگی میری سب

"اے ہستی مطلق۔ عین علم و راحت! اے رحیم کامل و علیم کل! اے علم اور معرفت کے عطا کرنے والے! اے دیو یعنی سورج وغیرہ کو پُرنور اور تمام کائنات اور علوم کا ظہور کرنے والے! اے تمام راحتوں کے بخشنے والے! اے تمام دنیا کے پیدا کرنے والے! ہمارے تمام دکھوں اور عیبوں کو دور کیجئے اور ہمیں سچی بہبودی (کلیان) یعنی سب دکھوں سے آزادی اور سچے علوم کے حصول سے دنیوی سکھ اور موکش (نجات) کا آنند اپنی عنایت بے غائت سے عطا کیجئے۔" (یجروید ادھیائے 3۔ منتر 3)

اس تفسیر کے بنانے میں جو خلل واقع ہوں۔ ان کو آپ پہلے ہی سے دور کر دیجئے۔ اے پربرھم (پرمیشور) آپ جسم کی تندرستی، عقل کی صحت، ہر قسم کی امداد اور قابلیت سے سچے علم کی روشنی وغیرہ جو بہتری (کلیان) کی باتیں ہیں۔ وہ سب اپنی نظر عنایت سے ہم کو عطا کیجئے۔ تاکہ آپ کی نظر رحمت سے حوصلہ پا کر ہم آپ کے بنائے ہوئے سچے علوم سے منور اور پرتیکش (علم الیقین) وغیرہ پرمانوں (دلائل) سے مدلل ویدوں کی صحیح صحیح تفسیر کر

سکیں۔ آپ کے لطف و کرم سے عوام الناس اس تفسیر سے فیض پاویں۔ آپ ایسی عنایت کیجئے کہ لوگوں کو اس تفسیر وید میں شردھا (عقیدت) اور نہایت شوق و رغبت پیدا ہو۔

"ماضی' حال اور مستقبل تینوں زمانے اور تمام کائنات جس کے قبضہ قدرت میں ہے اور جو سب کا حاکم اور کال (وقت یا موت) کی گرفت سے باہر موجود منور' غیر متغیر اور محض راحت مطلق ہے۔ جس کی ذات میں دکھ کا نام و نشان نہیں۔ جو عین راحت برھم ہے۔ اس بزرگ و جلیل برھم کو ہمارا نمسکار ہو۔" (اتھرو وید۔ کانڈ 10- پرپاٹھک 23- انوواک 4- منتر 1-)

"زمین (13) جس کی پرما یعنی معرفت حقیقی کا ذریعہ اور بمنزلہ پاؤں ہے۔ انترکش (خلا بالائے زمین) بمنزلہ معدہ یا شکم ہے اور جس نے سب سے اوپر سورج کی کرنوں سے روشن آکاش (وو) کو دماغ یا سر کی جگہ قائم کیا ہے اس بزرگ و جلیل برھم کو ہمارا نمسکار ہو۔" (ایضاً" منتر 32)

"جو پیدائش عالم کے شروع میں بار بار سورج اور چاند کو بمنزلہ دو آنکھ کے بناتا ہے۔ اور جس نے آگ کو بجائے منہ کے بنایا ہے۔ اس بزرگ و جلیل برھم کو ہمارا نمسکار ہو۔" (ایضاً" منتر 33)

"جس پرمیشور نے اس عالم محسوس کی ہوا کو پران (14) اور اپان کی جگہ قائم کیا ہے۔ اور روشن کرنوں (15) کو آنکھوں کی مثال اور سمات (16) کو باہم خیالات کا تبادلہ اور کاروبار کرنے کا ذریعہ بنایا ہے۔ اس بے انتہا علم والے بزرگ و جلیل برھم کو ہمارا بار بار نمسکار ہو۔" (ایضاً" منتر 34)

"جو پرمیشور علم اور وگیان (عرفان) عطا کرنے والا اور جسم' حواس' پران (انفاس) اور من (دل) کو توانائی' حوصلہ' ہمت' قوت و استقلال بخشنے والا ہے۔ جس کو تمام عالم پوجتے ہیں اور جس کا حکم سب بجا لاتے ہیں۔ جس کی پناہ لینا ہی موکش (نجات) اور جس کے ظل حمایت و پناہ و عنایت سے محروم ہونا ہی موت یعنی متواتر پیدا ہونے اور مرنے کے چکر میں پڑنا ہے۔ اس تمام مخلوقات (17) کے مالک اور عین راحت برہم دیو کے لئے ہمیشہ پریم بھگتی (محبت بھری عبودیت یا عجز و نیاز) کو نذر کریں۔ یعنی ہمیشہ اس کی عبادت کریں۔" (یجروید۔ ادھیائے 25- منتر 13)

"اے قادر مطلق پرمیشور! آپ کی بھگتی (عبودیت یا اطاعت) اور آپ کے فضل و

کرم کے طفیل سے آکاش (عنصر اول جس کو انگریزی میں ایتھر کہتے ہیں) انترکش (خلا بالائے زمین) زمین، پانی، پودے، درخت، تمام عالم اور برھم یعنی وید اور تمام دنیا ہمارے لئے سکھ دینے والی اور بے ایذا ہووے۔ یعنی سب چیزیں ہمارے موافق رہیں۔" (یجروید ادھیائے 36- منتر 17)

تاکہ ہم اس تفسیر وید کو سکھ سے بنا سکیں۔ اے بھگون! (پرمیشور) آپ کی مدد کامل سے ان سب کے شانت (سکھ دینے والا) اور ایذا ہونے پر ہمارے اور نیز دنیا میں سب کے علم و عقل، عرفان اور صحت جسمانی کی ہمیشہ ترقی ہو۔

اے پرمیشور! جس جس مقام (18) سے آپ دنیا کے بنانے اور پالنے کے لئے حرکت کریں۔ اس اس مقام سے ہمارا خوف دور ہو تاکہ ہم آپ کی نظر عنایت سے سب مقاموں میں بے خوف رہیں۔ نیز ان مقاموں میں رہنے والی مخلوقات اور حیوانات سے ہمیں کچھ خوف نہ ہو تاکہ ہم سب مقاموں اور ان میں رہنے والی مخلوقات سے ہر قسم کے خوف و ایذا سے محفوظ ہو کر دھرم، ارتھ (دولت) کام (مراد) موکش (نجات) وغیرہ جیسے سکھ ہمیشہ حاصل کریں۔ (یجروید۔ ادھیائے 36- منتر 22)

"اے مخزن رحمت بھگون! جس من (دل) کے اندر رگوید۔ سام وید اور یجروید قائم ہیں۔ جس میں موکش کا علم حقیقی موجود ہے۔ جس میں مخلوقات کے چت یعنی قواء حافظ موتیوں کی طرح لڑی میں پروئے ہوئے یا رتھ کے پہیے کے نابھ میں آروں کی طرح جڑے ہوئے ہیں۔ وہ میرا من آپ کی عنایت سے نیک ارادے رکھنے والا یعنی راستی پسند اور علم حقیقت سے منور ہو (تاکہ ویدوں کے صحیح مطالب ہم پر روشن ہو جاویں)" (یجروید۔ ادھیائے 34- منتر 5)

اے علیم کل تمام حقیقت کے جاننے والے! ایسی عنایت کیجئے کہ ہم اس صحیح و راست معنی سے مکمل تفسیر وید کو بے خلل بنا سکیں اور آپ کے نام اور ویدوں کے سچے الہام کو شہرت دیں۔ تاکہ اسے دیکھ بھال کر ہم لوگوں میں نہایت عمدہ و اعلیٰ اوصاف پیدا ہوں۔ آپ ہمارے اوپر نظر رحمت کیجئے۔ اور ہماری التجا کو سن کر جلد التفات کیجئے تاکہ یہ فیض عام کا کام کامیابی کے ساتھ پورا ہو۔

باب:2

ویدوں کی پیدائش کا بیان

(چاروں ویدوں کا ظہور پرمیشور سے ہوا ہے) "اس یگیہ یعنی ہست مطلق۔ عین علم اور عین راحت وغیرہ صفات سے موصوف محیط کل پرمیشور سے جو سروہت (سب کا پوج یا معبود) اور قادر مطلق پربرھم ہے، رگ وید، یجروید، سام وید اور چھند یعنی اتھروید۔ چاروں ظاہر ہوئے۔" (یجروید۔ ادھیائے 31۔ منتر 7)

(اس منتر (1) میں) لفظ "سروہت" ویدوں کی صفت بھی ہو سکتا ہے۔ اس صورت میں یہ معنی ہوں گے کہ (اس یگیہ یعنی پرمیشور سے) سبھوں کے قبول کرنے یا ماننے کے لائق وید (ظاہر ہوئے) ویدوں میں علوم کی کثرت ظاہر کرنے کے لئے (اس منتر میں) "ظاہر ہوئے" اور "پیدا ہوئے" دو فعل آتے ہیں اور ضمیر "اس سے" بھی اس امر کی تاکید کے لئے مکرر آئی ہے کہ وید ایشور ہی سے ظاہر یا پیدا ہوئے ہیں۔ پھر ویدوں میں گایتری وغیرہ چھند (بحر) موجود ہونے پر لفظ "چھند" کہنے سے یہی پایا جاتا ہے کہ چوتھے اتھروید کا ظہور بھی اسی پرمیشور سے ہوا۔

(یگیہ وشنو کا نام ہے۔) (شتپتھ برہمن کانڈ 1۔ ادھیائے 1۔ براہمن 1۔ کنڈکا 13)

"اس وشنو (پرماتما) نے اس تین قسم کی (کثیف، لطیف اور روشن) کائنات کو بنایا ہے۔" (یجروید۔ ادھیائے 5۔ منتر 15)

ان حوالوں سے لفظ "وشنو" دنیا کے بنانے والے پرمیشور ہی پر صادق آتا ہے نہ کہ اور کسی پر یعنی جو متحرک و ساکن تمام کائنات میں سمایا ہوا ہے یا اس پر محیط ہے اس کو "وشنو" کہتے ہیں۔ اس لئے وہ پرمیشور ہی ہوا۔

"جس قادر مطلق پرمیشور سے رگوید پیدا ہوا اور جس پر برہم سے یجروید ظاہر ہوا جس نے سام وید اور انگرس یعنی اتھروید کو پیدا کیا اور اتھروید جس کے منہ کی بجائے یعنی

سب سے مقدم اور سام بمنزلہ پاؤں کے ہے۔ یجروید جس کے ہردے (قلب) کی جگہ اور رگوید پران کی مانند ہے (یہ روپک النکار یعنی مرقع ہے) یعنی جس ایشور سے چاروں وید پیدا ہوئے' وہ کونسا دیو ہے۔ اس کو بتایئے؟ (یہ سوال ہے اور اس کا جواب اس منتر کے اگلے ٹکڑے میں اس طرح دیا ہے) جان کہ وہ مستظہر کل (سکنبھ) سب دنیا کا قائم رکھنے والا پرمیشور ہے۔ یعنی سب کی پشت و پناہ اور سب کے قائم رکھنے والے پرمیشور کے سوائے کوئی دوسرا دیو (عالم) وید کا بنانے والا نہیں ہے۔" (اتھرو وید۔ کانڈ 10- پرپاٹھک 23- انوواک 4- منتر 20)

یاگیہ و لکیہ جی اپنی اہلیہ سے کہتے ہیں کہ:۔

"اے میتریئی! (2) آکاش سے بھی بڑے پرمیشور سے رگ وغیرہ چاروں وید سانس کی طرح بکمال آسانی ظاہر ہوئے یعنی جس طرح سانس جسم سے نکل کر پھر اسی میں سما جاتا ہے اسی طرح وید بھی پرمیشور سے ظاہر ہو کر پھر اسی میں سما جاتے ہیں۔" (شتپتھ براہمن کانڈ 14- ادھیائے 5- براہمن 4- کنڈکا 10)

سوال۔ ہاتھ' پاؤں وغیرہ اعضاء نہ رکھنے والے پرمیشور سے وید بصورت آواز یا لفظ (شبد مے) کس طرح پیدا ہوئے؟

جواب۔ قادر مطلق پرمیشور کی نسبت یہ شک پیدا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ منہ یا سانس وغیرہ کے بغیر بھی اس میں کام کرنے کی طاقت ہمیشہ موجود رہتی ہے۔ علاوہ ازیں جس طرح سوچنے کے وقت دل ہی دل میں سوال و جواب کے الفاظ بولے جاتے ہیں۔ اسی طرح ایشور کی نسبت بھی سمجھنا چاہئے۔ پرمیشور جو قادر مطلق ہے۔ کام کرنے میں کسی کی مدد نہیں لیتا۔ جس طرح ہم لوگوں میں امداد کے بغیر کام کرنے کی طاقت نہیں ہے ایشور میں یہ بات نہیں۔ جس صورت میں ہاتھ پاؤں اعضاء نہ رکھنے والے نے تمام کائنات کو بنا لیا۔ تو پھر وید کے بنانے میں کیا شبہ ہو سکتا ہے؟ کیونکہ جس طرح اس نے ویدوں کو نہایت لطافت کے ساتھ رچا ہے۔ اسی طرح کائنات کو بھی نہایت عجیب و غریب صنعت سے بنایا ہے۔

سوال۔ مانا کہ ایشور (3) کے سوائے اور کسی کی مجال نہیں کہ کائنات بنا سکے۔ لیکن ویدوں کا بنا لینا مثل دیگر کتابوں کے انسان سے ممکن ہے۔

جواب۔ ایشور کے بنائے ہوئے ویدوں کو پڑھنے کے بعد کسی شخص کو کتاب بنانے کی طاقت ہو سکتی ہے نہ کہ اس سے برعکس۔ پڑھنے اور سننے کے بغیر کوئی انسان بھی عالم نہیں

بن سکتا۔ مثلاً دیکھا جاتا ہے کہ کچھ نہ کچھ شاستر (علمی کتب) پڑھ کر اپدیش (تقریر) سن کر اور کاروبار عالم کا مشاہدہ کر کے انسان کو علم اور گیان (عرفان) حاصل ہوتا ہے۔ فرض کرو (4) کسی کے بچے کو علیحدہ کسی جگہ بند رکھیں اور اس کو ایک قاعدے سے روٹی پانی دیتے رہیں۔ اور اس کے ساتھ بول چال وغیرہ کسی قسم کا ذرا بھی برتاؤ نہ کریں۔ تو اسے مطلق بھی اصلی علم نہ ہو گا۔ اسی طرح جنگلی (یا وحشی) آدمیوں کی حالت بھی تاوقتیکہ انہیں تعلیم نہ دی جائے حیوان کی مانند ہوتی ہے پس ابتدائے آفرینش سے آج تک اگر ویدوں کی تعلیم نہ ہوتی۔ تو کل انسانوں کی یہی حالت ہوتی۔ پھر کتاب بنانے کا تو ذکر ہی کیا ہے؟

سوال۔ یہ بات نہیں ہے۔ ایشور نے انسانوں کو "سوبھاوک گیان" یعنی عقل حیوانی دی ہے۔ جو سب کتابوں سے بڑھ کر ہے۔ اس کے بغیر ویدوں کے الفاظ' معنی اور ربط باہمی کا علم بھی نہیں ہو سکتا۔ عقل حیوانی کو ترقی دے کر بھی آپ یہ کیوں مانتے ہیں کہ ویدوں کو ایشور نے پیدا کیا؟

جواب۔ کیا مذکورہ بالا علیحدہ بند کئے ہوئے اور تعلیم سے محروم رکھے ہوئے بچے کو اور جنگلی وحشیوں کو ایشور نے عقل حیوانی نہیں دی؟ ہم دوسروں سے تعلیم حاصل کرنے اور ویدوں کو پڑھنے کے بغیر کیوں پنڈت (عالم) نہیں بن جاتے؟ اس سے کیا ثابت ہوا؟ یہ کہ تعلیم پانے اور پڑھنے کے بغیر محض عقل حیوانی سے کچھ بھی کام نہیں چل سکتا۔ جس طرح ہم دوسرے عالموں سے یا عالموں کی بنائی ہوئی کتابوں کے پڑھنے سے قسم قسم کے علم کو حاصل کر کے نئی نئی کتابیں بنا لیتے ہیں۔ اسی طرح کل انسانوں کو ایشور کے عطا کئے ہوئے گیان (الہام) کی ضرور احتیاج ہوتی ہے۔ دنیا کے شروع میں پڑھنے یا پڑھانے کا کچھ بھی انتظام نہ تھا اور نہ کوئی کتاب تھی۔ اس وقت اگر ایشور اپدیش (الہام) نہ کرتا تو کسی کو بھی علم ہونا ممکن نہ تھا۔ پھر کتاب تو کوئی کیا بنا سکتا تھا "نمتک گیان" یا وہ علم جو دوسروں سے حاصل ہوتا ہے' انسان کے اختیار میں نہیں ہے وہ خود بخود حاصل نہیں ہو سکتا۔ محض عقل حیوانی سے علم حاصل ہونا ناممکن ہے۔ اور آپ کا یہ کہنا بھی بے معنی ہے کہ انسان کا ذاتی علم سب سے بڑھ کر ہے۔ کیونکہ وہ آنکھ کی طرح صرف ایک ذریعہ یا آلہ ہے۔ جس طرح آنکھ' من (دل) کی ہمراہی یا توجہ کے بغیر بیکار ہے۔ اسی طرح دوسرے عالموں یا ایشور سے علم حاصل کرنے کے بغیر عقل حیوانی بالکل فضول و بیکار ہے۔

سوال۔ ویدوں کے پیدا کرنے سے ایشور کی کیا غرض ہے؟

جواب۔ اگر کوئی تم سے پوچھے کہ ایشور ویدوں کو نہ بناتا تو کیا غرض ہوتی؟ اس کا جواب تم یہی دو گے کہ ہم نہیں جانتے۔ یہ بالکل ٹھیک ہے۔ اب ویدوں کے پیدا کرنے کی جو غرض ہے اس کو سنو۔ ایشور کا علم غیر متناہی ہے یا نہیں ہے؟ تو پھر وہ کس کام کے لئے ہے؟ (اگر کہو کہ) اپنے ہی لئے ہے۔ تو کیا ایشور اپکار (دوسروں کی بھلائی) نہیں کرتا (تم یہ کہو گے کہ) کرتا ہے۔ پھر اس سے کیا؟ اس سے یہ کہ علم اپنے لئے ہوتا ہے اور دوسروں کے لئے بھی۔ کیونکہ اس کے یہی دو مقصد ہیں۔ اگر ایشور اپدیش (الہام) نہ کرتا تو علم کا دوسرا مقصد فوت ہو جاتا۔ اس لئے ایشور نے اپنے علم یعنی وید کے اپدیش (الہام) سے اس دوسرے مقصد کو پورا کیا ہے۔ پرمیشور بڑا رحیم ہے۔ جس طرح باپ اپنی اولاد پر ہمیشہ نظر عنایت رکھتا ہے اسی طرح ایشور نے بھی اپنی عنایت بیغایت سے کل انسانوں کے لئے ویدوں کا الہام دیا ہے۔ اگر ایسا نہ کرتا تو ہمیشہ جہالت کا سلسلہ قائم رہتا۔ اور انسان دھرم، ارتھ (دولت) کام (مراد) موکش (نجات) کے حصول سے محروم رہ کر پرم آنند (راحت اعلیٰ) نہ پا سکتا۔ جب ایشور نے اپنی رحمت سے مخلوقات کے سکھ کے لئے کند مول (پھل اور گھاس) وغیرہ پیدا کئے ہیں تو پھر وہ تمام سکھوں کے مخزن اور کل علوم کے چشمے یعنی وید کا کس طرح الہام نہ کرتا۔ تمام دنیا کی اچھی سے اچھی نعمتوں کے ملنے سے جو سکھ ہوتا ہے وہ حصول علم کے سکھ کے ہزارویں حصہ کے برابر بھی نہیں ہو سکتا۔ اس لئے یہ یقین جاننا چاہئے کہ ویدوں کا الہام ایشور نے کیا ہے۔

سوال۔ ویدوں کی کتاب لکھنے کے لئے ایشور نے قلم سیاہی اور کاغذ وغیرہ سامان کہاں سے لیا؟

جواب۔ اہو، ہوہو! آپ تو بڑا بھاری اعتراض کیا؟ ہاتھ پاؤں وغیرہ اعضاء اور لکڑی، لوہا وغیرہ سامان اور اوزاروں کے بغیر جس طرح ایشور نے دنیا کو بنا لیا۔ اسی طرح ویدوں کو بھی بنایا۔ (5) قادر مطلق پرمیشور پر وید بنانے کے بارہ میں ایسے شکوک مت کیجئے۔ کیونکہ اس نے ابتدائے آفرینش میں ویدوں کو کتاب کی شکل میں پیدا نہیں کیا۔

سوال۔ تو پھر کس طرح پیدا کیا؟

جواب۔ گیان (علم یا باطن) میں پریرنا (الہام یا تحریک) ہوئی۔

سوال۔ کن کے؟

جواب۔ اگنی، وایو، آدتیہ اور انگرس کے۔

سوال۔ یہ تو غیر ذی شعور مادی اشیاء ہیں۔ (6)

جواب۔ یہ کہنا درست نہیں۔ یہ (اگنی وغیرہ) دنیا کے شروع میں جسم (7) والے انسان ہوئے ہیں۔ کیونکہ بے جان شئے میں گیان (علم) کا ہونا ناممکن ہے۔ جہاں معنی میں غیر امکان پایا جاتا ہے وہاں لکشنا (استعارہ) ہوتا ہے۔ مثلاً کوئی راستگو عالم کسی سے یہ کہے کہ مچان بولتے ہیں۔ یہاں یہ مراد سمجھی جائے گی کہ مچان پر بیٹھے ہوئے انسان بولتے ہیں۔ اسی طرح یہاں بھی سمجھنا چاہئے۔ یعنی انسان ہی میں علم کا موجود ہونا یا ظاہر ہونا ممکن ہو سکتا ہے۔ چنانچہ اس بات کی بابت ایک حوالہ درج کیا جاتا ہے۔

ان سے جبکہ ان پر الہام یا انکشاف ہوا سہ گانہ (8) وید ظاہر ہوئے۔ اگنی سے رگ وید' وایو سے یجر وید اور سوریہ (روی یا آدیتہ) سے سام وید ظاہر ہوا۔ (9) (شتپتھ براہمن۔ کانڈ 11۔ ادھیائے 5)

یعنی ان رشیوں کے گیان میں الہام ہو کر اس کے ذریعہ سے وید ظاہر ہوئے۔

سوال۔ ٹھیک ہے معلوم ہوا کہ پرمیشور نے ان کو گیان دیا اور انہوں نے اس گیان سے ویدوں کو تصنیف کر لیا۔

جواب۔ ایسا مت خیال کرو۔ کیونکہ گیان کس قسم کا یا چیز کا دیا؟ (تم کہو گے) وید کا (یا وید کی شکل میں) (تو اب سوال یہ ہے کہ) وہ (گیان) ایشور کا تھا یا ان کا؟

جواب۔ ایشور ہی کا تھا۔

سوال۔ تو پھر اس (ایشور) نے ویدوں کو بنایا کہ ان رشیوں نے؟

جواب۔ جس کا گیان اسی نے بنایا۔

سوال۔ (مصنف) پھر یہ اعتراض کیوں کیا تھا کہ ان رشیوں ہی نے وید بنائے؟

جواب۔ (سائل) اطمینان کرنے کے لئے۔

سوال۔ ایشور منصف ہے یا طرفدار متعصب؟

جواب۔ منصف ہے۔

سوال۔ تو پھر کیا وجہ کہ چار ہی (رشیوں) کے دلوں میں ویدوں کو ظاہر کیا۔ سب کے دلوں میں نہ کیا؟

جواب۔ اس سے ایشور کی نسبت طرفداری یا تعصب کا الزام ذرا بھی نہیں آتا۔ بلکہ اس سے عادل و منصف پرمیشور کا سچا انصاف ظاہر ہوتا ہے کیونکہ انصاف اسی کا نام ہے

کہ جو جیسا عمل کرے اس کو ویسا ہی پھل دیا جاوے اس لئے یہاں یہ سمجھنا چاہئے کہ ان کے پہلے پنوں کی وجہ سے ان کے دل میں ویدوں کا الہام یا انکشاف کرنا مناسب تھا۔

سوال۔ وہ تو دنیا کے شروع میں پیدا ہوئے تھے۔ پھر ان کے پہلے پن (نیک اعمال) کہاں سے آ گئے؟

جواب۔ تمام جیو اپنی ذات سے انادی (ازلی) ہیں اور ان کے اعمال (10) اور یہ تمام ذروں سے مل کر بنی ہوئی دنیا پرواہ (دور مسلسل) سے انادی (ازلی) ہے۔ ان کے انادی ہونے کی نسبت دلائل کے ساتھ آگے بحث کی جائے گی۔

سوال۔ کیا گایتری وغیرہ چھندوں (بحروں) کو بھی ایشور ہی نے بنایا ہے؟

جواب۔ یہ وہم کہاں سے پیدا ہوا؟ کیا ایشور کو گایتری وغیرہ چھند (بحر) بنانے کا علم نہیں ہے؟ بیشک ہے۔ کیونکہ وہ علیم کل ہے۔ اس لئے تمہارا یہ اعتراض بے بنیاد ہے۔

سوال۔ اتیہاس (تاریخی بیان) ہے کہ چار منہ والے برہما نے ویدوں کو بنایا۔

جواب۔ ایسا نہیں کہنا چاہئے۔ کیونکہ اتیہاس یعنی تاریخی حوالہ یا روایت شبد پرمان (قول معتبر) کے اندر شامل ہے اور نیائے شاستر ادھیائے سوتر 7 میں گوتم آچاریہ نے کہا ہے کہ "آپت (راستی شعار عالم) کا قول شبد ہے۔" اور ایسا معتبر قول ہی اتیہاس ہوتا ہے۔ اس سوتر پرواتساین منی نے اپنے نیائے بھاشیہ (شرح نیائے شاستر) میں لکھا ہے کہ "آپت وہ ہے۔ جس نے تمام علوم کو ساکشات یعنی بخوبی عبور کر لیا ہو جو بے ریا' نیک اور سب باتوں کو ذاتی تجربہ سے معلوم کئے ہوئے ہو اور جو کامل علم سے اپنی آتما میں جس طرح جس بات کو صحیح صحیح جانتا ہو اس کو دنیا کی بھلائی کے لئے اوروں پر ظاہر کرنے کی خواہش سے سچی نصیحت یا ہدایت کرے (مٹی سے لے کر پرمیشور تک) سب چیزوں کو قرار واقعی جاننا (ساکشات کرنا) اور اس کے مطابق عمل کرنا آپتی کہلاتا ہے۔ اور جس میں یہ آپتی پائی جائے اسے آپت کہتے ہیں۔" اس لئے تاریخی حوالے کو تب ہی مان سکتے ہیں۔ جبکہ وہ سچا اور معتبر ہو۔ جھوٹی بات کو نہیں مان سکتے۔ جو آپت (راستی شعار عالم) کا تواریخی سچا قول ہو وہی تسلیم کرنا چاہئے نہ کہ اس کے خلاف جھوٹی پاگلوں کی بڑ کو۔ اسی طرح یہ بات بھی غلط سمجھنی چاہئے کہ ویاس وغیرہ رشیوں نے ویدوں کو بنایا۔ کیونکہ (برہم ویورت وغیرہ) پران اور (برہم یامل وغیرہ) تنتر کی کتابوں میں فضول بے معنی اور بے ٹھکانہ باتیں لکھی (11) ہیں (اور انہیں کتابوں میں برہما ویاس وغیرہ کو ویدوں کا مصنف بتایا گیا ہے)

سوال۔ جو منتر اور سوکتوں کے رشی لکھے ہیں۔ انہوں ہی نے اس اس (منتر اور سوکت) کو بنایا۔ ایسا کیوں نہ مانا جائے؟

جواب۔ یہ نہیں کہنا چاہئے کیونکہ برہما وغیرہ نے بھی ویدوں کو پڑھا اور سنا ہے۔ چنانچہ شوتیا شونیر اپنشد وغیرہ میں ایسے حوالے ملتے ہیں کہ "جس نے برہما کو پیدا کیا اور جس نے دنیا کے شروع میں برہما کو (اگنی وغیرہ کے رشیوں کے ذریعہ سے) ویدوں کی تعلیم دی۔" (شوتیا شوتر اپنشد۔ ادھیائے 6۔ منتر 18)

علاوہ ازیں جب وہ رشی (جن کے نام منتروں اور سوکتوں کے ساتھ لکھے جاتے ہیں) پیدا بھی نہ ہوئے تھے۔ اس وقت بھی برہما وغیرہ کے پاس وید موجود تھے اس میں منوجی کی شہادت بھی موجود ہے کہ "اگنی' وایو' روی' (آدیتہ) اور انگرس سے برہما نے ویدوں کو پڑھا۔"

(دیکھو منوسمرتی۔ ادھیائے 1۔ شلوک 23 و ادھیائے 2۔ شلوک 151) پھر ویاس وغیرہ دوسرے رشیوں کا تو ذکر ہی کیا (12) ہے۔

سوال۔ رگ وغیرہ سنتھانوں کے وید اور شرتی یہ دو نام کیوں ہیں؟

جواب۔ معنی کے لحاظ سے (سنسکرت کے) مصدر "ود" بمعنی جاننا یا "ود" بمعنی "ہونا" یا "ودلر" بمعنی "حاصل کرنا یا ہونا" یا "وِد" بمعنی "بچارنا و غور کرنا" سے کرن (آلہ) اور ادھکرن کارک (13) (ظرف) میں علامت "گھیں" ایزاد کر کے لفظ "وید" "کتن" ---- ایزاد کر کے لفظ "شرت" بنتا ہے اس لئے جن کے ذریعہ سے "گیان" ہوتا ہے یا جن میں (صحیح علم) "موجود" ہے جن کے ذریعہ عالم "ہوتے" ہیں یا جن سے (گیان یا سکھ) "حاصل کرتے" ہیں یا "حاصل ہوتا ہے" جن میں یا جن کے ذریعہ سے تمام سچے علوم کو "سوچتے" یا "بچارتے" ہیں اسے وید کہتے ہیں۔ اسی طرح ابتدائے آفرینش سے لے کر آج تک جس کے ذریعہ سے برہما وغیرہ رشی یا عالم تمام سچے علوم کو "سنتے" (یا سینہ بسینہ پڑھتے) چلے آئے اس کو شرتی کہتے ہیں۔ شرتی نام ہونے کی یہ بھی وجہ ہے کہ کسی انسان نے کبھی کسی جسم والے شخص کو وید تصنیف کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ کیونکہ ان کا ظہور ہاتھ پاؤں (وغیرہ) اعضاء نہ رکھنے والے ایشور سے ہوا ہے۔ اگنی' وایو' آدیتہ اور انگرس کو ایشور نے وید ظاہر کرنے کے لئے صرف ایک ذریعہ بنایا تھا۔ کیونکہ ان کے گیان (علم) سے وید پیدا نہیں (14) ہوئے۔ ویدوں میں جو الفاظ اور معنی اور ان کا باہمی ربط ہے وہ خاص پرمیشور ہی

نے ظاہر کیا ہے۔ کیونکہ ایشور تمام علوم سے باہر ہے پس اس سے ثابت ہوا کہ پرمیشور نے اگنی' وایو' روی' (آدیتہ) اور انگرس نام والے اہل جسم جیووں یعنی انسانوں کے ذریعہ سے وید یا شرتی کو ظاہر کیا۔

سوال۔ ویدوں کے ظہور کو کتنے سال گذرے ہیں۔

جواب۔ ایک ارب' چھیانوے کروڑ' آٹھ لاکھ' باون ہزار' نو سو' چھہتر برس گذر گئے ہیں اور اب (15) یہ 1960852977 واں برس گذر رہا ہے اور اتنے ہی سال اس موجودہ کلپ کی دنیا کو ہوئے ہیں۔

سوال۔ یہ کس طرح معلوم ہوا کہ اتنے ہی برس گذرے ہیں؟

جواب۔ اس موجودہ دنیا کی پیدائش سے اب یہ ساتواں منونتر گذر رہا ہے اور اس سے پہلے چھ منونتر گذر چکے ہیں۔ سات منونتروں کے نام یہ ہیں سوائمبھو۔ سوارو چش۔ آوتمی۔ تامس۔ ریوت۔ چاکشش۔ دیوسوت۔ اور ساودن (16) وغیرہ۔ سات آئندہ آنے والے منونتروں کو ملا کر کل چودہ منونتر (17) ہوتے ہیں۔ اور ہر ایک منونتر میں 71 چترگی ہوتی ہیں۔ اور چودہ منونتر کا ایک برھم دن ہوتا ہے اور ہزار چترگی کے برابر برھم دن کا پیمانہ ہے۔ اور اتنی ہی برھم راتری ہوتی ہے۔ دنیا کے موجود یا قائم رہنے کے عرصہ کا نام برھم دن ہے۔ پرلے (فنا) کی اصطلاح برھم راتری ہے۔ اس موجودہ برھم دن میں چھ منونتر گذر چکے ہیں اور ساتویں دیو سوت منو میں یہ اٹھائیسواں کل یگ گزر رہا ہے اور اس موجودہ کل یگ کو بھی 4976 برس گذر چکے ہیں۔ اور یہ چار ہزار نو سو ستترواں برس گذر (18) رہا ہے جس کو آریہ لوگ وکرمادتیہ (19) کا 1933 واں سموت کہتے ہیں۔ اس کے متعلق مندرجہ ذیل حوالے لکھے جاتے ہیں۔

"برھم دن اور برھم رات کی میعاد اور ہر ایک یگ کی تعداد ترتیب وار اس طرح سمجھو۔" (منوسمرتی- ادھیائے 1- شلوک 68)

"چار ہزار برس کا کرت یگ (ست یگ) ہوتا ہے اور اس کے اتنے ہی سو برسوں (یعنی چار سو برس) کی سندھی اور اتنا ہی (یعنی چار سو برس کا) سندھیانش ہوتا ہے۔" (ایضا" شلوک 69)

باقی تینوں یگوں میں اور ان کی سندھیوں اور سندھیانشوں میں ترتیب وار ایک ایک ہزار اور ایک ایک سو برس کم ہوتے ہیں۔" (ایضا"۔ شلوک 70)

جو چار یگ اوپر گنائے گئے۔ ان سب کے برس مل کر بارہ ہزار ہوتے ہیں جو دیو یگ کہلاتا ہے۔" (ایضا"۔ شلوک 71)

"ان ہزار دیو یگوں کا ایک برہم دن ہوتا ہے اور اتنی ہی برہم رات ہوتی ہے۔" (ایضا" شلوک 72)

"ایسے ہزار یگوں (20) کے برابر مبارک (پنیہ) برہم دن ہوتا ہے اور اتنی ہی رات ہوتی ہے اور ان کو اہوارا تر کہتے ہیں (ایضا"۔ شلوک 73)

پیشتر جو بارہ ہزار برس کا دیو یگ بیان کیا گیا اس کے 71 گنے عرصہ کا نام منونتر (21) ہے۔ (ایضا" شلوک 79)

منونتروں کی تعداد اور دنیا کی پیدائش اور اس کی پرلے (فنا) شمار میں نہیں آ سکتیں۔ پرمیشور ان سب کو بار بار بطور بازیچہ یعنی بکمال آسانی بناتا ہے۔" (ایضا"۔ شلوک 80)

وقت کے پیمانہ کے لئے برہم دن اور برہم رات وغیرہ اصطلاحیں بنائی گئی ہیں تاکہ ان کے سمجھنے میں آسانی ہو جائے اور دنیا کی پیدائش اور پرلے کی مدت اور نیز ویدوں کی پیدائش کا حساب بخوبی ہو سکے۔ ہر منونتر کے بدلنے پر کائنات کی عارضی تاثیرات (گنوں) میں کسی قدر تغیر پیدا ہو جاتا ہے۔ اور اسی وجہ سے ان کا نام منونتر (انقلاب زمانہ) رکھا گیا ہے۔ سنسکرت میں شمار اعداد اس طرح ہے۔

"ایک = 1- دش = 10- ست = 100- سہسر = 1000- آیت = 10000- لکش = لاکھ۔ نیت = 10 لاکھ۔ کوٹی = کروڑ۔ اربد = 10 کروڑ۔ برند = ارب۔ کھرب = دس ارب۔ نکھرب = کھرب۔ **شنکھ** = 10 کھرب۔ پدم = نیل۔ ساگر = دس نیل۔ **انتیہ** = پدم۔ مدھیہ = دس پدم۔ پرادھ = سنکھ" (سوریہ سدھانت)

اسی طرح ترتیب وار دس دس گنے بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ اس لئے برسوں کی شمار اسی طرح کرنی چاہئے۔ "ہزار مہایگ کے برابر دن اور رات (سرو) یا کل کائنات (سرو = برہمانڈ) کا پیمانہ یا شمار کرنے والا پرمیشور ہے۔" (یجروید۔ ادھیائے 15۔ منتر 65)

سرو (سنسکرت میں) تمام دنیا کا نام ہے اور وقت کا بھی ہے۔ چنانچہ شت تپھ براہمن کانڈ 7 ادھیائے 5 میں لکھا ہے کہ

"سہسر اور سرو مترادف ہیں اور وہ ایشور سرو (کائنات) کا داتا ہے۔"

"جیوتش شاستر میں دن دن کا حساب بتلایا گیا ہے اور آریہ لوگ ایک کشن سے لے

کر کلپ تک کا حساب علم ریاضی کے مطابق ٹھیک کرتے رہے ہیں اور اب تک بھی کرتے ہیں۔ چونکہ دن دن کا حساب لگتا چلا آتا ہے۔ اور اس بات کو سب لوگ بخوبی جانتے ہیں۔ اس لئے سب لوگوں کو یہ بات صحیح ماننی چاہئے۔ اس کے خلاف ہرگز یقین نہیں کرنا چاہئے۔ اس میں یہ بھی دلیل ہے کہ آریہ لوگ ہمیشہ بچے سے لے کر بوڑھے تک ہر روز اپنے کاروبار میں اس عبارت کو استعمال کرتے ہیں۔

"اوم۔ (22) ست ست۔ شری برہمنے دوتیہ پر ہزاردھے دیو سوتے منونترے اشٹاونشتی تے کلی یگے کلی پر تھم چرنے اکمک سموتسرا ۔ترت مال پکش دن نکشترو لگن مہورتے چیدم کرتم کریتے چہ۔"

علاوہ ازیں تمام آریہ ورت دیش (ملک ہندوستان) میں اس کا اتہاس (تاریخ یا جنتری) موجود ہے اور یہ بھی سمجھنا چاہئے کہ سب جگہ یکساں ہونے سے کوئی اس قاعدہ کو بدل یا بگاڑ نہیں سکتا۔"

یگوں کا مفصل بیان آگے کیا جائے گا۔ وہاں دیکھنا چاہئے۔

(یورپین و دیگر مفسران حال کی رائے نسبت زمانہ وید غلط ہے۔)

. اوپر کے بیان سے یہ بھی سمجھنا چاہئے کہ پروفیسر ولسن و پروفیسر میکسمولر وغیرہ اہالیان یورپ کا یہ قول کہ "وید انسان کے بنائے ہوئے ہیں۔ شرتی نہیں ہیں۔" اور نیز ان کا یہ بیان کہ "ویدوں کو بنے ہوئے 2400 یا 2900 یا 3000 یا 3100 برس گذرے ہیں۔" سراسر غلط ہے۔ کیونکہ انہوں نے دھوکا کھایا ہے اسی طرح دیگر پراکرت یعنی مختلف مقامات کی زبانوں میں تفسیر کرنے والوں کی رائے بھی جو اسی قسم کی ہے، غلطی پر مبنی ہے۔

باب:3

ویدوں کے غیر فانی (1) ہونے پر بحث

چونکہ ویدوں کا ظہور ایشور سے ہوا ہے۔ اس لئے ان کا غیر فانی ہونا خود بخود ثابت ہے کیونکہ ایشور کی سب قوتیں غیر فانی ہیں۔

سوال۔ چونکہ وید (شبد) لفظوں (2) کا مجموعہ ہیں۔ اس لئے ان کا غیر فانی ہونا ممکن نہیں۔ کیونکہ لفظ گھڑے کی طرح (کاریہ) موضوع ہونے کی وجہ سے فانی ہیں۔ جس طرح گھڑا بنا ہوا ہے۔ اسی طرح لفظ بھی بنتا ہے۔ اس لئے لفظ کے فانی ہونے سے ویدوں کا فانی ہونا بھی ماننا چاہئے۔

جواب۔ ایسا مت خیال کیجئے۔ لفظ دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک (انیہ) غیر فانی اور دوسرا (کاریہ)۔

جو الفاظ و معنی اور ان کا باہمی ربط ایشور کے گیان میں موجود ہے' وہ غیر فانی ہے۔ اور جو الفاظ ہم لوگ استعمال کرتے وہ موضوع ہیں۔ کیونکہ جس کا گیان (3) (علم) اور کریا (فعل) دونوں غیر فانی طبعی اور ازلی ہوتے ہیں۔ اس کی تمام قوتیں بھی غیر فانی ہونی چاہئیں۔ چونکہ وید ایشور کے علم سے پر ہیں۔ اس لئے ان کی نسبت فانی کہنا واجب نہیں ہے۔

سوال۔ جب یہ تمام دنیا پھر حالت علت میں چلی جائے گی۔ تو اس حالت میں تمام اجسام مرکب و کثیف غائب ہو جائیں گے۔ اور پڑھنے۔ پڑھانے اور کتابوں کا بھی نشان نہ رہے گا۔ پھر آپ ویدوں کا غیر فانی بنا رہنا کس طرح مانتے ہیں؟

جواب۔ یہ (دلیل) تو کتاب' کاغذ' سیاہی وغیرہ چیزوں کی نسبت عائد ہو سکتی ہے یا ہم لوگوں کے فعل (4) پر۔ اس کے سوائے اور کسی بات پر صادق نہیں آ سکتی۔ وید چونکہ ایشور کا علم (ودیا) ہیں۔ اس لئے ہم ان کا غیر فانی ہونا مانتے ہیں۔ پڑھنے پڑھانے اور کتابوں کے فانی ہونے سے ویدوں کا فانی ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ ایشور کے گیان میں ہمیشہ

قائم اور موجود (5) رہتے ہیں۔ جس طرح اس کلپ کے اندر ویدوں میں الفاظ، حروف، معنی اور ان کا ربط موجود ہے۔ اسی طرح پہلے بھی تھا۔ اور آگے بھی اسی طرح ہو گا۔ کیونکہ ایشور کے علم میں غیر فانی ہونے کی وجہ سے کبھی فرق یا مغالطہ نہیں پڑتا۔ اسی وجہ سے رگوید میں کہا ہے کہ :-

"سب کائنات کے قائم رکھنے والے پرمیشور نے سورج اور چاند وغیرہ سب چیزوں کو مثل سابق بنایا ہے۔" (رگوید- اشٹک 8- ادھیائے 8- ورگ 48)

اس منتر میں سورج اور چاند کو صرف تمثیلاً (یعنی بطور مشتے نمونہ از خروارے) لیا ہے۔ مراد یہ ہے کہ جس طرح پہلے کلپ میں سورج اور چاند وغیرہ (کل کائنات) بنانے کا علم ایشور کی ذات میں موجود تھا۔ اس کلپ میں بھی ان کو اسی طرح بنایا ہے۔ کیونکہ ایشور کے علم میں کمی بیشی یا الٹ پھیر واقع نہیں ہو سکتا۔

اسی طرح ویدوں کی نسبت بھی ماننا چاہئے۔ کیونکہ ایشور نے ان کو خاص اپنے علم سے ظاہر کیا ہے۔ اس موقع پر ویدوں کے غیر فانی ہونے کے متعلق ویاکرن وغیرہ شاستروں کے حوالے بطور شہادت لکھے جاتے ہیں۔ چنانچہ مہابھاشیہ کے مصنف پتنجلی منی جی کتاب مذکور کے پہلے آہنک اور نیز کئی اور مقاموں پر لکھتے ہیں کہ :- "جس قدر الفاظ ویدوں میں آئے ہیں اور نیز وہ الفاظ جو دنیا میں مشہور ہیں۔ سب غیر فانی ہیں۔ کیونکہ الفاظ کے اندر غیر متغیر بے زوال، غیر متحرک، (6) حذف نہ ہونے والے ایزادی سے بری اور غیر متبدل (7) حروف ہوتے ہیں۔"

اسی طرح (اے ای ان) سوتر پر شرح لکھتے ہوئے پتنجلی منی فرماتے ہیں کہ "جو کان سے سنائی دے عقل سے معلوم ہو۔ اپنے مخرج سے باقاعدہ ادا کرنے پر ظاہر ہو اور آکاش جس کا جائے قیام ہے اسے "شبد" (لفظ) کہتے ہیں۔

سوال۔ گن پاٹھ، اشٹا دھیائی اور مہابھاشیہ میں حذف وغیرہ کرنے کا قاعدہ درج ہے۔ پھر یہ کہنا کس طرح ٹھیک ہے؟

جواب۔ اس اعتراض کا جواب مہابھاشیہ کے مصنف نے "دادھا گھوادوَ سوتر کی شرح میں اس طرح دیا ہے کہ پورے جملے (سنگھات، مجموعہ الفاظ) پورے جملے (پد) کی جگہ آتے ہیں۔ یعنی ایک مجموعہ الفاظ کی جگہ دوسرا مجموعہ الفاظ آ جاتا ہے۔ مثلاً وید پار، گم، ڈ، سن، بھو، سپ، تپ وغیرہ۔ اس مجموعہ لفظی کی جگہ وید پار گو بھوت یہ ایک مختلف مجموعہ الفاظ آ

گیا۔ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اس نئے بنے ہوئے مجموعہ الفاظ میں گم' ڈ' سن' شپ' تپ میں سے آم۔ ڈ۔ (حرف ڈبلا حرکت) ان۔ ش (حرف ش بلا حرکت) ا۔ پ (حرف پ بلا حرکت) مخذوف ہو گئے۔ مگر ان کا یہ خیال صرف وہم پر مبنی ہے کیونکہ یہ تغیر الفاظ کے ایک جز میں نہیں ہوتا۔ یہاں لفظ "تغیر" صرف تمثیلاً آیا ہے۔ یہ دراصل الفاظ کے حذف ایزادی اور تغیر سے مراد ہے۔ یعنی اگر واکشی کے بیٹے پانی آچاریہ کے قواعد (مت) میں الفاظ کے ایک جزو (دیش) میں حذف ایزادی اور تغیر ہوتا تو لفظ کا غیر فانی ہونا ثابت نہ ہوتا۔ دراصل یہ حذف ایزادی وغیرہ من سمجھوتی یا فرضی ہوتے ہیں ان سے کوئی نیا لفظ نہیں بنتا بلکہ لفظ یہ پہلے ہی سے موجود ہیں۔ ویا کرن (گرائمر) کے قواعد صرف ان کے موجودہ روپ (شکل) کی تشریح کرتے ہیں۔ اس لئے یہ حذف و تغیر وغیرہ واقعی نہیں ہیں۔ کیونکہ صورت اول و صورت دوم دونوں کے معنی ایک ہی ہیں اور جن حروف اول کی جگہ حروف ثانی آئے ہیں۔ وہ دونوں بھی اپنی اپنی جگہ بنفسہٖ غیر متغیر و بے زوال ہیں۔ مثلاً گاڑی میں بیل کی جگہ گھوڑا جوڑیں تو اس سے بیل اور گھوڑے کی ہستی میں فرق نہیں آتا۔ دونوں بجائے خود مثل سابق موجود ہیں۔ البتہ اگر حرف کے ایک جزو میں تغیر ہوتا تو اس صورت میں حرف کو کاٹنا پڑتا ہے' مگر حرف کٹ نہیں سکتا۔ اسی وجہ سے کہا ہے کہ (سالم مجموعہ حروف کی جگہ سالم مجموعہ حروف کا ادل بدل ہوتا ہے)

اسی طرح آؤ کے ایزاد ہونے سے لفظ بھو کی جگہ بھو ہو جانے کی بابت بھی ایسا ہی سمجھنا چاہئے اور جہاں لفظ کی یہ تعریف کی ہے کہ جس کا مقام احساس کان سے ہوتا ہے۔ اور ہمیشہ عقل سے جانا جاتا ہے اور بولنے سے ظاہر ہوتا ہے۔ اور جس کا مقام آکاش ہے اس کو شبد (لفظ) کہتے ہیں اس سے بھی شبد (لفظ) غیر فانی ثابت ہوتا ہے۔ مہابھاشیہ میں کہا ہے کہ "بولنے اور سننے کا فعل لحہ لحہ میں غائب ہوتا جاتا ہے اور زبان ایک ایک حرف میں قائم ہوتی ہے یعنی ہر ایک حرف پر زبان کا فعل ختم ہو جاتا ہے اس صورت میں صرف وہ فعل (8) ہی فانی ثابت ہوتا ہے نہ کہ لفظ۔"

سوال۔ لفظ بھی فنا یا غائب اور موجود یا حاضر ہوتا ہے۔ جب بولتے ہیں۔ تب ظاہر ہوتا ہے اور نہ بولیں تو غائب رہتا ہے گویا جو زبان کے فعل کا حال ہے وہی اس کا ہے پھر وہ غیر فانی کس طرح ہو سکتا ہے؟

جواب۔ آکاش کی طرح پیشتر سے موجود ہونے پر بھی تاوقتیکہ اس کے ظاہر ہونے کا

ذریعہ موجود نہ ہو لفظ محسوس نہیں ہوتا۔ بلکہ سانس (پران) اور زبان کے فعل سے ہی ظاہر ہوتا ہے۔ جیسے لفظ وہ ہے۔ جب تک زبان گ تک رہتی ہے۔ تب تک اوَ میں نہیں ہوتی۔ اور جب تک اوَ میں رہتی ہے تب تک وسرگ (ہائے مختفی) میں نہیں ہوتی۔ اس طرح زبان کے فعل اور تلفظ غائب اور موجود ہوتے رہتے ہیں نہ کہ لازوال اور ہمیشہ یکساں رہنے والا لفظ۔ کیونکہ لفظ سب جگہ موجود ہے اور ہر جگہ حاصل ہو سکتا ہے جہاں ہوا اور زبان کا فعل یا حرکت نہیں ہوتی وہاں تلفظ نہیں ہوتا اور نہ لفظ سنائی دیتا ہے۔ اس لئے لفظ آکاش کی طرح ہمیشہ غیر فانی ہے۔ اور ویا کرن کے مذکورہ بالا حوالوں سے تمام لفظوں کا غیر فانی ہونا ثابت ہے پھر وید کے لفظوں میں تو کلام ہی کیا ہے۔

جیمنی منی بھی لفظ کو غیر فانی مانتے ہیں۔ چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ :-

"فنا ہونے سے لفظ تو غیر فانی ہی ہے۔ کیونکہ اس کا ظہور دوسروں کے لئے ہے یعنی تلفظ دوسروں کو عندیہ جتلانے کے لئے کیا جاتا ہے۔" (پورومیمانسا۔ ادھیائے 1۔ پاد 1۔ سوتر 18)

اس سوتر میں لفظ "تو" (سنسکرت) لفظ کے فانی ہونے کے اعتراض کا جواب دینے کے لئے ہے لفظ فانی ہرگز نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اگر لفظ فانی مانا جائے تو یہ علم نہیں ہو سکتا کہ لفظ "گوہ" کے یہ معنی ہیں۔ غیر فانی ہونے کی صورت میں ہی گیاپک (کسی شئے کو بتانے والا لفظ) اور گیاپیہ (وہ شے جس کو وہ ظاہر کرتا ہے) دونوں کے موجود ہونے پر علم ہونا ممکن ہے۔ اسی وجہ سے ایک ہی لفظ "گوہ" کو ایک ساتھ کئی مقاموں پر مختلف بولنے والے بار بار حاصل کرتے ہیں۔ اس طرح جیمنی منی نے لفظ کے غیر فانی ہونے میں کئی دلیلیں دی ہیں۔

و۔شیشک درشن کے مصنف کنادمنی فرماتے ہیں کہ :

"ایشور کا کلام ہونے اور دھرم اور ایشور کو بیان کرنے یعنی دھرم کرنا ہی فرض بتلانے اور ایشور سے ظاہر ہونے کی وجہ سے سب کو چاروں وید (آمنائیہ) لازوال ماننے چاہئیں۔" (و۔شیشک درشن۔ ادھیائے 1۔ اہنک 1۔ سوتر 3)

گوتم منی بھی اپنے نیائے درشن میں فرماتے ہیں کہ :-

"ایشور کے بنائے ہوئے غیر فانی ویدوں کی سند سب کو ماننی چاہئے۔ کیونکہ ان کو راستی شعار عالموں یعنی تمام دھرماتماؤں کپٹ چھل (مکر و فریب) اور عیب سے خالی، رحمل، سچی بات کے ہدایت کرنے والے، سب علوم کے ماہر اعلیٰ درجہ کے یوگیوں اور برہما وغیرہ

تمام راستی شعار عالموں نے مثل منتر اور آیروید (علم طب) کے سند مانا ہے۔ گویا جس طرح سچے علم طبیعیات کو بیان کرنے والے منتروں (اصول یا ہدایت) کو سچا ہونے سے سند کیا جاتا ہے۔ یا جس طرح آیروید (علم طب) کے ایک مقام پر بتائی ہوئی دوا کے استعمال سے بیاری رفع ہو جانے پر اس کے علاوہ کتاب کے باقی حصہ کی بھی اسی طرح سند مان لی جاتی ہے۔ اسی طرح ویدوں میں بیان کئے ہوئے مطالب کا ایک مقام پر علم الیقین (پر تیکش) ہو جانے سے باقی غیر محسوس یا غیر معلوم (اور شٹ) دیگر مطالب یا وید کے باقی حصہ کو بھی سند ماننا چاہئے۔" (نیائے شاستر۔ ادھیائے 2۔ اہنک 1۔ سوتر 67) اس سوتر پر واتسیاین منی شارح (بھاشیہ کار) لکھتے ہیں کہ:-

"دوشٹا (ویدوں کے مطالب سمجھنے والوں) اور وکتا (علوم کے بیان کرنے والوں) کے ایک ہی ہونے سے بھی یہی بات قیاس میں آتی ہے یعنی جو راستی شعار عالم ویدوں کے مطالب کو کما حقہ جانتے تھے۔ وہی آیروید (علم طب) وغیرہ کے بیان کرنے والے ہوئے ہیں۔ اس لئے آیروید کے سند کی مثال وید کی سند بھی قیاس کرنی چاہئے۔ پس وید کے غیر فانی بچنوں کی سند ماننے میں یہ دلیل ہے کہ راستی شعار عالموں نے ان کو سند مانا ہے۔"

اس سے یہ منشاء ہے کہ جس طرح راستی شعار عالم کا قول بمنزلہ شبد پرمان (قول معتبر) سند گردانا جاتا ہے۔ اسی طرح ویدوں کو بھی سراپا راستی شعار علیم کل ایشور کا کلام ہونے سے مستند ماننا چاہئے۔ کیونکہ کل راستی شعار عالموں نے اس کو سند مانا ہے۔ پس ایشور کا علم ہونے سے ویدوں کا غیر فانی ہونا ثابت ہے۔

اس بارہ میں پتنجلی منی جی یوگ شاستر میں فرماتے ہیں کہ:-

"ایشور جو قدیم بزرگوں (یعنی اگنی' وایو' آدتیہ' انگرہ اور برہما وغیرہ کا (جو دنیا کے شروع میں ہوئے) اور نیز ہم لوگوں اور ان کا جو آگے ہوں گے سب کا گرو۔

(گرو "گر" مصدر سے بنتا ہے۔ جس کے معنی "بولنا" ہے۔ پس جو بذریعہ وید سچی باتوں کی ہدایت (اپدیش) کرتا ہے وہی ایشور گرو ہے۔ اور ہمیشہ غیر فانی ہے۔ کیونکہ وہ وقت کی گرفت سے باہر ہے۔ (پاتنجل یوگ درشن۔ ادھیائے 1۔ پاؤ 1۔ سوتر 26)

ایشور کی ذات میں جہالت وغیرہ کلفتوں (کلیش) یا پاپ کے کام یا خیال کا نشان تک نہیں۔ چونکہ ایشور کا علم طبعی' کامل اور غیر فانی ہے۔ اس لئے اس کا الہام ہونے سے ویدوں کو بھی پر صداقت اور غیر فانی ماننا چاہئے۔

اسی طرح کپل آچاریہ بھی اپنے سانکھیہ شاستر میں فرماتے ہیں کہ:۔
"ویدوں کا ظہور ایشور کی خاص قدرت سے ہونے کے باعث یعنی پرش (ایشور) کی طبعی یا ذاتی (سبھاوی) قدرت کاملہ سے ویدوں کا ظہور ہونے کی وجہ سے ویدوں کو بنفسہٖ مستند (سوتہ پرمان) اور غیر فانی ماننا چاہئے۔" (سانکھیہ درشن۔ ادھیائے 5۔ سوتر 51)
کرشن دوپاین ویاس منی اپنے ویدانت شاستر میں اس اہم مضمون پر اس طرح لکھتے ہیں

کہ:۔
"رگ وغیرہ چاروں وید جو ہر قسم کے علوم کا مخزن ہیں اور مثل آفتاب کل مطالب و معانی کو روشن کرتے ہیں اور تمام علوم کی کان ہیں ان کا مخرج (یونی) یا مسبب (کارن) برہم ہے۔ (ویدانت درشن۔ ادھیائے 1۔ پاد 1۔ سوتر 3)
"جو صفت کل علوم سے معمور رگ وغیرہ چاروں ویدوں میں پائی جاتی ہے اس صفت کے شاستر کا مخرج علیم کل ایشور کے سوائے کوئی دوسرا نہیں ہو سکتا۔ اگرچہ ویدوں کے مطالب کی تفصیل کے لئے خاص خاص انسانوں نے شاستر بنائے ہیں۔ مثلاً ویاکرن وغیرہ کتابیں پانی وغیرہ عالموں نے بنائی ہیں تاہم وہ وید کی صرف جزوی تفصیل ہیں۔ ویدوں میں اس سے بھی زیادہ وگیان (علم و معرفت) کا ذخیرہ ہے یہ بات دنیا میں اس قدر مشہور ہے کہ زیادہ کہنے کی ضرورت نہیں۔" یہ الفاظ شنکر آچاریہ کے ہیں۔ جو انہوں نے اس سوتر کی شرح میں لکھے ہیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ علیم کل ایشور کی تصنیف (شاستر) بھی غیر فانی اور کل مطالب اور علوم سے معمور ہونی چاہئے۔ ویاس جی نے اسی ادھیائے میں ایک اور سوتر لکھا ہے کہ:۔
"ایشور کا قول ہونے اور غیر فانی کی صفت رکھنے سے ویدوں کا بنفسہٖ مستند (سوتہ پرمان) ہونا اور کل علوم سے معمور اور سب زمانوں میں وبھیچار" (اختلاف، شک یا تغیر) سے مبرا ہونے کی وجہ سے غیر فانی ہونا سب کو ماننا چاہئے۔" (ویدانت درشن۔ ادھیائے 1۔ پاد 3۔ سوتر 29)

ویدوں کے مستند ہونے کے ثبوت میں شہادت درکار نہیں۔ کیونکہ وہ اپنی سند آپ ہونے سے بنفسہٖ مستند ہیں۔ جس طرح سورج بذات خود روشن ہونے کی وجہ سے دنیا کے پہاڑوں اور ترسرینو (9) (ذروں) وغیرہ تمام چھوٹی بڑی چیزوں کو روشن کرتا ہے اسی طرح وید بھی خود منور بالذات ہونے سے تمام علوم کو ظاہر و روشن کرتے ہیں۔ ایشور نے ویدوں میں

جو اس کا الہام ہیں (ایک منتر) فرمایا ہے۔ جس سے ویدوں اور خود اس کی ذات کا (غیر فانی اور بنفسہ مستند) ہونا ثابت ہے۔

"وہ محیط کل وغیرہ صفات سے موصوف ایشور سب جگہ موجود اور حاضر و ناظر ہے ایک ذرہ بھی اس کی سرایت سے خالی نہیں وہ برھم تمام دنیا کا بنانے والا صاحب قدرت اور بے انتہا طاقت والا ہے اس ایشور کی ذات ستھول (کثیف) سوکشم (لطیف) اور کارن (مادہ کی حالت اولین کی صورت) جسم کے تعلق یا وابستگی سے منزہ ہے۔ اس میں ایک ذرہ بھی چھدر (سوراخ) نہیں کر سکتا۔ (یعنی اس کی ذات یا ماہیت میں ایک ذرہ تک کو بھی گنجائش یا جگہ نہیں ہے۔ اس لئے وہ کٹ نہ سکنے کی وجہ سے بے جراحت ہے چونکہ اس میں نس یا ناڑی کا دخل نہیں ہے۔ اس لئے وہ ہر قسم کے بندھن (پردے یا رکاوٹ) سے مبرا ہے۔ وہ ہمیشہ جہالت وغیرہ عیوب سے پاک ہے۔ اس کی ذات میں پاپ کا نام نہیں' اس لئے وہ کبھی پاپ نہیں کرتا۔ وہ علیم کل ہے' وہ سب کے دلوں کا شاہد یا جاننے والا ہے اس کو سب پر فضیلت ہے۔ نہ اس کی کوئی علت فاعلی (نمتکارن) ہے۔ نہ علت مادی (اپادان کارن) اور نہ علت (10) غیر (سادھارن کارن) وہ سب کا پیدا کرنے والا (پتا) ہے اور خود کسی سے پیدا نہیں ہوا۔ وہ خود اپنی قدرت سے قائم یعنی قائم بالذات ہے۔ ان صفات سے موصوف ہست مطلق۔ عین علم اور عین راحت پرماتما ہر کلپ کے شروع میں ہمیشہ اپنی قدیم و ابدی مخلوقات کے لئے ویدوں کے صحیح و صادق الہام کے ذریعہ سے علم کو ظاہر کرتا ہے۔ یعنی وہ بھگوان (پرمیشور) ہر مرتبہ جب از سرنو پیدائش عالم ہوتی ہے' تب مخلوقات کی بہبودی کے لئے دنیا کے شروع ہی میں تمام علوم سے معمور ویدوں کا اپدیش (الہام) کرتا ہے۔" (یجروید۔ ادھیائے 4۔ منتر 8)

اس لئے ویدوں کو کبھی فانی نہ سمجھنا چاہئے۔ کیونکہ ایشور کا علم ہمیشہ یکساں بنا رہتا ہے۔

جس طرح ویدوں کا غیر فانی ہونا شاستروں کے حوالوں سے ثابت ہے اسی طرح دلیل سے بھی ثابت ہے۔ مثلاً جو نیست ہے وہ ہست نہیں ہو سکتا۔ اور جو ہست ہے وہ نیست نہیں ہو سکتا۔ (یعنی نیستی سے ہستی اور ہستی سے نیستی ہونا ناممکن ہے) جو ہے وہی ہو گا۔ اس منطق سے بھی ویدوں کا غیر فانی ہونا قابل پذیرائی ہے۔ کیونکہ جس کی جڑ نہیں اس کی شاخیں وغیرہ بھی نہیں ہو سکتیں۔ مثلاً بانجھ کے بیٹے کا بیاہ دیکھنا (ناممکن ہے) کیونکہ اگر بیٹا

ہو تو ماں کا عقیمہ ہونا ثابت نہیں ہوتا اور جب لڑکا ہی نہیں تو پھر اس کا بیاہ ہونا یا دیکھنا کب ممکن ہو سکتا ہے اسی طرح یہاں بھی غور کرنا چاہئے کہ اگر ایشور میں غیر متناہی علم نہ ہوتا۔ تو وہ کس طرح الہام (اپدیش) کر سکتا اور اگر وہ الہام نہ کرتا تو کسی انسان میں بھی علم کا نشان نہ پایا جاتا۔ کیونکہ کوئی چیز جڑ کے بغیر نہیں اگ سکتی۔ اس دنیا میں کوئی شئے بھی جڑ یا علت (مول) کے بغیر پیدا ہوتی نظر نہیں آتی۔ ہر انسان کو وہی بات جس کا اسے واقعی تجربہ ہوتا ہے (یا جس کو وہ موجودہ یا سابقہ جنم میں بھگتے ہوئے ہوتا ہے) سوجھتی یعنی اس کے دل سے ابھرتی یا پیدا ہوتی ہے یعنی جس چیز کا بذریعہ علم الیقین (پرتیکش) تجربہ ہو چکتا ہے۔ اسی کا اثر (سنسکار) قائم رہتا ہے اور جس چیز کا اثر (سنسکار) ہوتا ہے وہی حافظہ اور علم میں ہوتا ہے۔ اور اسی کے بموجب کسی شئے کی طرف رغبت یا نفرت ...... پیدا ہوتی ہے اس کے خلاف ہرگز نہیں ہوتا۔ پس اگر دنیا کے شروع میں ایشور کا اپدیش (الہام) اور تعلیم و ہدایت نہ ہوتی تو کسی شخص کو بھی علم کا انوبھو (H) نہ ہوتا پھر (انوبھو کے بغیر) اس کا اثر یا خیال (سنسکار) بھی نہ ہوتا اور اثر یا خیال کے بغیر یاد کہاں سے رہتا اور یاد کے بغیر کسی کو ذرا بھی علم نہیں ہو سکتا۔

سوال۔ انسان کو جو طبعاً" دنیوی دھندوں سے لگاؤ (پرورتی) ہے۔ ان سے دکھ اور سکھ کا تجربہ ہوتا ہے اور جوں جوں بڑا ہوتا جاتا ہے۔ بتدریج تجربہ بڑھ کر علم ترقی پا جاتا ہے۔ پھر اس بات کے ماننے کی کیا ضرورت ہے کہ ایشور نے ویدوں کو پیدا کیا؟

جواب۔ اس بات کا شافی جواب پیدائش وید کے بیان میں دیا گیا ہے اس مقام پر ہم یہ ثابت کر چکے ہیں کہ جس طرح اب دوسرے سے پڑھنے کے بغیر کوئی شخص عالم نہیں بن جاتا اور نہ اس کے علم کی ترقی ہوتی ہے۔ اسی طرح ایشور کے الہام (اپدیش) کے بغیر کسی انسان کو بھی علم اور عرفان (گیان) نہیں ہوتا۔ اس میں ناتعلیم یافتہ بچے اور جنگلی آدمی کی مثال ہے یعنی اپدیش (تعلیم و تربیت) کے بغیر بچوں یا جنگلیوں کو علم یا انسان کی زبان کا وقوف نہیں ہوتا۔ پھر علم کے ایجاد کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ اس لئے ویدوں کا علم جو ایشور سے (دنیا میں) آیا ہے وہ غیر فانی ہے کیونکہ ایشور کی تمام صفات غیر فانی ہیں۔ جو شئے غیر فانی ہوتی ہے اس کا نام، صفت اور فعل بھی غیر فانی ہوتا ہے کیونکہ ان کا جوہر (آدھار) غیر فانی ہے۔ جوہر (ادھشٹھان) کے بغیر نام، صفت اور فعل وغیرہ عرض قیام نہیں پا سکتے۔ کیونکہ یہ ہمیشہ دوسرے کے سہارے رہتے ہیں۔ جو شئے غیر فانی نہیں ہوتی اس کے یہ (عرض) بھی غیر

فانی نہیں ہوتے۔ غیر فانی وہی شئے ہوتی ہے جس کی پیدائش اور فنا نہ ہو۔ علیحدہ علیحدہ عناصر (بھوت) یا جوہروں (درویہ) کے اتصال خاص سے پیدائش (ات پتی) ہوتی ہے اور ان پیدا شدہ ذروں (یا عناصر) سے مل کر بنے ہوئے وجودوں کا انفصال (ویوگ) یعنی اتصال کا زائل ہو جانا فنا (وناش) ہے (سنسکرت میں) "وناش" نظر نہ آنے یا غیر محسوس ہو جانے کے معنی رکھتا ہے۔ چونکہ ایشور ہمیشہ یکساں رہتا ہے اس لئے اس کی ذات میں اتصال اور انفصال کو دخل نہیں۔ اس بارہ میں کنادمنی کا ایک سوتر شاہد ہے۔ "معلول جو علت سے پیدا ہو کر وجود میں آتا ہے اس کو فانی (انیہ) کہتے ہیں۔ کیونکہ پیدا ہونے سے پہلے وہ نہ تھا اور جو کسی شئے کا معلول نہیں ہوتا۔ بلکہ ہمیشہ حالت علت میں قائم رہتا ہے اس کو غیر فانی (نیہ) کہتے ہیں۔" "ویشیشیک درشن۔ ادھیائے 4۔ پاد 4۔ سوتر 1) جو شئے اتصال سے پیدا ہوتی ہے وہ ہمیشہ فاعل کی محتاج ہوتی ہے۔ اور اگر فاعل کو بھی اتصال سے پیدا ہوا مانیں تو یہ نتیجہ نکلے گا کہ اس کا بھی کوئی دوسرا فاعل ہے۔ اس طرح متواتر سلسلہ بندی سے تسلسل (12) لازم آتا ہے۔ جو شئے اتصال سے پیدا ہوتی ہے وہ پرکرتی (مادہ کی حالت اولین) اور پرمانو (ذرات) وغیرہ کے اتصال کرنے پر قادر نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ یہ چیزیں (پرکرتی اور پرمانوں) لطیف ہیں۔ جو جس سے لطیف ہوتا ہے وہ اس کا آتما (یعنی اس میں ساری) ہوتا ہے کیونکہ لطیف شئے کثیف شئے میں سرایت کر سکتی ہے۔ مثلاً لوہے میں آگ آگ لطیف ہونے کی وجہ سے سخت اور ٹھوس لوہے میں سرایت کر کے اس کے اجزاء کو جدا جدا کر دیتی ہے اور پانی مٹی سے لطیف تر ہونے کے باعث مٹی کے ذروں میں سما جاتا ہے اور ان کو ملا کر پنڈا بنا دیتا ہے یا اس کے ذروں کو الگ الگ بھی کر دیتا ہے۔ پرمیشور اتصال اور انفصال دونوں سے مبرا اور محیط کل ہے۔ اسی وجہ سے وہ (ذروں سے دنیا کو بنانے اور فنا کرنے پر ٹھیک قادر ہے۔ اس کے خلاف نہیں ہو سکتا۔ مثلاً ہم لوگوں کو اتصال اور انفصال میں دست قدرت حاصل نہیں ہے اگر ایشور بھی اس قانون کے تابع ہوتا تو اس پر بھی یہی مثال صادق آتی۔ اس کے علاوہ یہ بھی قابل غور ہے کہ جو اتصال اور انفصال کا مبداء ہوتا ہے۔ وہ خود اس (اتصال اور انفصال) سے جدا ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ بنفسہٖ اتصال اور انفصال کے آغاز کی علت اولیٰ ہوتا ہے اگر کوئی علت اولیٰ نہ ہووے۔ تو اتصال اور

انفصال کا آغاز بھی وقوع میں نہیں آ سکتا۔ پس صفات مذکورہ بالا سے موصوف اور ہمیشہ غیر متغیر بالذات، غیر مولود، ازلی و ابدی اور قادر حقیقی ایشور سے ظاہر ہونے اور اس ایشور کے علم میں ہمیشہ موجود رہنے سے ویدوں کا حق المعانی سے معمور اور غیر فانی ہونا ثابت ہے۔

باب: 4

مضامین وید پر بحث

وید کے چار مضمون

وید میں (1) چار مضمون ہیں۔ وگیان کانڈ (معرفت) کرم کانڈ (عمل) پاسنا کانڈ (عبادت) اور گیان کانڈ (علم) ان میں سے پہلا مضمون وگیان (معرفت) سب سے مقدم ہے کیونکہ اس میں پرمیشور سے لے کر تنکے تک کل اشیاء کا علم حقیقی شامل ہے اور اس میں بھی ایشور (کی ذات) کا ادراک مقدم ہے کیونکہ تمام ویدوں کا مقصود یہی ہے اور ایشور کی ذات کو کل کائنات پر شرف ہے۔ اس بارہ میں چند حوالے درج کیے جاتے ہیں:۔

یم کہتا ہے کہ "اے نچکیت! جو پربرہم کا وصال یعنی موکش کے نام سے مشہور پرم پد (2) (حاصل کرنے کے لائق درجہ اعلیٰ) کو اور عین راحت اور تمام کلفتوں سے مبرا ایشور کو تمام وید بیان اور تاکید و خصوصیت کے ساتھ اس کے گیان (معرفت) حاصل کرنے کی تعلیم و تلقین کرتے ہیں اور جس کے پانے کے لئے سچاتپ (ریاضت) یعنی دھرم **انشٹھان** (دھرم کی پابندی) اور جس ایشور کے ملنے کی خواہش سے برہم چرج کیا جاتا ہے (یہاں برہچریہ تمثیلاً آیا ہے۔ دراصل برہم چریہ (حالت طالب علمی) گرہستھ (حالت خانہ داری) بان پرستھ (حالت صحرا نشینی) اور سنیاس (ترک دنیا) چاروں آشرم سے مراد ہے) اور جس برھم کے وصال کی خواہش لئے ہوئے عالم اس کا تصور اور اپدیش (وعظ) کرتے ہیں۔ جو اس قسم کا پد (حاصل کرنے کے لائق پرمیشور) ہے اس کو میں تجھے اختصار کے ساتھ بتاتا ہوں۔ کہ وہ اوم ہے (کٹھ اپنشد۔ ولی 2 منتر 15)

"اس پرمیشور کا واچک (یعنی اس کی ذات کو ظاہر کرنے والا لفظ) پرنویا اوم ہے۔ گویا پرنویا اوم اس کی ذات کو بتانے والا لفظ ہے اور اس لفظ کا مشار الیہ ایشور ہے۔" (یوگ

(27-1-1

"اوم اور کھم، برھم کے نام ہیں۔" (یجروید۔ ادھیائے 40)
"اوم برھم کو کہتے ہیں۔" (تیتریہ ارنیک پرپاٹھک 7، انوواک 8)
"ویدوں میں دو علم ہیں ایک اپرا (دنیوی) اور دوسرا پرا (علم الٰہی)۔ جس کے ذریعہ سے مٹی اور گھاس سے لے کر پرکرتی (مادہ کی حالت اولین) تک کل موجودات کا علم اور اس علم سے مناسب فائدہ یا فیض حاصل کیا جاتا ہے اس کو اپرا (دنیوی) علم کہتے ہیں اور جس سے غیر محسوس وغیرہ صفات سے موصوف قادر مطلق برہم کی معرفت حاصل ہوتی ہے اس کو پرا (علم الٰہی) کہتے ہیں۔ اپرا سے پرا نہایت اعلیٰ ہے۔" (منڈک اپنشد۔ منڈک 1- کھنڈا۔ منتر 5 و 6)

اس مضمون کے متعلق اور بھی حوالے ہیں۔ مثلاً
"جس محیط کل ایشور کی ذات عین راحت اور تمام عمدہ تدابیر و وسائل سے حاصل کرنے کے لائق موکش کو عالم ہمیشہ ہر زمانہ میں دیکھتے یا پہچانتے ہیں وہ ایشور سب جگہ محیط و بسیط ہے۔ اور مکان و زمان اور اشیاء کی گرفت یا احاطہ سے باہر ہے اور چونکہ وہ برھم مطلق محیط کل ہے اس لئے وہ سب کو سب جگہ حاصل ہے۔ جس طرح سورج کی روشنی میں آنکھ کی حد نگاہ بے انتہا درجہ تک پھیلتی ہے اسی طرح وہ حاصل کرنے کے لائق برھم سب جگہ موجود ہے۔ موکش سب چیزوں سے اعلیٰ و افضل ہے۔ اس لئے عالم اسی کو دیکھنے اور حاصل کرنے کی خواہش کرتے ہیں۔" (رگ۔ 1-2-7-5)

پس وید خصوصیت کے ساتھ اس ایشور کو ہی بیان کرتے ہیں۔ اس مضمون پر ویاس جی نے بھی ایک سوتر میں فرمایا ہے کہ:-
"وید کے ہر جملہ میں برابر اسی برھم کا بیان موجود ہے۔ کہیں صراحت کے ساتھ اور کہیں پرم پرا (کنایہ یا سلسلہ مضمون) سے۔" (ویدانت درشن۔ ادھیائے 1- پاد 1- سوتر 4)

(وگیان کانڈ کی دیگر مضامین پر سبقت)

اس لئے ویدوں کا مقدم مضمون برھم ہی ہے۔ چنانچہ اس بارہ میں یجروید کا بھی حوالہ ہے "جس پر برھم سے اعلیٰ یا بزرگ (اتم) کوئی دوسرا نظر نہیں آتا۔ جو پرجاپتی مخلوقات (پرجا) کا پرورش کرنے والا ہے اور تمام دنیاؤں (لوکوں) پر محیط یا ان میں سمایا ہوا ہے۔ جو تمام جانداروں کو نہایت سکھ دیتا ہوا تجلی بخش، عالم، آگ، سورج اور بجلی تین روشنیوں کو

اس مخلوقات (سرشٹی) کے ساتھ وابستہ و پیوستہ کرتا ہے۔ وہ ایشور سوڈشی (3) یعنی 16 کلاؤں (صنعتوں) کا مالک ہے۔ کیونکہ دنیا میں جو سولہ کلائیں یا صنعتیں پیدا کی گئی ہیں وہ اسی ایشور کی ایجاد ہیں۔" (یجروید۔ ادھیائے 8 منتر 36)

پس وہ ایشر ہی وید کا لب لباب ہے۔ مانڈوکیہ اپنشد میں کہا ہے کہ :-

"جس کا نام اوم ہے وہ لازوال ہے۔ اس کو کبھی فنا نہیں۔ وہ تمام ساکن و متحرک کائنات میں سمایا ہوا ہے۔ اس کو برہم جاننا چاہئے۔ تمام ویدوں اور شاستروں اور اس تمام کائنات میں اس کا ظہور اور اسی کا ذکر مذکور ہے۔" (مانڈوکیہ اپنشد۔ منتر 11)

اس لئے یہ ماننا چاہئے کہ ویدوں کا مقصود مقدم ایشور ہے۔ علاوہ ازیں مقدم (پردھان) کے مقابلہ میں غیر مقدم (اپردھان) کو لینا مناسب نہیں ہے۔ کیونکہ ویاکرن مہابھاشیہ میں کہا ہے کہ "جہاں مقدم و غیر مقدم دونوں ہوں۔ وہاں مقدم سے مراد سمجھنی چاہئے۔" اس لئے تمام ویدوں کا مقدم مضمون ایشور ماننا واجب ہے (ویدوں کے) تمام اپدیش (تعلیم یا ہدایت) کا مقصد ایشور کو حاصل کرانا ہے۔ اس لئے ہر انسان پر اس ایشور کے اپدیش (الہام یا ہدایت) سے تینوں یعنی کرم (عمل) اپاشنا (عبادت) اور گیان (علم) کو حاصل اور ان کی پابندی (انشٹھان) کرنا لازم ہے تاکہ پرمارتھک سدھی (اعلیٰ مقصد انسانی) میں کامیابی اور ویوہارک سدھی (دنیوی منفعت یعنی ہر شئے سے مناسب فیض اور فائدہ) بخوبی حاصل ہو سکے۔

وید کا دوسرا مضمون کرم کانڈ (ہدایت عمل) ہے۔ اس مضمون کا سراسر فعل سے تعلق ہے۔ اس کے بغیر تحصیل علم اور گیان (معرفت) بھی تکمیل نہیں ہوتے۔ وجہ یہ کہ باہیہ (عملی یا خارجی) اور مانس (ذہنی یا باطنی) معاملات کا باہمی ایک دوسرے سے تعلق ہے۔ فعل کئی قسم کے ہیں مگر ان کی بڑی تقسیم دو طرح پر ہے۔

1- اعلیٰ مقصد انسانی حاصل کرنے کے لئے یعنی ایشور کی ستتی (حمد و ثنا) پرارتھنا (مناجات و دعا) اور اپاسنا (عبادت) کرنا' اس کے حکم پر چلنا' دھرم کا پابند رہنا اور گیان (معرفت) سے موکش (نجات) کی تدبیر میں مشغول ہونا۔

2- کاروبار دنیوی کے سرانجام کے لئے یعنی دھرم کے ساتھ دولت (ارتھ) اور مراد (کام) حاصل کرنے کے لئے کوشش کرنا۔

جو فعل یا عمل محض ایشور کے ملنے کی نیت سے کیا جاتا ہے۔ وہ نیک نتیجہ والا' نشکام (4) (بے غرض) فعل نامزد کیا جاتا ہے کیونکہ اس میں بے انتہا سکھ ہوتا ہے۔ اور جو

فعل دولت اور مراد کے حصول کے لئے دنیوی سکھ ملنے کی نیت سے کیا جاتا ہے۔ وہ فعل دوسرے درجہ پر ہے اور سکام (غرض آلودہ) کہلاتا ہے۔ کیونکہ اس کے پھل (ثمر) میں جینے اور مرنے کا دکھ بھوگنا پڑتا ہے۔ اگنی ہوتر سے لے کر اشو میدھ تک جس قدر یگیہ ہوتے ہیں۔ ان میں خوشبودار' شیریں' مقوی اور دافع مرض وغیرہ گنوں والی باقاعدہ سنسکار (صاف) کی ہوئی چیزوں کا آگ کے اندر ہوم کیا جاتا ہے۔ اس سے ہوا اور بارش کا پانی پاک صاف ہو جاتا ہے اور تمام دنیا کو سکھ پہنچتا ہے۔ کھانا' پہننا' سواری' کلیں' صنعتیں اور اوزار جو بغرض سرانجام اصول مجلسی استعمال کئے جاتے ہیں۔ وہ زیادہ تر اپنے ہی ذاتی فائدہ کے لئے ہیں۔ اس بارہ میں پورمیمانسا کا حوالہ درج کیا جاتا ہے۔ (دیکھو پورومیمانسا۔ ادھیائے 4۔ پاد 3۔ سوتر 1 و 8)

"فراہمی اشیاء (دروبیہ)۔ صفائی (سنکار) اور عمل (کرم) یگیہ کرنے والے کے یہ تین فرض ہیں۔ اشیاء یعنی مذکورہ بالا چار قسم کی خوشبودار وغیرہ گنوں والی چیزیں لے کر اور ان کو باہم ملا کر عمدہ سے عمدہ گن پیدا کرنے کے لئے ان کا سنکار (صفائی) کرنا چاہیے۔ مثلاً جب دال وغیرہ کو عمدہ بنانے (سنکار) کے لئے چمچہ میں خوشبودار گھی ڈال آگ میں تپا کر ذرا دھواں سا اٹھنے پر اس سے دال وغیرہ بگھار کر دیگچی کا منہ بند کر کے' بعد میں چمچہ چلاتے ہیں۔ اس وقت جو مذکورہ بالا دھوئیں کے شکل کی بھاپ اٹھتی ہے۔ وہ خوشبودار سیال ہو کر تمام دال کے اندر سما جاتی ہے اور اسے خوشبودار بنا دیتی ہے اور اس سے دال مقوی اور لذیذ بن جاتی ہے اسی طرح یگیہ (ہون) سے جو بھاپ پیدا ہوتی ہے وہ ہوا اور بارش کے پانی کو سب قسم کی خرابیوں سے پاک اور صاف کر کے تمام دنیا کو سکھ پہنچاتی ہے۔" اسی وجہ سے کہا ہے کہ "جب یگیہ میں مذکورہ بالا طریق سے کوئی عالم صاف کی ہوئی چیزوں کا آگ کے اندر ہوم کرتا ہے تو اس سے مجمع انسانی کو بڑا سکھ پہنچتا ہے۔" (ایتریہ براہمن پنچکا 1۔ کنڈ کا 2)

یگیہ سے ہمیشہ دوسروں کو فائدہ پہنچانا مقصود ہوتا ہے۔ اس لئے (یگیہ کے) نتیجے اور فوائد بھی مشہور ہیں کہ وہ ہر قسم کی برائی یا خرابی کو دور کرتا ہے۔ ہوم کرنے کی چیزوں کی صوفائی اور ہوم کرنے والوں کی قابلیت یگیہ کے ارکان میں شمار کرنے چاہئیں۔ اس طرح یگیہ کرنے سے دھرم حاصل ہوتا ہے نہ کہ اس کے برعکس کرنے سے۔

اس بارہ میں حسب ذیل حوالے درج کئے جاتے ہیں:۔

"حرارت سے بخارات (دھوم) پیدا ہوتے ہیں (جس وقت آگ درختوں (ورکش) پودوں (اوشدھی) (5) بڑے درختوں (بنسپتی) (6) اور پانی وغیرہ چیزوں میں داخل ہو کر ان کے اجزاء کو الگ الگ کر دیتی ہے اور ان کے رس کو اڑا دیتی ہے۔ تو وہ رس ہلکا ہوا کے ذریعہ سے اوپر آکاش میں چڑھ جاتا ہے۔ جب کسی چیز کو آگ میں جلاتے ہیں تو اس میں جس قدر پانی کا جزو ہوتا ہے۔ اس کو بھاپ کہتے ہیں۔ اور خشک اور روکھا دھواں مٹی کا جزو ہوتا ہے۔ اور ان دونوں اجزاء کے مرکب کو دھوم کہتے ہیں۔ بخارات کے اوپر چڑھنے سے آکاش میں پانی کا ذخیرہ ہو جاتا ہے اس سے ابر یا بادل پیدا ہوتے ہیں۔ اور ان ہوائی بادلوں سے بارش ہوتی ہے۔ اس لئے گویا حرارت ہی سے جو وغیرہ پودے پیدا ہوتے ہیں اور ان پودوں سے اناج نکلتا ہے اور اناج سے منی بنتی ہے۔ اور منی سے جسم بنتے ہیں۔" (شت پتھ براہمن کانڈہ۔ ادھیائے 3)

اسی مضمون پر تیتریہ اپنشد میں بھی کہا ہے کہ:۔

اس پرماتما نے آکاش کو بنایا۔ آکاش سے ہوا' ہوا سے آگ' آگ سے پانی' پانی سے زمین' زمین سے پودے' پودوں سے اناج' اناج سے منی اور منی سے انسان کا جسم بنتا ہے۔ اس لئے یہ جسم انسانی اناج کے رس سے بنا ہوا ہے۔" (تیتریہ اپنشد۔ آنند دلی۔ انوواک 1)

"ایشور نے اپنے علم کامل سے اناج کو مقدم بنایا۔ ان (اناج) کو برھم (بڑا) سمجھو۔ اناج سے یہ تمام اجسام پیدا ہوتے ہیں اور پیدا ہو کر اناج ہی سے زندہ رہتے ہیں اور مر کر پھر ان (7) ہی میں مل جاتے ہیں۔" (تیتریہ اپنشد بھرگو۔ دلی۔ انوواک 2)

ان کا نام یہاں برھم (بڑا) کہا ہے۔ کیونکہ وہی زندگی کا بڑا سہارا ہے۔ عمدہ صاف اناج' پانی اور ہوا وغیرہ ہی سے جاندار سکھ کے ساتھ زندگی بسر کرتے ہیں ان کے بغیر کوئی نہیں جی سکتا۔ یہ قانون (صفائی) دو طرح پر قائم ہے۔ اول ایشور کا کیا ہوا یا قدرتی اور دوم انسان کا یا ہوا یا مصنوعی ایشور نے پر حرارت سورج کو بنایا (8) ہے۔ اور نیز پھول وغیرہ خوشبودار چیزیں پیدا کی ہیں۔ سورج تمام دنیا سے رسوں کو برابر کھینچتا رہتا ہے۔ (جن ذروں کو سورج اپنی کرنوں سے کھینچتا ہے) ان میں خوشبودار اور بدبودار دونوں قسم کے ذرے ملے رہنے کی وجہ سے (کرہ ہوائی کا) پانی اور ہوا بھی اچھے اور برے گنوں (تاثیرات) کی آمیزش سے متوسط گن والے ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ ان میں خوشبودار اور بدبو کی آمیزش قائم رہتی

ہے۔ پھر اس پانی کی بارش سے جو پودے اور اناج اور ان سے منی اور جسم بنتے ہیں۔ وہ بھی اوسط درجہ کے ہوتے ہیں اور ان چیزوں کے اوسط درجہ ہونے سے قوت، عقل، شجاعت، حوصلہ، استقلال اور دلیری وغیرہ صفات بھی اوسط درجہ کی پیدا ہوتی ہیں۔ کیونکہ جیسی جس کی علت ہوتی ہے ویسا ہی اس کا معلول بھی ہوتا ہے۔ چونکہ بدبو وغیرہ کی تمام خرابیاں انسان سے حادث ہوتی ہیں۔ اس لئے اس میں ایشور کے نظام قدرت کا کچھ قصور نہیں اور جب ان خرابیوں کا باعث انسان ہے تو ان کا دفع کرنا بھی اسی کا فرض ہے جس طرح ایشور کا حکم ہے کہ ہمیشہ سچ ہی بولنا چاہئے۔ نہ کہ جھوٹ اور جو شخص اس حکم کے خلاف عمل کرتا ہے وہ پاپی ہوتا ہے اور ایشور کی آئین سے اس کی سزا میں دکھ پاتا ہے۔ اسی طرح ایشور نے یہ بھی حکم دیا ہے کہ یگیہ کرنا چاہئے۔ اس لئے جو شخص اس حکم کی نافرمانی کرتا ہے وہ بھی پاپی ہو کر دکھ پاتا ہے۔ یگیہ سب کو سکھ اور فائدہ پہنچانے والی چیز ہے۔ جب کسی جگہ انسان وغیرہ جانداروں کا ہجوم کثیر ہوتا ہے۔ وہاں بدبو بھی کثرت سے پیدا ہوتی ہے مگر اس میں ایشور کا نظام قدرت باعث نہیں ہے بلکہ انسان وغیرہ جانداروں کے ہجوم کی وجہ سے بدبو پیدا ہوتی ہے اور چونکہ ہاتھی وغیرہ جانوروں کو انسان ہمیشہ اپنے ذاتی آرام کے لئے جمع کرتا ہے۔ اس لئے ان سے جو سخت بدبو پیدا ہوتی ہے۔ اس کا باعث صرف انسان کا ذاتی آرام ہے۔ اس طرح وہ تمام بدبو جو ہوا اور بارش کے پانی کو خراب کرتی ہے۔ صرف انسان کی بدولت پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے اس کو دفع کرنا بھی اسی کا فرض ہے۔"

کل مخلوقات میں انسان ہی فائدے، نقصان یا بھلے برے کو سمجھنے والا ہے (سنسکرت میں انسان کو منشیہ کہتے ہیں) منشیہ من سے بنتا ہے۔ جس کے معنی عقل و تمیز (وچار) ہیں اس لئے عقل و تمیز ہی سے انسانیت پیدا ہوتی ہے۔ پرمیشور نے کل جسم والے جانداروں میں انسان ہی کو صاحب عقل و تمیز اور حصول معرفت کے لائق بنایا ہے اور انسان کے جسم میں ذروں کی ترتیب خاص (سینوگ وشیش) سے ایسی حکمت کے ساتھ اعضاء بنائے ہیں کہ وہ حصول علم و معرفت کے لئے عین موزوں ہیں اس لئے دھرم ادھرم (نیکی بدی) کا علم حاصل کرنا اور اس پر عمل کرنا یا نہ کرنا بھی خاص انسان کی ذات سے تعلق رکھتا ہے نہ کہ کسی دوسرے سے۔ اس لئے انسان کو سب کے فائدے اور بہبودی کے لئے یگیہ کرنا چاہئے۔

سوال۔ کستوری وغیرہ خوشبودار چیزوں کو آگ میں ڈال کر ناش کرنے سے یگیہ کس طرح فائدہ مند یا فیض رساں ہو سکتا ہے۔ اس سے تو یہ عمدہ نعمتیں کسی کو کھلا دی جاویں یا دان (خیرات) کر دی جاویں۔ تو ہوم سے بھی زیادہ پھل ہو۔ پھر یگیہ کیوں کریں؟

جواب۔ کوئی چیز بھی بالکل معدوم نہیں ہوتی۔ وناش (فنا) سے یہی مراد ہے کہ کوئی شے محسوس ہو کر پھر محسوس نہ رہے۔

سوال۔ آپ احساس یا علم (درشن) کتنی قسم کا مانتے ہیں؟

جواب۔ آٹھ قسم کا۔

سوال۔ ان کی تفصیل بیان کیجئے؟

جواب۔ گوتم آچاریہ کے مطابق ہم پرتیکش' انومان' اپمان' شبد' اتیہہ ارتھاپتی' سمبھو' ابھاؤ' آٹھ پرمان (ولائل) مانتے ہیں۔ ان میں سے "قوا" احساس (اندریوں) کا محسوسات (ارتھ) کے ساتھ تعلق ہونے سے جو سچا یا واقعی اور شک و شبہ سے خالی علم حاصل ہوتا ہے۔ اس کو پرتیکش (علم الیقین اور حق الیقین) کہتے ہیں۔" (نیاگے 1-1-4)

مثال: جیسے قریب سے دیکھنے پر عین الیقین ہو جانا کہ یہ انسان ہی ہے کوئی دوسری چیز نہیں۔ "صفت یا اشارہ کے ذریعہ سے موصوف یا مشار الیہ کا علم ہو جانا انومان (قیاس) کہلاتا ہے۔" (ایضا" سوتر 5)

مثال: جیسے بیٹے کو دیکھ کر باپ کا قیاس کرنا۔ "مشابہ یا مشابہت سے جو علم ہوتا ہے۔ اس کو اپمان (نظیر یا مثال) کہتے ہیں۔ (ایضا" سوتر 6)

مثال: جیسا دیودت ہے ویسا ہی یگیہ دت بھی ہے۔ یہاں صورت یا سیرت کی مشابہت سے مراد ہے۔ "جس سے محسوس و معلوم یا غیر محسوس وغیرہ معلوم مطالب کا بیان کیا جاوے یا علم کرایا جاوے۔ اس کو شبد (قول معتبر) کہتے ہیں۔ (ایضا" سوتر 7)

مثلاً یہ قول کہ گیان (معرفت) سے موکش (نجات) ہوتی ہے۔

"اتیہہ راستی شعار عالموں کے کلام' قول یا تحریر کو کہتے ہیں (مثلاً) دیوتاؤں (عالموں) اور اسروں (جاہلوں) میں لڑائی ہوئی تھی وغیرہ۔ جو بات (متکلم) کے الفاظ یا منشاء سے ٹپکتی ہو۔ اس کو ارتھاپتی کہتے ہیں۔ مثلاً کسی نے کہا کہ جب بادل ہوتے ہیں۔ تب مینہ برستا ہے تو اس سے یہ مترشح ہوتا ہے کہ جب بادل نہیں ہوتے تب مینہ نہیں برستا) جس صورت سے یا جس صورت میں کوئی بات ممکن ہو اس کو سمبھو کہتے ہیں مثلاً کسی نے کہا کہ ماں

باپ سے اولاد ہوتی ہے تو یہ بات سمبھو (ممکن) ہے لیکن اگر کوئی یہ کہے کہ کمبتھ کرن کی مونچھوں کے بال چار کوس لمبے اونچے کھڑے رہتے تھے اور سولہ کوس اونچی ناک تھی تو یہ اسمبھو (ناممکن) ہونے کی وجہ سے سراسر جھوٹ ہے۔ ابھاؤ۔ کسی چیز کے ایک جگہ نہ ہونے مگر دوسری جگہ ہونے کو کہتے ہیں۔ مثلاً کوئی کہے کہ گھڑا لاؤ تو اس جگہ گھڑا نہ دیکھ کر گویا وہاں گھڑے کا ابھاؤ خیال کر کے یعنی یہ سمجھ کر کہ یہاں گھڑا نہیں ہے۔ جہاں گھڑا موجود ہو۔ وہاں سے گھڑا لایا جاتا ہے۔ (نیائے درشن۔ ادھیائے 2- آہنک 2- سوتر 1)

"اتیہیہ کو شبد میں اور اتھاپتی' سمبھو اور ابھاؤ کو انومان میں مانا جاوے۔ تو چار ہی پرمان رہ جاتے ہیں۔" (ایضاً" سوتر 2)

یہ پر تیکش وغیرہ کی مختصر تعریف لکھی گئی۔ ہم آٹھ قسم کے علم یا احساس کو مانتے ہیں۔ سچ تو یوں ہے کہ ان کے مانے بغیر کسی کو چارہ نہیں۔ کیونکہ تمام کاروبار کا سرانجام اور مقصد اعلیٰ (پرمارتھ) کا حصول انہیں سے ہوتا ہے۔

(غیر محسوس ہو جانے سے کوئی چیز کھوئی نہیں جاتی)

اگر کوئی شخص مٹی کے ڈھیلے کو خوب باریک پیس کر تیز و تند ہوا کے اندر ہاتھ کے پورے زور سے آکاش کی طرف پھینکے۔ تو اس وقت ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا وہ مٹی معدوم ہو گئی۔ کیونکہ آنکھ سے نظر نہیں آتی (سنسکرت میں) نش مصدر دکھائی نہ دینے کے معنی رکھتا ہے۔ "نش" سے علامت "گھین" ایزاد کر کے لفظ "ناش" بنتا ہے۔ اس لئے حواس ظاہری سے غیر محسوس ہونے ہی کو "ناش" کہتے ہیں۔ چنانچہ جس وقت ذرے (پرمانو) جدا جدا ہو جاتے ہیں۔ اس وقت وہ آنکھ سے نظر نہیں آتے۔ کیونکہ وہ قواء احساس کے احاطہ سے باہر نکل جاتے ہیں۔ مگر جب وہی ذرے مل کر حالت کثیف میں آتے ہیں تب وہ نظر آنے لگتے ہیں کیونکہ کثیف حالت میں ہر شئے قواء احساس سے محسوس ہو سکتی ہے جزو لاتقسیم کو اصطلاح میں پرمانو (ذرہ) کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ ایسے جزو اصغر ہوتے ہیں کہ جن کی آگے تقسیم نہیں ہو سکتی۔ وہ قوت احساس کے احاطہ سے باہر ہوتے ہیں۔ اور آکاش میں موجود رہتے ہیں۔

اسی طرح جو شئے آگ میں ڈالی جاتی ہے اس کے اجزاء جدا جدا ہو کر دور دور مقام پر پہنچ جاتے ہیں۔ مگر وہ معدوم ہرگز نہیں ہوتے۔ بدبو وغیرہ خرابیوں کو دور کرنے والی جو جو خوشبودار چیزیں ہوتی ہیں ان کا آگ میں ہوم کرنے سے ہوا اور بارش کے پانی کی صفائی

ہوتی ہے اور ان کے صاف اور پاک ہونے سے دنیا کا بڑا بھاری فائدہ اور بہبودی ہوتی ہے اس لئے یگیہ ضرور کرنا چاہئے۔

سوال۔ اگر یگیہ کرنے سے یہی غرض ہو کہ بارش کا پانی صاف ہو جاوے تو یہ بات گھروں میں (عطر وغیرہ) خوشبودار چیزوں کے رکھنے سے بھی حاصل ہو سکتی ہے پھر اتنے جھگڑے سے کیا فائدہ؟

جواب۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ ایسا کرنے سے خراب ہوا ہلکی ہو کر آکاش میں نہیں چڑھتی۔ کیونکہ اس سے نہ ہوا کے جزو الگ الگ ہوتے ہیں اور نہ وہ ہلکی ہوتی ہے اور جب تک وہ (کثیف) ہوا قائم رہتی ہے باہر کی ہوا اس کی جگہ دخل نہیں پا سکتی۔ کیونکہ اس کے سمانے کی گنجائش نہیں ہوتی۔ علاوہ ازیں اس صورت میں خوشبودار اور بدبودار دونوں ہواؤں کے ملے ہوئے موجود رہنے سے صحت و تندرستی وغیرہ عمدہ نتائج کا پیدا ہونا ناممکن ہے۔ مگر جب گھر میں آگ کے اندر خوشبو دار وغیرہ چیزوں کا ہوم کرتے ہیں تو حرارت کے ذریعہ سے کثیف ہوا کے جزو الگ الگ اور لطیف ہو کر اوپر آکاش میں چڑھ جاتے ہیں اور جب خراب ہوا نکل جاتی ہے۔ تو وہاں خلا ہو جانے سے چاروں طرف کی صاف ہوا اس کی جگہ آ گھیرتی ہے۔ اور تمام گھر کے آکاش میں بھر جاتی ہے اور اس سے حفظان صحت و تندرستی وغیرہ عمدہ نتیجے حاصل ہوتے ہیں۔ ہوم کرنے سے جو خوشبودار چیزوں کے ذروں سے ملی ہوئی ہوا اوپر چڑھتی ہے۔ وہ بارش کے پانی کو پاک صاف کرتی ہے اور اس سے بارش بھی زیادہ ہوتی ہے۔ پھر اس کے ذریعہ سے پودے وغیرہ بھی نوبت بنوبت عمدہ اور بے روگ ہو کر دنیا میں بالیقین بڑے بھاری سکھ کو بڑھاتے ہیں۔ آگ کے تعلق کے بغیر محض خوشبودار (عطر وغیرہ) کی ہوا (یا مہک) سے یہ بات ہرگز نہیں ہو سکتی۔ اس لئے یقین جاننا چاہئے کہ ہوم کرنا ہی عمدہ ہے۔

اور لیجئے۔ جب کوئی شخص کہیں دور مقام پر آگ کے اندر خوشبودار چیزوں کا ہوم کرتا ہے۔ تو اس کی مہک سے بسی ہوئی ہوا اس مقام سے دور دور کے لوگوں کی ناک میں پہنچتی ہے۔ جس سے وہ جھٹ جان لیتے ہیں کہ یہاں خوشبو آتی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہوا کے ساتھ خوشبودار اور بدبودار ذرے (درویہ) بھی اڑتے پھرتے ہیں مگر جب کوئی شخص (اس مقام) سے بہت دور چلا جاتا ہے تو پھر اس کی ناک میں خوشبو نہیں آتی۔ اس وقت معمولی عقل (بال بدھی) کے انسان کو یہ وہم ہوتا ہے کہ اب خوشبو نہیں رہی۔ حالانکہ

بات یہ ہوتی ہے کہ اس ہوم کی ہوئی چیز کے ذرے جدا جدا ہو کر ہوا میں مل جاتے ہیں اور خوشبودار چیزوں سے دور ہو جانے کی وجہ سے اس کا علم یا احساس نہیں ہوتا۔ اس کے علاوہ ہوم کرنے کے اور بھی بڑے بڑے فائدے ہیں۔ جن کو عقلمند لوگ غور سے سوچنے پر خود معلوم کر سکتے ہیں۔"

سوال۔ اگر ہوم کرنے سے یہی فائدہ ہے تو وہ صرف ہوم کر لینے سے حاصل ہو سکتا ہے پھر ہوم میں وید کے منتر کیوں پڑھتے ہیں؟

جواب۔ اس کا کچھ اور ہی مطلب ہے۔

سوال۔ وہ کیا؟

جواب۔ جس طرح ہاتھ سے ہوم کرتے ہیں، آنکھ سے دیکھتے ہیں، جلد سے چھوتے ہیں، اسی طرح زبان سے بھی وید منتر پڑھتے ہیں اور ان کے ذریعہ سے ایشور کی ستتی (حمد و ثنا) پرارتھنا (مناجات و دعا) اور اپاسنا (عبادت) کرتے ہیں۔ ان سے اس بات کا بھی علم ہوتا ہے کہ ہوم کرنے سے کیا فائدہ ہے؟ بار بار منتروں کا ورد ہونے سے وہ حفظ بھی رہتے ہیں اور ساتھ ہی وجوب ایشور کا خیال رہتا ہے اس کے علاوہ یہ ہدایت بھی ہے کہ سب کاموں کے شروع سے سراسر ایشور کی پرارتھنا ہوتی ہے۔

سوال۔ اگر وید کے منتر پڑھنے کی بجائے کسی اور عبادت کو اس جگہ پڑھیں۔ تو اس میں کیا عیب ہے؟

جواب۔ اگر کسی اور عبادت کو پڑھا جاوے تو اس سے یہ مطلب حاصل نہیں ہوتا۔ کیونکہ اس صورت میں ایشور کے الہامی کلام سے محرومی اور مطلق و بے مثال راستی سے جدائی ہوتی ہے۔ واضح ہو کہ جہاں کہیں کچھ بھی سچائی پائی جاتی ہے وہ سب وید ہی سے نکلی ہے اور جس قدر جھوٹ ہے۔ وہ سب ایشور کے کلام سے خارج اور وید سے باہر ہے۔ اسی لئے منوسمرتی میں کہا ہے کہ:

"اے پربھو (9) (منو)! تمام علوم کو بیان کرنے والے، دقیق، احاطہ تصور سے باہر، بے پایاں اور غیر متناہی ویدوں (سو-لبھو) کے اصلی اور حقیقی معانی کو سمجھنے والے! آپ ایک ہی ہیں۔" (منو 1-3)

"چاروں ورن، تینوں لوک، جدا جدا چاروں آشرم اور ماضی، حال و مستقبل سب ویدوں سے ظاہر مشہور یا جاری ہوا ہے۔" (منوسمرتی- ادھیائے 2- شلوک 97)

"قدیم وید تمام جانداروں کی حفاظت اور پرورش کرتے ہیں اور چونکہ وہ تمام مخلوقات کے لئے (نجات یا حصول مرادات کا) ایک وسیلہ یا ذریعہ ہیں۔ اس لئے ان کو سب سے بڑا مانتے ہیں (ایضاً۔ شلوک 99)

سوال۔ کیا یگیہ کرنے کے لئے زمین کھود کر ویدی (10) (ہون کنڈ) بنانا اور پرنیتا (11) وغیرہ ظروف، کشا (گھاس) کے تنکے ہم پہنچانا، یگیہ شالا (ہون کا مکان) بنانا اور رتوجوں (ہون کرانے والوں) کا موجود ہونا یہ سب لازم ہیں؟

جواب۔ جو بات ضروری اور قرین عقل ہو اسی کا کرنا فرض ہے نہ کہ اس کا جو اس کے برعکس ہو۔ مثلاً زمین کھود کو ویدی رچنے کی یہ ضرورت ہے کہ ویدی میں ہوم کرنے سے ہوم کی ہوئی چیز آگ کی حرارت سے ذرے ذرے ہو کر آکاش میں چلی جاتی ہے۔ ویدی کی تمثیل سے مثلث، مربع، گول اور شکرے (شین) وغیرہ کی شکل بنانے سے علم مساحت کی بھی مشق ہوتی تھی۔ علاوہ ازیں ویدی میں اینٹوں کی تعداد (مقررہ) ہونے کی وجہ سے علم حساب کا بھی کام پڑتا تھا۔ اسی طرح اور بھی سب چیزوں کا کچھ نہ کچھ (12) مقصد ہوتا ہے مگر یہ بات جو مشہور کی جاتی ہے کہ اس طرح پرنیتا رکھی جاوے تو پن ہوتا ہے اور اس طرح رکھی جائے تو پاپ ہوتا ہے۔ محض بناوٹ اور جھوٹ ہے کیونکہ اس میں پاپ کی وجہ موجود نہیں ہے۔ جو چیزیں یگیہ کی تکمیل کے لئے ضروری اور قرین عقل ہوں۔ انہیں کو لینا چاہئے کیونکہ ان کو نہ لیا جاوے تو کام نہیں چل سکتا۔

سوال۔ یگیہ میں لفظ "دیوتا" سے کیا مراد ہوتی ہے؟

جواب۔ وہی جو وید مین بتائی ہے کرم کانڈ میں لفظ "دیوتا" سے وید منتروں کی طرف اشارہ ہے گایتری وغیرہ چھند (بحریں) ہیں۔ اور اگنی وغیرہ دیوتا کہے جاتے ہیں۔ منتروں میں کرم کانڈ وغیرہ کا طریق بتایا گیا ہے۔ مثلاً جس منتر میں اگنی کے مضمون کو بیان کیا گیا ہے اس منتر کو اگنی دیوتا والا کہتے ہیں (یعنی اس منتر کا دیوتا یا مضمون اگنی ہے) چنانچہ ویدوں میں حسب ذیل دیوتا بیان کئے گئے ہیں۔

"اگنی، وات، سوریہ، چندرما، وسو، رودر، آدیتہ، مرت، وشویدیوا، برہسپتی، اندر اور ورن۔ یہ دیوتا ہیں۔" (یجروید۔ ادھیائے 14۔ منتر 20)

یعنی منتروں میں یہ لفظ دیوتا (مضمون) کہلاتے ہیں۔ کیونکہ منتر ان مضمونوں (ارتھ) کو دیوتن (بیان یا واضح) کرتے ہیں اور راستی شعار مطلق پرمیشور نے ان سنکیتوں (اشارات یا

مضامین) کو قائم کیا ہے۔

اس بارہ میں یاسک آچاریہ نرکت میں فرماتے ہیں کہ :-

"جس منتر میں جن اعمال یا رسوم (کرم) یعنی اگنی ہوتر سے لے کر اشومیدھ تک (تمام یگیوں) اور نیز سامان علم صنعت (شلپ ودیا) کے علم اور مشق کا بیان یا تعلق ہوتا ہے۔ اس منتر کو اسی دیوتا سے بیان کرتے ہیں۔ اسی طرح جس سے نیک اعمال کا اعلیٰ نتیجہ (سمپتی) -عی موکش (نجات) حاصل ہوتی ہے اور پرمیشور سے وصال ہوتا ہے۔ اس کو بھی منتر یا منتر کا مضمون ماننا چاہئے۔" (نرکت-1-2-)

"اب (یہ بحث ہے کہ) دیوت کسے کہتے ہیں؟ جس دیوتا کی خصوصیت کے ساتھ تعریف کی جاتی ہے اس کو دیوت کہتے ہیں۔ منتروں میں جو نام آتے ہیں اور جن کا مضمون ان میں بیان کیا جاتا ہے وہ سب دیوتا نامزد کئے جاتے ہیں (مثلاً یجروید۔ ادھیائے 22- منتر 1-) اگنم دوتم وغیرہ میں اگنی کا مضمون (لنگ) ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ جس کو دیوتا کہتے ہیں وہ منتر کا مضمون ہوتا ہے یا منتر اس مضمون کا ہوتا ہے۔

پس جس جوہر (درویہ) کا نام چھند (منتر) میں آتا ہے وہی دیوت ہے دیوتاؤں کی پہچان وہی ہے جو اوپر بیان ہوئی اور کچھ آگے بھی بیان کی جاتی ہے۔ علیم کل (تینوں زمانوں کا حال جاننے والا) رشی یعنی بصیر کل ایشور جس منشاء سے کسی دیوتا کو مضمون قرار دے کر اپدیش (ہدایت) کرتا ہوا (کسی چیز کی) تعریف کرتا ہے یعنی اس چیز کے گنوں کو بیان کرتا ہے وہ منتر اسی دیوتا (مضمون) کا ہوتا ہے۔ یعنی جس کے ذریعہ سے جو مضمون واضح اور روشن ہوتا ہے وہ منتر اسی دیوتا یا مضمون والا کہلاتا ہے۔ کسی دیوتا کے عنوان والی رچائیں' جن کے ذریعہ سے عالم تمام علوم حقیقی کو بیان ظاہر یا واضح کرتے ہیں۔ کیونکہ لفظ "رچا" رچ مصدر سے بنتا ہے۔ جس کے معنی ستتی (تعریف کرنا یا بیان کرنا ہیں) تین قسم کی ہوتی ہیں۔ پروکشش کرتا' پرتیکش کرتا اور ادھیا تمک۔ جن رچاؤں کا دیوتا (مضمون) کوئی غیر محسوس چیز ہے ان کو پروکش کرتا کہتے ہیں اور جن کا مضمون محسوس یا ظاہر نظر آتا ہے۔ ان کو پرتیکش کرتا دیوتا والی رچا کہتے ہیں۔ جو رچائیں' دھیاتم (روحانی) مضمون کو بیان کرتی ہیں یعنی جن میں جیو آتما (روح انسان) جو سب کے اندر موجود اور سب کا انتظام کرنے والے پرمیشور کا بیان ہے وہ ادھیا تمک منتر کہلاتے ہیں۔ (نرکت- 7- کھنڈ 1)

الغرض کرم کانڈ میں لفظ "دیوتا" سے یہی مراد سمجھنی چاہئے۔

اب اس امر پر بحث کی جاتی ہے کہ جن منتروں کا دیوتا نہیں بتایا گیا۔ یعنی جن منتروں میں کسی خاص دیوتا کا نام یا مضمون نظر نہیں آتا تو ایسے منتروں میں دیوتا کی کیا پہچان ہے؟ جہاں کوئی خاص (دیوتا یا مضمون) نظر نہ آتا ہو وہاں یگیہ (13) کو دیوتا سمجھنا چاہئے یا یگیہ کے کسی انگ (جزو) کو یگیہ کے عالم (یاگیک) ایسا مانتے ہیں کہ جو منتر یگیہ کے سوائے کسی اور جگہ کار آمد ہوتے ہیں وہ منتر پرجاپتیہ یعنی پرمیشور دیوتا (مضمون) والے ہوتے ہیں۔ مگر اس بارہ میں دو رائیں ہیں۔ چنانچہ سیرکت (اہل لغت) کہتے ہیں کہ ایسے منتروں کا مضمون نارا شنسی یعنی انسان ہوتا ہے اور جو منتر کسی خواہش یا مراد کا مضمون رکھتے ہیں۔ وہ کام دیوتا یعنی مرادات کے مضمون والے ہوتے ہیں ان مرادوں یا خواہشوں کو دنیا کے لوگ بخوبی جانتے ہیں۔ الغرض اس طرح دیوتا کے متعلق دنیا میں بہت سی رائیں مشہور ہیں۔ کہیں دیو یعنی ایشور دیوتا (مضمون) ہوتا ہے کہیں کرم (عمل) کہیں ماتا (ماں) کہیں ودوان (عالم) کہیں اتتھی (گھر آیا مہمان یا سادھو) کہیں پتا (باپ) یعنی یہ سب راستی شعار اور تعظیم کے لائق ہوتے ہیں اور ان میں دنیا کی بہبودی اور بھلائی (اپکار) کرنا ہی دیوتا پن ہے۔ منتر خصوصاً یگیہ کی تکمیل کے لئے ہوتے ہیں۔ اس لئے بالیقین وہ یاگیہ دیوتا یعنی یگیہ کے مضمون والے ہیں۔ (نرکت ادھیائے 7۔ کھنڈ 4)

یہاں گایتری وغیرہ چھندوں (بحروں) والے منتروں کے دیوتا کرم کانڈ کے لحاظ سے یہ گنائے گئے ہیں ایشور آگیا (حکم الٰہی) یگیہ۔ یگیہ کا انگ (جزو) پرجاپتی (پرمیشور) نر (انسان) کام (مرادات و خواہشات) ودوان (عالم) اتتھی (گھر آیا مہمان یا سادھو) ماتا (ماں) پتا (باپ) آچاریہ (استاد)۔

مگر یاگیہ دیودت (یعنی عالمان یگیہ کی رائے میں) منتر اور ایشور یہی دو دیوتا ہیں۔

"دیو" دان" بمعنی خیرات "دیپن" بمعنی روشنی یا "دیوتن" بمعنی وضاحت سے بنتا ہے اور وہ دیوستھان۔" (چشمہ نور) کے معنی بھی رکھتا ہے۔ (نرکت ادھیائے 7۔ کھنڈ 15)

"منتر منن" بمعنی وچار یا غور کرنے سے اور چھند "چھاون" بمعنی ڈھانپنے یا حفاظت کرنے وغیرہ سے بنتا ہے۔" (نرکت ادھیائے 7۔ کھنڈ 12)

کسی چیز کو اپنی ملکیت سے خارج کر کے دوسرے کی ملکیت میں دینا دان کہلاتا ہے۔ دیپن پرکاش یا روشن کرنے کو کہتے ہیں اور دیوتن اپدیش (بیان یا تشریح وغیرہ) کو کہتے ہیں۔ اس لئے یہاں لفظ دان سے ایشور، عالم اور انسان بھی دیوتا کی اصطلاح میں آجاتے ہیں اور

دیپن سے سورج وغیرہ اور دیوتن سے ماں۔ باپ۔ استاد اور اتتھی بھی دیوتا ہیں۔ دیو یعنی سورج کی کرنیں پران (انفاس) اور سورج وغیرہ جس کا جائے قیام ہوں۔ اس کو دیو ستھان کہتے ہیں۔ اور چونکہ پرمیشور روشن کرنے والی چیزوں کو بھی منور کرتا ہے۔ اس لئے اصلی دیو اسی کو سمجھنا چاہئے۔ اس بارہ میں ایک حوالہ درج کیا جاتا ہے۔

"وہاں (اس پرمیشور کے سامنے) نہ سورج روشنی دیتا ہے اور نہ چاند اور نہ تارے' نہ یہ بجلی چمک سکتی ہے اور آگ کا تو ذکر ہی کیا ہے؟ اسی کے نور سے سب ضیا پاتے ہیں۔ اسی کے نور سے سب روشن ہیں (کٹھ اپنشد ولی 5 منتر 15) یعنی یہ (سورج' چاند' بجلی وغیرہ) بذات خود منور یا روشن نہیں ہیں۔ (بلکہ اس پرمیشور کی تجلی سے روشن ہیں) اس لئے مقدم دیوتا ایک پرمیشور ہی ہے اور اسی کو معبود سمجھنا چاہئے۔

"اس (پرمیشور) کو جو پہلے ہی سے سب جگہ موجود ہے دیو نہیں پا سکتے۔ (یجروید-ادھیائے 40 منتر 4) اس منتر میں لفظ "دیو سے من" (دل) اور کان وغیرہ پانچ اندریاں (قواء احساس) یہ چھ مراد ہیں۔ چونکہ ان سے آواز' ملمس' شکل' ذائقہ اور سچ اور جھوٹ کا علم یا احساس ہوتا ہے۔ اس لئے یہ بھی دیو ہیں۔ جسے دیو کہتے ہیں وہی دیوتا کہلاتا ہے۔ لفظ "دیوتا" "دیولت تل" سوتر سے اپنے ذاتی یا اسی معنی میں علامت "تل" کے ایزاد کرنے سے بنتا ہے۔

کسی چیز کے گن فائدے' ہنر یا خوبی اور ودوش (نقصان- عیب یا نقص) کو بیان کرنا ستتی کہلاتا ہے یعنی جس چیز میں جو گن یا دوش ہوں۔ ان کو ہو بہو اسی طرح بیان کرنا ستتی کہلاتا ہے۔ مثلاً "یہ تلوار ہاتھ چھوڑنے پر گہری کاٹ کرتی ہے اس کی دھار تیز ہے (لوہا) جوہردار ہے کمان کی طرح موڑنے سے بھی نہیں ٹوٹتی" اس طرح گنوں کو بیان کرنا ستتی ہے۔ اس کے خلاف یہ کہنا کہ یہ تلوار ایسا کام نہیں کر سکتی یہ بھی تلوار کی ستتی ہے اسی طرح اور سب جگہ بھی سمجھنا چاہئے۔ مگر یہ نیم (اصول) کرم کانڈ ہی میں ہے۔ اپاسنا کانڈ اور گیان کانڈ میں اور نیز کرم کانڈ کے نشکام (بےغرض) حصہ میں پرمیشور ہی معبود ہوتا ہے۔ کیونکہ وہاں اسی کے ملنے کی پرارتھنا (استدعا) کی جاتی ہے اور (کرم کانڈ کا) جس قدر سکام (غرض آلودہ) حصہ ہے اس سے حصول سامان دنیوی (بھوگ) مقصود ہوتا ہے۔ اس کے لئے بھی پرمیشور ہی سے استدعا کی جاتی ہے۔ ان دونوں میں بس اتنا ہی فرق ہے ورنہ ایشور کے بغیر کہیں بھی چارہ نہیں ہے۔ الغرض وید کا مقصد یہی ہے۔

"جس قدر دیوتا سر انجام کار کے لئے مفید یا کار آمد ہیں۔ ان میں سے "آتما" مقدم اور افضل دیوتا ہے۔ کیونکہ آتما قادر مطلق وغیرہ صفات سے موصوف ہے۔ اس کے سامنے اور کسی دیوتا کی حقیقت نہیں تمام ویدوں میں ایک ہی بے عدیل آتما کی جو کسی دوسرے کی مدد کی محتاج نہیں اور جو سب جگہ موجود اور حاضر و ناظر ہے ہر طرح سے اپاسنا (عبادت) کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ اور جس قدر دیوتا بتائے گئے ہیں یا آگے بیان کئے جائیں گے وہ سب اسی ایک آتما یعنی پرمیشور کے پرتی انگ (مظہرات جزو قدرت) ہیں کیونکہ وہ اس کے ایک ایک انگ (قدرت کے جزو) کو ظاہر کرتے ہیں۔ یعنی ان سے اس کی قدرت کے ایک جزو کا ظہور ہوتا ہے چونکہ وہ فعل سے ظاہر ہوتے ہیں اس لئے ان کو "کرم جنمان" کہتے ہیں اور اس آتما یعنی ایشور کی قدرت سے ظہور پانے کی وجہ سے ان کا نام "آتم جنمان" بھی ہے۔ ان دیوتاؤں کا قیام (رتھ = رمن یا ٹھہرنے کی جگہ) آتما یعنی پرمیشور ہے وہی ایشور ان کے ظہور کا باعث (اشو = آگمن یعنی آنے کا ہیتو یا ذریعہ) ہے۔ اور وہی فتح کرانے والا (آیدھ) اور وہی دکھوں کو فنا کرنے والا (اشو) ہے الغرض سب دیوتاؤں کا دار و مدار اسی پر ہے۔" (نرکت ادھیائے 7- کھنڈ 4)

وہی تمام دیوتاؤں کا پیدا کرنے والا اور وہی ان کو قائم رکھنے والا منتظم کل اور سب کو (مکتی کا) آنند عطا کرنے والا ہے۔ بالیقین کوئی بھی اس سے برتر اور اعلیٰ نہیں ہے۔

اس بارہ میں اور بھی حوالے درج کئے جاتے ہیں:

جو تینتیس دیوتا یگیہ میں قائم (یا کار آمد) ہوتے ہیں وہ (بذریعہ اگنی دوت = قاصد حرارت) اپنا اپنا بھاگ (حصہ) لے کر ہمیں دگنا (پھل یا نتیجہ) دیں۔ یعنی ہوم کے ذریعہ سے جو مقوی و دافع مرض ادویات آکاش کے اندر ہوا اور پانی وغیرہ دیوتاؤں کو پہنچائی جاتی ہیں۔ ان کے عوض میں دیوتا عمدہ تاثیر والی بارش کے ذریعہ سے ہماری دولت و غلہ کے ذخیرہ کو ترقی بخشیں۔" (رگ 6- 2- 35- 1)

"تمام مخلوقات کے محافظ، جملہ کائنات کے حاکم اور سب کو قائم رکھنے والے پرماتما نے تمام موجودات کو تینتیس (دیوتاؤں) پر منقسم کر کے قابو میں کر رکھا ہے۔" (یجر وید۔ ادھیائے 14- منتر 31)

اس پرماتما کا خزانہ قدرت (ندھی) تینتیس دیوتاؤں سے محفوظ یا ان میں قائم ہے۔ پرماتما کے اس خزینہ قدرت کو جس کی دیوتا حفاظت کرتے ہیں۔ کون جان سکتا ہے؟

(ارتھرو- 10- 23- 4- 23)

تینتیس دیوتا اس پرماتما کے تقسیم کئے ہوئے فرائض کو پورا کر رہے ہیں یا اس کی قدرت کے جزوی مظہرات ہیں جو لوگ اس برھم یعنی وید یا ہیئت کل ایشور کو پہچاننے میں ہی ان 33 دیوتاؤں کو جانتے ہیں اور ان کو اسی ایک برھم کے سہارے قائم مانتے ہیں۔"
(اتھرو 10- 23- 4- 23)

ان منتروں کی اصلی تفسیر براہمنوں میں دیکھنی چاہیے۔
یاگیہ و لکیہ جی شاکلیہ رشی سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں کہ:-
(تمام کائنات کی تقسیم 33 دیوتاؤں پر معہ نام و تفصیل)

33 دیوتا ہوتے ہیں یعنی 8 وسو۔ 11 رودر۔ 12 آدیتہ۔ 1 اندر اور 1 پرجاپتی۔ ان میں سے 8 وسویہ ہیں:- اگنی (اجرام فلکی) پرتھوی (زمین وغیرہ سیارے) وایو (کرہ ہوائی) انترکش (خلا بالائے زمین) آدتیہ (آفتاب ہائے) دیو (آکاش کی شعاعیں) چندرما (چاند وغیرہ چھوٹے سیارے جو بڑے سیاروں کے گرد پھرتے ہیں۔ نکشترو (ثوابت یا ستارے) ان آٹھوں کی اصلاح وسو ہے۔ آدیتہ سے کرہ آفتاب (سوریہ لوک) مراد ہے۔ دیو وہ رشی یا شعاعیں ہیں جو سورج کے قریب یا زمین وغیرہ پر پائی جاتی ہیں۔ اگنی سے اجرام گرم (اگنی لوک) مراد ہیں۔ ان سب کو وسو اس لئے کہتے ہیں کہ ان میں یہ گنج کائنات یعنی کل موجودات ظاہری محفوظ اور قائم ہے اور تمام مخلوقات کی قیامگاہ یا مسکن یہی لوک (مقامات) ہیں چونکہ تمام دنیا ان میں بستی ہے اور وہ سب کی قیامگاہ یا مسکن ہیں۔ اس لئے ان اگنی وغیرہ آٹھ چیزوں کا نام وسو (14) ہے۔

رودر گیارہ ہیں جو انسان کے جسم میں موجود ہیں یعنی دس پران (15) (جو حسب ذیل ہیں)

1- پران (وہ نفس یا قوت جو سانس لینے کے وقت ہوا کو **پھیپھڑوں** سے باہر نکالتی ہے۔)

2- اپان (وہ نفس یا قوت جو سانس لینے کے وقت ہوا کو باہر سے اندر کی طرف حرکت دیتی ہے)

3- سمان (وہ نفس یا قوت جس کے ذریعہ سے خون دل سے شروع کر کے تمام جسم کے اندر دورہ کرتا ہے۔)

4- ادان (وہ نفس یا قوت جس سے کھانا پینا حلق کے نیچے کی طرف کھنچتا ہے)
5- دیان (وہ نفس یا قوت جس سے جسم کے اندر تمام حرکات پیدا ہوتی ہیں)
6- ناگ (وہ نفس یا قوت جس سے ڈکار آتی ہے)
7- کورم (وہ نفس یا قوت جس سے آنکھ کی پلکیں کھلتی یا مندتی ہیں)
8- کرکل (وہ نفس یا قوت جس سے جمھائی آتی ہے)
9- دیودت (وہ نفس یا قوت جس سے بھوک لگتی ہے)
10- **دھنجے** (وہ نفس یا قوت جو اخیر وقت تک جسم میں رہتی ہے اور جس سے مردے کا جسم پھول جاتا ہے۔) یہ دس پران اور گیارہویں آسا مل کر کل گیارہ رودر ہوتے ہیں۔ ان کو رودر اس لئے کہتے ہیں کہ جب یہ اس جسم فانی کو چھوڑتے ہیں تو اس وقت اس مرنے والے کے رشتہ دار ہوتے ہیں اور چونکہ اس (خاندان) میں ردن (رونا) ہو جاتا ہے۔ اس لئے ان کا نام رودر ہے۔

آدیتہ بارہ ہیں۔ یعنی چیتر سے لے کر ویشاکھ۔ جیشٹھ۔ آشاڈھ۔ شراون' بھادرپد۔ اشون۔ کارتک۔ مارگشیرش۔ پوش۔ ماگھ اور پھاگن تک بارہ مہینوں کا نام آدیتہ ہے۔

ان کا نام آدیتہ اس لئے ہے کہ یہ تمام دنیا (کی عمر) کو گھٹاتے ہیں۔ یعنی ہر طرف سے سب کو (آدوان) اپنے قابو میں کرتے جاتے ہیں جو چیز پیدا ہوئی ہے یہ ہر لمحہ (کشن) اس کی عمر کو گھٹاتے اور زوال کو قریب تر لاتے ہیں۔ مہینے ہمیشہ چکر کی طرح گھومتے رہتے ہیں اور آہستہ آہستہ کائنات حوادث کی فنا اور زوال کو قریب تر لاتے ہیں۔ اسی وجہ سے ان کا نام آدیتہ ہے۔

اندر' اعلیٰ قوت ہونے کی وجہ سے پھیلنے والی محیط عالم بجلی کا نام ہے۔ پرجاپتی' یگیہ اور پشو (انسان کو فائدہ پہنچانے والے حیوانات) کو کہتے ہیں۔ چونکہ یگیہ اور حیوانات (پشو) مخلوقات کی پرورش کے باعث ہیں۔ اس لئے ان میں اس صفت کے موجود ہونے سے ان کا نام پرجاپتی رکھا گیا ہے۔

یہ سب مل کر تینتیس دیوتا ہوتے ہیں۔ چونکہ نرکت کے مطابق لفظ "دیو" دان وغیرہ سے نکلتا ہے اس لئے ان میں بھی کاروبار دنیوی کے سرانجام دینے کی صفت ہونے سے دیوتا پن سمجھنا چاہئے۔

شاکلیہ۔ تین دیوتا کون سے ہیں؟

یاگیہ و لکیہ۔ تین لوک تین دیوتا ہیں۔ نرکت کا مصنف اس کی تفصیل اس طرح کرتا ہے کہ "تین دھام یا لوک یہ ہیں :- (ستھان مکان' نام' جنم و پیدائش) (نرکت ادھیائے 9۔ اس کے علاوہ تین لوک اس طرح بھی گنائے جاتے ہیں کہ "یہ لوک (کرہ ارضی) بمنزلہ واک (کرہ آفتاب) پران (نفس) ہے۔" (شت پتھ براہمن کانڈ 14۔ ادھیائے 4) اس طرح زبان' دل اور نفس بھی تین دیوتا سمجھنے چاہئیں۔

شاکلیہ۔ دو دیوتا کون سے ہیں؟

یاگیہ و لکیہ۔ ان (اشیاء فانی) اور پران (اشیاء غیر فانی)

شاکلیہ۔ ادھیردھ دیوتا کون سا ہے؟

یاگیہ و لکیہ۔ ادھیردھ دیوتا وایو (ہوا) ہے جو تمام کائنات (برہمانڈ) میں موجود ہے۔ اور تمام دنیا کو بڑھانے والی (اور قائم رکھنے والی) ہے۔ اس کا نام سوتر آتما بھی ہے۔ کوئی یہ خیال نہ کرے کہ یہ سب دیوتا اپاسنا (عبادت) کے لائق ہیں۔ کیونکہ یہ ٹھیک نہیں ہے۔ (جیسا کہ اگلے سوال اور اس کے جواب سے واضح ہو گا)

شاکلیہ۔ ایک دیوتا کون ہے؟

یاگیہ و لکیہ۔ "جو تمام کائنات کا بنانے والا' قادر مطلق' سب کا مطلوب و معبود' سب کو قائم رکھنے والا' محیط کل' مسبب الاسباب' ازلی' ہست مطلق' عین علم و عین راحت' غیر مولود و عادل وغیرہ صفات سے موصوف برھم ہے' وہی ایک پرمیشور' چونتیسواں دیوتا ہے جس کا وید کے سدھانت (اصول) نشان دیتے ہیں۔ وہی کل نوع انسان کا معبود ہے۔" شت پتھ براہمن کانڈ 14۔ پرپاٹھک 6)

(آریہ خدا پرست ہوتے تھے)

جو وید میں بتائے ہوئے راستے پر چلنے والے آریہ ہوئے ہیں۔ وہ ہمیشہ اسی ایشور کی اپاسنا (عبادت) کرتے آئے ہیں' اب کرتے ہیں اور آئندہ بھی کریں گے۔ پس ثابت ہوتا ہے کہ جو اسے چھوڑ کر کسی اور کو اپنا مطلوب یا معبود سمجھتا ہے وہ بالیقین آریہ نہیں ہے۔ اس بارہ میں ایک حوالہ درج کیا جاتا ہے۔ "آتما" (پرمیشور) ہی کی اپاسنا (عبادت) کرنی چاہئے۔ اور جو یہ کہے کہ پرمیشور کو چھوڑ کر کسی دوسرے کی عبادت کرنی چاہئے اس کو پیار سے یہ جواب دینا چاہئے کہ تو دکھ میں پڑ کر روئے گا۔ ایشور کرے۔ کہ تو پرماتما ہی کی اپاسنا کرے۔ کیونکہ جو اس پرماتما کو پیارا جان کر اپاسنا کرتا ہے۔ اس کا کچھ برا نہیں ہوتا نہ

اسے دکھ ہوتا ہے۔ اور جو اسے چھوڑ کر کسی دوسرے دیوتا کی اپاسنا کرتا ہے وہ کچھ نہیں جانتا۔ عالموں کے درمیان ایسا شخص بمنزلہ حیوان ہے۔"

اس آریہ اتہاس (یعنی آریہ سے معلوم ہوتا ہے کہ پرمیشور کو چھوڑ کر دوسرے کی اپاسنا کرنے والے آریہ نہیں کہلاتے تھے۔)

خلاصہ مطلب یہ ہے کہ لفظ "دیو" "دو" مصدر سے نکلا ہے۔ جس کے دس معنی ہوتے ہیں یعنی (1) کریڑا (کھیلنا یا خوشی کرنا) (2) و جگیشا (بدوں کے مغلوب کرنے کی خواہش ہونا) (3) ویوہار (کاروبار کرنا) (4) دیوتی (روشن کرنا) (5) ستتی (تعریف کرنا) (6) مود (خوش ہونا یا مسرور ہونا) (7) مد (عاجز ہونا یا کانپنا) (8) سوپن (سونا) (9) کانتی (شوبھا یعنی جمال) (10) گتی (حرکت کرنا۔ جاننا۔ حاصل کرنا یا موجود ہونا)۔

ان معنوں کا دونوں صورتوں میں (یعنی مظہرات قدرت اور ایشور دونوں پر) اطلاق ہو سکتا ہے مگر (پرمیشور کو چھوڑ کر) باقی سب دیوتا پرمیشور کی قدرت سے ظاہر یا روشن ہوتے ہیں اور پرمیشور خود منور بالذات ہے۔

مذکورہ بالا معنوں میں سے کھیلنا' بدوں پر غالب ہونے کی خواہش' سرانجام کاروبار' سونا اور عاجز ہونا یا کانپنا اتنے معنی دنیوی کاروبار سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور ان کا سرانجام اگنی (آگ) وغیرہ دیوتاؤں سے ہوتا ہے۔ مگر یہاں بھی پرمیشور کے بغیر کسی طرح چارہ نہیں۔ کیونکہ اخیر میں سب کے ساتھ اسی کا تعلق ہے۔ وہی سب کا پیدا کرنے والا اور قائم رکھنے والا ہے۔ اسی طرح روشن کرنا' تعریف کرنا یا گنوں کو بیان کرنا یا گنوں کو پیدا کرنا' مسرور ہونا اور جمال' حرکت' علم اور موجود ہونا' اتنے معنی خصوصیت سے پرمیشور کے لئے موزوں ہیں۔ اور اس کے علاوہ اور چیزوں ...... میں بھی اسی کی ذات یا وجود سے پائے جاتے ہیں۔ اس طرح مقدم و غیر مقدم ہر دو طرح سے دونوں (یعنی مظہرات قدرت اور پرمیشور) میں دیوتا پن بخوبی ظاہر و ثابت ہے۔

سوال۔ ویدوں میں جڑ (غیر ذی شعور) اور چیتن (ذی شعور) دونوں کی پوجا (پرستش) کا ذکر ہونے سے ایسا پایا جاتا ہے کہ وید شک میں پڑے ہوئے ہیں۔

جواب۔ ایسا شک نہیں کرنا چاہئے۔ ایشور نے ہر چیز میں (فعل یا حرکت کی) قدرتی طاقت رکھی ہے جس کے استعمال کرنے میں وہ آزاد (سوتنتر) ہے۔ مثلاً ایشور نے آنکھ میں شکل محسوس کرنے کی طاقت رکھتی ہے اس لئے دیکھا جاتا ہے کہ آنکھ والا ہی دیکھتا ہے اور

اندھا نہیں دیکھ سکتا۔ اب اس پر کوئی یہ کہہ سکتا ہے کہ ایشور آنکھ اور سورج وغیرہ کے بغیر کیوں نہیں دکھلا سکتا؟ تو جس طرح یہ اعتراض فضول ہے۔ اسی طرح (جڑ کی پوجا کا) شک بھی بے بنیاد ہے۔ کیونکہ پوجن یا پوجا کے معنی ستکار (ادب) پریہ آچرن (نیک چلن) انکول آچرن (پابندی یا فرمانبرداری) وغیرہ ہیں اس معنی میں سب انسان آنکھ سے بھی پوجا یعنی حکم الٰہی کی تکمیل کرتے ہیں۔ اسی طرح آگ وغیرہ بھی جس قدر چیزوں کو روشن کرنے کا گن یا تجربات علمی کی کار آمد (16) باتیں ہیں' اتنے حصہ میں اس کو دیوتا مانا جائے تو کچھ بھی ہرج نہیں ہے کیونکہ جہاں جہاں ویدوں میں اپاسنا (عبادت) کرنے کی ہدایت ہے وہاں وہاں دیوتا سے ایشور ہی مراد ہے۔

اس بارہ میں بھی دو رائیں ہیں کیونکہ دیوتاؤں کی دو قسمیں ہیں۔ وگرہ دت (مجسم) اور اوگرہ دت (غیر مجسم) ان دونوں کی تفصیل اوپر آ چکی ہے۔ آگے اور بھی لکھی جاتی ہے۔ مثلاً تیتریہ اپنشد میں پانچ دیوتاؤں کی پوجا ہر انسان پر واجب بتائی ہے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ

"ماں' باپ' آچاریہ (استاد) اتتھی (گھر آئے سادھو یا مہمان) کو دیوتا سمجھو۔" (تیتریہ 7-11)

یہ چار مجسم دیوتا ہیں اور پانچواں برھم بالکل غیر مجسم ہے۔ (چنانچہ اسی اپنشد کے شروع میں لکھا ہے کہ)

"تو ظاہر برھم ہے' میں تجھے بالیقین ظاہر برھم کہوں گا۔" (تیتریہ اپنشد۔ پرپاٹھک 1- انوواک 1)

اسی طرح مذکورہ بالا دیوتاؤں میں اگنی' پرتھوی' آدیتہ' چندرما اور نکشتر یہ پانچ وسو مجسم ہیں۔ اور گیارہ ردر۔ بارہ آدیتہ (مہینے) پانچ اندریاں (قواء احساس) اور چھٹا من (دل) وایو (ہوا) انترکش (خلا بالائے زمین) دیو (آکاش کی شعاعیں) اور منتر (ہدایت الٰہی مندرجہ وید) غیر مجسم ہیں اور بجلی اور ودھی یگیہ مجسم اور غیر مجسم دونوں ہیں۔ اس طرح مجسم و غیر مجسم کی تفریق سے دیوتاؤں کی دو قسمیں ہیں۔ ان کاروبار دنیوی کے سرانجام کے لئے مفید کار آمد ہونا ہی دیوتا پن سمجھنا چاہیے۔ ماں' باپ' آچاریہ اور اتتھی میں بھی سرانجام کاروبار دنیوی میں فیض رساں ہونا اور مقصد اعلیٰ (پرمارتھ' نجات) کا (ہادی) ہونا ہی دیوتا پن ہے۔ مگر پرمیشور سب کا مطلوب اور فیض رساں کل ہونے سے سب کا معبود (اپاسیہ) ہے اس لئے اس بات کو یقین ماننا چاہیے کہ اس کے علاوہ اور کسی دیوتا کی پوجا یا اپاسنا (پرستش

یا عبادت) ویدوں میں نہیں بتائی ہے۔

اس زمانہ کے بعض آریوں (ہندوؤں) اور اہل یورپ نے لکھا ہے اور اب بھی کہتے ہیں کہ ویدوں میں مادی (بھوتک) دیوتاؤں کی پوجا لکھی ہے۔ یہ بات اور بھی زیادہ زبوں اور جھوٹ ہے بعض اہل یورپ کہتے ہیں کہ اول آریہ لوگ عناصر پرست تھے۔ پھر عناصر کو پوجتے پوجتے بہت زمانہ کے بعد پرماتما کو معبود سمجھنے لگے۔ یہ بھی جھوٹ ہے۔ کیونکہ آریہ لوگ ابتدائے آفرنیش سے لے کر اندر' ورن' اگنی وغیرہ مختلف ناموں سے ہدایت وید کے مطابق اسی ایک ایشور کی اپاسنا (عبادت) کرتے چلے آئے ہیں۔ اس امر کے ثبوت میں کہ زمانہ قدیم سے آریہ لوگ پرمیشور ہی کی عبادت و پرستش کرتے چلے آئے ہیں نہ کہ کسی اور شئے کی حسب ذیل حوالے درج کئے جاتے ہیں:-

1- رگ وید کے سب سے پہلے منتر میں اگنی پرمیشور کا نام ہے اس کی تفسیر میں ہم نے 2- رگ وید منڈل 1- سوکت 164- منتر 46 (17) کا حوالہ دیا ہے۔ جس میں اندر' متر' ورن' اگنی' دویہ' سپرن' گرتمان' یم اور ماتر شوا پرمیشور کے نام بتائے ہیں۔ اسی جگہ لفظ اگنی کی لغت لکھتے ہوئے شت پتھ براہمن پرپاٹھک 1- براہمن 2- کانڈ 3- کنڈکا 2 کے حوالے سے اگنی کے معنی مہاں آتما (پرمیشور) کے ہیں پھر اسی مقام پر 4- یجر وید۔ ادھیائے 32 منتر 1 کا حوالہ دیا ہے۔ جس میں اگنی' آدیتہ' وایو' چندرما' شکر' برھم اپ اور پرجاپتی پرمیشور کے نام بتلائے ہیں۔

(مندرجہ ذیل منتروں میں بھی پرمیشور کا بیان ہے)

5- رگ وید اشٹک 1- ادھیائے 6- ورگ 15- منتر 5-

(ترجمہ کے لئے دیکھو برھم ودیا کا مضمون) (18)

6- لغایت 14- رگ وید اشٹک 8- ادھیائے 7 ورگ 3- منتر 1 (19) تا 9

15- لغایت 16- یجروید۔ ادھیائے 32- منتر 9 (20) اور 10

17- یجروید۔ ادھیائے 32 منتر 11 (ترجمہ کے لئے دیکھو برھم ودیا کا مضمون)

18- لغایت 22- یجروید۔ ادھیائے 31- منتر (21) 18- ادھیائے 40- منتر 5 و ادھیائے 17- منتر 17 تا 19- 23 و 24- سام وید' اتر' آرچک پرپاٹھک 1- پرتھم آردھ سوکت 11- منتر 1 و 2

25- لغایت 31- رگ وید۔ اشٹک 8- ادھیائے 7- ورگ 17- منتر الغایت 32 و 33- 7-

(ترجمہ کے لئے دیکھو پیدائش عالم کا مضمون) (22) اتھروید کانڈ 10- انوواک 4- منتر 8 و 12 وغیرہ

ان منتروں میں سے بعض کا ترجمہ پہلے کر چکے ہیں- اور بعض کا آگے کیا جائے گا یہاں موقع نہ ہونے کی وجہ سے ترجمہ نہیں کیا-

اپنشدوں میں تقریباً تمام پرمیشور ہی کا بیان ہے- یہاں صرف چند منتروں کا حوالہ دیا جاتا ہے-

34 لغایت 38- کٹھ اپنشد ولی 2- منتر 20- اور ولی 3- منتر 15- اور ولی 4 منتر 10- اور ولی 5- منتر 12 و 13

39 و 40- منڈک اپنشد- منڈک 2- کھنڈ 1- منتر 2- اور منڈک 2- کھنڈ 2 منتر 7-

41- مانڈوکیہ اپنشد منتر 7-

42- تیتریہ- اپنشد برھمانند ولی انوواک 1

43 و 44- چھاندوگیہ اپنشد پرپاٹھک 7- کھنڈ 23 سالم و کھنڈ 24 کا منتر 1-

جس پرمیشور کو ویدوں میں ایشان وغیرہ صفات سے اور اپنشدوں میں لطیف سے لطیف اور غیر فانی وغیرہ صفات سے بیان کیا ہے- آریہ لوگ ابتدائے آفرینش سے لے کر اب تک اسی کو مانتے اور اسی کی عبادت (اپاسنا) کرتے چلے آئے ہیں- اس لئے ہم یقین کرتے ہیں کہ پربرہم پرمیشور کو عیاں و بیان کرنے والے مذکورہ بالا حوالوں کے موجود ہونے پر پروفیسر میکسمیولر کا یہ کہنا کہ پہلے آریہ لوگوں کو ایشور کا گیان نہیں تھا- مگر بعد میں بتدریج گیان ہو گیا- راستی شعار' نیک لوگوں کی نظر میں سچ نہیں ٹھہر سکتا-

پروفیسر میکس میولر باشندہ ملک جرمنی نے اپنی کتاب موسومہ "سنسکرت سلتیہ" (سنسکرت کے علم و ادب کی تاریخ) میں ہرنیہ گربھ سمورت تاگرے (23) الخ منتر کی تفسیر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ "یہ منتر نیا ہے اور (وید کا حصہ) چھند سے متعلق ہے-" یہ بات بھی کسی طرح عقل میں نہیں آتی- پھر وہ کہتے ہیں کہ ویدوں کے دو حصے ہیں- ایک چھند اور دوسرا منتر اس میں سے چھند وہ اسے بتاتے ہیں کہ جس میں ایسی معمولی باتیں بیان کی گئی ہوں جو بلند عقل یا اعلیٰ فکر کا نتیجہ نہ ہوں اور جن میں خیالات کی بلند پروازی اور صنعت (24) نہ پائی جاوے- یعنی کچھ ایسی باتیں ہوں کہ جیسے کسی جاہل کے منہ سے کوئی انگل پچو بات نکل پڑی ہو- ان کے خیال میں اس حصہ کو بنے غایت درجہ 3100 برس اور

منتروں کی تصنیف کو 2900 برس ہوئے ہیں۔ چنانچہ اس امر کے حوالہ میں وہ منتر پیش کرتے ہیں "اگنی پوروے بھر رشی بھر ریڈیو نو تننیزافت (25) الخ" ان کا یہ خیال بھی بے جا اور غلط ہے۔ کیونکہ انھیں لفظ "ہرینہ گربھ" (26) کے معنی کا علم نہیں ہے۔ اس لفظ کے معنی کے متعلق حسب ذیل حوالے درج کئے جاتے ہیں۔ ہرنیہ جیوتی کا نام ہے اور جیوتی امرت کو کہتے ہیں۔ اس لئے ہرنیہ امرت (نجات) کا نام ہے۔ (شت پتھ براہمن۔ کانڈ 6۔ ادھیائے 7)

"کیش کرنوں کو کہتے ہیں اور جو کیشوں والا ہو اسے کیشی کہتے ہیں۔ کیش کاشن (چمکنے) اور پرکاشن (روشن کرنے) سے بنتا ہے پس کیشی جیوتی کو کہتے ہیں۔" (نرکت ادھیائے 12۔ کھنڈ 25)

ہرنیہ لیش (نیک نامی یا ناموری) کا نام ہے (اتیتریہ براہمن' کانڈ 10۔ ادھیائے 4)

"اس پرش کا نام جیوتی ہے اس لئے جیوتی آتما کا نام ہے۔" (شتپتھ براہمن کانڈ 14۔ ادھیائے 7)

"جیوتی اندر اور اگنی کا نام ہے۔" (شت پتھ براہمن کانڈ 10۔ ادھیائے 4)

اس لئے ہرنیہ گربھ کے یہ معنی ہوئے (1) وہ جس کا گربھ یا سو روپ (ذاتی ماہیت) جیوتی یا وگیان (علم حقیقی) ہے (2) ہرنیہ یعنی جیوتی (پرکاش یا نور) اور امرت (موکش یا نجات) اور کیش (سورج وغیرہ روشن اجرام) اور اگنی (اجرام گرم) یہ سب جس کے گربھ یعنی سامرتھ (قدرت) میں ہوں' وہ ہرنیہ گربھ پرمیشور ہے۔ اس لئے لفظ ہرنیہ گربھ کے استعمال سے ویدوں کا اعلیٰ اور قدیم ہونا ثابت ہوتا ہے۔ نہ کہ جدید ہونا اور اسی وجہ سے ان کا یہ کہنا کہ لفظ "ہرنیہ گربھ" کے استعمال سے منتر بھاگ (حصہ منتر) کا جدید ہونا ظاہر ہوتا ہے' اور اس کے پرانے یا قدیم ہونے کا کوئی ثبوت نہیں ملتا' محض بے بنیاد اور غلطی پر مبنی ہے۔ اسی طرح ان کا یہ بیان کہ اگنی پوروے بھر الخ سے منتر بھاگ کا الگ ہونا پایا جاتا ہے' ویسا ہی بے بنیاد ہے۔ کیونکہ ایشور تری کال ورشی یعنی تینوں زمانوں کا حال جاننے والا ہے (اس منتر کے یہ معنی ہیں کہ) "مجھ ایشور کی زمانہ ماضی و حال نیز زمانہ آئندہ میں منتروں کے مطالب کو کماحقہ' جاننے والے رشی منتر اور پران (یوگ) یا دلیل (ترک) ستتی (حمد و ثنا) کرتے رہے ہیں۔ اب کرتے ہیں اور آئندہ بھی کریں گے۔" اس میں کوئی اعتراض کی بات نظر نہیں آتی۔ علاوہ ازیں جو لوگ وید اور شاستروں کو پڑھ کر اور پورے

عالم بن کر دوسروں کو پڑھاتے ہیں ان کو پراچین (متقدمین) کہتے ہیں۔ وہ نویں (متاخرین) کہلاتے ہیں۔ اس لئے ان دونوں قسموں کے رشیوں کا ممدوح اگنی (پرمیشور) ہے؟ یہ بھی معنی ہو سکتے ہیں۔

اس بارہ میں نرکت کا حوالہ بھی درج کیا جاتا ہے۔

"منتر کے جملے یعنی پد (لفظ بایزادی علامات) شبد (لفظ) اکشر (حرف) جو صفت و موصوف کے تعلق سے باہم ایک جگہ ملے ہوئے یا جمع ہوتے ہیں۔ ان کے معنی کا معلوم کرنا چنتا (غور) کہلاتا ہے۔ انسان کو کامل عمل کے لئے اس طرح دلیل (ترک) کرنی چاہئے کہ اس منتر کا مطلب کیا ہو گا؟ اس طرح سوچنے یا خوض کرنے کو اوہا کہتے ہیں۔ صرف منتر سن کر یا محض دلیل (ترک) سے منتروں کے معنی کو بیان کر دینا کافی نہیں ہے۔ بلکہ ہمیشہ محل و موقع کے مناسب آگے اور پیچھے کے تعلق ربط کو دیکھ کر معنی کرنے چاہئیں۔ ان منتروں کا ان لوگوں کو جو رشی (یعنی منتر کے معنی کو باطن کی آنکھ سے دیکھنے والے) اور تپ (ریاضت یا محنت) کرنے والے نہیں ہیں اور نیز اشدھ (ناپاک) انتہ کرن (باطن) والے جاہوں کو واقعی علم نہیں ہوتا۔ جب تک انسان مقدم و موخر کو سمجھنے کی لیاقت حاصل نہ کر لے اور منتروں کے معنی کو اچھی طرح صاف نہ کر لیوے اور اپنے ہمجنسوں میں بلحاظ مہارت علوم قابل تعریف اور اعلیٰ درجہ کا عالم نہ ہو جاوے، تب تک وہ اچھی طرح اوہا یعنی خوض و فکر کے ساتھ عمدہ ترک (دلیل) سے وید کے معنی بیان نہیں کر سکتا۔ اس موقع پر ایک اتہاس (روائت) بیان کرتے ہیں کہ "زمانہ قدیم میں ایک بار کچھ لوگ رشیوں یعنی (منتروں کے مطالب کو ذہن نشین کیئے ہوئے) عالموں کے پاس گئے اور ان عالموں سے مخاطب ہو کر پوچھا کہ "ہم میں سے کون رشی بنے گا؟" رشیوں نے اس خیال سے کہ ان کو سچ اور جھوٹ کی تمیز کے ذریعہ سے ویدوں کے مطالب سمجھنے کی لیاقت ہو جاوے انہیں ترک رشی (یعنی دلیل کرنے کا علم) عطا کیا اور کہا تمہارے درمیان دلیل ہی رشی (ہونے کا نشان) ہو گا۔ اب وہ ترک (دلیل) کیا شئے ہے؟ منتروں کے معنی پر چنتا (غور) اور اوہا (خوض) کرنے کو جن کے ذریعہ سے منتروں کے مطالب کھلتے ہیں، دلیل کہتے ہیں۔ اس سے ثابت ہوا کہ جو صاحب فکر و تمیز اور علم و ہنر کا ماہر انسان اوہا (خوض) کرتا ہے اور وید کے معنی پر چنتا (غور) کرتا ہے۔ اسی پر آرش ویاکھیان یعنی رشیوں کی کی ہوئی تفسیر وید کا منشاء عیاں و روشن ہوتا ہے۔ مگر کم علم، کوتاہ عقل اور پر تعصب انسان کی سوچی یا بچاری ہوئی

بات انارش یعنی جھوٹ ہوتی ہے۔ اس لئے اس کی تعظیم و توقیر کسی کو نہ کرنی چاہئے کیونکہ اس کے انرتھ (بے معنی) ہونے پر اس کی قدر و منزلت کرنے سے لوگوں میں انرتھ (بے معنویت، کم علمی) پھیل جائے گا۔" (نرکت ادھیائے 13- کھنڈ 12)

"قدیم یعنی پہلے پیدا ہوئے رشیوں کا دلیلوں سے اور نیز نئے یعنی موجودہ لوگوں اور آئندہ ہونے والی نسلوں، الغرض تینوں زمانوں کے لوگوں کا ممدوح اگنی (پرمیشور) ہے۔" پس یقین رکھنا چاہئے کہ اس کے علاوہ اور کوئی شئے کسی شخص کا ممدوح یا معبود نہیں ہے۔ اس منتر کا ترجمہ اس طرح کیا جاوے۔ تو بالکل ٹھیک ہے اور اس ویدوں پر نئے ہونے کا الزام بھی نہیں آ سکتا۔

اس کا دوسرا ترجمہ (یہ بھی ہو سکتا ہے)

"رشی سے پران (انفاس) مراد ہیں۔" (ایتیریہ- براہمن پنچکا 2- کنڈکا 4)

"پہلے زمانہ میں یا حالت علت میں موجود پرانوں (انفاس) کے ذریعہ سے اور نئے یعنی حالت معلول میں وجود کے اندر موجود پرانوں سے بذریعہ سمادھی یوگ (مراقبہ) کے سب عالموں کو اس اگنی (پرمیشور) ہی کی اپاسنا (عبادت) کرنی چاہئے۔ کیونکہ اس سے اعلیٰ درجہ کی بہبود حاصل ہوتی ہے۔"

اس طرح چھند اور منتر کو دو حصہ بتانا بھی ٹھیک نہیں ہے۔ کیونکہ چھند، وید، نگم، منتر اور شرتی یہ سب مترادف الفاظ ہیں۔ ان میں سے چھند کے کئی معنی ہیں۔ مثلاً وید کی گاتری وغیرہ بحروں کا نام چھند ہے اور ویدوں کے علاوہ معمولی زبان میں آریہ وغیرہ کو بھی کہتے ہیں۔ کہیں آزادی یا آزاد روی کا مترادف بھی آتا ہے اس کی بابت یا سک آچاریہ فرماتے ہیں کہ منتر، منن (بمعنی سوچنا یا جاننا) اور چھند چھاون (بمعنی ڈھانپنا یا حفاظت کرنا) اور ستوم ستون (بمعنی تعریف کرنا) سے اور یجر یجنی (بمعنی ملانا) سے بنتا ہے (نرکت ادھیائے 7، کھنڈ 12)

جہالت وغیرہ دکھوں کو دور کرنے اور سکھوں کو پھیلانے یا بڑھانے (اچھاون) سے ویدوں کا نام چھند ہے اس کے علاوہ انادی کوش کا سوتر ہے کہ چددھا تو (مصدر) سے آدیش (ایزادی علامت) کر کے اورچ کو چھ ہو کر چھند بن جاتا ہے" (انادی کوش پاد 4- سوتر 219)

چد مصدر کے معنی خوش ہونا اور روشن ہونا ہیں۔ اس مصدر سے علامت سن ایزاد ہو کر اورچ کی جگہ چھ آ جانے سے لفظ چھند بن جاتا ہے چونکہ ویدوں کو پڑھ کر انسان تمام

علوم سے ماہر اور مسرور ہوتا ہے اور تمام مطالب سے آگاہ اور عالم کامل بن جاتا ہے۔ اس لئے ویدوں کو چھند کہتے ہیں۔ "چھند دیو (منتر) ہیں۔ اور یہ تمام کائنات چھندوں ہی سے قائم ہے۔ (شت پتھ براہمن کانڈ 8- ادھیائے 2) اور یہ چھند ہی دیوتا ہیں۔" (شت پتھ براہمن کانڈ 8- ادھیائے 3)

منتر مصدر کے معنی "خلوت میں گفتگو کرنا" یا "راز مخفی کو بیان کرنا" ہیں۔ اس مصدر سے "ہشچ" سوتر کے بموجب علامت "گھیں" ایزاد ہو کر لفظ منتر بنتا ہے۔ جس میں مخفی مطالب کا بیان ہو اس کو منتر یعنی وید کہتے ہیں۔ وید کے اجزاء کا نام بھی منتر ہے۔ اور اس کے علاوہ منتر کے اور بھی کئی معنی ہیں۔ مثلاً مصدر "من" بمعنی علم ہونا سے انادی کوش پاد 4- سوتر 159 کے بموجب علامت "شٹرن" ایزاد کر کے لفظ منتر بن جاتا ہے۔ جس کے ذریعہ سے یا جس میں ہر انسان اشیاء حقیقی کا علم حاصل کرتا ہے۔ اسے منتر یا وید کہتے ہیں اور اس کے اجزاء مثلاً اگنی' میلے' پرو ہتم' (27) الخ وغیرہ کا نام بھی منتر ہے۔ گاتری وغیرہ چھندوں (بحروں) والے منتروں کا نام جمیع مطالب کو عیاں و بیاں کرنے کی وجہ سے دیوتا بھی ہے۔ اس لئے چھند ہی دیو (یا منتر) ہیں۔ انہی چھندوں یعنی ویدوں اور وید منتروں سے (28) جن میں تمام علوم اور صنائع (کریا) موجود ہیں۔ اس تمام کائنات یا صنعت کو اس ایشور نے بنایا۔ اور ترتیب اور وید اور من (بمعنی علم) سے مشتق ہونے کی منتر بھی باہم مترادف الفاظ ہیں۔ اسی طرح بقول منوسمرتی شرتی بھی وید ہی کا نام سمجھنا چاہئے۔ اور بقول نرکت نگم بھی ویدوں کا نام ہے۔ اس لئے شرتی' وید' منتر اور نگم سب مترادف ہیں۔ جس سے تمام علوم کو سنتے آئے ہیں۔ اس کو شرتی کہتے ہیں۔ وہی وید ہے اور انہی کا نام منتر۔ علیٰ ہذا جس میں تمام علوم کو پاتے یا جانتے یا ان کو حاصل کرتے ہیں۔ اسے نگم یعنی وید سمجھنا چاہئے۔

اسی طرح ویاکرن کے بموجب بھی چھند' منتر اور نگم مترادف الفاظ ہیں (دیکھو اشٹا دھیائی ادھیائے 2 پاد 4- سوتر 80 و ادھیائے 3- پاد 4- سوتر 6- و ادھیائے 6- پاد 4- سوتر 9) اس لئے یہ سمجھنا چاہئے۔ کہ چھند وغیرہ الفاظ کے مترادف ثابت ہونے پر جو شخص ان میں فرق بتلاتا ہے۔ اس کے قول کی سند نہیں ہو سکتی۔

باب:5

اصطلاح وید پر بحث

سوال۔ وید کن کا نام ہے؟

جواب۔ منتر سنہتا کا۔

سوال۔ کاتیاین رشی کا قول ہے کہ منتر اور براہمن دونوں کا نام وید ہے تو اس صورت میں براہمن کو بھی ویدوں میں کیوں نہیں مانتے؟

جواب۔ ایسا نہیں کہنا چاہئے کیونکہ براہمنوں کا نام وید نہیں ہو سکتا۔ اس میں حسب ذیل دلیلیں ہیں:۔

1- براہمنوں کا نام پران اور اتہاس ہے۔

2- وید کے ویاکھیان (شرح) ہیں۔

3- ان کے مصنف رشی ہیں۔

4- وہ ایشور کے بنائے ہوئے نہیں ہیں۔

5- سوائے ایک کاتیاین رشی کے اور کسی رشی نے ان کو وید کے نام میں شامل نہیں مانا۔

6- ان کی تحریر انسانی عقل کی صنعت کا نشان دیتی ہے۔

7- جس طرح براہمنوں میں انسانوں کے دنیوی اتہاس (سوانح) نام سمیت پائے جاتے ہیں۔ منتر سنہتاؤں میں ان کا نام و نشان بھی نہیں۔

سوال۔ یجروید وغیرہ میں تریایشم جمد گنے **کشیپسیہ** (1) الخ وغیرہ ایسے منتر پائے جاتے ہیں جن میں رشیوں کے نام آتے ہیں۔ اس لئے بلحاظ اتہاس منتر اور براہمن یکساں نظر آتے ہیں۔ پھر آپ براہمنوں کو بھی اصطلاح وید میں شامل کیوں نہیں مانتے؟

جواب۔ ایسا شک مت کیجئے۔ یہاں جمدگنی اور کشیپ جسم والے انسانوں کے نام

نہیں ہیں۔ چنانچہ اس بارہ میں حسب ذیل حوالے درج کیے جاتے ہیں۔

1- ”آنکھ کا نام جمدگنی رشی ہے۔ کیونکہ اس سے دنیا کا مشاہدہ اور منن (علم یا غور) کرتے ہیں۔ اس لئے آنکھ ہی جمدگنی رشی ہے۔

2- کشیپ کورم کو کہتے ہیں اور کورم پران کا نام ہے۔ (شتپتھ براہمن کانڈ 7- ادھیائے 5) اس لئے کورم (2) اور کشیپ دونوں پرن کے مترادف ہیں۔ کیونکہ پران جسم کی ناف میں بشکل کورم (کچھوا) قائم ہے اس منتر میں ایشور سے پرارتھنا (استدعا) کی گئی ہے کہ

”ہرنیہ لیش“ (نیک نامی یا ناموری کا نام)

”اے جلدیشور! آپ کی عنایت سے ہماری آنکھوں (جمدگنی) اور پران (کشیپ) کی تگنی یعنی تین سو برس کی عمر ہو (یہاں آنکھ تمثیلاً لی گئی ہے گویا مراد یہ ہے کہ ہماری آنکھ وغیرہ اندریاں (قواء احساس) اور پران اور من وغیرہ تین سو برس تک تندرست قائم رہیں) اس منتر میں لفظ ”دیو“ آیا ہے اس کی نسبت شت پتھ براہمن کانڈ 3- ادھیائے 7 میں لکھا ہے کہ ”دیو ودوان (عالم) کو کہتے ہیں (اس لئے لفظ ”دیو“ کے معنی عالم ہیں) جس طرح عالم اپنے علم و فضل کے وسیلہ سے تگنی عمر پاتے ہیں۔ اسی طرح ہماری عمر بھی اندریوں اور من کی صحت اور سکھ کے ساتھ تگنی ہووے تاکہ ہم سکھ کے ساتھ اس قدر عمر کو بھوگیں۔“

اس منتر سے ایک اور اپدیش (سبق) بھی حاصل ہوتا ہے یعنی اس سے یہ نتیجہ نکلا ہے کہ اگر برہمچرج وغیرہ عمدہ اصول کی پابندی کی جائے تو انسان کی عمر (عمر طبعی یا سو برس ہے) تگنے تک بڑھ سکتی ہے۔

ویدوں میں کہانیاں نہیں

اب اس تمام بحث سے یہ نتیجہ نکلا کہ جمدگنی وغیرہ الفاظ ویدوں میں بامعنی الفاظ ہیں۔ یعنی وہ ضرور کچھ نہ کچھ معنی رکھتے ہیں۔ پس منتر سنہتا میں اتہاس (تواریخی سوانح) کا نام و نشان بھی نہیں ہے۔ اور سائنا چاریہ وغیرہ نے جو وید پرکاش (3) وغیرہ کتابوں میں جہاں تہاں اتہاس بیان کیے ہیں وہ محض غلطی پر مبنی ہیں۔

یہ بھی یقین رکھنا چاہئے کہ پران اور اتہاس وغیرہ نام براہمنوں کے ہیں نہ کہ برہم دیووت اور شری مد بھاگوت وغیرہ کے۔

سوال۔ برہم یگیہ ودھان کے سلسلہ میں کہیں کہیں براہمنوں اور سوتروں کے اندر

ایسے الفاظ پائے جاتے ہیں۔ کہ "ید براہمنانی اتہاسان پرانانی کلپان' گاتھا نا اشسی" اور ان کی بنیاد اتھر وید میں بھی پائی جاتی ہے۔ (دیکھو اتھرووید۔ کانڈ 15- پرپاٹھک 30- انوواک 1- منتر
4) اس لئے براہمنوں سے علاوہ بھاگوت وغیرہ کتابوں کی اتہاس وغیرہ اصطلاح کیوں نہیں مانتے؟

جواب۔ ایسا مت کہئے۔ کیونکہ ان حوالوں سے براہمنوں ہی کا نام اتہاس وغیرہ میں پایا جاتا ہے نہ کہ شریمد بھاگوت وغیرہ کا۔ وجہ یہ ہے کہ براہمنوں میں اتہاس موجود ہیں۔ مثلاً ایسا لکھا ہے کہ "ایک بار دیو (عالموں) اور اسروں (جاہلوں) میں لڑائی ہوئی تھی۔" اور مندرجہ ذیل مقامات پر دنیا کی ابتدا کا ذکر پایا جاتا ہے۔

-1 "اے عزیز! وہ پرمیشور اس دنیا سے پیشتر موجود تھا۔ وہ اپنی ذات سے ایک اور بے عدیل (4) تھا۔" (چھاندوگیہ اپنشد پرپاٹھک 6)

-2 اس (کائنات) سے پہلے صرف ایک آتما (پرمیشور) ہی تھا اور کوئی دوسری (قابل تمیز) چیز نہ تھی۔" (ا-تریہ آرینک اپنشد ادھیائے 1- کھنڈ 1)

-3 "اس سے پیشتر محیط کل پرمیشور ہی تھا۔" (شت پتھ براہمن کانڈ 11- ادھیائے 1)

-4 "اس سے پہلے یہ (کائنات) کچھ بھی (قابل تمیز) چیز نہ (5) تھی۔" (شت پتھ۔ 14-1-1-1)

اس قسم کا جس قدر مضمون براہمنوں کے اندر پایا جاتا ہے اس کو پرن سمجھنا چاہئے۔ منتر کے معنی اور نفس مضمون (سامرتھ) کو بیان کرنے کا نام کلپ ہے۔ مثلاً "ایشے تورجے توا۔" الخ بارش کے لئے کہا گیا ہے۔ کیونکہ جب یہ کہتے ہیں کہ ایشے تو رجے توا۔ تو اس سے یہ مراد ہوتی ہے کہ جو بارش سے اناج پیدا ہوتا ہے۔ وہ اس منتر کا نفس مضمون ہے۔ سوتا دیوتاؤں کے پیدا کرنے والے کو کہتے ہیں یعنی ایشور سب مخلوقات کا پیدا کرنے والا ہے۔" (شت پتھ براہمن کانڈ 1- ادھیائے 7)

یہ کلپ کی مثال ہوئی۔

گاتھا اسے کہتے ہیں کہ جو سوال و جواب کی صورت میں گفتگو ہو۔ مثلاً شتپتھ براہمن میں یاگیہ ولکیہ اور جنک کی باہمی گفتگو اور گارگی و میتریی وغیرہ کے سوال و جواب پائے جاتے ہیں۔

نارا شسی کی بابت یاسک آچاریہ یوں فرماتے ہیں کہ :-

"جس میں انسان کی تعریف کی گئی ہو یا جس کی انسان تعریف کریں اس کو ناراشسی کہتے ہیں۔" (نرکت ادھیائے 8- کھنڈ 6)

اس لئے براہمن اور نرکت وغیرہ کتابوں میں جو کتھائیں (کہانیاں) آتی ہیں ان کو ناراشسی سمجھنا چاہئے نہ کہ ان کے علاوہ کسی اور چیز کو۔

ان موقعوں پر یہ معلوم رہے کہ براہمن اصلی شئے یا کتاب (سنگنی = موسوم) اور اتہاس وغیرہ) اس کے نام (سنگیا = اسم یا اصطلاح) ہیں۔ یعنی براہمنوں ہی کو اتہاس پران۔ کلپ گاتھا اور ناراشسی سمجھنا چاہئے۔

اس کے متعلق اور بھی حوالے ہیں۔

"واکیہ (مضمون یا کلام) کی تقسیم یا ترتیب کے لحاظ سے کسی بات کو مکرر کہنے میں عیب نہیں ہے۔" (نیائے درشن ادھیائے 2- آہنک 1- سوتر 60)

"براہمنوں میں لوکک (عام زبان سے تعلق رکھنے والے) الفاظ ہیں نہ کہ ویدک (وید سے خصوصیت رکھنے والے) اور ان میں تین قسم کی تقسیم پائی جاتی ہے۔" (واتسیاین رشی کی شرح۔ سوتر مندرجہ بالا پر)

"ودھی۔ آرتھ واد۔ اور انوواد۔ کلام یا مضمون کی یہ تین قسمیں ہیں۔"

نیائے۔ 1-2-1-61

"براہمنوں کا مضمون تین قسم کا ہوتا ہے (1) ودھی وچن (حکم یا ہدایت) (2) ارتھ وداد وچن (تشریح کلام یا مضمون) (3) انوواد چن (تکرار بیان) بالفاظ دیگر (واتسیاین رشی کی شرح سوتر مندرجہ بالا پر)

1- "ودھی ودھان (ہدایت یا حکم) کو کہتے ہیں۔" (نیائے درشن ادھیائے 2- آہنک 1- سوتر 62)

"جس میں ہدایت حکم یا تحریک پائی جائے۔ اسے ودھی کہتے ہیں۔ گویا ودھی کسی امر کی تدبیر صائب یا ہدایت العمل کا نام ہے۔ مثلاً جسے سکھ کی خواہش ہو وہ اگنی ہوتر کرے۔ براہمن کا یہ قول بمنزلہ ودھی ہے۔" (واتسیاین کی شرح سوتر مندرجہ بالا پر)

2- ارتھ واد۔ ستتی (فائدے بیان کرنا) نند (نقصان بیان کرنا) پرکرتی (نظیر) اور پراکلپ (تاریخی مثال) کو کہتے ہیں۔" (نیائے درشن۔ ادھیائے 2- سوتر 63)

(1) ودھی (ہدایت یا حکم) کے نتیجے یا اجر کو بیان کرنا ستتی کہلاتا ہے۔ جس کام کی

ہدایت کی جاوے۔ اس کے اجر کی تعریف کرنے سے شردھا (عقیدت) پیدا ہو جاتی ہے اور اجر یا انعام کو سن کر انسان اس کام میں تندہی سے مشغول ہوتا ہے۔ مثلاً سب (اندریوں یعنی حواس وغیرہ کو مغلوب) کرنے والے دیوتاؤں (عالموں) نے سب کو جیت لیا۔ ایسا کرنے سے ہی سب مرادیں حاصل اور سب پر فتح نصیب ہوتی ہے۔ یعنی جو ایسا کرتا ہے وہ سب پر فتح پاتا ہے۔ وغیرہ

(2) برے کام کے بد نتیجے کو اس نیت سے بیان کرنا کہ انسان اس سے باز آئیں اور بدی کے راستے پر نہ چلیں نندا کہلاتا ہے۔ مثلاً تمام یگیوں میں **جیوتشٹوم** یگیہ مقدم ہے۔ جو شخص اس یگیہ کو نہ کرکے دوسرے یگیہ کو کرتا ہے۔ وہ گڑھے میں گرتا ہے اور زوال پاتا ہے وغیرہ۔

(3) دوسرے شخص کو نظیر بیان کر کے نقصان و (فوائد) جتلانا پرکرتی کہلاتا ہے مثلاً بعض ہون کر کے سروے سے چکنائی کو پانی کے برتن میں اتارتے جاتے ہیں اور بعض گھی کا قطرہ ڈھلکا دیتے ہیں۔ مگر چرک ادھوریو (علم طب کے مشہور عالم چرک رشی کی ہدایت کے مطابق یگیہ کرنے والے) ہمیشہ پانی میں گھی کا قطرہ ہی گراتے ہیں۔ کیونکہ ان کا قول ہے کہ گھی کے قطرے آگ کا پران (نفس) ہوتے ہیں۔

(4) تواریخی مثال کو نظیراً" بیان کرنا پراکلپ کہلاتا ہے۔ مثلاً چونکہ براہمن لوگ ہمیشہ ہون کرتے ہوئے سام وید کے منتروں سے (ایشور کی) ستتی (حمد و ثنا) کرتے رہے ہیں۔ اس لئے ہمیں بھی اس یگیہ کو کرنا چاہئے۔" (شرح واتساین سوتر مندرجہ بالا پر)

پرکرتی اور پراکلپ کو ارتھ واد میں اس وجہ سے شامل کیا گیا ہے کہ ستتی سے کسی چیز کے نتیجہ کے نیک یا فوائد اور نند سے نتیجہ بد یا نقصان کو بیان کرنے اور دوسروں کی نظیر دینے سے بات کی تشریح ہو جاتی ہے۔ اس لئے دوسروں کے تجربہ سے نصیحت (پرکرتی) اور پرانی نظیر سے عبرت (پراکلپ) بمنزلہ ارتھ واد ہیں۔

(3) "جس بات کی ودھی (ہدایت) کی گئی ہو اس کو مکرر بیان کرنا انوواد کہلاتا ہے۔" (نیائے درشن ادھیائے 2- آہنک 1- سوتر 64)

"ودھی (ہدایت) کو دوبارہ بیان کرنا اور اس ہدایت کے منشاء کو دوہرانا دونوں انوواد ہیں۔ پہلے کا نام شبد انوواد اور دوسرے کو ارتھ انوواد کہتے ہیں۔" (شرح واتساین سوتر مذکورہ بالا تر)

"اتیہیہ، ارتھاپتی، سمبھو اور ابھاؤ بھی پرمان (دلائل) ہیں۔ اس لئے چار ہی (پرمان) نہیں ہیں۔" (نیائے درشن ادھیائے 2- آہنک 2- سوتر 1)

"پرمان چار ہی نہیں ہیں۔ کیونکہ اتیہیہ، ارتھاپتی، سمبھو اور ابھاؤ بھی پرمان ہیں۔ اتیتیہیہ اسے کہتے ہیں کہ جو بات مشہور چلی آتی ہو۔ یعنی جس کے راوی کا پتہ نہ ہو۔ مگر یکے بعد دیگر سلسلہ وار یہ روایت چلی آتی ہو۔ کہ ایسا کہا گیا تھا۔ (شرح واتساین سوتر بالا پر)

اس پرمان سے بھی اتہاس وغیرہ نام براہمنوں ہی کے ہو سکتے ہیں نہ کہ کسی اور کے۔ اس بارہ میں یہ بھی دلیل ہے کہ براہمن وید کے ویاکھیان (شرح) ہیں۔ اس لئے ان کا نام وید نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ منتروں کا حوالہ دے کر براہمنوں میں ویدوں کی شرح کی گئی ہے۔ مثلاً شتپتھ براہمن کانڈ 1- ادھیائے 7 میں (یجروید کے سب سے پہلے منتر کے چند الفاظ) بطور حوالہ اس طرح لکھے ہیں۔ ایشے تورجے توا (اتی = الخ)

اس کے متعلق مہابھاشیہ کے مصنف کی بھی یہی رائے ہے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ سوال۔ (اس ویاکرن یعنی صرف و نحو کی کتاب میں) کن الفاظ کی تعریف کی گئی ہے؟ جواب۔ لوکک (عام زبان) کے اور ویدک (وید سے خصوصیت رکھنے والے) الفاظ کی۔

(پتنجل اور پاننی منی براہمنوں کو وید سے جدا مانتے ہیں)

ان میں لوکک الفاظ حسب ذیل ہیں:-

گئو (گائے) اشو (گھوڑا) پرش (انسان) ہستی (ہاتھی) شکنی (پرند) مرگ (ہرن) براہمن وغیرہ وغیرہ۔

اور ویدک الفاظ حسب ذیل ہیں:-

شنودیوی ربھشٹیہ الخ۔ (6) ایشے تورجے توا۔ (7) الخ اگنی میلے (8) پروہتم۔ الخ۔ اگن آیا ہی وتیتے الخ (9) وغیرہ"

اگر براہمنوں کا نام بھی وید ہوتا تو ان کی بھی کوئی مثال دی جاتی۔ اس لئے مہابھاشیہ کے مصنف نے صرف منتر سنہتا کا نام وید مان کر ویدک الفاظ کی مثال میں وید کے پہلے پہلے منتروں کے ٹکڑے لکھے ہیں اور لوکک الفاظ کی مثال جو گائے اور گھوڑا وغیرہ الفاظ لکھے ہیں وہ براہمن وغیرہ کتابوں ہی سے تعلق رکھتے ہیں۔ کیونکہ اس قسم کے الفاظ اور عبارت انہی

کتابوں میں پائی جاتی ہے۔

اسی طرح پانی منی نے اشٹادھیائی ادھیائے 2- پاد 3- سوتر 60 و ادھیائے 2- پاد 3- سوتر 62- وادھیائے 4- پاد 3- سوتر 105 میں وید اور براہمن کو جدا جدا مان کر ہی قواعد بنائے ہیں۔ چنانچہ آخری سوتر مذکورہ بالا کا یہ منشاء ہے کہ "پران یعنی قدیم برہما وغیرہ رشیوں کے بنائے ہوئے براہمن کلپ کی کتابیں وید کے ویاکھیان (شرحیں) ہیں۔" اس لئے پران اور اتہاس انہی کتابوں کا نام ہے اگر چھند اور براہمن دونوں کا نام وید ہوتا تو (اشٹادھیائی کے) ادھیائے 2- پاد 3- سوتر 62 میں یہ کہنا کہ "چھندوں میں ایسا ہوتا ہے۔" فضول تھا۔ کیونکہ اس سوتر سے ایک سوتر اوپر یعنی ساٹھویں سوتر میں ابھی کہہ چکے ہیں کہ براہمن میں ایسا ہوتا ہے (یعنی جبکہ 62 ویں سوتر میں چھند کے لئے خاص قاعدہ موضوع کیا اور 60 ویں سوتر میں براہمن کے لئے خاص قاعدہ بتلایا تو اس سے چھند اور براہمن دو مختلف کتابیں ہونا صاف ثابت ہے) اس سے معلوم اور ثابت ہوا کہ براہمنوں کا نام وید نہیں ہے۔ برہم براہمنوں (10) کا نام ہے مثلاً لکھا ہے کہ

"برہم سے براہمن اور راجنیہ سے کشتری مراد ہے" (شت پتھ براہمن کانڈ 13- ادھیائے 1-1) براہمن اور براہمن دونوں مترادف الفاظ ہیں۔" (ویاکرن مہابھاشیہ ادھیائے 5 پاد 1- آہنک 1) اس لئے چاروں ویدوں کے جاننے والے برھم یعنی براہمن مہرشیوں نے جو ویدوں کا ویاکھیان (شرح) کیا ہے۔ وہی براہمن ہیں۔ ممکن ہے کہ کاتیاین نے براہمنوں اور وید کا باہمی گہرا تعلق سمجھ کر بطور سچار اپادھی (11) براہمنوں کا نام وید مانا ہو۔ مگر یہ بھی ٹھیک نہیں۔ کیونکہ خود انہوں نے ایسا نہیں کہا اور چونکہ کسی رشی نے بھی ایسا نہیں مانا ہے۔ اس لئے براہمنوں کا نام ہرگز وید نہیں ہو سکتا۔ الغرض بہت سے حوالے موجود ہیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ منتروں ہی کا نام وید ہے۔ براہمنوں کا نہیں۔

سوال۔ براہمنوں کی وید کے برابر سند ماننی چاہئے یا نہیں؟

جواب۔ ان کی ویدوں کے برابر سند ماننا مناسب نہیں ہے۔ کیونکہ وہ ایشور کے بنائے ہوئے نہیں ہیں۔ البتہ جہاں تک ویدوں کے مطابق ہیں۔ وہاں تک سند ماننا واجب ہے۔ اس لئے ان کو سند کے لئے محتاج بالغیر (پرتہ پرمان) ماننا مناسب ہے۔

باب: 6

برہم ودیا (علم الٰہی) کا بیان

سوال۔ ویدوں میں تمام علوم ہیں یا نہیں؟

جواب۔ اصول کے طور پر (مول اپدیش سے) تمام علوم ہیں۔ ان میں سے اول برہم ودیا جو سب سے مقدم ہے۔ اختصار کے ساتھ بیان کی جاتی ہے۔

"ہم اس پرمیشور کو جو تمام دنیا کا بنانے والا ساکن و متحرک کائنات کا مالک اور عقل کو روشن و منور کرنے والا ہے۔ اپنی حفاظت کے لئے مدعو کرتے ہیں۔ وہ سب کو قوت عطا کرنے والا اور ہمارا سہارا ہے۔ اے پرمیشور! آپ ودیا (علم) اور دولت و حشمت وغیرہ کو بڑھانے والے ہیں آپ اپنی عنایت سے ہماری حفاظت اور پرورش کیجئے۔" (رگوید۔ اشٹک 1۔ ادھیائے 6۔ ورگ 15۔ منتر 5)

نیز دیکھو رگ وید اشٹک 1۔ ادھیائے 2۔ ورگ 7۔ منتر 5۔ جس کا ترجمہ مضامین وید کی بحث میں زیر مضمون وگیان کانڈ کیا گیا ہے۔

"جو جیو (انسان) اس آکاش وغیرہ بھوتوں (عناصر) اور سورج وغیرہ لوک (اجرام) اور مشرق وغیرہ سمتوں اور شمال مشرق وغیرہ درمیانی سمتوں میں اور الغرض ہر جگہ محیط و موجود علیم کل' پرمیشور کا جو اپنی قدرت (سامرتھ) کا بھی آتما' اور ابتدائی عناصر لطیف کو پیدا کرنے والا' عین راحت و عین نجات (موکش سوروپ) ہے' اپنے آتما کی تمام قوت اور انتہ کرن سے بذریعہ دھیان قرب حاصل کرتا اور اس کو جان لیتا ہے۔ وہی ٹھیک ٹھیک اس پرمیشور کو پاکر موکش (نجات) کے سکھ کو بھوگتا ہے۔" (یجروید۔ ادھیائے 32۔ منتر 11)

"جو سب سے بڑا اور سب کا پوجیہ (معبود) اور تمام کائنات میں سمایا ہوا علیم کل انترکش کا قائم رکھنے والا اور پرے یعنی تمام ذروں سے مل کر بنی ہوئی دنیا کے حالت علت میں چلے جانے کے بعد بھی قائم رہتا ہے اسی کو برہم جاننا چاہئے۔ وسو وغیرہ تمام 33 دیوتا

اس برہم کے سہارے اس طرح قائم ہیں۔ جس طرح درخت کے تنے میں ہر طرف کثرت سے پھیلی ہوئی شاخیں بیشمار لگتی رہتی ہیں۔" (اتھروید کانڈ 10- پرپاٹھک 23- انوواک 4- منتر 38)

ویدوں کی وحدانیت

"اس پر میشور کے علاوہ کوئی بھی (1) دوسرا' تیسرا' چوتھا' پانچواں' چھٹا' ساتواں' آٹھواں' نواں یا دسواں ایشور نہیں ہے۔" (اتھروید کانڈ 13- انوواک 4- منتر 16- 17 و 18) ان منتروں سے معلوم ہوتا ہے کہ پرمیشور ایک ہی ہے۔ کیونکہ دو کے عدد سے لیکر دس تک نو بار نفی کا لفظ آنے سے ایشور کا ایک ہی ہونا ثابت ہوتا ہے اور چونکہ اس ایک ایشور کے سوائے کسی دوسرے ایشور کی ویدوں میں سراسر تردید کی ہے۔ اس لئے اسے چھوڑ کر کسی دوسرے کی اپاسنا (عبادت) کرنی سخت ممنوع ہے۔ چونکہ وہ ایشور سب کے اندر موجود اور سب کا منتظم ہے۔ اس لئے وہ غیر ذی شعور (جڑ) و ذی شعور (چیتن) دونوں قسم کی کائنات کو دیکھتا اور جانتا ہے۔ مگر اس کو کوئی نہیں دیکھ سکتا۔ کیونکہ وہ محسوس نہیں ہو سکتا۔

"ایشور جو تمام دنیا پر محیط ہے بالیقین سب جگہ حاضر و ناظر اور موجود ہے۔ کیونکہ ویاپک (محیط) اور ویاپیہ (محاط) دونوں کا تعلق اتصالی ہوتا ہے۔ وہ ایشور حلیم مطلق ہے یعنی سب کی سہتا ہے۔ اس لئے اس کو سہ کہتے ہیں۔ وہ ایشور ایک ہی ہے۔" (اتھروید کانڈ 13- انوواک 4- منتر 20) کوئی دوسرا ایشور اس سے بڑا یا اس کے برابر نہیں ہے۔ لفظ ایک سے تین نکات پیدا ہوتے ہیں۔ یعنی اس ایشور کے علاوہ کوئی دوسرا سجاتیہ (ہم جنس) وجاتیہ (غیر ہم جنس) ایشور نہیں ہے اور نہ اس میں سوکت بھید (اندرونی تقسیم اعضاء وغیرہ) ہے اس لئے دوسرے ایشور کی قطعی تردید کی گئی ہے۔ ایشور اکیلا ہی ہے اس لئے اس کو (منتر میں) ایک ورت (واحد مطلق) کہا گیا ہے۔ وہ علیم مطلق اپنی ذات سے واحد و یکتا ہے وہ کسی کی مدد کا خواہاں نہیں۔ وہی اس دنیا کو بناتا اور اسے قائم رکھتا ہے اور قادر مطلق وغیرہ اس کی صفات ہیں۔

"اس قادر مطلق پرماتما میں مذکورہ بالا وسو وغیرہ تمام دیوتا قائم ہیں یعنی ان سب کا اسی کی ذات واحد پر قیام ہے۔ پرلے (فنا عالم) کے بعد بھی وہ سب دیوتا حالت علت کے اندر

محض اس کی قدرت سے قائم رہتے ہیں۔" (اتھروید کانڈ 13- انوواک 4- منتر 21)

ویدوں میں اس قسم کے اور بھی منتر ہیں۔ جن میں برھم ودیا کو بیان کیا ہے۔ مثلاً یجر وید کے چالیسویں ادھیائے کا آٹھواں منتر "سپریگا بھکر مکایم الخ" ہے۔ یہاں ان کو کتاب کے بڑھ جانے کے خوف سے نہیں لکھتے مگر جہاں ایسے منتر ویدوں میں آئیں گے۔ بھاشیہ (تفسیر) کرتے وقت ان کا ترجمہ وہیں کر دیا جائے گا۔

باب: 7

ویدوں کے مطابق دھرم کا بیان

ایشور ہدایت کرتا ہے کہ:-

"اے انسانو! تم میرے بتائے ہوئے پر انصاف و بے تعصب راستی کی صفت سے موصوف دھرم پر چلو اور ہمیشہ اس پر قائم رہو اور اس کے حاصل کرنے کے لئے ہر قسم کی مخالفت کو چھوڑ کر آپس میں ملو تاکہ تمہارے درمیان اعلیٰ درجہ کا سکھ ہمیشہ ترقی پاوے اور تمام دکھ مٹ جائیں تم آپس میں مل کر حجت تکرار اور مخالفانہ بحث کو چھوڑ کر باہم محبت کے ساتھ بطریق سوال و جواب گفتگو کرو۔ تاکہ تمہارے درمیان سچے علوم اور عمدہ صفات بخوبی ترقی پاویں اور تم صاحب علم و معرفت بن جاؤ تم ہمیشہ ایسی لگاتار سعی و کوشش کرو کہ جس سے تمہارے دل علم کے نور سے روشن اور آنند سے بھرپور ہوں۔ تم کو دھرم ہی پر عمل کرنا چاہئے۔ ادھرم اختیار نہیں کرنا چاہئے (یہاں نظیر دیتے ہیں) جس طرح زمانہ قدیم کے دیو یعنی صاحب علم و معرفت، راستی شعار، طرفداری و تعصب سے خالی عالم اور ایشور اور دھرم کے حکم کو عزیز جاننے والے تمہارے بزرگ، تمام علوم سے ماہر اور لائق و فائق گذر چکے ہیں۔ مجھ بھاگ یعنی بھجن (اطاعت یا عبادت) کرنے کے لائق قادر مطلق وغیرہ صفات سے موصوف ایشور کے حکم کی تعمیل یا میرے بتائے ہوئے دھرم پر عمل کرتے رہے ہیں۔ اسی طرح تم بھی اسی دھرم کے پابند رہو تاکہ وید میں بتائے ہوئے دھرم کا تم کو بلاشک و شبہ علم ہو جاوے۔ (رگوید اشٹک 8- ادھیائے 8- درگ 49 منتر 2)

اتفاق رائے اتحاد اور محبت

"اے انسانو! تمہارا منتر (بچار یا مشورہ) سب کی بھلائی کرنے والا یکساں و متفق یعنی باہمی مخالفت سے آزاد ہو (جس میں یا جس کی معرفت ایشور سے لے کر مٹی تک تمام ظاہر

و مخفی قواء صفات اور اشیاء کا بیان کیا جاتا ہے یا علم ہوتا ہے اس کو منتر یا وچار کہتے ہیں۔ مثلاً راجہ کے وزیر کو منتری اسی وجہ سے کہتے ہیں کہ وہ حق و ناحق کی تمیز کرنے والا ہوتا ہے۔ (گویا یہاں بھی منتر سے واقعی علم کا نتیجہ مراد ہے) جب کسی زیر بحث یا تصفیہ طلب معاملہ پر بہت سے آدمی مل کر وچار یا غور کریں۔ تو اس وقت اگرچہ سبھاسدون (اہالیان مجلس) کی رائے جدا جدا ہو تاہم سب کی رائے کا لب لباب لے کر جو بات سب کی بہتری اور رفاہ عام کی معلوم ہو یا جو رائے سچی وصائب ثابت ہو اس کو منتخب یا جمع کر کے ہمیشہ اسی پر عمل کرنا چاہیے۔ تاکہ عوام الناس میں ہمیشہ اعلیٰ درجہ کا سکھ دن بدن بڑھتا رہے۔ سمتی (مجلسی انتظام) کے قواعد یعنی وہ پر انصاف اور نیک اصول جن سے ہر انسان کی عزت اور علم کی ترقی متصور ہو۔ جو برہم چرج اور حصول تعلیم وغیرہ عمدہ اوصاف پیدا کرنے والے ہوں۔ جن سے بذریعہ عمدہ و اعلیٰ سبھاؤں (عدالتوں کے نظم اور نسق سلطنت) خوش اسلوبی سے انجام پاویں۔ اور جو پرمارتھ (اعلیٰ مقصد انسانی' نجات) کے راستے کو صاف کرنے والے اور روحانی اور جسمانی طاقتوں اور صحت کو ترقی دینے والے ہوں۔ وہ بھی سب انسانوں کو یکساں آزادی دینے اور ان کی راحت کو بڑھانے کے لئے یکساں ہی ہونے چاہئیں۔ تمہارا من یعنی سنکلپ وکلپ (ارادہ و تامل) کرنے والا دل بھی یکساں یعنی باہم متفق رہنے کا عادی ہو (سنکلپ خواہش یا ارادہ اور وکلپ نفرت یا تامل کو کہتے ہیں۔ اس لئے ہمیشہ اچھے گنوں کی خواہش اور برے گنوں سے نفرت رکھنی چاہیے۔)

تمہار چت یعنی اگلی اور پچھلی باتوں کو یاد رکھنے والی قوت حافظہ اور دھرم اور ایشور کی یاد اور فکر بھی یکساں ہو۔ یعنی تمام جانداروں کے دکھوں کو دور کرنے اور اپنی آتما کی طرح سب کو سکھ پہنچانے کے لئے بخوبی سعی و کوشش کرنی چاہیے۔ تم کو باہمی راحت اور بہتری اور فائدہ کے لئے تمام طاقتیں مجتمع کرنی چاہئیں۔ میں ایشور ان لوگوں پر جو تمام جیوؤں کے ساتھ اپنی آتما کی مثال برتاؤ کرتے ہیں اور جو دوسروں کی بھلائی کرنے والے اور سب کو سکھ دینے والے ہیں۔ اپنی نظر رحمت رکھتا ہوں اور تم کو پہلے بیان کئے ہوئے یا آگے ذکر ہونے والے دھرم کو بتاتا ہوں۔ تم سب کو اس پر عمل کرنا چاہیے۔ تاکہ تمہارے درمیان کبھی حق کا زوال اور ناحق کا عروج نہ ہو۔ تمہیں ہوی یعنی ہر قسم کا لین دین سچائی کے ساتھ کرنا چاہیے۔ اس لئے تم کو میرا بتایا ہوا دھرم ماننا چاہیے اور اس کے خلاف ہرگز نہ کرنا چاہیے۔" (رگ وید اشٹک 8- ادھیائے 8- ورگ 49- منتر 3)

"اے انسانو! جس قدر تمہاری طاقت ہے۔ اس کو اتفاق کے ساتھ دھرم کے کام میں لگاؤ اور ہمیشہ سب کے سکھ کو بڑھاؤ۔ تمہاری آکوتی یعنی قوت و حوصلہ و طریقہ راست شعاری بھی سب کی بھلائی کے لئے اور سب لوگوں کو سکھ دینے والا ہو۔ تم کو ایسی تدبیر کرنی چاہئے کہ میرا یہ ہدایت کیا ہوا دھرم زوال نہ پاوے۔ تمہارے فعل دلی محبت پیدا کرنے والے اور ہمیشہ خصوصیت و دشمنی سے پاک یکساں اور متفق ہوں۔ تمہارا من یکساں و برابر ہو۔ من (دل) کی تعریف میں شت پتھ براہمن کانڈ 14- ادھیائے 4 کا حوالہ نیچے درج کیا جاتا ہے پہلے دل سے حق و ناحق کی تمیز کر کے پھر کسی بات پر عمل کرنا چاہئے۔ من کی دس قوتیں ہیں۔ کام یعنی نیک گنوں کی خواہش' سنکلپ یعنی نیک گنوں کے حاصل کرنے کا عزم و ارادہ و چکستا یعنی شک یا اعتراض پیدا کر کے تحقیقات و اطمینان کرنے کی خواہش' شردھا یعنی ایشور اور سچے دھرم وغیرہ گن کی باتوں پر پورا پورا اعتقاد ہونا' اشردھا یعنی ایشور کی ہستی سے منکر ہونے وغیرہ ادھرم کی بات پر قطعی یقین نہ رکھنا' دھرتی یعنی سکھ دکھ سہہ کر بھی ایشور اور دھرم پر ہمیشہ اعتقاد قائم رکھنا' ادھرتی یعنی برے گنوں کو اختیار نہ کرنا اور ان میں قائم نہ ہونا' ہری یعنی پاپ کے کام کرنے اور کھوٹے یا برے چلن سے دل کو روکنا یا نفرت کرنا' دھی یعنی اچھے گنوں کو فوراً اختیار کرنے کا عادی ہونا اور بھی یعنی جھوٹ کھوٹے چلن اور ایشور کی حکم کی نافرمانی اور پاپ وغیرہ کرنے سے یہ سمجھ کر ایشور ہم کو سب جگہ دیکھتا ہے۔ ہمیشہ خوف کرنا' اے انسانو! تمہیں ہمیشہ ایسی کوشش کرنی چاہئے کہ باہمی امداد سے تمہارا سکھ ترقی پاوے۔ سب کو سکھی دیکھ کر دل میں خوش ہونا چاہئے اور دوسرے کو دکھی دیکھ کر کسی کو ہرگز سکھ نہ ماننا چاہئے۔ بلکہ ایسی کوشش کرنی چاہئے کہ سب فارغ البال اور سکھی رہیں۔" (رگوید- اشٹک 8- ادھیائے 8 ورگ 49- منتر 4)

مخلوقات کا مالک و محافظ پرمیشور دھرم کا اپدیش (ہدایت) کرتا ہے کہ:-

سچ اور جھوٹ کی قدرتی تمیز

"سب لوگوں کو ہمیشہ سچائی پر ہی پورا پورا اعتقاد رکھنا چاہئے۔ اور جھوٹ پر کبھی یقین نہ لانا چاہئے۔ مخلوقات کے مالک و محافظ پرمیشور نے دھرم یا سچائی اور ادھرم یا جھوٹ کی ماہیت یعنی ظاہر و مخفی نشانات کو دیکھ کر اپنے علم کامل سے دونوں کی تقسیم کر دی ہے۔ یعنی پرمیشور نے تمام انسانوں کو جھوٹ' ناحق' ادھرم اور ناانصافی میں بے اعتقادی دی ہے۔ یعنی

اس کی ہدایت ہے کہ ادھرم پر اعتقاد یا اعتبار نہیں کرنا چاہیے۔ اسی طرح مخلوقات کے مالک و محافظ، علیم کل ایشور نے وید میں بیان کئے ہوئے سچے اور پر تیکش (علم الیقین) وغیرہ پرمانوں (دلائل) سے ثابت بے رو رعایت انصاف اور دھرم میں اعتقاد یا اعتبار عطا کیا ہے۔ (یجروید ادھیائے 19۔ منتر 77)

اس لئے ہر انسان کو اپنی طبیعت ہمیشہ ادھرم سے ہٹا کر دھرم کی طرف مائل کرنی چاہیے۔

باہم محبت سے مل کر رہنا چاہیے

سب لوگوں کو ہمیشہ سب کے ساتھ بڑی محبت اور ملنساری سے برتنا چاہیے اور سب کو ایشور کا بتایا ہوا دھرم قبول کرنا چاہیے۔ اور ایشور سے پرارتھنا (استدعا) کرنی چاہیے کہ دھرم پر اعتقاد جما رہے۔ مثلاً (اس طرح پرارتھنا کرے) ''اے سب دکھوں کے مٹانے والے ایشور! میرے اوپر رحم کر تاکہ میں سچے دھرم کو ٹھیک ٹھیک جان سکوں۔ اور تمام جاندار مجھ پر بے تعصب دوستانہ محبت کی نظر رکھیں۔ یعنی سب میرے دوست ہوں۔ آپ میری اس نیک خواہش کو مضبوط کیجئے اور مجھے سچے سکھ اور نیک گنوں میں ہمیشہ ترقی عطا کیجئے میں تمام جانداروں کو اپنی آتما کے مثال دوستانہ محبت و پیار کی نظر سے دیکھوں۔ اور ہم سب ہر قسم کی مخالفت کو چھوڑ کر باہم ایک دوسرے کو محبت کی نظر سے دیکھیں۔ اور ہمیشہ ایک دوسرے کو سکھ پہنچانے کی کوشش کرتے رہیں (یجروید۔ ادھیائے 36۔ منتر 18)

اس ایشور کے اپدیش (ہدایت) کئے ہوئے دھرم کو ماننا ہر انسان پر یکساں فرض ہے اور چونکہ اس کی مدد کے بغیر سچے دھرم کا گیان (علم) **انشٹھان** (پابندی) اور پورتی (تکمیل و کامیابی) نہیں ہو سکتی۔ اس لئے ہر انسان کو ایشور سے اس طرح مدد مانگنی چاہیے کہ:۔

''اے اگنی (پرمیشور) عہد و صداقت کے مالک و محافظ (برت پتی) میں سچے دھرم پر چلوں گا یعنی اس کی پابندی کروں گا۔'' اشت پتھ براہمن کانڈ 1۔ ادھیائے 1 میں لکھا ہے کہ ''جن میں سچائی ہے ان کا نام دیو ہے اور جن میں جھوٹ ہے ان کا نام منش (انسان) ہے۔ دیو یہی برت (عہد) کرتے ہیں کہ سچ بولیں۔'' (سچائی پر عمل کرنے سے دیوتا اور جھوٹ پر عمل کرنے سے منش ہوتے ہیں۔ اس لئے سچ پر عمل کرنے ہی کو دھرم کہتے ہیں) اے پرمیشور! مجھے سچے نیک چلن اور دھرم پر عمل کرنے کی طاقت ہو۔ آپ مجھ کو ہمت دیجئے کہ

میرا یہ سچے دھرم کا عہد آپ کی عنایت سے پورا ہو (عہد مذکور یہ ہے) کہ میں آج سے سچے دھرم کی پابندی اور جھوٹ، کھوٹے چلن اور ا دھرم سے دوری اختیار کرتا ہوں۔ (یجر وید۔ ادھیائے 1۔ منتر 5)

ہمت مرداں مدد خدا

اس دھرم کے عہد کو بنانے کے لئے ایشور سے پرارتھنا اور خود بھی پرشارتھ یعنی کوشش و ہمت کرنی چاہئے۔ جو شخص خود محنت و کوشش نہیں کرتے۔ ان پر ایشور مہربانی نہیں کرتا مثلاً جسے آنکھ دی ہے وہی دیکھتا ہے نہ کہ اندھا۔ اسی طرح جو شخص دھرم پر عمل کرنے کی خواہش رکھتا ہے اور اس کے لئے خود تدبیر و کوشش اور ایشور کی مہربانی کے لئے پرارتھنا (استدعا) کرتا ہے اسی پر ایشور مہربان ہوتا ہے نہ کہ اس کے خلاف کرنے والے پر وجہ یہ ہے کہ اس بات کو پورا کرنے کے سامان اور ذریعے (1) ایشور نے پہلے ہی سے جیو کو عطا کر دیئے ہیں اور ان کو اس مقصد کے حصول کے لئے عین موزوں و مناسب بنایا ہے جس شئے سے جس قدر فائدہ لینا ممکن ہے۔ اس کو حاصل کرنے کے لئے خود ہمت اور کوشش کرنی چاہئے اور اس کے بعد ایشور کی مہربانی و رحمت کا خواستگار ہونا چاہئے۔ جب کوئی انسان دھرم کے جاننے کی خواہش اور سچائی پر عمل کرتا ہے۔ تب ہی اس کو سچائی کا علم ہوتا ہے۔ ہر انسان کو سچائی پر ہی اعتقاد رکھنا چاہئے نہ کہ جھوٹ پر۔

سچائی کا علم

"جو شخص سچا برت (عہد) کرتا ہے وہ دیکشا (اعلیٰ درجہ) کو پاتا ہے اور جب وہ دیکشا پا کر عمدہ اور اعلیٰ گنوں کے ذریعہ سے صاحب رتبہ ہو جاتا ہے۔ اس وقت ہر طرف سے اس کی عزت اور قدر و تعظیم ہوتی ہے۔ یہی اس کی دکشنا (انعام) ہے۔ اس انعام کو وہ اسی دیکشا یعنی اچھے گنوں پر عمل کرنے سے حاصل کرتا ہے۔ جب وہ برہمچرج وغیرہ سچے برتوں (عہدوں) سے خود اپنی ذات اور نیز دوسروں سے تعظیم یافتہ ہوتا ہے (دکشنا) اس پر سب کا پختہ اعتقاد اور اعتبار جما دیتی ہے۔ کیونکہ سچ پر عمل کرنے ہی سے عزت و اعتبار ہوتا ہے۔ جب درجہ بدرجہ اس کا اعتبار بڑھتا جاتا ہے تب اسی اعتبار سے وہ پرمیشور۔ موکش اور دھرم وغیرہ کو حاصل کرتا ہے۔" (یجر وید، ادھیائے 19۔ منتر 30)

اس سے یہ بھی نتیجہ نکلتا ہے کہ سچائی تب ہی حاصل ہو سکتی ہے۔ جبکہ انسان میں

بھروسہ' ہمت' تدبیر اور محنت موجود ہوں۔

"ایشور نے شرم (تدبیر اور محنت و سعی) اور تپ (دھرم کی پابندی) سے تمام انسانوں کو بنایا یا پیدا کیا ہے۔ اس لئے انسان کو اس برھم یعنی وید یا پرمیشور کے گیان (معرفت) سے عالم و عارف ہونا چاہئے رت یعنی برھم یا محنت پر بھروسہ کرکے ہمیشہ ان کی پابندی کرنی چاہئے۔ (اتھروید۔ کانڈ 12- انوواک 5- منتر 1)

ہر انسان کو ستیہ یعنی وید اور شاستروں اور پرتیکش (علم الیقین) وغیرہ پرمانوں (دلائل) سے خوب آزما کر بے شک و شبہ سچائی کو حاصل کرنا چاہئے اور بڑی تدبیر و کوشش سے شری یعنی نیک گن اور نیک چلن یا عالمگیر حکومت وغیرہ اعلیٰ درجہ کی لکشمی (اقبال و حشمت) اور یش یعنی اچھے گنوں کو اختیار کرنے اور سچائی کی پابندی سے ناموری اور شہرت حاصل کرنی چاہئے۔" (اتھروید کانڈ 12- انوواک 5- منتر 2)

دھرم کے اصول

ان منتروں میں شرم' تپ' رت' ستیہ' شری اور یش سب دھرم کے نشان (لکشن) بتائے گئے ہیں۔ "ہر انسان کو ہمیشہ سودھا یعنی اپنی ہی چیز پر قناعت کرنے یا نیک گنوں کو اختیار کرنے سے سب کا خیر خواہ ہونا چاہئے اور شردھا یعنی اعتبار کو بڑھانا چاہئے (اعتبار کی جڑ سچائی ہے نہ کہ جھوٹ اس لئے سچائی میں قائم رہنا چاہئے) اور راستی شعار سچے عالموں کی سچی نصیحت (اپدیش) سے اپنے آپ کو سدھارنا اور نیز سب لوگوں کا گپتا یعنی سدھارنے والا اور یگیہ یعنی محیط کل پرمیشور کی نظر میں سب کو فائدہ پہنچانے والے اشومیدھ وغیرہ یگیوں میں یا علم صنعت (شلپ ودیا) اور فن و ہنر (کریا کشتا) میں معزز و ممتاز ہونا چاہئے۔ یہ دنیا (لوک) دار فنا (ندھن) ہے اس لئے جب تک جئیں سب کو برابر فائدہ پہنچانا اور نیک کاموں کا پابند رہنا مناسب ہے۔ (اتھروید کانڈ 12- انوواک 5- منتر 3)

یہ ایشور کا اپدیش (ہدایت) ہے جسے سب کو ماننا چاہئے۔

"اوج یعنی عدل و انصاف کو نگاہ میں رکھنے کی سعی و کوشش اور تیج یعنی سچے کاموں میں دلیری' بہادری' بیخوفی اور دل کی شیری رکھنی چاہئے۔ اور سہ یعنی سکھ دکھ یا نفع نقصان پاکر رنج یا خوشی نہ ماننا' بلکہ ان کو برداشت کرنا اور ان کو مغلوب کرنے کے لئے بڑی تدبیر و کوشش کا عمل میں لانا چاہئے بل یعنی برہمچرج وغیرہ نیک اصول پر عمل کرنے سے جسم اور

دماغ وغیرہ کی صحت قائم رکھنا اور اعضا کی توانائی۔ عقل کا رسوخ و صفائی اور قوت و جلال سے رعب و داب حاصل کرنا چاہئے۔ واک یعنی زبان کو علم و تربیت راست گوئی و شیریں کلامی وغیرہ نیک اوصاف سے آراستہ کرنا چاہئے۔ اور اندرہ یعنی راتک (قوت گفتار) کے علاوہ من وغیرہ چھ حواس باطنی (گیان اندری) اور (چونکہ قوت گفتار تمثیلاً آئی ہے اس لئے) پانچوں قواء احساس خارجی (کرم اندری) بھی سچے دھرم میں قائم اور پاپ سے ہمیشہ الگ رکھنی چاہئیں۔ شری یعنی ...... کامل تدبیر و محنت سے عالمگیر حکومت حاصل کرنی چاہئے اور ہر انسان کو دھرم یعنی ویدوں میں بتائے ہوئے دھرم پر، جس سے پر انصاف و بے تعصب سچائی پر عمل کرنا اور سب کی بھلائی کرنا مراد ہے، ہمیشہ عمل کرنا چاہئے۔" (اتھرو 12-5-7)

واضح رہے کہ جو کچھ اوپر بیان کیا گیا ہے یا اب آگے کہتے ہیں وہ سب دھرم ہی کی تشریح ہے۔ "برہم یعنی براہمن، اعلیٰ درجہ کے عالم اور عمدہ گنوں اور اعمال والے اور دوسروں میں اچھے گنوں کو پیدا کرنے والے ہونے چاہئیں۔ یعنی براہمن کو ہمیشہ مذکورہ بالا گنوں میں ترقی کرنی چاہئے۔ کشتر یعنی کشتری کو صاحب علم، کارداں، بہادر، مستقل مزاج، دلیر اور جفاکش ہونا چاہئے۔ راشٹر یعنی راج ہمیشہ نیک آدمیوں کی سبھا اور عمدہ و معقول قوانین کے ذریعہ سے ایسے نیک اصول پر ہونا چاہئے کہ جس میں سب کو سکھ ملے۔ وش یعنی بنج بیوپار کرنے والے و ‎—سق وغیرہ رعایا کے لئے تمام روئے زمین پر بے روک ٹوک آمد و رفت کا ذریعہ قائم کر کے بذریعہ تجارت دولت کی ترقی اور حفاظت کرنی چاہئے۔ توشی یعنی علم کی روشنی اور نیک تربیت سے نیک گنوں اور پاک خواہشوں کو پیدا کرنا چاہئے یش یعنی دھرم کے ساتھ اعلیٰ ناموری قائم کرنی چاہئے۔ ورچہ یعنی نیک علوم کی اشاعت اور پڑھنے پڑھانے کا معقول انتظام کرنا چاہئے اور درون یعنی غیر حاصل چیز کو انصاف و حق کے ساتھ حاصل کرنے کی خواہش اور حاصل شدہ کی حفاظت کی ہوئی چیز کی ترقی اور ترقی یافتہ دولت کو نیک کاموں میں لگانا چاہئے۔ اور اس چار قسم کی تدبیر سے دولت و حشمت کی ترقی سکھ کے لئے ہمیشہ کرنی چاہئے۔ (اتھرووید کانڈ 12- انوواک 5- منتر 8)

"آیو یعنی حفاظت منی اور کھانے پہننے وغیرہ کے عمدہ اصول اور برھم چرج پر بخوبی عمل کرنے سے عمر و طاقت کو بڑھانا چاہئے۔ روپ یعنی نفس پرستی سے کنارہ کش ہو کر اپنے جسم کو سڈول و خوش وضع رکھنا چاہئے۔ نام یعنی نیک کام کرنے سے اپنے نام کی شہرت

حاصل کرنی چاہئے۔ تاکہ دوسروں کو بھی نیک کام کرنے کا حوصلہ پیدا ہو۔ کیرتی یعنی نیک گنوں کو حاصل کرنے کے لئے ایشور کے گنوں کو بیان (کیرتن) کرنا یا اچھی ناموری حاصل کرنی چاہئے۔ پران اپان یعنی پرانایام کے طریق سے پران اور اپان کی صفائی اور قوت افزائی کرنی چاہئے۔ جو ہوا جسم سے باہر نکلتی ہے اس کو پران کہتے ہیں اور جو باہر سے جسم کے اندر جاتی ہے۔ اس کو اپان کہتے ہیں۔ صاف پاک جگہ میں رہنے اور ان دونوں سانسوں کو (قوت کے موافق) اندر اور باہر روکنے سے عقل و دماغ اور جسم کی قوت بڑھتی ہے۔ چکشو و شروتر یعنی عین الیقین وغیرہ (پرتیکش) اور لفظوں سے پیدا ہونے والے علم سماعی یا انمان (قیاس) وغیرہ دلائل (پرمان) کا بھی پورا علم ہونا چاہئے۔ اور ان کے ذریعہ سے سچا علم اور سچی معرفت حاصل کرنی چاہئے۔" (اتھرو 12-5-9)

"پیہ یعنی پانی وغیرہ اور رس یعنی دودھ اور گھی وغیرہ سب چیزیں ویدک (علم طب) کے مطابق صاف اور درست کر کے استعمال کرنی چاہئیں۔ ان یعنی اناج یا پکائی ہوئی غذا اور اناد یعنی کھانے کے لائق صاف اور عمدہ بنایا ہوا کھانا بنا کر کھانا چاہئے رت یعنی برھم کی ہمیشہ اپاسنا (عبادت) کرنی چاہئے۔ اور ستیہ یعنی علم الیقین (پرتیکش) وغیرہ دلائل (پرمانوں) سے ثابت کیا ہوا جیسا علم اپنی آتما میں ہو ویسا ہی ہمیشہ صحیح صحیح بیان کرنا چاہئے۔ اور خود بھی اسی کو ماننا چاہئے۔ اشٹ یعنی برھم کی اپاسنا (عبادت) اور سب کو فائدہ پہنچانے والی یگیہ کرنی چاہئیں۔ پورت یعنی دل، زبان اور فعل سے کامل محنت و کوشش کے ساتھ یگیہ کی تکمیل اور برھم اپاسنا (عبادت الٰہی) کے لئے تمام سامان بہم پہنچانا چاہئے پرجا یعنی اولاد وغیرہ یا رعیت کو عمدہ تعلیم و تربیت دے کر سکھی رکھنا چاہئے اور پشو یعنی ہاتھی اور گھوڑے وغیرہ جانوروں کو بخوبی سدھارنا اور تعلیم دینا چاہئے (اتھروید کانڈ 12- انوواک 5- منتر 10)

"ویدوں میں اس قسم کے بہت سے منتروں کے اندر ایشور نے دھرم کا اپدیش (ہدایت) کیا ہے اور ان منتروں میں لفظ "چہ" (2) معنی "اور" کے بار بار آنے سے یہ سمجھنا چاہئے کہ انسان کو مذکورہ بالا گنوں کے علاوہ اور بھی نیک گن اختیار کرنے چاہئیں۔

اب دھرم کے مضمون پر تیتریہ شاکھا سے چند حوالے درج کئے جاتے ہیں جس قدر دھرم کی باتیں ان منتروں میں بتائی گئی ہیں۔ ان پر ہر انسان کو عمل کرنا چاہئے۔

"رت یعنی حقیقت اصلی یا علم و معرفت، ستیہ یعنی سچائی پر عمل کرنا، تپ یعنی گیان اور، رت وغیرہ دھرم کے اصول کی ٹھیک ٹھیک پابندی، دم یعنی اندریوں کو ادھرم یا پاپ کے

چلن سے قطعی ہٹا کر ہمیشہ سچے دھرم کے راستہ میں لگانا' شم یعنی دل سے بھی کبھی ادھرم یا پاپ کرنے کی خواہش نہ کرنا' اگنی یعنی وید وغیرہ شاستروں اور آگ وغیرہ اشیاء سے اعلیٰ مقصود انسانی (پرمارتھ) اور کاروبار دنیا میں کامیابی حاصل کرنے کے علم کو ترقی دینا' اگنی ہوتر یعنی روزمرہ ہون سے لے کر تمام جانداروں کو سکھ پہنچانا اور اتتھی یعنی پورے پورے عالم اور دھرماتما لوگوں کی صحبت و خدمت سے سچائی کی تحقیقات اور شکوک کو رفع کرنا چاہئے۔ مانش یعنی اصول جہانداری کا علم اور دنیوی حشمت اور جاہ و جلال حاصل کرنا چاہئے۔ پرجا یعنی دھرم سے اولاد پیدا کر کے اس کو سچے دھرم کی تعلیم دینی اور سچے علوم و تربیت سے آراستہ کرنا چاہئے۔ پرجن یعنی بطریق افزائش (و کفایت) منی و خواہش اولاد۔ باقاعدہ وقت مقررہ پر (اپنی عورت سے) صحبت کرنی چاہئے۔ پرجاتی یعنی حمل کی حفاظت اور وقت تولد کامل احتیاط اور اولاد کی جسمانی و دماغی ترقی کے لئے مناسب انتظام کرنا چاہئے۔

راتھی تر آچاریہ کی رائے ہے کہ انسان کو ہمیشہ راست گفتار ہونا چاہئے پورو ششٹی آچاریہ کی رائے ہے کہ رت وغیرہ اصول دھرم پر عمل کرنا ہی سچے علم اور دھرم کی پابندی کرنا ہے۔ اس لئے ہمیشہ اس پر عمل کرنا چاہئے۔ نگر ناکو موڈ گلیہ رشی کی رائے ہے کہ سو ادھیائے (علوم وید کو پڑھنا) اور پروچن (یعنی دوسروں کو پڑھانا) یہ دو باتیں سب سے بڑھ کر مقدم ہیں۔ انسان کے لئے یہی سب سے بڑا تپ ہے اور اس سے افضل کوئی دھرم کا اصول نہیں ہے۔" (تیتریہ آرنیک پرپاٹھک 7 سانو واک 9)

"تعلیم وید کے ختم ہونے پر آچاریہ (استاد) شاگرد کو اپدیش (نصیحت) کرتا ہے کہ اے شاگرد! تجھے ہمیشہ سچ بولنا چاہئے۔ اور راست گفتاری وغیرہ اصول دھرم پر عمل کرنا چاہئے۔ شاستروں (علمی کتب) کا پڑھنا اور پڑھانا کبھی نہ چھوڑنا۔ آچاریہ کی خدمت کرنا اور اولاد پیدا کرنے کے لئے (خانہ داری) اختیار کرنا سچے دھرم پر قائم رہنا۔ ہوشیاری سے سامان آسائش کو ترقی دینا۔ عالموں اور عارفوں سے علم و معرفت حاصل کرنا اور ہمیشہ ان کی خدمت و تواضع میں مستعد رہنا۔ تجھے ماں' باپ' آچاریہ اور اتتھی (گھر آئے عالم یا سنیاسی یا مہمان) کی تواضع و خدمت دل سے کرنی چاہئے۔ اور ان باتوں میں کبھی غفلت یا فروگذاشت نہ کرنی چاہئے۔ ماں اور باپ وغیرہ اپنی اولاد کو اس طرح نصیحت کریں کہ "اے بیٹا! جو کام ہم اچھے کرتے ہیں۔ ان کو تجھے بھی کرنا چاہئے۔ لیکن اگر ہم کوئی پاپ کی بات کریں تو تجھے ہرگز اس پر عمل نہ کرنا چاہئے۔ ہم لوگوں میں جو عالم اور برھم کے جاننے

والے ہوں۔ تجھے ان کی سنگت یا صحبت اور ان کے قول کا یقین کرنا چاہئے۔ اور ان کے سوائے اور کسی کی بات پر یقین نہ کرنا چاہئے انسان کو علم وغیرہ کا دان محبت یا توفیق سے دباؤ یا بے دلی سے اپنے اقبال و حشمت پر خیال کر کے شرم و خوف سے یا بخیال ایفائے عہد ہمیشہ کرنا چاہئے یعنی یہ سمجھنا چاہئے کہ لینے سے دینا نہایت درجہ شرے یہ (نیک یا نجات دینے والا کام) ہے (آچاریہ اپنے شاگرد کو یہ نصیحت کرے کہ) اے شاگرد! اگر تجھے کسی کام یا چلن کی بات میں شک یا شبہ پیدا ہو جائے تو برھم (پرمیشور یا وید) کے جاننے والے بے تعصب یوگیوں اور پاپ سے خالی اور علم صفات سے موصوف دھرم کا خیال رکھنے والے عالموں سے اس کی بابت اطمینان کرنا چاہئے۔ اور جو ان کا چلن ہو تجھے بھی اسی راستے پر چلنا چاہئے۔ تجھے یہ نصیحت اپنے دل میں مضبوط قائم کر لینی چاہئے۔ یہی ویدوں کا راز مخفی (اپنشد) ہے۔ یہی سب کے لئے ہدایت ہے۔ ہمیشہ اسی پر عمل کرتے ہوئے بڑی شردھا (عقیدت) سے ہست مطلق، عین علم و عین راحت وغیرہ صفات سے موصوف برھم کی اپاسنا (عبادت) کرنی چاہئے۔ اور اس کے سوائے اور کسی کو ماننا یا پوجنا نہیں چاہئے۔ (تیتریہ آرنیک پرپاٹھک 7- انوواک 11)

اب تپ کی تعریف کرتے ہیں۔

"رت یعنی علم حقیقت کو حاصل کرنا اور برھم کی اپاسنا (عبادت) کرنا، ستیہ یعنی سچ بولنا اور ست ہی پر عمل کرنا، شرت یعنی تمام علوم کو سننا اور دوسروں کو سنانا، ستاتم یعنی ادھرم یا پاپ سے الگ ہو کر دل کو دھرم میں قائم کرنا اور من کو قابو میں رکھنا۔ دم یعنی اندریوں کو ادھرم سے ہٹانا اور دھرم میں لگانا، شم یعنی دل کو ادھرم سے روک کر دھرم میں لگانا، دان یعنی سچے علم وغیرہ کا دان کرنا، یگیہ یعنی مذکورہ بالا یگیوں کی پابندی۔ یہ سب باتیں لفظ تپ سے مفہوم ہوتی ہیں۔ اس کے خلاف کرنا تپ نہیں ہے۔ اے انسان! جو برھم سب جگہ محیط ہے تو اسی کی اپاسنا کر اور اسی کو تپ سمجھ اور اس کے خلاف نہ کر۔" (تیتریہ- آرنیک۔ پرپاٹھک 10- انوواک 8)

"سچ بولنے اور سچائی پر عمل کرنے سے بڑھ کر کوئی دھرم کی تعریف نہیں ہے۔ کیونکہ ہمیشہ سچائی سے ہی موکش (نجات) اور دنیا کا سکھ حاصل ہوتا ہے اور کبھی اس کا زوال نہیں ہوتا۔ سچے لوگوں کی تعریف صرف سچائی پر عمل کرنا ہے۔ اس لئے ہر انسان کو ہمیشہ سچائی پر قائم رہنا چاہئے۔ رت وغیرہ دھرم کے اصول پر عمل کرنا ہی تپ ہے اور ٹھیک برھم

چرج کی پابندی سے علم کا حاصل کرنا برھم کہلاتا ہے۔ اسی طرح دان وغیرہ کی نسبت بھی سمجھنا چاہئے۔ عالموں کی تعریف علمی و ذہنی لیاقت یا سوچنے کی طاقت ہے اسی طرح ستیہ یعنی برھم کے حکم سے ہوا چلتی ہے سورج چمکتا ہے اور اسی ستیہ سے انسان کی عزت ملتی ہے نہ کہ اس کے بغیر' اور صاحب علم رشی' پران (انفاس) اور وگیان (معرفت) وغیرہ اسی ستیہ سے قائم ہیں۔" (تیتریہ 10- 62 و 63)

"آتما یعنی پرمیشور' ستیہ یعنی سچے دھرم پر چلنے' سچے گیان (معرفت) حقیقی اور برہم چرج سے حاصل ہوتا ہے۔ سب عیبوں سے پاک اور اندریوں (حواس) کو قابو میں رکھنے والی یوگی اس نور مطلق پاک پرمیشور کو اپنے جسم کے اندر دیکھتے ہیں۔" (منڈک اپنشد۔ منڈک 3- کھنڈ 1- منتر 5)

سچ پر ہی عمل کرنے سے فتح ہوتی ہے۔ ہر انسان ہمیشہ سچائی سے فتح پاتا ہے اور جھوٹ یا ادھرم اور پاپ کے راستے پر نہیں چلتے ہیں۔ جو سچائی اور دھرم کا مخزن اعلیٰ برھم ہے اسی کو حاصل کر کے راحت جاودانی (3) (موکش) حاصل ہوتی ہے نہ کہ اور کسی طرح۔" (منڈک اپنشد۔ منڈک 3- کھنڈ 1- منتر 6)

اس لئے ہر انسان کو سچے دھرم کی پابندی اور ادھرم یا پاپ سے نفرت کرنی چاہئے۔

دھرم کی تعریف

"وید کی ہدایت سچے دھرم پر چلنے کی تحریک کرتی ہے اور اسی سے سچے دھرم کا نشان ملتا ہے۔" (پورو میمانسا۔ ادھیائے 1- پاد 1- سوتر 2)

جس میں انرتھ یعنی ادھرم اور پاپ کا دخل نہ ہو اسے دھرم یا ارتھ نامزد کرتے ہیں اور جس بات کو ایشور نے ممنوع کیا ہے اس کو انرتھ یعنی ادھرم یا پاپ سمجھنا چاہئے۔ اور ہر انسان کو اس سے بچنا چاہئے۔

"جس پر عمل کرنے سے حشمت و اقبال یعنی حسب دلخواہ دنیوی سکھ حاصل ہوتا ہے اور جس سے اعلیٰ مقصد انسانی (موکش) کا سکھ بھی ملتا ہے اس کو دھرم جاننا چاہئے۔" (ویشیشک 1-1-2)

پس جو اس سے خلاف ہو اسے ادھرم سمجھنا چاہئے۔ ان (سوتروں) میں بھی ویدوں ہی کی تشریح ہے۔ اس طرح ایشور نے وید میں بہت سے منتروں کے اندر دھرم کا اپدیش

(ہدایت) کیا ہے۔ یہ ایشور کا بتایا ہوا دھرم ہر انسان کے لئے ہے۔ اور سب کے لئے ایک ہی دھرم ہے۔ پس یہ ہرگز نہ سمجھنا چاہئے کہ اس کے سوائے کوئی دوسرا دھرم بھی ہے۔

باب:8

پیدائش عالم کا بیان

یہ تمام کائنات جو نظر آتی ہے اس کو پرمیشور نے بنایا ہے وہی اس کی حفاظت کرتا ہے اور پرلے (فنا) کے وقت اس کے ذروں کو الگ الگ کر کے غیر محسوس کر دیتا ہے اور متواتر اسی طرح کرتا ہے۔ جس وقت یہ ذروں سے مل کر بنی ہوئی دنیا پیدا نہیں ہوئی تھی۔ اس وقت یعنی پیدائش کائنات سے پہلے است (غیر محسوس حالت تھی) یعنی شونیہ آکاش بھی نہیں تھا۔ کیونکہ اس وقت اس کا کچھ کاروبار نہ تھا۔ اس وقت ست (پرکرتی) یعنی کائنات کی غیر محسوس علت بھی نہ تھی (1) اور نہ پرمانو (ذرے) تھے۔ وراٹ (کائنات) میں جو آکاش دوسرے درجہ پر آتا ہے وہ بھی نہ تھا۔ بلکہ اس وقت صرف پر برھم کی سامرتھ (قدرت) جو نہایت لطیف اور اس تمام کائنات سے برتر (پرم) بے علت (اکارن) ہے موجود تھی۔ صبح کے وقت جو کوہر دھوئیں کی طرح پڑتی ہے اس میں خفیف سی رطوبت ہوتی ہے۔ جس طرح اس رطوبت سے زمین نہیں ڈھک سکتی اور نہ ندی یا نالہ چل سکتا ہے کیونکہ اس میں پانی ہی کتنا ہوتا ہے اور کیا اس کی بساط ہوتی ہے جو کسی چیز کو ڈھانپ سکے۔ اسی طرح پرمیشور کا کوئی آورک یعنی ڈھانپنے والا نہیں ہے۔ کیونکہ اس کے سامنے سب' ہیچ اور ناچیز ہیں۔ تمام کائنات اس قدرت سے پیدا ہوتی ہے پھر اس برھم کے سامنے اس کی کیا ہستی اور حقیقت ہے؟ کچھ بھی نہیں۔ اس لئے اس برہم کو کوئی شے نہیں ڈھانپ سکتی۔ یہ تمام کائنات اس غیر متناہی برہم کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں ہے۔ (رگ وید۔ اشٹک 8۔ ادھیائے 7۔ ورگ 17۔ منتر 1)

اس سے آگے 2 سے لے کر 6 تک سب منتر آسان ہیں (ان میں صرف یہی کہتا ہے کہ جب یہ کائنات پیدا نہیں ہوئی تھی۔ اس وقت نہ فنا تھی نہ بقا۔ رات تھی نہ دن۔ یہ تمام کائنات بالکل غیر محسوس نامعلوم اور ناقابل تمیز تھی۔ پھر اس پرمیشور نے جو سب کا

مالک اور سب کو قائم رکھنے والا اور فنا کرنے والا ہے پرکرتی سے اس تمام عالم محسوس کو بنا کر ظاہر کیا' ان منتروں کا ترجمہ تفسیر میں کیا جائے گا۔

عالم کی پیدائش قیام اور فنا پرمیشور کے ہاتھ ہے

جس پرمیشور نے اس کائنات محسوس اور گوناگوں مخلوقات کو پیدا کیا ہے وہی اس کو قائم رکھتا اور بناتا یا بگاڑتا ہے۔ اس کو فنا و بقا اسی کے ہاتھ ہے۔ اس سب کے مالک اور آکاش۔ آتما یعنی وسیع و بسیط اور آکاش کی طرح محیط کل پرمیشور میں یہ تمام کائنات قائم ہے اور پرلے میں اسی مسبب الاسباب پربرھم کی قدرت میں سما جاتی ہے۔ وہ پرمیشور سب کا حاکم ہے۔ اے پیارے جیو! جو عالم اس پرمیشور کو جانتا ہے وہی راحت اعلیٰ کو حاصل کرتا ہے اور جو اس معبود کل مسبب مطلق عین علم اور عین راحت اور بے زوال پرمیشور کو نہیں جانتا۔ وہ بالیقین اعلیٰ سکھ کو نہیں پاتا" (رگ وید۔ اشٹک 8- ادھیائے 7- ورگ 17- منتر 7)

"پیدائش عالم سے پہلے ہرینہ گربھ (پرمیشور) اس پیدا شدہ عالم کا ایک بے عدیل مالک یا محافظ تھا اس نے زمین سے لے کر آکاش تک تمام کائنات کو بنایا۔ اور وہی اس کو قائم رکھتا ہے اس عین راحت دیو (ایشور) کے لئے ہم دلی محبت سے اپنی عبادت یا عجز و نیاز نذر کرتے ہیں۔" (رگوید 8- 7- 3- 1)

(اب اس سے آگے یجروید کے اکتیسویں ادھیائے کا ترجمہ کیا جاتا ہے۔ اس میں بالکل پیدائش عالم کا مضمون ہے۔ اس ادھیائے کو جس میں 22 منتر ہیں۔ پرش سوکت بھی کہتے ہیں)

پرش سوکت یعنی یجروید کا اکتیسواں ادھیائے

منتر1 "سہسر شیرشا پرش' یعنی وہ پرماتما جس میں ہم سبھوں کے بیشمار سر اور سہسر آکش (بیشمار آنکھیں) اور سہسرپات (بیشمار پاؤں) قائم ہیں۔ سب جگہ اندر' باہر بھومی (تمام کائنات) یعنی زمین سے لے کر پرکرتی (مادہ کی حالت اولین) تک سب پر محیط ہے۔ اور دش انگل یعنی برہمانڈ (کائنات) اور ہردے (قلب) اور پانچوں پران (انفاس) معہ چاروں انتہ کرن دل' عقل' حافظہ' انانیت اور جیو پر اور ان سب سے باہر بھی سب جگہ محیط اور اندر باہر سب جگہ موجود ہے۔"

اس منتر میں لفظ پرش موصوف ہے اور "سہسر شیرشا" وغیرہ الفاظ اس کی صفات ہیں۔ لفظ پرش کے متعلق حسب ذیل حوالے درج کیئے جاتے ہیں۔ جو پرمیشور پری یعنی تمام کائنات میں سوتا ہے یعنی سب میں سمایا ہوا موجود اور سب پر محیط ہے اس پرمیشور کو پرش کہتے ہیں۔" (ازکت ادھیائے 1- کھنڈ 13)

"جو پرمیشور پری، یعنی اس تمام سنسار میں سمایا ہوا اور تمام کائنات اور جیو کے اندر بھی اپنی ذات سے محیط و ساری ہے اس کو پرش کہتے ہیں۔ چنانچہ اس انتر پرش یعنی سب کے اندر موجود اور سب کا انتظام کرنے والے پرمیشور کی تعریف میں یہ رگ وید کا منتر ہے۔ جس محیط کل پرش یعنی پرمیشور سے کوئی بھی اعلیٰ و اشرف، عدیل و ہمسر یا افضل و برتر نہیں اور جس سے زیادہ لطیف یا وسیع و بسیط کوئی شئے نہیں ہے اور نہ پہلے ہوئی اور نہ آئندہ ہو گی اور جو تمام (کائنات) کو حرکت دیتا ہوا خود بے حرکت قائم ہے اور زمین و سورج وغیرہ تمام کائنات پر محیط ہو کر سب کو اس طرح سنبھالے ہوئے ہے۔ جس طرح درخت شاخوں، پتوں، پھلوں اور پھولوں کو سر پر اٹھائے کھڑا رہتا ہے۔ جو ایک اور بے عدیل ہے۔ جس کے سوائے کوئی دوسرا ہم جنس یا غیر ہم جنس ایشور نہیں ہے۔ اس پرش یا محیط کل پرمیشور سے یہ تمام کائنات معمور ہے۔ اس لئے پرش سے پرمیشور مراد ہونے میں وید کا منتر اعلیٰ درجہ کی شہادت یا سند ہے" (نرکت ادھیائے 2- کھنڈ 3)

اس تمام کائنات کا نام سہسر ہے کیونکہ شت پتھ براہمن کانڈ 7- ادھیائے 5 میں لکھا ہے کہ "اس تمام کائنات کو سہسر کہتے ہیں وغیرہ۔"

منتر میں لفظ بھومی صرف تمثیلاً آیا ہے دراصل اس سے تمام موجودات (بھوت) مراد ہے اور لفظ دش انگل بھی ایک استعارہ ہے دس انگل سے۔

(1) یہ محدود کائنات مراد ہے۔ کیونکہ پانچ عناصر کثیف (ستھول بھوت) اور پانچ عناصر لطیف (سوکشم بھوت) سے مل کر یہ دس اجزاء والی تمام کائنات بنتی ہے۔

(2) پانچ پران معہ حواس اور چار امتہ کرن (دل، عقل، حافظہ اور انانیت) اور دسواں جیو بھی مراد ہو سکتی ہے۔

(3) اس کے معنی ہردے (دل) کے بھی ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ وہ بھی دس انگل بھر ہے۔ گویا وہ پرمیشور ان تینوں قسم کی اشیاء میں اور نیز ان سے باہر اور ست پر محیط ہے۔

صانع قدرت سب کا علت فاعلی اور خود غیر مولود ہے

منتر 2- ”جو کائنات پیدا ہو چکی ہے اور جو آئندہ پیدا ہو گی- اور نیز جو اب موجود ہے- الغرض تینوں زمانوں میں وہی پرش یعنی پرمیشور کل موجودات کو بناتا ہے- اس کے سوائے کوئی دوسرا دنیا کا بنانے والا نہیں ہے- وہی ایشور سب کا مالک و حاکم اور امرت یعنی موکش عطا کرنے والا ہے- موکش اسی کے اختیار میں ہے- اس کے سوائے کسی دوسری کی طاقت نہیں ہے کہ مکتی دے سکے- چونکہ وہ پرش پرماتما ان یعنی مٹی وغیرہ کل کائنات فانی سے الگ اور جینے مرنے وغیرہ سے مبرا ہے- اس لئے وہ بذات غیر مولود اور سب کو پیدا کرنے والا ہے- وہی اس کائنات کو اپنی قدرت سے بناتا ہے- اس کی کوئی علت اولیٰ نہیں ہے- بلکہ سب کی اولین علت فاعلی اسی پرش (پرمیشور) کو جاننا چاہئے-“

کائنات محسوس سے سہ چند‘ کائنات غیر محسوس ہے

منتر 3- ”گذشتہ- آئندہ موجودہ جس قدر کائنات ہے- اس سب کو اسی پرش کی مہما یعنی عظمت کا نشان سمجھنا چاہئے (یہاں یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے) کہ محدود کائنات کو اس کی عظمت کا نشان بتانے سے اس کی عظمت محدود ہو جاتی ہے- اس کا جواب اسی منتر میں آگے دیتے ہیں کہ) اس کی عظمت اسی پر محدود نہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ اور غیر محدود ہے- پرکرتی سے لے کر زمین تک تمام (لطیف و کثیف) کائنات اس غیر متناہی قدرت والے ایشور کے ایک پہلو میں قائم ہے اس کی ذات پرنور میں امرت (عالم غیر فانی یا موکش کا سکھ) موجود ہے- یعنی تین حصہ کائنات عالم لطیف و روشن میں موجود ہے- گویا غیر روشن دنیا ایک حصہ ہے اور بذات خود روشن دنیا اس سے تگنی ہے اور وہ ایشور عین راحت (موکش سو روپ) حاکم کل‘ معبود کل‘ عین مسرت اور سب کو روشن و منور کرنے والا ہے-“

منتر 4- ”وہ پرش (پرمیشور) مذکورہ بالا تین حصہ کائنات سے اوپر یعنی اس سے الگ ہے اور جو ایک حصہ دنیا اوپر بیان کی گئی ہے اس (یعنی اس دنیا) سے بھی وہ ایشور الگ ہے وہ تین حصہ دنیا اور یہ ایک حصہ دنیا مل کر کل چار حصے ہوتے ہیں یہ تمام کائنات اس پرماتما کی ذات میں قائم ہے- اور پرلے کے وقت اسی کی قدرت میں سما جاتی ہے مگر وہ پرش (پرمیشور) اس حالت میں بھی جہالت‘ ظلمت‘ بے علمی‘ جینے مرنے اور بخار وغیرہ دکھوں سے الگ اور اپنے نور و جلال کے ساتھ قائم رہتا ہے- اور اسی کی قدرت سے یہ تمام

کائنات پھر دوبارہ پیدا ہوتی ہے۔ یہ کائنات دو قسم کی ہے۔"

(1) اشنا (کھانے والی) جس سے جنگم (متحرک) جیو (ذی روح) اور چیتن (ذی شعور) مراد ہے۔

(2) انشنا (نہ کھانے والی) جس سے غیر ذی شعور' اناج اور زمین وغیرہ جرط (غیر ذی روح) اشیاء جن میں جیو نہیں ہے مراد ہیں۔

یہ دونوں قسم کی کائنات اسی پرش کی قدرت سے پیدا ہوتی (یعنی ظہور میں آتی) ہے وہ ایشور سب کی آتما ہونے کی وجہ سے اس دونوں قسم کی کائنات کو گوناگوں اور بطرز احسن بنا کر ظاہر کرتا ہے اور ان سب کو پیدا کرکے ان پر ہر طرف سے محیط ہوتا ہے۔"

منتر 5- "اس پرمیشور سے یہ وراٹ یعنی برہمانڈ (کائنات) کا پیکر' جس کا مرقع اس طرح کھینچا گیا ہے کہ سورج اور چاند اس کی آنکھیں' ہوا پران اور زمین پاؤں ہیں وغیرہ اور جو کل اجسام کا جسم جامع اور گوناگوں موجودات سے پر رونق ہے' پیدا ہوا۔ اس وراٹ کے پیچھے کائنات کے تتونوں (عناصر) سے ترکیب اعضاء پا کر پرش (ہر جاندار اور جیو کا مسکن یعنی جدا جدا ہر متنفس کا جسم) پیدا ہوا۔ یہ جسم برہمانڈ کے اجزاء سے پرورش پا کر بڑھتا ہے اور پھر فنا ہو کر اسی میں سما جاتا ہے مگر وہ پرمیشور ان سب موجودات سے برتر اور الگ ہے۔ ایشور پہلے زمین کو پیدا کرتا ہے۔ اور پھر اس کی قدرت سے جیو بھی جسم اختیار کرتا ہے۔ مگر وہ پرش (پرمیشور) اس جیو سے بھی برتر اور اس سے الگ ہے۔"

جیو کے لئے ایشور نے اناج۔ گھی اور دودھ کو پیدا کیا ہے

منتر 6- "اس سروہت (2) یگیہ یعنی پرمیشور کی قدرت سے پرشت (اناج یا گھی اور شہد دودھ وغیرہ تمام کھانے کی چیزیں ...... جو بھوک رفع کرنے والی ہیں) پیدا ہوئیں' پرشت مصدر پرشو معنی سینچنا یا ڈالنا سے بنتا ہے۔ اس لئے بھوک مٹانے کے لئے جو اناج وغیرہ چیزیں معدہ میں ڈالتے یعنی کھاتے ہیں انہیں پرشت کہتے ہیں۔ اس لئے اس سے تمام اشیاء خوردنی مراد ہے۔ (بعض جگہ اس سامگری کا نام بھی جو آخری سنسکار یعنی داہ کرم میں مردے کو جلانے کے لئے استعمال کی جاتی ہے پرشت آیا ہے) یہ تمام موجودات اس ایشور کے سہارے سے اور نہایت خفیف حصہ میں جیو کے سہارے سے بھی قائم ہے۔ ہر شخص کو دل لگا کر اسی پرمیشور کی اپاسنا (عبادت) کرنی چاہئے۔ اور اس کے سوائے کسی دوسرے کو ہرگز

نہ ماننا چاہئے۔ آرنیہ یعنی جنگلی اور کرامیہ یعنی شہر یا گاؤں میں رہنے والے جانوروں کو بھی اسی ایشور نے بنایا ہے اور اسی ایشور نے ہوا میں چلنے والے پرندوں کو بنایا ہے اور دیگر نہایت چھوٹے جسم والے کیڑوں اور پتنگ وغیرہ کو بھی اسی نے بنایا ہے۔"

منتر 7- اس منتر کا ترجمہ پیدائش وید کے مضمون میں کر دیا گیا ہے (دیکھو صفحہ 6)

منتر 8- "اسی پرمیشور کی قدرت سے گھوڑے پیدا ہوئے (اگرچہ پالتو اور جنگلی جانوروں میں گھوڑے وغیرہ آ گئے ہیں۔ مگر عمدہ اوصاف اور اعلیٰ خوبیوں کی وجہ سے ان کو یہاں خصوصیت سے گنایا ہے) اسی پرمیشور نے دورویہ دانت والے جانور یعنی اونٹ۔ گدھے وغیرہ پیدا کئے ہیں اور اسی کی قدرت سے گئو یعنی گائے یا کرنیں اور حواس پیدا ہوئے ہیں اور اسی نے بھیڑ بکری وغیرہ کو اپنی قدرت سے بنایا ہے۔"

پرمیشور معبود مطلق ہے

منتر 9- "تمام دنیا کو پیدا کرنے والے یگیہ یعنی معبود کل پرمیشور کو جو قدیم سے دلوں یا انترکش (خلا) میں موجود ہے اور جس کی سب تعظیم کرتے آئے ہیں، کرتے ہیں اور آئندہ بھی کریں گے وید سے ہدایت پا کر تمام عالم اور سادھیہ یعنی منتروں کے معنی کو قرار واقعی جاننے والے گیانی رشی اور دیگر انسان پوجتے ہیں۔" (اس سے ثابت ہوا کہ ہر انسان کو اول پرمیشور کی ستتی (حمد و ثنا) پرارتھنا (مناجات و دعا) اور اپاسنا (عبادت) کر کے تمام نیک کام شروع کرنے چاہئیں)

منتر 10- "جس پرش (پرمیشور) کی اوپر تعریف کی گئی ہے اس کی قدرت اور صفات کا کس طرح اندازہ کر سکتے ہیں؟ اس قادر مطلق ایشور کی گوناگوں قدرت کا بیان بیشمار طرح سے کیا گیا ہے۔ کرتے ہیں اور آئندہ کریں گے۔ اس نے مکھ یعنی اعلیٰ و مقدم گنوں والے کون پیدا کئے ہیں؟ اور (بمنزلہ بازو) طاقت و شجاعت وغیرہ صفات والے کون (3) پیدا کئے ہیں؟ اور بیوپار وغیرہ متوسط صفات والے اور اسی طرح مثل (خاک) پا یعنی جہالت وغیرہ پیچ گنوں والے کون پیدا کئے ہیں؟ (اس کا جواب اگلے منتر میں دیا ہے)

تقسیم بنی نوع بلحاظ عادات، صفات اور افعال

منتر 11- "اس پرش نے بمنزلہ مکھ یعنی علم وغیرہ اعلیٰ (4) صفات اور راست گفتاری و سچی رہنمائی (ستیہ اپدیش) وغیرہ نیک کام کرنے والا براہمن پیدا کیا ہے۔ قوت اور شجاعت

وغیرہ صفات سے موصوف (بمنزلہ بازو) راجیہ یعنی کشتری بنایا ہے یعنی ایشور نے اس کو ایسا ہونے کی ہدایت کی ہے۔ کھیتی اور بیوپار وغیرہ متوسط صفات سے موصوف ویش یعنی بج وغیرہ کرنے والوں کو اس ایشور نے بمنزلہ ران۔ اور بمنزلہ پاؤں یعنی جس طرح پاؤں سب سے نیچا عضو ہے' اسی طرح موٹی عقل والا' خدمت کے کام میں ہوشیار اور دوسروں کے سہارے سے گذر اوقات کرنے والا شودر پیدا کیا ہے اس کے متعلق ورن آشرم کے مضمون میں حوالے درج کئے جائیں گے۔ (**اشٹادھیائی** ادھیائے 3- پاد 4- سوتر 6 کے بموجب تینوں زمانوں سے تعلق رکھنے والی بات کو ماضی قریب' ماضی بعید اور ماضی مطلق تینوں زمانوں (5) میں کہہ سکتے ہیں)

منتر 12- "اس پرش (پرمیشور) کے من یعنی وچار یا غور و فکر کرنے والی سامرتھ (قدرت) سے چاند پیدا ہوا اور چکشو یعنی پرنور قدرت سے سورج ظاہر ہوا اور شروتر یعنی آکاش صورت قدرت سے آکاش پیدا ہوا اور وایو یعنی ہوا صورت قدرت سے ہوا' پران (انفاس) اور تمام حواس پیدا ہوئے اور مکھ یعنی اعلیٰ و پر جلال قدرت سے آگ پیدا ہوئی۔"

منتر 13- "اس ایشور کی نابھی یعنی خلا صورت قدرت سے انترکش (خلا بالائے زمین) پیدا ہوا اور شیرش یعنی سر کی مثال اعلیٰ و پر تجلی قدرت سے سورج وغیرہ روشنی دینے والے اجرام (لوک) ظاہر ہوئے اور زمین کی علت صورت قدرت سے پرمیشور نے زمین کو اور اسی طرح تمام لوکوں (دنیاؤں) کی علت صورت قدرت سے۔ باقی تمام دنیائیں اور ان میں جس قدر ساکن و متحرک کائنات ہے ان سب کو پرمیشور نے پیدا کیا۔"

منتر 14- "دیو یعنی عالموں نے اس پرش (پرمیشور) سے حاصل کئے ہوئے یا اس کے عطا کئے ہوئے علم سے کامل یگیہ یعنی اگنی ہوتر اور اشومیدھ وغیرہ اور شلپ ودیا (علم صنعت اور فن و ہنر) کو ظاہر' جاری یا مشہور کیا ہے اب کرتے ہیں اور آئندہ بھی کریں گے۔

(اب اس سامان و لوازمہ کو جس سے دنیا پیدا ہوئی ہے۔ النکار (مرقع) میں بیان کرتے ہیں) یگیہ پرمیشور کی پیدا کی ہوئی کائنات میں بسنت کا موسم گھی کی مثال ہے اور گرمی بمنزلہ آگ یا ایندھن کے ہے اور سردی پروڈاش یعنی ہون کرنے کی چیزوں کی جگہ ہے۔"

ہر دنیا کے گرد 7 کرے اور کائنات کی 21 اجزاء پر تقسیم

منتر 15- "اس برہمانڈ (عالم) کی سات پردھی (کرے) ہوتے ہیں (جو سب سے بڑا) خط

دائرہ کے گردا گرد گذرتا ہے اس کو پردھی (محیط) کہتے ہیں اس برھما (عالم) میں جس قدر لوک (دنیائیں) ہیں ان کے گرد سات سات کرے ہوئے ہیں۔ پہلا کرہ آب یا سمندر ہے پھر اس کے اوپر ترسرینو سے بھری ہوئی ہوا کا کرہ ہے پھر اس سے اوپر بادلوں کی وایو (ابر) ہے۔ چوتھا کرہ آب باراں کا ہے پانچواں کرہ ایک اور ہوا کا ہے۔ جو اس سے بھی اوپر ہے اور نہایت لطیف ہوا جس کو **دھنجے** کہتے ہیں' اس کا چھٹا کرہ ہے اور سب جگہ محیط سوتر آتما (بجلی) کا ساتواں کرہ ہے اس طرح ہر دنیا کے گرد سات سات پردے ہوتے ہیں۔ (جن کو پردھی کہتے ہیں) اور سامان قدرت میں اس کائنات کا لوازمہ اکیس چیزوں پر منقسم ہے۔

(1) پرکرتی (مادہ کی حالت اولین) بدھی (عقل) وغیرہ انتھ کرن اور جیو یہ تین لوازمہ اول میں شامل ہیں۔ کیونکہ یہ تینوں نہایت لطیف ہیں اور دس اندریاں یعنی کان' جلد' آنکھ' زبان' ناک' قوت' گفتار' پاؤں' ہاتھ' مقعد' آلہ تناسل اور پانچ تن ماترا (عناصر لطیف) یعنی آواز' لمس' شکل (روپ) ذائقہ' اور بو اور پانچ عناصر کثیف (بھوت) یعنی مٹی' پانی' آگ' ہوا اور آکاش۔ یہ سب مل کر اکیس ہوتے ہیں اور ان کو آفرینش عالم کی سمدھا (علت) سمجھنا چاہئے۔ ان اجزاء سے بہت سے تتو (عناصر کثیف) بنتے ہیں جس پرش نے اس تمام کائنات کو بنایا ہے۔ اس پشو یعنی سب کے دیکھنے والے بصیر کل اور معبود مطلق پرماتما کا عالم دھیان باندھتے ہیں یعنی وہ اس ایشور کو چھوڑ کر کسی دوسرے کا دھیان نہیں کرتے۔"

عبادت سے موکش (نجات) ملتی ہے

منتر 16- "اس یگیہ یعنی پوجنے کے لائق پرمیشور کو عالم بذریعہ یگیہ یعنی ستتی' پرارتھنا اور اپاسنا پوجتے رہے ہیں پوجتے ہیں اور آئندہ پوجیں گے۔ یہ دھرم سب سے مقدم ہے۔ یعنی ہر انسان کو اول حمد و مناجات اور عبادت کر کے پھر کوئی کام کرنا چاہئے۔ یعنی اس کے بغیر کوئی کام شروع نہیں کرنا چاہئے۔ بالیقین اس ایشور کی اپاسنا (عبادت) کرنے والے سب دکھوں سے آزاد ہو کر اس پرمیشور کو پاتے اور اس مشہور و معروف موکش (نجات) اور مہما (عظمت و جلال) کو حاصل کرتے ہیں۔ جسے قدیم سادھیہ یعنی (موکش کی) تدبیر کرنے والے یا اس کی تدبیر سے فارغ البال عالموں نے حاصل کیا ہے۔" وہ اس درجہ اعلیٰ یعنی موکش کو حاصل کر کے سکھی رہتے ہیں اور اس سے سو برہما کے برسوں (6) تک ہرگز واپس نہیں آتے۔ بلکہ اس عرصہ تک برابر اسی پرمیشور کے ساتھ رہتے ہیں۔ اس بارہ میں نرکت کے

مصنف یاسک آچاریہ جی فرماتے ہیں کہ "اگنی جیو یا انتہ کرن سے اس اگنی یعنی پرمیشور کا دھیان کرتے ہیں۔"

پشو اگنی کو کہتے ہیں اس کو عالم حاصل کرتے ہیں۔ اور عالم آگ کے ذریعہ سے دنیا کو فائدہ پہنچانے والی اگنی ہوتر سے لے کر اشو میدھ تک تمام یگیہ کرتے ہیں زمانہ قدیم کے سادھیہ یعنی موکش کی تدبیر کرنے والوں نے اسی کے ذریعہ سے اعلیٰ درجہ کی راحت یعنی موکش کو حاصل کیا ہے۔

اسی بات کو مدنظر رکھ کر نرکت کے مصنف لکھتے ہیں کہ "یہ دیوستھان دیوتا ہیں۔ دیوستھان اسے کہتے ہیں جس کا جائے قیام منور بالذات پرمیشور ہو۔ جہاں سورج، پران (انفاس) وگیان (علم و معرفت) اور کرنیں قائم ہوتی ہیں۔ وہیں دیوگن یعنی دیوتاؤں کا مجمع ہوتا ہے۔" (نرکت ادھیائے 12- کھنڈ 41)

عناصر کی پیدائش

منتر 17- "اس پرش (پرمیشور) نے پرتھوی یعنی زمین کے بنانے کے لئے پانی سے (7) رس کو لے کر مٹی بنایا۔ اسی طرح اگنی کے رس سے پانی کو پیدا کیا اور آگ کو ہوا سے اور ہوا کو آکاش سے اور آکاش کو پرکرتی سے اور پرکرتی کو اپنی قدرت (8) سے پیدا کیا۔ یہ تمام قدرت اور صنعت اسی کی ہے۔ اس لئے اس کا نام وشوکرما (صانع کل) ہے دنیا کے پیدا ہونے سے پہلے تمام کائنات پرمیشور کی قدرت یعنی حالت علت میں موجود تھی۔ اس وقت یہ تمام کائنات حالت علت میں ہونے کی وجہ سے اس قسم کی نہیں تھی۔ (جیسی کہ اب ہے) یہ تمام کائنات اس توشٹا یعنی صانع کل کی قدرت کاملہ کا صرف جزوی ظہور ہے اسی کی قدرت سے یہ کائنات عالم محسوس میں آئی اور موجودات فانی اور انسان بھی صورت پذیر ہوئے وید کے الہام (آگیاپن) کے وقت پرماتما نے وید کے ذریعہ سے اپنے تمام احکام کو ظاہر کیا تاکہ انسان کو دھرم کی نیت سے کئے ہوئے کاموں کے ثمرہ میں عالموں کا جسم مل کر حواس و جسم کا حسب دلخواہ سکھ اور نشکلم (بیغرض) کاموں سے اعلیٰ معرفت (وگیان) اور موکش (نجات) حاصل ہو۔"

ایشور کا جاننا ہی اعلیٰ گیان ہے

منتر 18- (اس منتر میں انسان کی زبان سے یہ کہلایا جاتا ہے کہ کس چیز کو جان کر انسان

گیانی (عارف) ہو سکتا ہے)۔ "میں (انسان) مذکورہ بالا صفات سے موصوف بزرگ و عظیم منور بالذات علیم مطلق جہالت کے پردے اور نادانی کے داغ سے پاک اور مبرا پرمیشور کو جان کر ہی گیانی (عارف) ہو سکتا ہوں۔ اس کو نہ جان کر کوئی بھی گیانی نہیں ہو سکتا۔ انسان اس پرش (پرماتما) ہی کو جان کر موت کے پنجہ سے نکل موکش کے سکھ کو پا سکتا ہے اس کے خلاف نہیں۔ لفظ ہی کے کہنے سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اس ایشور کے سوائے کسی دوسرے کی اپاسنا (عبادت) ہرگز نہیں کرنی چاہئے" چنانچہ یہ بات منتر کے اگلے الفاظ سے بخوبی ظاہر ہوتی ہے "دنیوی سکھ یا مقصد اعلیٰ کے حاصل کرنے کا کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے" یعنی اس کی اپاسنا کرنا ہی سکھ کا راستہ ہے۔ اس ایشور کے سوائے کسی دوسرے کو ایشور سمجھنے یا اس کی اپاسنا کرنے سے انسان کو بالیقین دکھ ہوتا ہے اس لئے یہ سدھانت (اصول) ٹھیرتا ہے کہ "سب کو اس ایشور ہی کی اپاسنا کرنی چاہئے۔"

منتر 19- "وہ پرجاپتی سب مخلوقات کا مالک جیوؤں اور اس کے علاوہ جڑ (غیر ذی روح) کائنات کے اندر موجود سب کا منتظم۔ غیر مولود اور حاضر و ناظر ہے اسی کی قدرت (سامرتھ) سے یہ تمام گوناگوں کائنات پیدا و ظاہر ہوتی ہے دھیانی یعنی اہل تصور ہمیشہ اسی پربرھم کو حاصل کرنے کی فکر و تلاش کرتے ہیں اور اس کے لئے دھرم کی پابندی اور ویدوں کے علم و معرفت کو حاصل کرتے ہیں۔ بالیقین یہ تمام کائنات اسی پرمیشور میں قائم ہے اور عقلمند اور گیانی لوگ موکش کے سکھ کو حاصل کر کے اسی پرمیشور میں قرار پاتے ہیں۔"

منتر 20- "جو محیط کل پرمیشور عالموں کے انتہ کرن (باطن) میں جلوہ گر ہے۔ جس کو دیگر معمولی انسان نہیں جانتے۔ جو عالموں کا پروہت یعنی ان کو موکش کے اندر کامل سکھ میں قائم کرتا ہے۔ جو قدیم ہونے کی وجہ سے عالموں سے پیشتر موجود ظاہر اور مشہور و معروف تھا۔ اس محب کل برھم کو نمسکار ہو اور جو عالموں سے اس برہم کا اپدیش (علم) حاصل کر کے براہم کا درجہ پاتا ہے یعنی جس پر ایشور ایسا مہربان ہوتا ہے کہ جیسے باپ کو بیٹے سے محبت ہوتی ہے اس براہم یعنی برہم کی سیوا (خدمت یا عبادت) کرنے والے کو بھی نمسکار ہو۔"

منتر 21- "جو دیو (عالم) برہم (پرمیشور) کے مرغوب کل الہامی علم کو جو اس برہم سے ظاہر اور جاری ہوا ہے اور نیز اس کے حاصل کرنے کے ذریعہ طریق کو دوسروں کے روبرو بیان و ظاہر کرتا ہے اور بطریق بالا اس برہم کو جانتا ہے۔ دیو یعنی اندریاں (حواس) اس برہم

کو جاننے والے براہمن کے قابو میں آ جاتی ہیں۔ دوسرے کو یہ بات نصیب نہیں ہوتی۔"

مرقع عالم

منتر 22- "اے پرمیشور! شری (یعنی شان و شوکت) اور لکشمی (یعنی وصف و کمال با دولت و حشمت) دو پیاری بیویوں کی مثال تیری خدمت گذار ہیں۔ دن اور رات تیرے دو پہلو ہیں۔ وقت یا زمانہ کی گردش پیدا کرنے والے سورج اور چاند تیری بغلوں یا آنکھوں کی بجائے ہیں۔ ستارے جو علت اولیٰ کے جزو یا تیری قدرت کے مظہر ہیں۔ بمنزلہ تیرے روئے روشن کے ہیں اشون یعنی زمین اور آکاش تیرے دہن کشادہ کی مثال ہیں۔ اے وراٹ (محیط کل ایشور) اپنی نظر عنایت سے مجھ خواستگار موکش (نجات) کی خواہش کو پورا کر اور مجھے تمام لوک (سکھ) یا تمام عالم کی حکومت عطا کر اور تمام شان و شوکت جملہ اوصاف و کمالات اور کل نیک اعمال مجھ میں قائم کر۔ اے بھگوان! اے محیط کل و قادر مطلق پرمیشور! مجھے تمام نیک اوصاف حاصل ہوں۔ اور میرے کل عیب اور بد خیالات دور ہوں۔ میں جلد مخزن اوصاف حمیدہ و مجمع کمالات پسندیدہ ہو جاؤں۔"

اس منتر کے متعلق چند حوالے نیچے درج کیے جاتے ہیں:-

1- "شری پشو (جانوروں) کو کہتے ہیں۔" (شت پتھ براہمن کانڈ 1- ادھیائے 8)

2- "شری۔ سوم (چاند) کا نام ہے۔" (ایضا" کانڈ 4- ادھیائے 1)

3- "شری۔ سلطنت یا بار سلطنت کو کہتے ہیں۔" (ایضا" کانڈ 13- ادھیائے 1)

4- "لکشمی لابھ (نفع یا فائدہ) لکشن (صفت یا کمال) لپسین (بولنا) لانچھن (مشہور یا ممتاز ہونا) لشتی (خواہش کرنا) لجتی (برے یا معیوب کام سے نفرت یا شرم کرنا) سے نکلا ہے۔" (نرکت ادھیائے 4- کھنڈ 10)

اس منتر میں لفظ شری اور لکشمی کے مذکورہ بالا معنی سمجھنے چاہئیں۔

پرمیشور سب کا خالق ہے

"پرکرتی (مادہ کی حالت اولین) وغیرہ اعلیٰ و لطیف کائنات اور گھاس، مٹی، چھوٹے کیڑے مکوڑے وغیرہ ادنیٰ مخلوقات نیز انسان کے جسم سے لے کر آکاش تک متوسط درجہ کی کائنات یہ تینوں قسم کی دنیا پرجاپتی (پرمیشور) نے اپنی قدرت یعنی علت سے پیدا کی ہے اس تین قسم کی کائنات کا صانع اور مستظھر کل پرجاپتی اس کائنات کے اندر سمایا ہوا ہے نہ کہ

یہ سہ گانہ کائنات اس پرمیشور کے اندر۔ یہ تینوں قسم کی کائنات اس کے مقابلہ میں جو اس کے اندر سمایا ہوا ہے کیا حقیقت رکھتی ہے یعنی یہ کائنات پرمیشور کے مقابلہ میں بالکل ہیچ ہے۔" (اتھروید کانڈ 10- انوواک 4 منتر 8)

"دیو یعنی عالم یا سورج وغیرہ کرے اور پتر یعنی گیانی (عارف) اور منش یعنی صاحب عقل و دانش انسان، گندھرو یعنی علم موسیقی کے عالم (یا سورج وغیرہ) اور اپسرائیں، ان کی عورتیں (یا بخارات آب) اور نیز کل مخلوقات از جنس انسان وغیرہ اس سب سے بالا و برتر پرمیشور کی قدرت سے پیدا ہوئے ہیں۔ نیز کل دیو (عالم یا سورج چاند زمین وغیرہ کرے جو آکاش کے اندر موجود ہیں) سب اسی سے پیدا ہوئے ہیں۔" (اتھرووید- کانڈ 11- پرپاٹھک 24- انوواک 4- منتر 27)

الغرض اس مضمون کے بہت سے منتر ویدوں میں پائے جاتے ہیں۔

باب: 9

زمین وغیرہ کی گردش کا بیان

اب اس بات پر غور کیا جاتا ہے کہ آیا زمین وغیرہ کرے گردش کرتے ہیں یا نہیں؟ ویدوں کے بموجب زمین وغیرہ تمام سیارے گردش کرتے ہیں۔ چنانچہ اس بارہ میں چند حوالے نیچے درج کئے جاتے ہیں :-

"یہ کرہ زمین اور سورج و چاند وغیرہ دیگر کرے انترکش (خلا) کے اندر حرکت یا گردش کرتے ہیں۔ سمندر کا پانی زمین کا مخرج بمنزلہ مادر زمین ہے۔ کیونکہ زمین سمندر سے اڑے ہوئے بخارات کے بادلوں سے اس طرح ڈھکی رہتی ہے، جیسے ماں کے پیٹ میں بچہ ہوتا ہے۔ سورج زمین کا محافظ یا بمنزلہ باپ ہے۔ کیونکہ زمین اس کے گرد بچے کی طرح گھومتی ہے اسی طرح سورج کا محافظ یا باپ ہوا اور آکاش اس کی ماں ہے اور چاند کا باپ آگ اور پانی ہے۔" (یجروید۔ ادھیائے 9۔ منتر 6)

اس منتر میں زمین وغیرہ تمام کروں کا گردش کرنا بتایا گیا ہے۔ اس منتر کے ترجمہ کے متعلق مندرجہ ذیل حوالے درج کئے جاتے ہیں۔

نگھنٹو۔ مصنفہ یاسک منی میں لفظ گئو، گما، جما وغیرہ اکیس لفظوں کے ساتھ زمین کا مترادف آیا ہے اور سوہ، پرشنی اور ناک وغیرہ چھ الفاظ انترکش کے مترادف آئے ہیں۔

"گئو زمین کا نام ہے جو (مرکز سے) دور دور پھرتی ہے یا جس میں جاندار چلتے پھرتے ہیں۔ اس کو گئو (زمین) کہتے ہیں۔" (نرکت ادھیائے 2۔ کھنڈ 5)

"گو سورج کو کہتے ہیں۔ جو پھراتا ہے یا چیزوں کے رس کو کھینچ کر خلا میں لیجاتا ہے یا جس سے زمین دور دور پھرتی ہے۔ یا جس میں روشنی یا کرنیں موجود ہیں اس کو گئو (سورج) کہتے ہیں۔ (نرکت 2۔ 14)

"سورج کی کرنوں اور چاند کو ویدوں میں گندھرو اور گئو بھی کہتے ہیں۔" (نرکت

ادھیائے 2- کھنڈ 9)

"سوہ سورج کو کہتے ہیں۔" (نرکت ادھیائے 2- کھنڈ 14)

جو حرکت کرتی ہے۔ یا ہر وقت گردش کرتی ہے اسے گئو (زمین) کہتے ہیں اور تیتریہ اپنشد میں لکھا ہے کہ "زمین پانی سے پیدا ہوئی۔" اس لئے جو شئے جس سے پیدا ہوتی ہے وہ (استعارتاً) اس شے کی ماں باپ کی جگہ ہوتی ہے۔"

لفظ سوہ کے معنی سورج ہیں اور چونکہ (منتر میں) اس کے ساتھ باپ بطور صفت آیا ہے۔ اس لئے سورج زمین کے باپ کی جگہ ہے۔ زمین سورج سے (باہر کے رخ زور کرتی ہوئی) پرے پرے جاتی ہے۔ اور اسی طرح تمام کرے اپنے اپنے مدار (ککشا) کے اندر گردش کرتے ہوئے ایشور کی قدرت اور ہوا کی قوت سے قائم ہیں۔

زمین سورج کے گرد پھرتی ہے

"مذکورہ بالا زمین اپنے مدار کے اندر گردش کرتی ہے اور سورج کے چاروں طرف ایشور کے مقرر کئے ہوئے خط پر پھرتی ہے زمین جو بمنزلہ گاؤ دوش ہے۔ قسم قسم کے پھلوں اور رسوں سے جانداروں کی پرورش کرتی ہے اور ایسی پابندی کے ساتھ گردش کرتی ہے کہ کبھی اپنی حد سے باہر نہیں جاتی۔ وہ دریا دل، فیاض اور نیک کردار عالموں کے لئے سامان ہوم مہیا کرتی ہے اور ہر قسم کے آرام کو بہم پہنچاتی ہے اور بلاشبہ تمام جانداروں کی حیات کا باعث ہے۔" (رگ وید- **اشٹک** 8- ادھیائے 2- ورگ 10- منتر 1)

چاند زمین کے گرد گردش کرتا ہے

"سوم یعنی چاند جو پرورش کرنے والا (پتری) اور مشہور عام ہے۔ زمین کے گرد گھومتا ہے۔ وہ سورج اور زمین کے درمیان گردش کرتا ہے۔ اسی طرح سورج اور زمین بھی (اپنے اپنے محوروں پر) گردش کرتے ہیں۔" (رگ وید- **اشٹک** 6- ادھیائے 4- ورگ 13- منتر 3)

اس منتر کے باقی حصہ (1) کا ترجمہ تفسیر میں کیا جاویگا۔

پس ثابت ہوا کہ ہر ایک کرہ اپنے اپنے مدار کے اندر گردش کرتا ہے۔

باب: 10

کشش مابین اجسام اور ایشور کی قوت جاذبہ کا بیان

تمام کروں کی کشش سورج کے ساتھ ہے اور سورج وغیرہ کرے ایشور کی قوت جاذبہ سے قائم ہیں۔

"جب اندر یعنی ایشور یا ہوا یا سورج کی قوت جاذبہ' روشنی' کشش قوت و طاقت یا کرنیں نمودار و ظاہر یا پرزور و تیز ہوتی ہیں۔ تب ان کی قوت جاذبہ کی کشش سے تمام کرے یا دنیائیں اپنے اپنے مقام اور نظام پر قائم رہتے ہیں (رگوید- اشٹک 6- ادھیائے 1- ورگ 6- منتر 3)

اسی وجہ سے تمام کرے اپنے اپنے مدار سے باہر نہیں نکل سکتے۔

"اے اندر (پرمیشور)! یہ تیری مارتی یعنی فانی مخلوقات اور تمام کائنات تیری قوت جاذبہ کے سہارے سے قائم ہے۔ تیرے نظام قدرت اور قوت جاذبہ سے تمام کائنات ٹھہری ہوئی ہے اور تمام کرے اپنے اپنے مدار میں گردش کرتے ہوئے حد سے باہر نہیں نکل سکے۔" (رگ وید- اشٹک 6- ادھیائے 1- ورگ 6- منتر 4)

اگلے منتر میں بھی قوت جاذبہ کا بیان ہے۔

"اے پرمیشور! تو نے ہی اس سورج کو بنایا ہے اور اپنے جلال غیر متناہی قوت اور حکمت سے سورج وغیرہ کروں کو قائم کر رکھا ہے تمام کائنات اور سورج وغیرہ کرے تیری قوت جاذبہ سے قائم ہیں۔" (رگ وید- اشٹک 6- ادھیائے 1- ورگ 6- منتر 5)

یعنی جس طرح سورج کی کشش سے زمین وغیرہ سیارے قائم ہیں۔ اسی طرح پرمیشور کی قوت جاذبہ سے سورج وغیرہ تمام کرے نظام قدرت میں قائم ہیں۔

پرمیشور ہی سورج وغیرہ کروں اور تمام دنیاؤں کو اپنی قوت جاذبہ اور جلال سے قائم رکھتا ہے (چنانچہ کہا ہے) کہ "اے پرمیشور! تیری قدرت سے دیشوانز یعنی مذکورہ بالا سورج وغیرہ کرے اور روشنی یعنی زمین (وغیرہ غیر روشن) اور روشن (اجرام) قائم ہیں۔ تو ان تمام دنیاؤں کو محبت و پیار سے قائم رکھتا ہے۔ یہ عجیب و غریب سوتا یعنی سورج اپنی روشنی سے اندھیرے کو دور کرتا ہے اور اپنی کشش کی قوت سے زمین (وغیرہ غیر روشن) اور روشن (اجرام) کو قائم رکھتا ہے اور اس کے ذریعہ سے قسم قسم کے کام چلتے ہیں۔ جس طرح جلد میں بال لگے ہوئے ہوتے ہیں۔ اسی طرح سورج کے ساتھ قانون کشش کے ذریعہ سے تمام کرے لگے ہوئے ہیں۔" (رگ وید۔ اشٹک 4۔ ادھیائے 5۔ ورگ 10۔ منتر 3)

اس سے معلوم ہوا کہ تمام دنیاؤں کو سورج وغیرہ کرے قائم رکھتے ہیں اور سورج وغیرہ کو ایشور قائم رکھتا ہے۔ "سوتا یعنی پرمیشور یا کرہ آفتاب کی کشش یا قوت جاذبہ سے تمام کرے ٹھہرے ہوئے ہیں۔ یہ قوت جاذبہ پرنور و جلال (جیوتی ے) ہے۔ تمام کاروبار چلانے والے اور آرام و راحت عطا کرنے والے علم و جلال سے یا عالم فانی اور امرت یعنی سچی معرفت یا کرنیں اپنے مقام پر قائم اور موجود ہیں (ایشور یا) سورج اور زمین وغیرہ فانی دنیاؤں کو امرت یعنی (موکش یا) نباتات و بارش وغیرہ دیتا ہے اور اسی کے ذریعہ سے تمام چیزیں نظر آتی ہیں (اس منتر میں الفاظ "دیو بھرکت بھی" (بوجہ قطعہ بند ہونے کے) پچھلے منتر سے لئے جائیں گے۔ سورج دن رات یعنی ہر لحہ تمام کروں کو (اپنی طرف) کھینچے رہتا ہے۔" (یجروید۔ ادھیائے 33۔ منتر 43)

ہر کرے میں اپنی ذاتی قوت کشش بھی ہے اور بالیقین پرمیشور میں غیر متناہی قوت جاذبہ ہے اس منتر میں جو لفظ رج آیا ہے اس سے لوک یا کرے مراد ہیں چنانچہ نرکت کے مصنف یاسک آچاریہ فرماتے ہیں کہ:-

"لوکوں یا کروں کو رج کہتے ہیں۔" (نرکت ادھیائے 4۔ کھنڈ 19)

اور لفظ رتھ سے خوشی یا راحت عطا کرنے والا علم و معرفت یا جلال مراد ہے چنانچہ نرکت میں لکھا ہے کہ:-

"رتھ نتی بمعنی چلنا یا ستھرتی یعنی ٹھہرنا سے نکلتا ہے۔ جس میں رمن یعنی آنند یا خوشی کے ساتھ رہیں۔ اسے رتھ کہتے ہیں وغیرہ۔" (نرکت ادھیائے 9۔ کھنڈ 11)

"وشوانز سورج کا نام ہے۔" (نرکت ادھیائے 12۔ کھنڈ 21)

الغرض ویدوں میں سب وجودوں کو قائم رکھنے والی قوت کشش یا قوت جاذبہ کو بیان
کرنے والے بہت سے منتر ہیں۔"

باب: 11

روشن و غیر روشن کروں کا بیان

اب اس بارہ میں غور کیا جاتا ہے کہ چاند وغیرہ سیارے سورج سے روشنی پاتے ہیں۔

"یہ زمین ستیہ یعنی مطلق، غیر فانی، برہم یا ہوا اور سورج سے آکاش کے اندر ادھر یا معلق قائم ہے اور سورج روشنی کا چشمہ ہے۔ رت یعنی وقت یا سورج یا ہوا سے آدیتہ (بارہ مہینے یا کرنیں یا (1) ترسرینو) قائم ہیں اور سوم یعنی چاند پر نور سورج سے روشنی اقتباس کرتا ہے۔" (اتھرو کانڈ 14- انوواک 1- منتر 1)

اس سے ظاہر ہوا کہ چاند وغیرہ کرے بذات خود روشن نہیں ہیں۔ بلکہ وہ سب سورج کی روشنی سے چمکتے ہیں۔

"سورج کی کرنیں چاند پر پڑتی ہیں اور پھر اس سے زمین پر آکر قوت افزائی کرتی ہیں (کیونکہ پرورش بالیدگی یا قوت افزائی ان کی تاثیروں میں داخل ہے جب زمین سورج کی روشنی کو ڈھک لیتی ہے تو جس قدر حصہ میں اس کا اثر پہنچتا ہے اس قدر حصہ میں زیادہ سردی ہو جاتی ہے کیونکہ وہاں سورج کی کرنیں نہیں پڑتیں اور کرنوں کے نہ پڑنے سے گرمی بھی نہیں رہتی۔ اس لئے وہ (چاند کی ٹھنڈی کرنیں) قوت پیدا کرنے والی اور روح افزا ہوتی ہیں) چاند کی روشنی سے سوم وغیرہ پودے، (اوشدھی) بڑھتے ہیں اور ان سے روئے زمین کو قوت حاصل ہوتی ہے۔ چاند نکشتروں (ستاروں) کے مقابلہ میں (زمین) سے بہت قریب ہے۔" (اتھروید کانڈ 14- انوواک 1- منتر 2)

سوال۔ (1) اس برہمانڈ یعنی کائنات میں اکیلا کون چلتا ہے؟ یعنی اپنی ذاتی روشنی سے کون روشن ہے؟

(2) کون بار بار روشن ہو کر ظاہر ہوتا ہے؟

(3) برف یا سردی کی دوا کیا ہے؟

(4) بیج بونے کے لئے سب سے بڑا کھیت کون سا ہے؟ (یجر وید۔ ادھیائے 23۔ منتر 9)
اس منتر میں یہ چار سوال ہیں اور اگلے منتر میں ان سب کا ترتیب وار جواب دیا گیا ہے۔

جواب۔ (1) اس دنیا میں سورج اکیلا چلتا ہے یعنی بذات خود روشن ہے۔ اور باقی سب کروں کو روشن کرتا ہے۔

(2) اسی کی روشنی سے چاند بار بار روشن ہو کر ظاہر ہوتا ہے۔ یعنی چاند میں اپنی ذاتی روشنی بالکل نہیں ہے۔

(3) برف یا سردی کی دوا آگ ہے۔

(4) بیج وغیرہ بونے کا مقام یعنی سب سے بڑا کھیت زمین ہے۔ (یجر وید۔ ادھیائے 23۔ منتر 10)

"ویدوں میں اس مضمون کو بیان کرنے والے اس قسم کے اور بہت سے منتر ہیں۔"

باب : 12

علم ریاضی کا بیان

مندرجہ ذیل منتروں میں ایشور نے انگ گنت (علم حساب) بیج گنت (علم جبر و مقابلہ) اور ریکھا گنت (علم مساحت) کو ظاہر کیا ہے۔

علم حساب

"واحد چیز کو ایک کے عدد سے ظاہر کرتے ہیں۔ ایک میں ایک جمع کریں۔ تو دو ہو جاتے ہیں اور ایک میں دو جوڑیں تو تین۔ دو اور دو چار۔ تین اور تین چھ۔ علیٰ ہذاالقیاس۔" (1) (یجروید۔ ادھیائے 18۔ منتر 24 و 25)

اس طرح متواتر جمع کرنے سے مختلف شکلیں پیدا ہو کر علم حساب بن جاتا ہے۔ اس منتر میں کئی بار (2) "چہ" بمعنی "اور" آنے سے یہ سمجھنا چاہئے۔ کہ علم ریاضی کئی قسم کا ہوتا ہے۔ چونکہ علم ریاضی کا پورا پورا بیان وید کے انگ یعنی جیوتش شاستر میں مذکور ہے۔ اس لئے یہاں لکھنے کی ضرورت نہیں۔ یہاں صرف یہ جاننا چاہئے کہ جیوتش شاستر میں جس قدر علم ریاضی کا بیان پایا جاتا ہے۔ اس کی بنیاد وید کے ہیچوں بالا منتروں پر ہے۔ مقدار معلوم میں اعداد سے کام لیا جاتا ہے۔ اور نامعلوم مقداروں کے دریافت کرنے میں بیج گنت یعنی جبر و مقابلہ کام آتا ہے بیج گنت کا اشارہ بھی وید کے منتروں میں پایا جاتا ہے مثلاً ا۔ ک اس قسم کی علامتوں سے منتروں میں بیج گنت پائی جاتی ہے بقول آنکہ ایک بھینتھ دو کاج۔ سوروں (3) یعنی اعراب کے نشانات لگانے سے بیج گنت بھی مفہوم ہوتا ہے۔ اسی طرح علم ریاضی کا تیسرا حصہ علم مساحت ہے جس کا بیان اگلے منتر میں پایا جاتا ہے۔

علم مساحت

"ویدی (ہون کنڈ) جو مثلث مربع۔ مدور یا بہ شکل باز یا شکرہ بنائی جاتی ہے اس کی

علم مساحت کی تعلیم مقصود ہے۔ زمین کے چاروں طرف جو موہوم خط بیچوں بیچ شکلوں سے کھینچا جاتا ہے اس کو پردھی (محیط) کہتے ہیں اور یکیہ جس کو علم مساحت میں مدھیہ ویاس یا مدھیہ ریکھا یعنی قطر کہتے ہیں وہ اس کرہ زمین یا کل کائنات کی ناف ہے۔ چاند بھی کرہ ہے اور اس میں بھی محیط وغیرہ ہیں بارش کرنے والے سورج اور پرزور حرارت اور ہوا کے بھی کرے ہیں طاقت بخشنے والی نباتات ان کی قوت سے پیدا ہوتی ہے اور ہر جگہ پائی جاتی ہے برہم یعنی پرمیشور محیط کی طرح سب کو گھیرے ہوئے اور سب کے اندر اور باہر موجود ہے۔
" (یجروید۔ ادھیائے 23- منتر 62)

سوال۔ علم حقیقی کا عالم اور اس علم کا جامع عقل کل کون ہے؟ سب چیزوں کا اندازہ یا پیائش کرنے والا کون ہے؟ اور اس تمام کائنات کا مسبب کون ہے؟ اس دنیا میں گھی کی طرح سب چیزوں کی جان کیا ہے؟ سب دکھوں کو دور کرنے والا اور آنند یا راحت عطا کرنے والا اور سب کا لب لباب کیا ہے؟ اس تمام کائنات کا پردھی (محیط) کون ہے؟ (دائرہ یا کسی کرہ کے چاروں طرف جو سب سے بڑا خط (موہوم) کھینچا جاوے اس کو پردھی (محیط) کہتے ہیں) آزاد و خودمختار شئے کیا ہے؟ قابل مدح و تعریف کون ہے؟

(یہ سوال ہیں جن کا جواب (اسی منتر میں) آگے دیا جاتا ہے)

جواب۔ جس دیو یعنی پرمیشور کو تمام عالم اچھی طرح پوجتے رہے ہیں۔ اب پوجتے ہیں اور آئندہ پوجیں گے۔ وہی تمام اشیاء کے علم حقیقی سے ماہر ہے وہی سب کا اندازہ و مساحت کرنے والا ہے۔

الغرض سب سوالوں کا یہی جواب سمجھنا چاہیے۔ (رگ وید۔ اشٹک 8- ادھیائے 7- ورگ 18- منتر 3)

اس منتر میں بھی لفظ پردھی (محیط) سے علم مساحت کی تعلیم مفہوم ہوتی ہے یہ علم جیوتش شاستر میں تفصیل کے ساتھ درج ہے اور ویدوں میں اس علم کو بیان کرنے والے بہت سے منتر پائے جاتے ہیں۔

باب: 13

ایشور کی ستتی، (1) پرارتھنا، یاچنا، سمرپن اور اپاسنا ودیا کا بیان

ستتی (حمد و ثنا) کا مضمون کسی قدر "ماضی، حال، مستقبل، تینوں زمانے" وغیرہ الفاظ سے شروع ہونے والے منتروں میں آچکا ہے اور کچھ آگے بیان کیا جائے گا۔ اب پرارتھنا کے مضمون پر لکھتے ہیں:-

ایشور کی ستتی و پرارتھنا

مندرجہ ذیل منتروں میں ایشور کی ستتی اور پرارتھنا کا مضمون ہے۔

"اے پرمیشور! تو علیم کل وغیرہ صفات سے موصوف منور و پر جلال ہے مجھے بھی تج یعنی علم و معرفت اور جاہ و جلال عطا کر۔ اے پرمیشور! تو غیر متناہی قوت والا ہے۔ اپنی عبادت سے مجھے بھی جسم اور دماغ کی قوت، دلیری، چستی اور ہمت و استقلال عطا کر۔ اے صاحب قدرت! تیری طاقت بے پایاں ہے۔ مجھے بھی اپنی نظر عنایت سے اعلیٰ درجہ کی طاقت دے۔ اے پرمیشور! تو راست مطلق اور علیم کل صاحب قدرت ہے۔ اس لئے مجھے بھی سچائی، علم اور صولت عطا کر۔ اے پرمیشور! تو منیو یعنی بدوں پر غصہ کرنے والا ہے۔ اس لئے مجھے بھی اپنی سچائی کے بل پر بدوں کے ساتھ سختی کرنے یا ان کو سزا دینے کی عادت دے۔ اے حلیم مطلق ایشور! تو سب کی سہنے والا ہے۔ مجھے بھی سکھ۔ دکھ کی برداشت اور میدان جنگ میں ثابت قدمی اور استقلال عطا کر۔ الغرض اپنے فضل و کرم سے اسی قسم کے اچھے اچھے اوصاف مجھے عطا کر!" (یجروید۔ ادھیائے 19۔ منتر 9)

"اے اندر (قادر مطلق پرمیشور) میری آتما میں نیک راستے پر چلنے والے اور اعلیٰ

وصف و کمال سے بہرہ مند کان وغیرہ پانچواں حواس اور من (دل) قائم کر تو ہماری پرورش کر اور ہمیشہ اپنی رحمت سے ہمیں اچھی اچھی نعمتیں عطا کر۔ اے پرمیشور! ہمیں اعلیٰ و افضل حکومت یا حشمت عطا کر۔ تاکہ ہم اعلیٰ دولت یعنی علم و معرفت کو حاصل کر سکیں۔ ہمارے اندر مذکورہ بالا خوبیاں پیدا ہوں (یا بہ الفاظ دیگر ایشور حکم دیتا ہے کہ (اے انسانو!) تم عمدہ اور نیک صفات حاصل کرو) اے بھگون! (2) آپ کی عنایت سے ہماری تمام خواہشیں ہمیشہ سچی یا پوری ہوں۔ یعنی ہماری تسخیر عالم اور اقبال و حشمت حاصل ہونے کی خواہش یا مراد بے اثر نہ ہو۔" (یجروید ادھیائے 2- منتر 10)

"اے اگنی (پرمیشور)! مجھے وہ بلند و اعلیٰ عقل و ذہانت عطا کر جس سے دیو (عالم) اور پتر (عارف) بہرہ مند ہیں۔ اے پرمیشور! مجھے جلد ویسی ہی عقل و ذہانت عطا کر' سواہا۔" (یجر وید۔ ادھیائے 32- منتر 14)

لفظ سواہا کی تشریح

لفظ "سواہا" کی بابت نرک کے مصنف یاسک آچاریہ جی لکھتے ہیں کہ لفظ "سواہا" کے معنی یہ ہیں کہ

(1) سب کو ہمیشہ سو (اچھی' ملائم' شیریں اور بہتری یا بہبودی کرنے والی بات) آہہ (کہنی چاہیے)

(2) جو بات سو (اپنے علم میں) ہے اسی کو زبان سے آہہ (بولے)

(3) سو یعنی اپنی ہی چیز یا حق کو اپنا آہہ (سمجھنا چاہیے) دوسرے کی چیز پر ناجائز قبضہ نہیں کرنا چاہیے۔

(4) ہمیشہ سو یعنی اچھی طرح سے ہون کی چیزوں کو صاف کر کے آہہ (ہوم کرنا چاہیے) (نرکت ادھیائے 8' کھنڈ 20) یہ سب معنی لفظ "سواہا" سے نکلتے ہیں۔

ایشور نیکوں کا معاون ہے

ایشور جیوؤں کے لئے آشیرباد (دعائے خیر) دیتا ہے کہ

"اے انسانو! تمہارے آیدھ یعنی توپ اور بندوق وغیرہ آتش گیر اسلحہ اور تیر کمان تلوار وغیرہ ہتھیار میری عنایت سے مضبوط و فتح نصیب ہوں۔ بد کردار دشمنوں کی شکست اور تمہاری فتح ہو۔ تم مضبوط' طاقتور اور کار نمایاں کرنے والے ہو۔ تم دشمنوں کی فوج کو

ہزیمت دے کر انہیں روگرداں و پسپا کرو۔ تمہاری فوج جرار نہایت کار گذار اور مشہور و نامور ہو تاکہ تمہاری عالمگیر حکومت روئے زمین پر قائم ہو اور تمہارا حریف ناہنجار شکست یاب ہو اور نیچا دیکھے۔ مگر میری یہ آشیرباد انہیں لوگوں کے لئے ہے۔ جو نیک اعمال اور نیکو خصال ہیں نہ ان کے لئے جو عوام یعنی رعیت کے لوگوں پر ظلم و ستم کرنے والے ہیں۔ میں بدکردار ظالموں کو کبھی آشیرباد نہیں دیتا۔" (رگ وید۔ اشٹک 1۔ ادھیائے 3۔ ورگ 18۔ منتر 2)

"اے بھگون! ہمیں نیک خواہشوں یا ارادوں میں کامیاب اور نہایت عمدہ اجناس اور آزادی وغیرہ سے خوشحال اور بہرہ ور کر۔ اے پرمیشور! ہم وید کے علم اور معرفت حاصل کرنے میں تدبیر و محنت کریں۔ آپ ہمیں براہمن ورن کی لیاقت عطا کر کے ہمیشہ ہماری ہمت و حوصلہ کو بڑھائیے۔ ہمیں پرزور و شجاع کیجئے تاکہ ہم کشتری کے وصف و کمال اور خصلت کو حاصل کر کے عالمگیر حکومت پائیں۔ اے پرمیشور! ایسی عنایت کیجئے کہ شعاع، مٹی، سورج، آگ اور زمین وغیرہ چیزیں تمام دنیا کو اپنی روشنی وغیرہ نیک تاثیروں سے فائدہ پہنچائیں۔ اور ہمیں ایسی طاقت اور ہمت عطا کیجئے۔ کہ ہم کلیں اوزار اور پرصنعت و خود رفتار گاڑیاں بنانے کا علم حاصل کر کے کل نوع انسان کو فائدہ اور فیض پہنچائیں۔ اے سچے دھرم کی ہدایت کرنے والے پرمیشور! تو عین دھرم یعنی منصف اور نیک ہے۔ اس لئے ہمیں بھی عدل، انصاف اور دھرم سے بہرہ ور کر۔ اے سب کی بہتری اور بہبودی کرنے والے ایشور! تو کسی سے دشمنی نہیں رکھتا۔ اس لئے ہمیں بھی سب کا دوست بنا اور ہمیں اپنی عنایت سے اعلیٰ اقتدار نیک اصول اور جواہرات وغیرہ عمدہ چیزیں عطا کر۔ ہمارے درمیان وید کا علم یا براہمن ورن اور راج یا کشتری ورن اور رعیت یا ویش ورن قائم کر۔ ہمارے اندر تمام نیک اوصاف اور اعلیٰ خوبیاں قائم رہیں۔ ہم آپ سے یہی پرارتھنا (استدعا) کرتے اور یہی مانگتے ہیں آپ ہماری ان تمام خواہشوں کو پورا کیجئے۔" (یجر وید 38-14)

"اے ایشور! میرا من (دل) جو حالت بیداری میں دور دور جاتا ہے۔ اور تمام اندریوں (حواس) پر غالب اور عادی ہو کر ان پر حکومت کرتا ہے۔ جو علم و معرفت وغیرہ اوصاف کا مرکز ہے۔ جو عالم خواب میں بھی مثل بیداری لطیف اشیاء کو دیکھتا اور اسی حالت لطیف میں راحت باطنی کا حظ اٹھاتا ہے۔ جو بلند پرواز سریع السیر اور اندریوں (حواس) اور سورج

وغیرہ روشن اشیاء کا علم و احساس کرنے والا اور یکتا و بے مثال ہے، آپ کی عنایت و رحمت ہے وہ 'میرا من نیک اور مصمم ارادہ کرنے والا' بہبودی اور بہتری چاہنے والا اور دھرم اور نیک گنوں کو عزیز رکھنے والا ہو۔" (یجروید۔ ادھیائے 34- منتر 1)

اسی طرح یجروید کے اٹھارویں ادھیائے میں "واجشچہ ئے وغیرہ منتروں کے اندر ہدایت ہے کہ (انسان) پرمیشور کے لئے تمام مال و املاک ارپن (نذر) کر دے۔ اس لئے ثابت ہے کہ اعلیٰ سے اعلیٰ چیز یعنی موکش سے لے کر کھانے اور پینے کی چیزوں تک سب کے لئے ایشور ہی سے یاچنا (التجا) کرنی چاہئے۔"

"اے انسانو! اس یگیہ یعنی ایشور کو حاصل کرنے کے لئے اپنی تمام عمر صاف کرو۔ یعنی ہماری جس قدر عمر ہے وہ سب پرمیشور کے سمرپن (نذر) ہو اور پران (نفس)، آنکھ، زبان، من یعنی علم و معرفت، آتما یعنی جیو اور برہما یعنی چاروں ویدوں کا جاننے والا اور یگیہ کی پابندی کرنے والا اور جیوتی یعنی سورج وغیرہ روشن اجرام، دھرم یا انصاف، سوہ یا سکھ۔ پوشٹھ یعنی زمین وغیرہ مسکن اور یگیہ یعنی اشومیدھ وغیرہ یا صنعت اور ہنر کے کام، ستوم یعنی مجموعہ مناجات، یجروید، رگ وید، سام وید، (اور لفظ چہ) بمعنی "اور کے آنے سے اتھروید کا مطالعہ اور بڑے بڑے کاموں کے ثمرہ میں جو بھوگ یا سامان راحت اور صنعت و ہنر سے جو چیزیں حاصل ہوتی ہیں وہ سب پرمیشور کے سمرپن یا نذر ہوں تاکہ ہم اس کے احسان فراموش نہ ہو جائیں۔ ہمارے اس عمل کے ثمرہ میں رحیم کامل پرمیشور اعلیٰ درجہ کا سکھ عطا کرے اور ہم سکھ سے راحت اعلیٰ یعنی موکش حاصل کر سکیں۔ ہم اپنے آپ کو اس پرمیشور ہی کی رعیت سمجھیں۔ یعنی ہم اس پرمیشور سے افضل یا اسے چھوڑ کر کسی انسان کو اپنا راجہ نہ مانیں۔ ہم ہمیشہ سچ بولیں۔ اور پرمیشور کے حکم کی تعمیل میں پوری کوشش تدبیر و محنت کریں۔ اور کبھی اس کی نافرمانی نہ کریں بلکہ ہمیشہ اس طرح اس کے حکم میں رہیں۔ جیسے بیٹا باپ کے کہنے میں ہوتا ہے۔" (یجروید ادھیائے 18- منتر 29)

اس منتر میں یگیہ سے محیط کل پرمیشور مراد ہے۔ کیونکہ شت پتھ براہمن میں یگیہ کے معنی وشنو لکھے ہیں اور وشنو کے معنی تمام دنیا میں سرایت کرنے والا یا محیط کل ایشور ہیں۔

مندرجہ ذیل منتر میں یہ ہدایت ہے کہ جیو کو ہمیشہ پرمیشور ہی کی اپاسنا (عبادت) کرنی چاہئے۔

ایشور اپاسنا

ایشور کی اپاسنا کرنے والے صاحب عقل و فہم انسان اور یوگی اپنے من (دل) کو علیم کل پرمیشور میں لگاتے ہیں۔ اور اپنی عقل کو اسی کے دھیان میں قائم کرتے ہیں۔ وہ پرمیشور اس تمام کائنات کو قائم رکھتا ہے۔ اسے تمام جیووں کے نیک و بد خیالات کا علم (پرگیان) اور کل مخلوقات کا حال معلوم ہے وہ واحد مطلق اور بے عدیل ہے۔ وہ سب جگہ محیط اور علیم کل ہے۔ اس سے افضل یا اشرف کوئی دوسرا نہیں ہے۔ اس آفرید گار عالم تجلی بخش کائنات کی ہر انسان کو خوب ستتی (حمد و ثنا) کرنی چاہئے۔ کیونکہ ایسا ہی کرنے سے اس پرمیشور کو پا سکتے ہیں۔" (رگوید- اشٹک 4- ادھیائے 4- ورگ 24- منتر 1)

"یوگ (3) (ریاضت) کرتے ہوئے پہلے برہم وغیرہ کے سچے علم میں دل لگانا چاہئے۔ جو ایسا کرتا ہے۔ پرمیشور بنظر رحمت اس کی عقل کو اپنی ذات میں قائم کرتا ہے جس سے وہ یوگی اس نور مطلق اگنی (ایشور) کو بخوبی جان لیتا ہے۔ ایشور اس کی آتما میں جلوہ گر ہوتا ہے۔ روئے زمین پر عابد یوگی کا یہی نشان سمجھنا چاہئے۔ (یجروید- ادھیائے 11- منتر 1)

ہر انسان کو ایسی خواہش کرنی چاہئے کہ

"ہم منور بالذات، مخزن راحت، سب کے اندر موجود اور منتظم کل پرمیشور کے غیر متناہی جلال میں یوگ (ریاضت) اور انتہ کرن (باطن) کی صفائی سے موکش کا سکھ حاصل کرنے کے لئے یوگ کے بل سے قائم ہوں۔" (یجروید- ادھیائے 11- منتر 2)

"سچے دل سے اپاسنا (عبادت) کرنے والے یوگیوں کے دلوں میں یوگا بھیاس کرنے پر سب کے اندر موجود اور منتظم کل ایشور اپنی رحمت سے جلوہ گر ہو کر بے پایاں نور اور اپنی پرجلال ذات کا ظہور کرتا ہے۔ سچی بھگتی (عقیدت) سے عبادت کرنے والے یوگیوں کو وہ رحیم کامل سب کے دلوں کا شاہد اور منتظم کل ایشور موکش عطا کر کے خوش و مسرور کرتا ہے۔" (یجروید- ادھیائے 11- منتر 3)

اپاسنا (عبادت) کا طریق سکھانے والے اور اس کے سیکھنے والے دونوں سے ایشور وعدہ کرتا ہے کہ "جب تم دونوں آتما کو قائم کر کے سچے دل سے عجز و نیاز کے ساتھ مجھ قدیم (سناتن) برہم کی اپاسنا کرو گے۔ تب میں تم کو یہ آشیرباد دوں گا کہ تم سچی کیرتی (ناموری) کو حاصل کرو۔ جس طرح پورے پورے عالم (اپنے علم کے ذریعہ سے) دھرم کے راستے کو پا

لیتے ہیں۔ اسی طرح جو اپاسک (عابد) عین نجات (موکش سو روپ) غیر فانی پرمیشور کے فرمانبردار بیٹے کی طرح خدمت کرتے ہیں وہ علم کے نور اور عبادت کے سرور سے بہرہ یاب ہوتے نیک اعمال کرتے اور پر راحت جنم اور پر آرام مقام پاتے اور ان میں قائم ہوتے ہیں۔ عبادت کا طریق سکھانے والے اور اس کے سیکھنے والے تم دونوں اس بات کو بخوبی سن اور سمجھ لو۔ کیونکہ اس طرح تم دونوں عبادت کرنے والوں کو میں (ایشور) اپنی رحمت سے حاصل ہوں گا۔" (یجروید۔ ادھیائے 11۔ منتر 5)

روشن دماغ عالم جن کے چہرے سے جلال برستا ہے اور دھیان لگانے والے یوگی متواتر یوگا بھیاس (ریاضت) اور اپاسنا (عبادت) کے وقت ناڑیوں کو روکتے (4) ہیں۔ یعنی ان کے اندر پرماتما کا دھیان کرنے کے لئے ابھیاس (مشق) کرتے ہیں اور یوگ میں محنت کرتے ہیں۔ اس طرح کرنے سے وہ عالم یوگیوں کے درمیان سکھ سے قائم ہو کر راحت اعلیٰ (موکش) کو حاصل کرتے ہیں۔ (یجروید۔ ادھیائے 12۔ منتر 67)

"اے یوگیو! تم یوگا ابھیاس اور اپاسنا سے پرماتما کا دھیان لگا کر آنند (سرور) ہو اور ایشور کو پا کر موکش کے سکھ کو حاصل کرو۔ اور عبادت سے تعلق رکھنے والے فعلوں اور پران یا ناڑی کو اپاسنا کے کام میں لگاؤ۔ اس طرح انتہ کرن (باطن) کو پاک صاف کر کے راحت اعلیٰ کے مخزن یعنی آتما میں بطریق اپاسنا یوگا بھیاس کے ذریعہ سے وگیان (معرفت الٰہی) کے بیج کو بوؤ اور وید کے کلام اور اس کے علم سے بہرہ ور ہو۔

(یوگی کہتا ہے کہ) پرمیشور کی عنایت سے مجھے بہت جلد (شر شٹی) یوگ کا پھل ملے اور پاک راحت حاصل ہو۔ با لتحقیق عبادت اور ریاضت سے طبیعت کی حالت (ورتی) تمام کلفتوں کو دور یا فنا کرنے والی (سرنی) ہوتی ہے۔ (لفظ با لتحقیق یقین دلانے کے لئے آیا ہے) طبیعت کے قرار و قیام کی حالت کو پہنچ کر پرماتما کا وصال ہوتا ہے۔" (یجروید ادھیائے 12۔ منتر 68)

اس منتر میں (شر شٹی اور سرنی دو لفظ آئے ہیں۔ جن کی نسبت) نرکت کے مندرجہ ذیل حوالے درج کئے جاتے ہیں۔"

"شر شٹی کے معنی جلد میں۔" (نرکت ادھیائے 6۔ کھنڈ 12)

"سرنی دو قسم کی (حالت) ہوتی ہے ایک پرورش کرنے والی دوسری فنا کرنے والی۔" (نرکت ادھیائے 13۔ کھنڈ 5)

اے پرمیشور! آپ کی عنایت سے اٹھائیس چیزیں ہمیں سکھ دینے والی اور بہبودی کرنے والی ہوں (جو یہ ہیں) دس اندریاں (حواس)، دس پران (انفاس)، من (دل)، بدھی (عقل)، چیت (حافظہ)، اہنکار (انانیت)، ودیا (علم)، سوبھاؤ (عادت)، شریر (جسم) اور بل یعنی (طاقت) یہ سب سکھ دینے والی ہو کر رات دن میرے اپاسنا (عبادت) اور یوگ (ریاضت) کے کام میں معاون ہوں۔ آپ کی عنایت سے میں یوگ کے ذریعہ سے کشیم یعنی موکش حاصل کروں۔ میں آپ کی مدد اور عنایت کے لئے آپ کو بار بار نمسکار کرتا ہوں۔ (اتھروید 19- انوواک 1- ورگ 8- منتر 2)

"اے اندر (پرمیشور)! تو "شچی" یعنی (مخلوقات یا زبان اور فعل کا مالک) ہے اور قادر مطلق اور سب سے برتر و بالا ہونے کی وجہ سے بزرگ و عظیم ہے تو دشمنوں کی زبان اور ان کے فعلوں کو قطع یا دفع کرنے والا ہے تو محیط کل قادر مطلق ہے۔ میں تیری اپاسنا (عبادت) کرتا ہوں۔" (اتھروید کانڈ 12- انوواک 4- منتر 47)

اس منتر میں لفظ "شچی" آیا ہے۔ جس کی بابت مفصلہ ذیل حوالے درج کئے جاتے ہیں :-

(1) شچی زبان کا مترادف ہے (دیکھو نگھنٹو ادھیائے 1- کھنڈ 11)
(2) شچی کرم (فعل) کا مترادف ہے (دیکھو ایضاً" 2-1)
(3) شچی پرجا یعنی مخلوقات کا مترادف ہے (دیکھو ادھیائے 3 کھنڈ 9)

ایشور ہدایت کرتا ہے کہ

"اے انسانو! تم ہمیشہ بذریعہ اپاسنا مجھے ٹھیک ٹھیک جاننے کی تدبیر کرو۔ (اپاسک یعنی عابد کہتا ہے کہ) اے علیم کل پرمیشور! تجھے متواتر میرا نمسکار ہو۔" (اتھروید کانڈ 13- انوواک 4- منتر 48)

اے پرمیشور! ہم اناج وغیرہ (سامان خوردونوش) اور راج وغیرہ (سامان حکومت) اعلیٰ درجہ کے نیک اعمال سے حاصل ہونے والی سچی ناموری اور ہمت و حوصلہ اور کامل علم پاویں تو ہمیشہ ہمارے اوپر نظر رحمت رکھ! ہم تیری اپاسنا (عبادت) کرتے ہیں۔" (اتھروید کانڈ 13- انوواک 4- منتر 49)

"اے ابھو یعنی محیط کل۔ سلیم مطلق (شانت سوروپ) اور پانی کی طرح جان میں جان ڈالنے والے عین علم، معبود مطلق، بزرگ و جلیل، علیم مطلق برہم! میں تجھ کو بذریعہ

معرفت جان کر ہمیشہ تجھے پوجتا ہوں۔" (اتھرو وید کانڈ 13- انوواک 4- منتر 5)

لفظ "امبھ" آپلر مصدر (یعنی سرایت کرنا) سے علامت سن ایزاد ہو کر بنتا ہے۔"

"اے امبھ، منور بالذات، مطلوب کل اور عین راحت، مالک جہان و صاحب قدرت اور حلم و بردباری کے عطا کرنے والے ہم تیری اپاسنا کرتے ہیں، تیرے سوائے اور کوئی دوسرا ہمارا معبود نہیں ہے۔" (اتھرو وید کانڈ 13- انوواک 4- منتر 51)

اس منتر میں لفظ "امبھ" عظیم کے لئے دوبارہ آیا ہے۔ اس کے معنی اوپر لکھ چکے ہیں۔

"اے پرمیشور! ہم تجھ کو اڑ یعنی قادر مطلق، محیط کل اور ہر شے میں موجود اور انترکش کی طرح بسیط و وسیع جان کر تیری اپاسنا کرتے ہیں۔" (ایضاً" منتر 52)

"اڑ، بھو یعنی عظیم کا مترادف ہے" (نگھنٹو ادھیائے 3- کھنڈ 1)

اور تمام کائنات کی بساط پھیلانے والے! سب سے اشرف اور علیم کل، خبیر مطلق، شاہد و مشہود کل پرمیشور! ہم تجھ علیم کل کی اپاسنا کرتے ہیں" (اتھرو وید کانڈ 13- انوواک 4- منتر 53)

"جو عالم اور یوگی لوگ علم اور یوگا بھیاس کے ذریعہ سے اپنی آتما کو تمام کائنات اور انسانوں کے دل کے حال جاننے والے علیم کل، رحیم کامل (ارش) راحت افزائے عالم۔ بزرگ و جلیل (بردھم) پرمیشور کے ساتھ جوڑتے ہیں۔ وہ (مکتی کے) آنند میں مگن (محو و مسرور) اور (علم کے نور سے) منور ہو کر اس نور مطلق تجلی بخش عالم پرمیشور میں پرمانند (راحت اعلیٰ) کو حاصل کرتے ہیں۔" (رگ وید- اشٹک 1- ادھیائے 1- ورگ 11- منتر 1)

اس منتر کے دوسرے معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں۔

"تمام لوک (کرے) اور کل موجودات (اپنے محور پر) پھرنے والے پر آتش سورج (بردھم ارشم) کی کشش سے قائم ہیں اور اس کی روشنی سے ضیا پا کر چمکتے ہیں۔"

اسی منتر کے تیسرے معنی یہ ہیں:-

"جو اپاسک یا عابد (ہوتستھش) تمام جسم کو حرکت دینے والے رگ رگ میں سمائے ہوئے اور اعضاء کو بڑھانے والے پران (آدیت) کو بطریق پرانا یام (5) اس نور مطلق پرمیشور میں دلی شوق سے لگاتے یا جوڑتے ہیں۔ وہ موکش کے آنند میں پرمیشور کے ساتھ رہتے ہیں۔"

اس منتر کے متعلق حسب ذیل حوالے درج کیے جاتے ہیں :-

لفظ "ارش" "رش" مصدر سے نکلا ہے۔ اور اس میں "ا" نفی کا ہے۔ "رش" کے معنی مارنا یا تکلیف دینا ہیں (اس لئے ارش کا ترجمہ نہ مارنے والا یعنی رحیم کامل ہوا)

"لفظ منش یعنی انسان کا مترادف آیا ہے۔" (**نگھنٹو**- ادھیائے 2- کھنڈ 3)

"برد حنم فت یعنی بزرگ و جلیل کا مترادف ہے۔" (**نگھنٹو**- ادھیائے 2- کھنڈ 3)

"بردھن، ارش سے آدیتہ (سورج) مراد ہے۔" (شت پتھ براہمن کانڈ 13- ادھیائے 2)

"آدیتہ سے پران (نفس) مراد ہے۔" (پرشن اپنشد- پرشن 1- منتر 5)

چونکہ پرمیشور سے بڑا کوئی نہیں ہے اس لئے پہلے معنی ایشور کے لئے موزوں ہیں۔ اور دوسرے معنی **شتپتھ** براہمن کے حوالے کی بنا پر کیے گئے ہیں۔ اسی طرح تیسرے معنی پرشن اپنشد کے حوالے سے کیے گئے ہیں۔

نگھنٹو میں لفظ "بردھن" اشو (گھوڑے یا آگ) کا مترادف بھی آیا ہے مگر اس منتر میں یہ معنی نہیں لگ سکتے۔ کیونکہ یہ معنی کیے جاویں تو **شتپتھ** براہمن سے اختلاف آتا ہے۔ اور اگرچہ ایک لفظ کے کئی معنی ہو سکتے ہیں۔ تاہم ایسا ترجمہ منتر کے اصلی معنی سے دور چلا جاتا ہے۔ اس لئے میکس میولر نے جو اپنے انگریزی ترجمہ میں اس لفظ کے معنی گھوڑا کیے ہیں، وہ غلطی پر مبنی ہیں سائنا چاریہ نے اس منتر کی تفسیر میں بردھن کے معنی سورج لئے ہیں جو کسی قدر درست ہے مگر یہ پتہ نہیں لگتا کہ میکسمیولر اپنا ترجمہ آکاش سے اتار کر لایا ہے یا پاتال سے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اپنی طرف سے گھڑا ہے اور اسی وجہ سے اس کی سند نہیں۔

اب اس بارہ میں لکھا جاتا ہے کہ اپاسنا (عبادت) کرنے کا طریق کیا ہے کسی پاک صاف تنہائی کے سہانے مقام میں پاک دل سے طبیعت کو یکسو کر کے تمام اندریوں (حواس) اور من (دل) کے قرار ساتھ اس ہست مطلق، عین علم، عین راحت، سب کے دلوں میں موجود اور منتظم کل، منصف و عادل پرمیشور کا دھیان لگانا اور اپنی آتما کو اس کے ساتھ جوڑنا چاہئے۔ اور ہمیشہ اسی کی ستتی (حمد) اور پرارتھنا کرنی چاہئے۔ اور باقاعدہ اپاسنا کے ذریعہ سے اپنی آتما کو بار بار ایشور کے دھیان میں لگانا چاہئے۔ مہامنی پتنجلی جی یوگ شاستر میں اور ویاس جی اس کے بھاشیہ (شرح) میں اس مضمون پر اس طرح لکھتے ہیں :-

"اپاسنا (عبادت) یا کاروبار (دنیوی) میں بھی پرمیشور کے سوائے کسی اور چیز کے خیال یا ادھرم (پاپ) کے کام سے دل کو روکنا چاہیے۔" (یوگ شاستر ادھیائے 1- پاد 1- سوتر 2)

اب یہ بیان کرتے ہیں کہ دل کے روکنے سے ورتی (طبیعت کی حالت) کہاں ٹھہرتی ہے۔

"جب دل کاروبار دنیوی سے آزاد ہوتا ہے۔ تب اپاسک (عابد) کا من (دل) بصیر کل و علیم کل پرمیشور کی ذات میں قرار پاتا ہے۔" (ایضا" سوتر 2)

اب یہ بیان کرتے ہیں کہ جب عابد یوگی اپاسنا کو چھوڑ کر دنیوی کاروبار میں مشغول ہوتا ہے۔ تو اس وقت اس کے چت (طبیعت) کی ورتی (حالت) دنیوی آدمیوں کی طرح ہوتی ہے یا اس سے مختلف "دنیوی کاروبار میں مشغول ہونے پر بھی عابد یوگیوں کی ورتی (طبیعت کی حالت) شانت (قرار یافتہ) دھرم میں قائم' علم اور معرفت کے نور سے منور' حق دان' نہایت تیز اور معمولی انسانوں سے مختلف اور بے مثل ہوتی ہے۔ اپاسنا کرنے والے اور ایوگی یعنی یوگا بھیاس نہ کرنے والے کی ورتی (طبیعت کی حالت) ایسی ہرگز نہیں ہو سکتی۔" (ایضا" سوتر 4)

اب یہ بیان کرتے ہیں کہ ورتیاں یعنی طبیعت کی حالتیں کتنی ہوتی ہیں؟ اور ان کو کس طرح قابو میں رکھنا چاہیے؟

ورتیاں' یعنی طبیعت کی حالتیں

"تمام انسانوں کی طبیعتوں کی حالتیں پانچ ہیں۔ جن کی تقسیم دو طرح پر ہے۔ ایک کلشٹ یعنی تکلیف دینے والی اور دوسری اکلشٹ تکلیف نہ دینے والی۔" (ایضا" سوتر 5)

"پانچ ورتیاں یہ ہیں۔ 1- پرمان۔ 2- وپریہ۔ 3- وکلپ۔ 4- ندرا۔ 5- سمرتی۔" (یوگ شاستر ادھیائے 1- پاد 1- سوتر 6)

"ان میں سے پرمان یہ ہیں: پرتیکش (علم الیقین' حق الیقین و عین الیقین) انمان (قیاس) آگم (وید) (ایضا"- سوتر 7)

"وپریہ جھوٹے گیان کو کہتے ہیں۔ یعنی کسی شے کی اصل ماہیت کے خلاف علم (6) ہونا۔ وپریہ کہلاتا ہے۔" (ایضا" سوتر 8)

"کسی ایسے لفظ یا بات کو جس کا کہ کہیں کچھ وجود نہ ہو "وکلپ" (7) کہتے ہیں۔"

(ایضا" سوتر 9)

جس حالت میں کچھ گیان (علم) نہیں رہتا اس گیان سے خالی ورتی کو ندرا (نیند) کہتے ہیں۔" (ایضا" سوتر 10)

جس چیز یا بات کو پہلے کبھی دیکھا ہو اس کا اثر یا نقش قائم رہنا اور اس کو نہ بھولنا سمرتی (قوت حافظہ) کہلاتی ہے۔" (ایضا" سوتر 11)

"ابھیاس اور ویراگ سے مذکورہ بالا پانچوں ورتیوں کو روک کر اپاسنا یوگ (عبادت و ریاضت) میں لگانا چاہئے۔" (ایضا" سوتر 12)

ابھیاس کی تشریح آگے کی جائے گی اور ویراگ سے ہمیشہ برے کاموں اور عیب یا پاپ کی باتوں سے الگ رہنا مراد ہے۔

اب اس اعلیٰ طریق کو بیان کرتے ہیں۔ جس سے اپاسنا (عبادت) پوری اتر سکتی ہے۔

"جو پرندھان یعنی ایشور کی اطاعت خاص (وشیش بھگتی) کرتا ہے اور ہمیشہ اس کے حکم پر چلتا ہے۔ ایشور اس پر مہربانی کرتا ہے۔ یوگی لوگ ہمیشہ اسی ایشور کا دھیان لگاتے ہیں۔ جس سے ان کو سمادھی (مراقبہ کا درجہ) حاصل ہو جاتا ہے۔" (یوگ شاستر ادھیائے 1- پاد 1- سوتر 23)

ایشور کیا ہے؟

اب یہ سوال ہے کہ پرکرتی (مادہ) اور پرش (جیو) سے الگ ایشور کس کا نام ہے؟" ایشور، کلیش (کلفت) سے وابستہ اعمال کے پھل کی خواہش سے آزاد اور جیو سے بھی الگ ہے۔" (یوگ شاستر ادھیائے 1- پاد 1- سوتر 24)

"کلیش اودیا (جہالت) وغیرہ کا نام ہے (جن کی تشریح آگے آئے گی) کلیش دینے والے کاموں کے پھل کو ویاپک کہتے ہیں۔ اور ان کے پھلوں کی واسنا (خواہش) آشا کہلاتی ہے۔ یہ خواہشیں جس پرش (جیو) کے دل میں موجود ہوں گی۔ اسی سے ان کا تعلق سمجھا جائے گا اور وہی ان کے پھل کو بھوگے گا۔ مثلاً جب بہادر سپاہی لڑائی میں فتح یا شکست پاتے ہیں تو وہ فتح یا شکست ان کے سردار کی سمجھی جاتی ہے۔ ایشور ایسے اعمال کے پھل بھوگنے سے آزاد اور جیو سے الگ ہے گو کیولیہ (نجات کا درجہ) کو پہنچے ہوئے یوگیوں نے تین قسم کے بندھنوں (8) کو توڑ کر اس درجے کو پایا ہے اور ایشور کا ان بندھنوں کے ساتھ نہ

کبھی تعلق ہوا اور نہ کبھی ہو گا۔ جس طرح مکت (نجات یافتہ) کی نسبت زمانہ سابق میں بندھن ہونا مفہوم ہوتا ہے ایشور میں یہ بات نہیں ہے یا جس طرح پرکرتی یعنی مکتی پائے ہوئے یوگی مکتی کے بعد پھر بندھن (قید جسم) میں آئیں گے۔ ایشور کی نسبت ایسا نہیں ہو گا وہ سدا مکت (9) یعنی آزاد مطلق اور سدا ایشور (حاکم مطلق) ہے۔ اب یہ سوال ہے کہ ایشور کی غیر فانی اور اعلیٰ قدرت یعنی علت مادی وغیرہ باعلت ہیں یا بے علت؟ (اس کا جواب یہ ہے کہ) ان کی علت شاستر (علم) ہے اور پھر شاستر (علم) اس صنعت کاملہ کی علت ہے اور شاستر (علم) اور یہ صنعت کاملہ دونوں اس ایشور کی ذات میں قائم ہیں۔ اور اس کے ساتھ ان کا ازلی تعلق ہے۔ اس وجہ سے وہ سدا ایشور (حاکم مطلق) اور سدا مکت (آزاد مطلق) بھی ہے' نہ کوئی اس کے برابر یا اس سے برتر ہے اور نہ کسی کو اس کے برابر یا اس سے برتر قدرت حاصل ہے۔ کسی کی قدرت اس سے فوق نہیں لے جا سکتی اور جس کو سب پر فوق ہے وہ خود ایشور ہی ہے یعنی جس میں غیر متناہی قدرت موجود ہو اسے ایشور کہتے ہیں۔ اور اس کے برابر کسی دوسرے کی قدرت نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اگر دو ہمسر ہوں تو ان میں سے ایک کو سبقت دی جائے گی۔ یعنی ان میں سے ایک جدید ہو گا۔ اور ایک قدیم اور ایک کے افضل ثابت ہونے پر دوسرا کمتر مانا جائے گا۔ کیونکہ دو چیزیں ایک وقت میں برابر ہوں تو ان سے مقصد پورا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ضرور اختلاف طبعی واقع ہو گا۔ اس لئے جس کی قدرت افضل ہے اور جس کا کوئی ہمسر یا شریک نہیں ہے' وہ ایشور ہے۔ اور وہ جیو سے الگ ہے۔" (ویاس جی کی شرح سوتر مذکور پر)

ایشور علیم کل اور سب کا گورو ہے

"اس ایشور میں بے انتہا علم کا بیج ہے۔" (یوگ شاستر ادھیائے 1- پاد 1- سوتر 25)

"گذشتہ موجودہ اور آئندہ ہونے والے تمام علم کا بیج یا خزانہ ہیئت مجموعی حواس سے احاطہ سے خارج ہے۔ اس میں کمی و بیشی پائی جاتی ہے۔ مگر جس میں علم کا بیج درجہ غیر متناہی کو پہنچا ہوا ہوتا ہے۔ اس کو سروگیہ (علیم کل) کہتے ہیں اس لئے جس میں انتہا درجہ کا بے پایاں علم ہو اور جس نے علم کی حد انتہائی کو پا لیا ہو وہی علیم کل اور جیو سے الگ ایشور کہلاتا ہے۔ یہ بات عام طور پر بطریق اختصار اور بطور قیاس لازمی کہی گئی ہے۔ اس کی پوری پوری کیفیت یا حقیقت بیان میں نہیں آ سکتی۔ ایشور کے خاص نام یا صفات وغیرہ کی

تحقیقات آگم یعنی وید کے ذریعہ سے کرنی چاہئے۔ اس ایشور کو اپنے ذاتی فائدہ سے کچھ مطلب نہیں۔ بلکہ صرف جانداروں کی بہبود اور بہتری مقصود ہے۔ یعنی اس کی یہ منشاء ہے کہ میں گیان (علم) اور دھرم کے اپدیش (ہدایت یا الہام) سے کلپ (10) اور پرلے اور مہا پرلے میں تمام عالم کے جانداروں (پرش) کی بہبودی اور بہتری (ادھار) کروں۔ چنانچہ کہا ہے کہ علیم کل اور قدیم مطلق پرمیشور نے بوقت آفرینش عالم اپنی رحمت سے، علم و معرفت کے خواہشمند جیوؤں کے لئے منتر یعنی ویدوں کا اپدیش (الہام) کیا۔" (ویاس جی کے شرح سوتر مذکور پر)

"وہ ایشور قدیم رشیوں کا بھی گرو یعنی تعلیم دینے والا ہے کیونکہ وہ وقت یا موت کے احاطہ سے باہر ہے۔" (ایضا" سوتر 126)

"قدیم سے قدیم گرو بھی کال یعنی نہنگ اجل کا لقمہ ہو جاتے ہیں۔ مگر پرمیشور وقت کے احاطہ یا گرفت سے باہر ہے۔ اس میں زمانہ کو دخل نہیں۔ اس لئے وہ قدیم رشیوں کا بھی گرو ہے۔ وہ جس طرح اس کائنات سے پیشتر علیم کل تھا بالیقین اس کائنات کے اخیر میں بھی ویسا ہی رہے گا۔" (ویاس جی کی شرح سوتر مذکور پر)

"اس پرمیشور کو عیاں اور بیان کرنے والا لفظ پرنو یعنی اوم ہے۔" (ایضا" سوتر 27)

"ایشور پرنو (اوم) کا واچیہ (مبین) ہے گویا اس لفظ کا ایشور کے ساتھ واچیہ (مبین) اور واچک (مبین) یا پردیپ (چراغ) اور پرکاش (روشنی) کا تعلق ہے۔ یہاں (اوم اور ایشور کے درمیان) واچیہ اور واچک کا لازمی یا دوامی تعلق ہے گویا (اوم) ایک علامت یا لفظ ہے۔ جو ایشور کے ساتھ اپنے لازمی تعلق کو عیاں کرتا ہے۔ جس طرح باپ اور بیٹے کے درمیان ایک خاص تعلق قریبی ہے۔ جو رشتہ کی علامت یا نام سے ظاہر ہوتا ہے۔ (یعنی جب یہ کہیں کہ) یہ اس کا باپ ہے (تو اس کا لازمی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ) وہ اس کا بیٹا ہے۔ اس عالم کے علاوہ دوسرے عالموں میں بھی ان دونوں کے درمیان باعتبار واچیہ اور واچک باہم تعلق رہتا ہے۔ اسی بنا پر یہ علامت قائم کی ہے کیونکہ لفظ اور اس کے معنی کے درمیان دوامی تعلق ہے لفظ اور اس کے معنی کے باہمی تعلق کو آگم یعنی وید یا علم صرف و نحو کے عالم جانتے ہیں۔ اور واچیہ، واچک (ایشور اور اوم) کے تعلق کو یوگی سمجھتے ہیں۔" (ویاس جی کی شرح سوتر مذکور پر)

"اس (پرنو یا اوم) کا جپ (ورد) اور اس کے معنی پر غور کرنا چاہئے۔" (یوگ شاستر

ادھیائے 1- پاد 1- سوتر 28)

"پرنو (اوم) کا جپ اور اس نام سے مفہوم ہونے والے ایشور کا تصور کرنا چاہئے۔
یوگیوں کا چت اس پرنو کو جپنے اور پرنو کے معنی یعنی ایشور کا دھیان یا تصور کرنے سے یکسو اور قائم ہو جاتا ہے۔ چنانچہ کہا ہے کہ وید کو پڑھتے یا اوم کا جپ کرتے ہوئے یوگ میں مشغول ہووے اور یوگ یا سمادھی (مراقبہ) کی حالت میں اوم کا دھیان کرے۔ اس جپ اور یوگ کے ذریعہ سے پرماتما کا گیان ہو جاتا ہے۔ (ویاس جی کی شرح سوتر مذکور پر)
اب یہ بیان کرتے ہیں کہ ایسا کرنے سے کیا ہوتا ہے؟

اپاسنا (عبادت و ریاضت) کا پھل

"اس سے پرمیشور کا گیان ہوتا ہے۔ اور تمام خلل دور ہو جاتے ہیں۔" (ایضا" سوتر 29)

"جس قدر جسمانی و روحانی بیماریاں یا دیگر خلل ہیں۔ وہ سب ایشور کا دھیان کرنے سے جاتی رہتی ہیں اور ایشور کے سوروپ (ماہیت) کا بھی علم (درشن) ہوتا ہے۔ مثلاً (یہ علم ہو جاتا ہے کہ) ایشور محیط کل، پاک و بے لوث، جہالت وغیرہ کلفتوں سے آزاد، بے عدیل اور موت و حیات سے مبرا ہے۔ اور اس محیط کل ایشور کو عقل ہی سے جان سکتے ہیں۔ الغرض یوگی لوگ ہی اس ایشور کو جان سکتے ہیں۔ اب آگے یہ بیان کرتے ہیں کہ چت (طبیعت) کو پریشان کرنے والے خلل کون سے ہیں؟
ان کے نام کیا ہیں؟ اور وہ کتنے ہیں؟ (ویاس جی کی شرح سوتر مذکور پر)
"ویادھی، ستیان، سنشے، پرماد، آلسیہ، اورت، بھرانت درشن، البدھ بھومکتو اور انو ستھیتو۔ یہ نو خلل چت (طبیعت) کو پریشان کرنے والے اور یوگ میں رکاوٹ ڈالنے والے ہیں۔" (ایضا" سوتر 30)

"چت (طبیعت) کی پریشانی (وکشیپ) یا خلل (انترایہ) نو قسم کے ہیں۔ یہ چت کی ورتیوں (حالتوں) پر اثر ڈالتے ہیں اگر یہ خلل نہ ہوں۔ تو ورتیوں میں بھی خلل نہیں آتا۔ چت کی ورتیوں کو پہلے بیان کر چکے ہیں۔ اب نو خلل آگے بیان کرتے ہیں۔"

1. ویادھی یعنی (مرض) جسم کی دھاتو (خلط)، رس (خون) کے بگاڑ یا خلل کو کہتے ہیں۔
2. ستیان، چت (طبیعت) کے بد خیالات میں مبتلا ہونے یا برے کاموں میں پھنسنے کو

کہتے ہیں۔

3- سنشے یعنی (شک) دو دلی حالت یا دو پہلوؤں کو چھونے والے علم کو کہتے ہیں۔ مثلاً ایسا علم کہ شاید اس طرح ہو اور شاید اس طرح نہ ہو۔"

4- پرماد یعنی (غفلت) سمادھی یعنی یوگ کی تدبیر نہ کرنے کو کہتے ہیں۔"

5- آلسیہ (کاہل الوجودی) جسم اور طبیعت کے بھاری پن کی وجہ سے کام میں جی نہ لگنے کو کہتے ہیں۔"

6- اورت۔ اس حالت کو کہتے ہیں۔ جس میں چت (طبیعت) وشے (حظ نفس) میں پڑ کر آتما کو دنیا کے دام محبت میں پھنسا دیتا ہے۔

7- بھرانت درشن۔ الٹے یا جھوٹے علم کو کہتے ہیں۔"

8- البدھ بھومکتو، سمادھی (مراقبہ) کی بھومی (درجہ یا حالت) کے حاصل نہ ہونے کو کہتے ہیں۔"

9- انو ستھیتو اسے کہتے ہیں کہ جس میں چت یوگ کی بھومی (درجہ مراقبہ) کو پہنچ کر اس حالت میں قائم نہیں رہتا۔ سمادھی (مراقبہ) کی حالت میں قائم ہونے سے ہی چت قائم ہو سکتا ہے۔"

یہ نو چت (طبیعت) کے وکشیپ (پریشانی) یوگ کے مل (ہارج) اور انترایہ (خلل) کہلاتے ہیں۔" (ویاس جی کی شرح سوتر مذکور پر)

"وکشیپ (پریشانی) کے ساتھ (1) دکھ (2) دور منیہ (3) انگم اے جیتو (4) شواس اور (5) پرشواس پیدا ہوتے ہیں۔" (یوگ درشن ادھیائے 1- پاد 8- سوتر 31)

1- دکھ تین قسم کے ہوتے ہیں۔ ادھیاتمک (جسمانی تکلیف) ادھی بھوتک (وہ تکلیف جو دوسرے جانداروں سے پہنچے) ادھی دیوک (دل و حواس کی بیقراری یا ناگہانی آفت) ان دکھوں سے تنگ ہو کر جاندار ان کے دور کرنے کی تدبیر و کوشش کرتے ہیں۔"

2- دور منیہ۔ اس شوبھ (پریشانی یا سراسیمگی) کو کہتے ہیں۔ جو خواہش یا مراد کے پورے نہ ہونے سے پیدا ہوتی ہے۔"

3- انگم اے جیتو۔ جسم کی لرزش یا رعشہ کو کہتے ہیں۔

4- و 5- جب پران باہر کی ہوا کو اندر کھینچتا ہے۔ اس کو شواس (سانس) کہتے ہیں اور جب اندر کی ہوا کو باہر نکالتا ہے۔ اس کو پرشواس کہتے ہیں۔"

یہ وکشیپ کے ساتھ پیدا ہوتے ہیں۔ یعنی جس کا چت پریشان ہوتا ہے۔ یہ اسی پر اثر کرتے ہیں' اور جس کا چت یکسو ہوتا ہے۔ اس پر اثر نہیں کر سکتے۔ یہ سب یوگ کے دشمن ہیں۔ ان سب کو ویراگ (دل کو بدی سے ہٹا کر نیکی کی طرف لگانے) اور ابھیاس سے روکنا چاہئے۔ (ویاس جی کی شرح سوتر مذکور پر)

اب ابھیاس کی تعریف کرتے ہیں۔

ان کے دور کرنے کے لئے ایک تتو (ذات واحد) کا ابھیاس یا مشق کرے۔" (یوگ شاستر ادھیائے 1- پاد 1- سوتر 32)

طبیعت کی پریشانی کو دور کرنے کے لئے ایک تتو (ذات واحد) میں چت لگانے کا ابھیاس (مشق) کرنا چاہئے۔ جس شخص کا چت ہر مضمون میں قائم ہوتا ہے اور جس کو کسی شئے کا صرف لمحہ بھر کے لئے خیال یا علم ہوتا ہے۔ اس کا چت بیقرار رہتا ہے اور اس کو کلی یکسوئی حاصل نہیں ہوتی۔ اگر چت بیقرار ہو تو اس کو سب طرف سے روک کر ایک تتو (ذات واحد یعنی ایشور) میں قائم کرنا چاہئے۔ تب چت یکسو اور قائم ہو جائے گا۔ اس طرح چت ہر مضمون میں پھنسا ہوا یعنی پریشان نہیں رہتا۔ جو شخص ایک ہی قسم کے یا سلسلہ خیال سے چت کا یکسو ہونا مانتا ہے۔ اگرچہ اس کی یکسوئی بہ شکل تسلسل خیالات چت کا ایک خاصہ ہے تاہم وہ یکسوئی نہیں ہے۔ کیونکہ چت کا تسلسل قائم نہیں رہتا۔ تسلسل (خیالات) جزوی علم یا خیال کا خاصہ ہے۔ اور تسلسل یا تو ایک ہی قسم کے علم یا خیال کا ہوتا ہے یا مختلف قسم کے علوم اور خیالات کا اگر ہر مضمون میں چت کے پھنسنے سے چت کو یکسو مانا جائے تو اس صورت میں پریشان چت ثابت نہ ہو گا۔ اس لئے یہ سمجھنا چاہئے کہ ایک ہی چت کئی مضامین میں قائم ہوتا ہے۔ خواہ اسی ایک چت سے مختلف خاصیتوں یا قسموں کے خیال یا علم پیدا ہوں۔ ایک کے دیکھے ہوئے کا علم یا خیال دوسرا کس طرح یاد رکھ سکتا ہے۔ اور ایک کے علم یا خیال سے حاصل شدہ اعمال کے نتیجے کو دوسرا شخص کس طرح بھوگ سکتا ہے۔ اگر ایسا ہو تو سمادھی حاصل ہونے کے بارہ میں دودھ اور گوبر کی مثل (11) صادق آ جائے گی۔ اگر (ہر مضمون کے لئے) جدا جدا چت مانے جاویں تو آتما کے ذاتی علم یا تجربہ (انوبھو) کے خلاف ہے۔ کیونکہ (یہ کہنے میں آتا ہے کہ) جو میں نے دیکھا تھا' اسی کو چھوتا ہوں۔ اور جس کو چھوا تھا' اسی کو دیکھتا ہوں۔ قطعی مختلف چتوں میں ایک مشترک علم حاصل کرنے والے کے سہارے پر لفظ "میں" کس طرح قائم رہتا

ہے؟ علم و ذاتی تجربہ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ واحد آتما ہی اس لفظ "میں" کا مشار الیہ ہے پر تیکش پرمان (علم الیقین وغیرہ' دلائل) کے مقابلہ میں دوسرے پرمان کو وقعت یا سبقت نہیں دی جا سکتی۔ کیونکہ باقی اور پرمان پر تیکش پرمان ہی کے سہارے سے چل سکتے ہیں۔ اس لئے ایک ہی چت بہت سے مضامین (12) میں قائم ہوتا ہے۔ جس کا بیان ترتیب وار اس شاستر میں کیا جاتا ہے۔" (ویاس جی کی شرح سوتر مذکور پر)

"میتری (محبت) کرنا (رحم) مدتا (خوشی) اپیکشا (13) (استغنائی) (ترتیب وار) سکھ' دکھ' نیکی اور بدی کے مقام پر کرنے سے چت کو خوشی حاصل ہوتی ہے۔" (یوگ شاستر ادھیائے 1- پاد 1- سوتر 23)

"یعنی جو جاندار سکھی ہیں۔ ان سے دوستی اور جو دکھی ہیں ان پر رحم اور پنیہ آتما (نیکی) ہیں۔ ان کو دیکھ کر خوشی اور پاپی آدمی کے ساتھ استغنائی رویہ برتنا چاہیے۔ ایسا کرنا سچا دھرم ہے اور اس سے چت خوش ہوتا ہے۔ چت کے خوش ہونے سے یکسوئی اور طبیعت کا قرار حاصل ہو جاتا ہے۔" (ویاس جی کی شرح سوتر مذکور پر)

"یا پران کو باہر پھینکنے یا اندر روکنے سے چت خوش ہوتا ہے" (ایضا" سوتر 34)

"اندر کی ہوا کو بطریق خاص زور کے ساتھ ناک کے دونوں سوراخوں میں باہر نکالنا (پرچھردن) اور پھر اس کو اندر روکنا (ودھارن) پرانا یام کہلاتا ہے۔ ایسا کرنے سے دل ٹھہر جاتا ہے۔" (ویاس جی کی شرح سوتر مذکور پر)

"جسم کے اندر کے پران (ہوا) کو مثل استفراغ زور سے باہر نکال کر جہاں تک طاقت ہو باہر روکنے سے چت یکسو ہو جاتا ہے۔"

"یوگ کے آٹھ انگوں (مدارج) کے حصول سے ناپاکی دور ہو کر گیان (علم و معرفت) کی روشنی اور ودیک (حق و ناحق کی تمیز) ترقی پاتی ہے۔" (یوگ درشن ادھیائے 1- پاد 2- سوتر 28)

اپاسنا یوگ کے قواعد پر عمل کرنے سے رفتہ رفتہ ناپاکی یعنی جہالت دور ہو جاتی ہے اور گیان کی ترقی ہو جاتی ہے۔ یہاں تک کہ موکش حاصل ہو جاتی ہے۔"

یوگ کے 8 درجے

"یم' نیم' آسن' پرانا یام' پرتیاہار' دھارنا' دھیان اور سمادھی۔ یہ یوگ کے آٹھ انگ

(درجے) ہیں۔" (یوگ درشن ادھیائے 1- پاد 2- سوتر 29)

"ان میں سے یم یہ ہیں :- اہنسا' ستیہ' استے یہ- برہم چریہ- اپر گرہ-" (ایضاً" سوتر 30)

"ان میں سے (1) اہنسا کسی جاندار کو بالکل بھی کبھی ایذا نہ دینے کو کہتے ہیں- باقی چاروں یم اسی پر منحصر ہیں- اگر اہنسا پر پورا پورا عمل ہو جاوے تو اس سے باقی اور یموں کی بھی پوری پوری پابندی ہو سکتی ہے- چنانچہ کہا ہے کہ اس برہم کو جاننے والے یوگی کی طرح جو بہت سے برتوں (عہدوں) کی پابندی کرتا ہے' ان پاپوں کو جو بے خبری یا غفلت میں ہنسا کی وجہ سے ہوتے ہیں' چھوڑ کر ایذا اور پاپ سے خالی اہنسا کے دھرم کو اختیار کرنا چاہئے-

(2) ستیہ اسے کہتے ہیں کہ جیسا دل میں سچا علم ہو ویسا ہی زبان سے کہے جیسا دیکھا سنا یا انومان (قیاس) کیا ہو ویسا ہی اپنے دل میں رکھے اور اسی کو زبان پر لاوے- دوسروں کو گیان دینے یا ہدایت کرنے کے لئے جو بات کہے وہ چھل اور کپٹ سے خالی' شک اور شبہ سے پاک اور پر معنی ہو- ہمیشہ ایسی بات کہے کہ جس سے جانداروں کی بہبود متصور ہو اور ایسی بات کبھی نہ کہے کہ جس سے جانداروں کو نقصان یا ضرر پہنچے- اگر ایسی بات کہی جاوے' جس سے (بے گناہ) جانداروں کی فنا یا تباہی متصور ہو تو اسے سچ نہیں کہہ سکتے- ایسا کرنے سے پاپ ہی ہوتا ہے- کیونکہ ایسی بات صرف ظاہر میں نیک معلوم ہوتی ہے- دراصل وہ پنیہ (نیکی) کے خلاف ہے- ایسی باتوں سے نہایت سخت کشٹ (عذاب) نصیب ہوتا ہے- اس لئے خوب سوچ سمجھ کر ایسا سچ بولنا چاہیئے' جس میں سب جانداروں کا فائدہ یا بہبودی شامل ہو-

(3) خلاف قانون بطریق ناجائز دوسرے کی چیز یا مال کو لینا ستیہ (چوری) کہلاتا ہے اور ایسا نہ کرنے کو استیہ کہتے ہیں- استیہ سے حرص نہ کرنا بھی مراد ہے-

(4) "برہمچریہ حفاظت منی اور شہوت کے مغلوب کرنے کو کہتے ہیں-"

(5) نفس پرستی' دنیا کے سامان کی فراہمی' ان کی حفاظت (کی فکر) اور ان کے فنا یا ضائع ہو جانے کے رنج کو ہنسا کے برابر پاپ سمجھنا اور ان میں نہ پھنسنا یعنی ان سے دل ہٹانا اپری گرہ کہلاتا ہے-" (شرح دیاس جی کی سوتر مذکورہ بالا پر)

2- نیم

"نیم یہ ہیں- شوچ- سنتوش- تپ- سو ادھیائے- ایشور پردھان" (یوگ درشن

ادھیائے 1- پاد 2- سوتر 32)

(1) شوچ (صفائی) دو قسم کی ہوتی ہے باہیہ (بیرونی) آبھیتر (اندرونی) پانی وغیرہ سے بیرونی اور رغبت اور نفرت و جھوٹ وغیرہ کے ترک کرنے سے اندرونی صفائی کرنی چاہیے۔'

(2) دھرم کی پابندی کے ساتھ اپنا فرض ادا کر کے خوش ہونا سنتوش کہلاتا ہے۔"

(3) تپ سے یہ مراد ہے کہ ہمیشہ دھرم کی پابندی رکھنی چاہیے۔ (خواہ کتنی ہی تکلیف کیوں نہ ہو)

(4) وید وغیرہ سچے شاستروں کا پڑھنا' پڑھانا' پرنو (اوم) کا جپ کرنا (اور اس کے معنی پر غور کرنا) سوادھیائے کہلاتا ہے۔"

(5) اپنی آتما اور تمام دولت و حشمت کو ایشور کے سمرپن (نذر) کر دینا ایشور پرندھان کہلاتا ہے۔

یم اور نیم کا پھل

یہ پانچ نیم۔ اپاسنا یوگ (ریاضت کا دوسرا انگ (درجہ) کہلاتے ہیں اب یم اور نیم کا پھل (ثمرہ) بیان کرتے ہیں۔

(1) اہنسا کا پھل۔ "جب انسان اہنسا کے دھرم میں قائم ہو جاتا ہے۔ تب اس کے دل سے دشمنی کا خیال قطعی چھوٹ جاتا ہے بلکہ اس کے سامنے یا اس کی صحبت سے دوسرے بھی دشمنی چھوڑ دیتے ہیں۔" (یوگ درشن ادھیائے 1- پاد 2- سوتر 35)

(2) ستیہ کا پھل۔ "جب انسان ہمیشہ سچ بولتا ہے اور سچ ہی پر عمل کرتا ہے۔ تب وہ جو نیک کام کرتا یا کرنا چاہتا ہے۔ اس میں ہمیشہ کامیاب ہوتا ہے۔" (ایضا" سوتر 36

(3) استے یہ کا پھل۔ "جب انسان سچے دل سے چوری کو چھوڑ دیتا ہے۔ تب اس کو تمام عمدہ سامان (راحت) حاصل ہو جاتا ہے۔" (ایضا" سوتر 37

(4) برہمچریہ (14) کا پھل۔ "جو شخص برہمچریہ پر پورا پورا عمل کرتا ہے۔ اس کی طاقت نہایت درجہ بڑھ جاتی ہے اور اس کو جسم اور عقل کی صحت و ترقی سے بڑا آنند ہوتا ہے۔"

(5) اپرگرہ کا پھل۔ "جب انسان حظ نفس کو ترک کر کے حواس پر قابو پالیتا ہے تب اس کے دل میں ہر وقت مستقل طور پر اس بات کا خیال قائم رہتا ہے کہ کہ میں کون

ہوں؟ کہاں سے آیا ہوں؟ اور مجھے کیا کرنا چاہئے کہ جس سے میری بہبود ہو۔" (ایضا" سوتر 39)

(6) شوچ کا پھل۔ "اندرونی اور بیرونی صفائی سے یوگی کو یہ پھل ملتا ہے کہ وہ دوسروں کے جسم کو پہچان لیتا ہے۔ اور دوسروں کے میلے جسم سے اپنا جسم ملانے سے پرہیز کرتا ہے۔" (یوگ درشن ادھیائے 1- پاد 4- سوتر 40)

اس کا یہ بھی پھل ہے کہ "اس سے انتہ کرن (باطن) کا تزکیہ' دل کی بشاشت اور یکسوئی' حواس کی مغلوبی اور آتما میں علم کا نور اور حصول معرفت کی قابلیت پیدا ہوتی ہے۔ (ایضا" سوتر 41)

(7) سنتوش کا پھل۔ "سنتوش (صبر و قناعت) سے نہایت اعلیٰ درجے کا سکھ ملتا ہے۔ یعنی موکش تک حاصل ہو جاتی ہے۔" (ایضا" سوتر 42)

(8) تپ کا پھل۔ "تپ سے جسم اور حواس کی ناپاکی زائل ہو جاتی ہے اور انسان ہمیشہ مستعد' مضبوط اور تندرست بنا رہتا ہے۔" (ایضا" سوتر 43)

(9) سوادھیائے کا پھل۔ "سوادھیائے سے اشٹ دیوتا یعنی پرمیشور کی معرفت حاصل ہوتی ہے اور اس کی مہربانی سے آتما کی صفائی' سچائی کی پابندی' محنت' تدبیر اور محبت و ملنساری کی عادت سے جیو' جلد مکتی کو حاصل کرتا ہے۔" (ایضا" سوتر 44)

(10) ایشور پرندھان کا پھل۔ ایشور پرندھان سے اپاسنا (عبادت) کرنے والا انسان آسانی سے سمادھی (مراقبہ) کے درجہ کو حاصل کر سکتا ہے۔" (ایضا" سوتر 45)

3- آسن اور اس کا پھل

"ان مدارج (یوگ) میں سے بے حرکت سکھ سے بیٹھنا یعنی آسن تیسرا انگ (درجہ) ہے۔" (ایضا" سوتر 46)

مثلاً پدم (15) آسن' ویر آسن' بھدر آسن' سوستک آسن' ڈنڈ آسن' سوپ آشریہ آسن' پرینک آسن' کرونچ شدن' ہستی شدن' اوشٹر شدن' سم سنستھان اور ستھر سکھ آسن یا جس طرح سکھ سے بیٹھ سکے وغیرہ۔" (شرح ویاس جی کی سوتر مذکور پر)

اختیار ہے کہ چاہے پدم آسن وغیرہ لگائے یا جیسی خواہش ہو ویسا آسن رکھے۔"

اس سے دوندوں پر غلبہ حاصل ہو جاتا ہے۔" (یوگ درشن ادھیائے 1- پاد 2- سوتر

(48

"گرمی سردی وغیرہ (قدرتی باہم متضاد دو دو) حالتوں کو دوندو کہتے ہیں۔ آسن کے جم جانے سے یہ غلبہ نہیں پا سکتے۔" (شرح دیاس جی سوتر مذکور پر)

4-پرانایام

"آسن لگا کر شواس اور پرشواس دونوں کی رفتار کو روکنا پرانا یام کہلاتا ہے۔" (ایضا" سوتر 49)

"جب اچھی طرح آسن جم جائے۔ تو اس حالت میں باہر کی ہوا کو کھینچنا شواس اور اندر کی ہوا کو باہر نکالنا پرشواس کہلاتا ہے۔ اور ان دونوں کی رفتار کو بند کرنا یا روکنا پرانا یام (16) کہلاتا ہے۔" (ویاس جی کی شرح سوتر مذکور پر)

آسن کے ٹھیک قائم ہو جانے پر باہر اور اندر جانے والی ہوا کو ایک قاعدے کے ساتھ آہستہ آہستہ مشق بڑھا کر روکنا یا قابو میں کرنا یا اس کی رفتار کو بند کرنا پرانا یام کہلاتا ہے۔

"پھر وہ یعنی (پرانا یام) دیش (مکان)، کال (زمان) اور سنکھیا (شمار) کے لحاظ سے تقسیم کیا ہوا خواہ دراز ہو یا خفیف، تین قسم کا ہوتا ہے۔ یعنی باہیہ۔ آبھینتر اور ستمبھ ورتی" (ایضا" سوتر 50)

"جب سانس کو باہر نکال کر اس کو وہیں روک دیا جائے تو باہیہ پرانا یام کہلاتا ہے اور جب سانس کو اندر لے کر اندر ہی روک دیا جائے۔ تو اس کو ابھینتر پرانا یام کہتے ہیں اور تیسرا یعنی ستمبھ ورتی پرانا یام وہ ہے جس میں دونوں کو روک دیا جائے۔ بار بار کوشش کرنے سے یہ مشق ہو جاتی ہے۔ جس طرح لال تپے ہوئے پتھر پر پانی گر کر سکڑ جاتا ہے۔ اسی طرح دونوں سانسوں کی حرکت بھی یکبار بند ہو جاتی ہے۔" (ویاس جی کی شرح سوتر مذکور پر)

"بعض کوتاہ عقل انسان انگلیوں سے ناک کے سوراخ کو بند کر کے پرانا یام کرتے ہیں۔ اہل دانش اس کو اچھا نہیں سمجھتے، بلکہ اندرونی و بیرونی اعضاء کو مستقیم اور بے حرکت رکھنا چاہئے اور جب تمام اعضاء سیدھے اور تنے ہوئے ہوں۔ تب سانس کو باہر نکال کر اس کو جہاں تک ہو سکے وہیں روکنا چاہئے۔ یہ پہلا باہیہ پرانا یام ہے۔ اسی طرح اپانا

(عبادت) کرنے والے کے جسم میں جو ہوا باہر سے اندر جاتی ہے۔ اس کو طاقت کے موافق اندر ہی روکنا چاہیئے۔ یہ دوسرا ابھیتر پرانایام کہلاتا ہے۔ اور جب انسان اندر اور باہر کے دونوں سانسوں کو یک لخت بند کر دیتا ہے۔ تب اس کو ستمبھ ورتی پرانایام کہتے ہیں۔ یہ سب باتیں مشق سے حاصل ہو سکتی ہیں۔"

"باہیا بھیتر وشیاکشیپی چوتھا پرانایام ہے۔" (یوگ درشن ادھیائے 1۔ پاد 4۔ سوتر 51)

"مکان و زمان اور شمار کے لحاظ سے باہر کے رخ نکلنے والے اور نیز اندر کی طرف جانے والے دونوں سانسوں کو زیادہ یا تھوڑی دیر دانستہ روکنے سے مشق بڑھا کر رفتہ رفتہ ان دونوں کی رفتار کو بند کر دینا چوتھا پرانایام ہے۔ تیسرے پرانایام میں وشے (حالت یا سانس کے رخ) کو خیال نہ کر کے رفتار بند کی جاتی ہے اور پھر شروع کر دی جاتی ہے۔ اور اس میں مکان و زمان اور شمار کا لحاظ کیا جاتا ہے اور سانس لمبا اور خفیف بھی ہوتا ہے۔ مگر چوتھے پرانایام میں شواس اور پرشواس دونوں کی حرکت کو بند کر کے متواتر مشق کرنے سے دونوں کا خیال چھوڑ کر رفتار بند کی جاتی ہے۔" (ویاس جی کی شرح سوتر مذکور پر)

گویا چوتھے پرانایام میں اتنی بات زیادہ ہے کہ اس میں دونوں طرف کی رفتار بند کی جاتی ہے۔ مثلاً جو ہوا اندر سے نکل کر باہر جانا چاہتی ہے اس کو اور بھی دانستہ باہر کی طرف پھینکا جاتا ہے۔ اور اسی طرح جو ہوا باہر سے اندر کی طرف آتی ہو اس کو حتی المقدور اور بھی اندر ہی کی طرف کھینچ کر برابر وہیں روکا جاتا ہے۔ اس طرح متواتر مشق کرنے سے ان دونوں کی رفتار بند ہو جاتی ہے۔ یہی چوتھا پرانایام ہے۔ تیسرے پرانایام میں باہر اور اندر روکنے کی مشق درکار نہیں ہے۔ بلکہ اس میں جہاں پران ہوتا ہے۔ وہیں کا وہیں بار بار روکا جاتا ہے اس کی ایسی مثال ہے کہ جیسے کسی عجیب و غریب شے کو دیکھ کر انسان متحیر ہو جاتا ہے یا سکتے کے عالم میں (اندر کا سانس اندر اور باہر کا سانس باہر) رہ جاتا ہے۔ اسی طرح تیسرے پرانایام میں سانس جہاں کا تہاں رک جاتا ہے۔"

"تب (پرانایام کے سدھ جانے پر) پرکاش (گیان یا نور) کے اوپر سے جہالت کا پردہ ہٹ جاتا ہے۔" (یوگ درشن ادھیائے 1۔ پاد 2۔ سوتر 52)

پرانایام کی مشق سے وہ جہالت کا پردہ جو سب کے دلوں میں موجود اور منتظم کل پرمیشور کے نور و جلال اور سچے وویک یعنی حق و ناحق کی تمیز پر پڑا ہوتا ہے اٹھ جاتا ہے

یعنی جہالت فنا ہو جاتی ہے۔"

"اور من کو دھارنا کا درجہ حاصل کرنے کی قابلیت پیدا ہو جاتی ہے۔" (یوگ درشن ادھیائے 1 پاد 2 سوتر 53)

"پرانا یام کی مشق یعنی سانس کو اندر اور باہر روکنے کے ذریعہ سے یہ درجہ حاصل ہوتا ہے۔" (شرح ویاس)

پرانا یام کی مشق سے اپاسنا کرنے والوں کا دل برہم (پرمیشور) کے دھیان کرنے کی قابلیت حاصل کرتا ہے' اب پرتیاہار کو بیان کرتے ہیں۔"

5- پرتیاہار اور اس کا پھل

"اپنے اپنے وشے (حظ) سے ہٹ کر اندریوں (حواس) کا چت (طبیعت) کی حالت یا ماہیت کے مطابق ہو جانا پرتیاہار کہلاتا ہے۔" (یوگ درشن ادھیائے 1- پاد 2- سوتر 54)

جب چت قابو میں آ جاتا ہے اور پرمیشور کی یاد میں محو ہو کر کسی دوسری بات کا دھیان تک نہیں کرتا۔ اس کو اندریوں کا پرتیاہار (ضبط) کہتے ہیں۔ یعنی جس طرح چت پرمیشور کی ذات میں قائم ہوتا ہے' اسی طرح اندریاں بھی اس کی تقلید کرتی ہیں۔ یعنی چت کے قابو میں آ جانے سے تمام اندریاں قابو میں آ جاتی ہیں۔

"تب اس (پرتیاہار) سے اندریاں بالکل قابو میں آ جاتی ہیں۔" (ایضا" سوتر 55)

پھر اس کے بعد تمام اندریاں اپنے اپنے وشے (حظ) سے الگ ہو کر بالکل قابو میں آ جاتی ہیں اور جب اپاسنا کرنے والا ایشور کی اپاسنا کرنے میں مشغول ہوتا ہے۔ اس وقت چت اور اندریاں بالکل ضبط میں رہتی ہیں۔"

6- دھیان

"چت کا کسی ایک مقام میں قائم ہو جانا دھارنا کہلاتی ہے۔" (یوگ درشن ادھیائے 1- پاد 3- سوتر 1) ناف کے چکر یا ہردے کے کنول یا سر یا ابروں کے بیچ میں' ناک کی پھونگل یا زبان کی نوک وغیرہ مقاموں پر چت کی ورتی (حرکت یا حالت) کو باندھنا یا قائم کرنا دھارنا کہلاتی ہے۔"

7- دھیان

"اس حالت میں گیان کا ایک مرکز پر جمع یا قائم ہو جانا دھیان کہلاتا ہے۔" (ایضا" سوتر 2)

"حالت مذکور میں جس شئے کا دھیان کیا جاتا ہے۔ گیان (علم و معرفت) اسی پر یا اسی میں قائم ہو جاتا ہے اور دریائے علم ایک ہی رخ میں زور کے ساتھ بہتا ہے۔ اس وقت کسی دوسری شئے یا بات کا خیال تک نہیں ہوتا۔ پس اسی کو دھیان کہتے ہیں۔" (ویاس جی کی شرح سوتر مذکور پر)

8- سمادھی

"وہی دھیان جب محض اس شے کا جس کا دھیان کیا جائے' خیال ہو اور اپنی حالت اس طرح محو ہو جائے کہ اپنے آپ کو بھول جائے سمادھی نامزد ہوتا ہے۔" (یوگ درشن ادھیائے 1- پاد 3- سوتر 3)

دھیان اور سمادھی میں یہ فرق ہے کہ دھیان میں دل کے اندر دھیان کرنے والے' دھیان اور اس شئے کا جس کا دھیان کیا جائے' تینوں کا خیال قائم رہتا ہے اور سمادھی میں محض پرمیشور کی ذات اور اس کے سرور میں محو و مسرور ہو کر اپنے وجود سے بے خبر ہوا جاتا ہے۔"

9- سنیم کا بیان

"ان تینوں کے یکجا ہونے کو سنیم کہتے ہیں۔" (ایضا" سوتر 4)

"یعنی جہاں دھارنا" دھیان اور سمادھی تینوں یکجا ہو جائیں' اس کو سنیم کہتے ہیں ایک ہی وشے (مقصد) والی تین تدبیروں کو سنیم کہتے ہیں۔ اور اس شاستر میں مذکورہ بالا تین درجوں کی مجموعی اصطلاح سنیم رکھی گئی ہے۔" (شرح ویاس)

گویا سنیم اپاسنا (عبادت کا نواں انگ (درجہ) ہے۔"

اپاسنا کے مضمون پر اپنشدوں کے حوالے

"پاپ میں پھنسے ہوئے بیقرار اور پریشان دل اور آشفتہ حال انسان کو پرمیشور نہیں مل سکتا۔ بلکہ وہ پرگیان (علم و معرفت) سے ہی حاصل ہو سکتا ہے۔" (کٹھ وتی 2- منتر 24)

"جو انسان بڑا تپ (ریاضت) کرتے ہوئے اور پرمیشور پر یقین اور اس کے حکم کی

پوری پابندی رکھتے ہوئے جنگل میں تزکیہ باطن میں مشغول ہو کر رہتے ہیں وہ عالم طبیعت کے قرار کو حاصل کر کے بھکشا سے گذارہ کرتے ہوئے سب قسم کے پاپ اور ادھرم سے چھوٹ کر سوریہ یعنی خاص پرانا یام کے ذریعہ سے اس پرمیشور کو پاتے ہیں۔ جولایزال' محیط کل اور غیر متناہی ہے۔" (منڈک اپنشد' منڈک 1- کھنڈ 2- منتر 11)

"اس برہم پور یعنی ایشور کے مسکن ہردے (قلب) کے کنول میں جو خلا ہے۔ اس میں آکاش ہے اس کے اندر ایشور کو کھوجنا چاہئے۔ اور اس کے وگیان (معرفت) کو حاصل کرنا چاہئے۔" (چھاندوگیہ 8- منتر 1)

"اگر کوئی یہ پوچھے کہ اس برہم پور ہردے کنول میں جو خلا اور اس میں آکاش ہے اس کے اندر کیا چیز ہے' جس کو کھوجا جاوے یا جس کا وگیان (معرفت) حاصل کیا جاوے۔؟" (چھاندوگیہ اپنشد پرپاٹھک 8- منتر 2)

"اس کو یہ جواب دینا چاہئے کہ جیسا یہ (بیرونی) آکاش ہے ویسا ہی ہردے (قلب) کے اندر بھی آکاش ہے اس ہردے آکاش کے اندر روشنی' عنصر خاکی' آگ' ہوا' سورج' چاند' بجلی' ستارے اور کل (محسوس) و غیر محسوس کائنات موجود ہے۔" (ایضا" منتر 3)

"تب اگر کوئی کہے کہ اگر اس برہم پور میں یہ تمام اشیاء اور تمام عناصر اور تمام خواہشیں موجود ہیں۔ تو جس وقت یہ (جسم) بڑھاپے کی حالت کو پہنچتا ہے۔ اور فنا یا زائل ہو جاتا ہے تو اس وقت کیا باقی رہ جاتا ہے۔؟" (ایضا" منتر 4)

"اس کو یہ جواب دینا چاہئے کہ اس (جسم) بوڑھا ہو جانے سے وہ بوڑھا نہیں ہوتا۔ اور نہ اس کے مرنے یا قتل ہونے سے وہ مرتا یا قتل ہوتا ہے اس برہم پور میں وہ لایزال ایشور تمام خواہشوں کو پورا کرنے والا' سب کا آتما' سب قسم کے پاپوں سے منزہ' بڑھاپے رنج اور کھانے پینے وغیرہ کی خواہشوں سے مبرا' سچی خواہشوں اور سچے ارادے والا موجود ہے۔ پرلے (فناء عالم) کے وقت تمام مخلوقات اسی آکاش میں سما جاتی ہے اور اس پرمیشور کے حکم سے اپاسنا کرنے والے اپنی سب مرادوں کو پاتے ہیں اور جس ملک یا سرزمین کی انہیں خواہش ہوتی ہے۔ اسی جگہ پیدا ہوتے ہیں۔" (17) (ایضا" منتر 5)

سگن اور نرگن اپاسنا

اپاسنا دو قسم کی ہوتی ہے۔ سگن اور نرگن مثلاً "سپریگا چھکر مکایم" الخ (یجر وید

ادھیائے 4- منتر 8) میں شکر (صاحب قدرت) اور شدھ (پاک) وغیرہ (صفات سے) ایشور کی سگن اپاسنا ہوتی ہے اور اسی منتر میں اکایم (غیر مجسم) اور نم (جراحت سے مبرا) اسناورم (رگ وریشہ سے منزہ) وغیرہ (صفات سے) ایشور کی نرگن اپاسنا مراد ہے۔"

اسی طرح "ایکو دیواسر وبھو تیشو گوڑھا" الخ (شوتیا شوتر اپنشدر ادھیائے 6- منتر 11) میں واحد اور نور مطلق وغیرہ صفات سے سگن اپاسنا بھی کی جاتی ہے۔ گویا علیم کل وغیرہ صفات سے موصوف ایشور کو سگن کہتے ہیں اور جہالت وغیرہ کلفتوں اور ماپ تول، دوئی وغیرہ شمار، آواز، لمس، صورت، ذائقہ اور بو وغیرہ گنوں سے مبرا ہونے کی وجہ سے اس کو نرگن کہتے ہیں۔ مثلاً پرمیشور علیم کل، محیط کل، حاکم مطلق اور مالک کل وغیرہ ہے۔ اس طرح (سگن) پرمیشور کی اپاسنا کی جاتی ہے اور اسی طرح وہ ایشور غیر مولود، بے جراحت غیر مجسم، شکل و صورت سے منزہ، جسم کے تعلق سے آزاد اور شکل، ذائقہ، بو، لمس شمار اور مقدار وغیرہ گنوں سے مبرا ہے یہی اس کی نرگن اپاسنا سمجھنی چاہیے۔ اس لئے جو جاہل لوگ ایسا خیال کرتے ہیں کہ جسم کے اختیار کرنے سے ایشور سگن اور جسم کے چھوڑ دینے سے نرگن ہو جاتا ہے۔ یہ وید اور شاستروں کی شہادت کے خلاف ہے۔ اور نیز عالموں کے علم و تجربہ کے برعکس ہے۔ اس لئے تمام آدمیوں کو ایسی فضول باتیں ہمیشہ چھوڑ دینی چاہئیں۔"

باب: 14

مکتی (نجات) کا بیان

بطریق بالا (1) پرمشور کی اپاسنا (عبادت) کرنے سے جہالت اور ادھرم یعنی پاپ کا چلن دور ہو جاتا ہے اور سچے علم و معرفت اور دھرم کی ترقی ہو کر جیو مکتی حاصل کرتا ہے۔ اس مضمون پر یوگ شاستر کے حوالے درج کیے جاتے ہیں۔"

1- بروئے درشن ہائے

"اودیا' اسمتا' راگ' دویش اور ابھنویش یہ پانچ کلیش (کلفتیں) ہیں۔" (یوگ درشن۔ ادھیائے 1- پاد 2- سوتر 3)

"ان میں سے اودیا (جہالت) باقی چار کلیشوں کی ماں ہے۔ جو علم سے بے بہرہ جیووں کو (جہالت کے) اندھیرے میں ڈالے اور جینے مرنے کے دکھ میں پھنسائے رکھتی ہے۔ مگر جب عالم اور نیک باطن عابد اس جہالت کو سچے علم سے دور کر دیتے ہیں۔ تب وہ مکتی کو نصیب ہوتے ہیں۔" (ایضا" سوتر 4)

پانچ کلیشوں سے چھوٹ جانا مکتی ہے

"فانی کو غیر فانی اور ناپاک کو پاک' دکھ کو سکھ اور اناتم (غیر ذی روح یا غیر ذی شعور) کو آتم (ذی روح یا ذی شعور) سمجھنا اودیا (جہالت) کہلاتی ہے۔" (ایضا" سوتر 5)

ذروں سے مل کر بنے ہوئے اجسام اور دنیاؤں کو غیر فانی سمجھنا اور ایشور جیووں اور دنیا کی علت مادی یعنی پرکرتی کریا (فعل) و فاعل' صفت و موصوف' دھرم (عرض) اور دھرمی (جوہر) جو غیر فانی اشیاء ہیں' اور جن کے درمیان دوامی تعلق ہے' ان کو فانی یا عارضی سمجھنا جہالت کا پہلا جزو ہے۔ بول و براز کے ظرف اور بدبو و غلاظت سے معمور جسم کو پاک سمجھنا یا تالاب' باولی' کنوئیں اور ندی وغیرہ کو تیرتھ یا پاک جگہ اور پاپ چھڑانے والا ماننا'

چرنامرت (وہ پانی جس میں پاؤں دھوئے گئے ہوں) پینا اور ایکادشی وغیرہ جھوٹے برت رکھ کر ناحق بھوک اور پیاس کی تکلیف سہنا' ملائم چیزوں کے چھونے اور حظ نفس میں مبتلا ہونے وغیرہ ایسی ناپاک باتوں کو پاک سمجھنا اور سچے علوم' راست گوئی' دھرم' نیک صحبت' پرمیشور کی عبادات' ضبط حواس اور عوام کو فائدہ پہنچانے' سب سے محبت کے ساتھ پیش آنے وغیرہ جیسے نیک اور پاک کاموں کو ناپاک سمجھنا جہالت کا دوسرا جزو ہے۔ اسی طرح نفس پرستی' شہوت' غصہ' لالچ' دنیا کی محبت' رنج' حسد اور دشمنی وغیرہ دکھ کی باتوں سے سکھ ملنے کی امید رکھنا اور ضبط حواس' بےغرض ہونا' دل کو قابو میں رکھنا' صبر و قناعت' تمیز نیک و بد' خوشی' پیار اور دوستی وغیرہ سکھ کی باتوں میں دکھ سمجھنا جہالت کا تیسرا جزو ہے۔ اسی طرح جڑ (غیر ذی روح یا غیر ذی شعور) کو چیتن (ذی روح یا ذی شعور) سمجھنا اور اس کے برعکس چیتن کو جڑ سمجھنا جہالت کا چوتھا جزو ہے ان میں پھنسے ہوئے جاہل ہمیشہ بندھن میں پڑے رہتے ہیں۔ اور جب تک علم کے ذریعہ سے جہالت کو دور نہیں کرتے۔ بندھن سے چھوٹ کر مکتی نہیں پا سکتے۔"

"جیو اور بدھی (عقل) کو ایک سمجھنا اور غرور و نخوت سے اپنے آپ کو بڑا سمجھنا وغیرہ اسمتا کہلاتی ہے۔" (یوگ درشن ادھیائے 1- پاد 2- سوتر 6)

سچے علم و معرفت سے غرور و نخوت وغیرہ دور ہو جاتے ہیں۔ پھر اس کے بعد گنوں کے حاصل کرنے کی طرف رغبت ہوتی ہے۔ "دنیا کی ظاہری راحت کی خواہش کو جس کا اثر سمرتی (حافظ) میں جنموں سے قائم ہے راگ کہتے ہیں۔" (ایضا" سوتر 7)

جب انسان کو یہ علم ہو جاتا ہے کہ ملاپ کا نتیجہ جدائی اور جدائی کا انجام ملاپ ہے اور عروج کے بعد زوال اور زوال کے بعد عروج ہوتا ہے۔ تب راگ یعنی ہوا و ہوس دور ہو جاتی ہے۔"

"جس چیز یا بات کو پہلے تجربہ کیا ہو (2) اس پر اور اس کی تدابیر پر غصہ آنا دویش کہلاتا ہے۔" (ایضا" سوتر 8) راگ کے دور ہونے پر یہ بھی جاتا رہتا ہے۔

"ہر جاندار چاہتا ہے کہ میں ہمیشہ جسم کے ساتھ قائم رہوں یعنی کبھی نہ مروں اس کو ابھنویش (خوف مرگ) کہتے ہیں۔ یہ عالم و جاہل اور ادنیٰ سے ادنیٰ جانور میں برابر پایا جاتا ہے۔" (ایضا" سوتر 9)

مرنے کا خوف پچھلے جنم کے تجربہ سے ہوتا ہے۔ اس سے گذشتہ جنم بھی ثابت ہوتا

ہے۔ کیونکہ چھوٹے چھوٹے کیڑے اور چیونٹی وغیرہ جاندار بھی ہمیشہ مرنے سے ڈرتے ہیں۔ جب جیو پرمیشور اور پرکرتی (دنیا کی علت مادی) کو غیر فانی اور ذروں سے مل کر بنی ہوئی اشیاء کے اتصال اور انفصال کو فانی سمجھ لیتا ہے۔ تب یہ کلیش بھی دور ہو جاتا ہے۔ ان کلیشوں کے دور ہو جانے پر جیو کی مکتی ہو جاتی ہے۔"

"جب جہالت وغیرہ کلفتیں دور ہو کر علم جیسے نیک اوصاف پیدا ہو جاتے ہیں۔ تب جیو تمام بندھنوں اور دکھوں سے چھوٹ کر مکتی کو حاصل کرتا ہے۔" (ایضا"- سوتر 25)

"وَیراگ یعنی پاپ کے چھوڑنے اور تمام کلفتوں اور عیبوں کی جڑ یعنی جہالت کے فنا ہونے سے مکتی حاصل ہوتی ہے۔" (یوگ درشن ادھیائے 1- پاد 3- سوتر 43)

"ستو۔ یعنی عقل اور پرش (یعنی جیو) دونوں کے بے لوث اور پاک ہونے سے مکتی نصیب ہوتی ہے۔" (ایضا"- سوتر 53)

"تمام عیبوں سے آزاد ہو کر جب آتما علم و معرفت کی طرف رجوع ہوتی ہے۔ تب چت کیولیہ موکش (نجات) کے سنکار (اثر و خیال) سے معمور ہو جاتا ہے۔" (یوگ درشن ادھیائے 1- پاد 4- سوتر 26)

"پرکرتی (علت مادی) کے ستو (عقل افزاء)' رج (متحرک یا جوش افزاء) اور تم (غفلت آور یا مجہول) گنوں (صفات) اور ان کے تمام مرکبوں سے پشارتھ (محنت و تدبیر) کے ساتھ چھوٹ کر جب آتما میں وگیان (علم و معرفت) اور شدھی (پاکیزگی) قائم ہو جاتی ہے اور جیو اپنی طبعی یا ذاتی قوتوں اور صفات میں قائم ہو کر پرمیشور کی بے عیب ذات پاک کی معرفت سے معمور' اس کے نور سے منور' راحت اعلیٰ سے مسرور ہو جاتا ہے' تب اسے کیولیہ موکش کہتے ہیں۔" (یوگ درشن ادھیائے 1- پاد 4- سوتر 34)

"اب اسی مضمون پر نیائے شاستر کے حوالے درج کئے جاتے ہیں۔"

"متھیا گیان یعنی جہالت کے دور ہونے سے جیو کے تمام دوش (عیب) دور ہو جاتے ہیں۔ پھر عیب کے دور ہونے سے ادھرم اور نفس پرستی وغیرہ کا خیال دور ہو جاتا ہے۔ جس کے دور ہو جانے سے پھر جنم نہیں ہوتا۔ اور جنم کے نہ ہونے سے تمام دکھ بالکل معدوم ہو جاتے ہیں۔ دکھوں کے مٹ جانے سے موکش یعنی پرمیشور کے قرب میں پرم آنند (راحت اعلیٰ) حاصل ہوتا ہے۔ اسی کو موکش کہتے ہیں۔" (نیائے درشن ادھیائے 1- آہنک 1- سوتر 2)

"سب قسم کی رکاوٹیں یعنی مرادوں یا خواہشوں کے پورا نہ ہونے اور دوسرے کی تابعداری کو دکھ کہتے ہیں۔" (ایضا" سوتر 21)

"دکھ کے بالکل (3) مٹ جانے اور پرمیشور کی ذات عین راحت میں آنند پانے کو موکش کہتے ہیں۔" (ایضا" سوتر 22)

"ویاس جی کے والد واوری آچاریہ (پراشرجی) ایسا مانتے ہیں کہ جیو مکتی کے اندر شدھ (پاک) من (دل) کے ساتھ پرمیشور کے پرمانند (راحت اعلیٰ) میں رہتا ہے۔ اور اندریاں (حواس) وغیرہ اور کوئی شئے نہیں رہتی۔" (ویدانت درشن ادھیائے 4- پاد 4- سوتر 10)

ویاس جی کے شاگرد خاص جیمنی جی کا قول ہے کہ جس طرح موکش میں من رہتا ہے۔ اسی طرح شدھ یعنی نیک اور پاک ارادوں سے معمور کارن شریر (علت مادی صورت جسم) پران (نفس) وغیرہ اور نیز اندریوں (حواس) کی پاک قوت (4) قائم رہتی ہے۔" (ویدانت درشن ادھیائے 4- پاد 4- سوتر 11)

"وورین یعنی ویاس جی مکتیؔ میں بھاوٗ (قائم رہنا) اور ابھاوٗ (غائب ہونا) دونوں مانتے ہیں۔ یعنی ان کی رائے میں کلیش (کلفت) جہالت اور ناپاکی وغیرہ عیب بالکل زائل ہو جاتے ہیں۔ اور راحت اعلیٰ کے ساتھ ساتھ علم و معرفت پاکی وغیرہ تمام نیک گن قائم رہتے ہیں۔ مثلاً بان پرستھ آشرم (عالم صحرا نشینی) میں بارہ دن کا ورت کیا جاتا ہے۔ جس میں بہت تھوڑا کھایا جاتا ہے۔ جس سے بھوک قدرے رفع ہو جاتی ہے اور قائم بھی رہتی ہے۔ اسی طرح موکش میں پاک قوتیں قائم رہتی ہیں اور ناپاک قوتیں جاتی رہتی ہیں۔" (ایضا" سوتر 12)

"جب من (دل) پانچوں گیان اندریوں (قواء احساس باطنی) سمیت پرمیشور میں قائم ہو جاتا ہے اور بدھی (عقل) گیان کے خلاف کوئی حرکت نہیں کرتی اسی کو پرم گتی یعنی موکش کہتے ہیں۔" (کٹھ اپنشد- ولی 6- منتر 10)

"اندریوں کی پاکیزگی اور قرار کی حالت کو عالم یوگ کی دھارنا (یوگ کا چھٹا درجہ مانتے ہیں۔ جب انسان اپاسنا (عبادت) کے ذریعہ سے پرمیشور کو پا کر تمام عیبوں سے پاک ہو جاتا ہے۔ تب ہی وہ موکش کو نصیب ہوتا ہے۔ اپاسنا یوگ (عبادت الٰہی) پاکیزگی اور نیک اوصاف کو پیدا کرنے والا اور تمام ناپاکی' عیبوں اور کھوٹے گنوں کو دور کرنے والا ہے۔" (ایضا" منتر 11)

"جب انسان کا دل تمام برے کاموں کو چھوڑ کر پاک ہو جاتا ہے۔ تب وہ امرت یعنی موکش کو حاصل کر کے برہم کے ساتھ آنند میں رہتا ہے۔" (ایضا"۔ منتر 14)

"جب انسان کے دل کی گانٹھ یعنی جہالت وغیرہ کے تمام بندھن کٹ جاتے ہیں۔ تب وہ مکتی پاتا ہے اس لئے سب کو یہی ہدایت ہے کہ اس موکش کو حاصل کریں۔" (ایضا" منتر 15)

مکتی میں پاک قوتیں قائم رہتی ہیں

"جب موکش میں جسم اور آلات احساس نہیں رہتے۔ تب وہ جیو آتما حواس اور دل کی پاک قوتوں سے آنند کے کاموں کو دیکھتا اور بھوگتا ہے کیونکہ اس وقت اس کے حواس اور دل روشن و منور ہو جاتے ہیں۔" (چھاندوگیہ اپنشد' پرپاٹھک 8۔ کھنڈ 12۔ منتر 5)

"مکتی پائے ہوئے جیو برہم لوک یعنی پرمیشور کو پا کر اس کی اپاسنا (عبادت) کرتے ہوئے اسی کے سہارے رہتے ہیں اور جس مقام پر چاہتے ہیں جاتے ہیں۔ ان کے لئے کہیں رکاوٹ نہیں ہوتی۔ ان کے تمام ارادے پورے ہوتے ہیں اور وہ کسی بات میں ناکام نہیں رہتے۔ اس لئے جو انسان مذکورہ بالا طریق سے پرمیشور کو سب کا آتما جان کر اسی کی عبادت کرتا ہے وہ اپنی تمام مرادوں کو حاصل کرتا ہے پرجاپتی (پرمیشور) نے یہ ہدایت سب جیووں کے لئے (ویوں (5 میں) کی ہے۔" (چھاندوگیہ اپنشد۔ پرپاٹھک 8۔ کھنڈ 12۔ منتر 5)

"جو پرمیشور آتما کے اندر موجود اور دل کے حال کو جاننے والا اور منتظم کل ہے۔ اسی کو برہم کہتے ہیں۔ اور وہی امرت یعنی موکش سو روپ (عین نجات) ہے۔ وہ سب کا آتما ہے اور اس کا کوئی آتما نہیں۔ میں اس مخلوقات کے مالک و محافظ کے ہر جگہ پھیلے ہوئے دربار میں باریاب ہوں۔ میں اس دنیا میں پورے عالم براہمنوں اور شہزور کشتریوں اور اہل حرفت ویشیوں کے درمیان نامور ہوں۔ اے پرمیشور! میں نیک نامی میں نام پا کر آپ تک پہنچنا چاہتا ہوں۔ آپ اپنے فضل و کرم سے مجھے اپنے قرب میں قبول کیجئے۔" (ایضا" کھنڈ 14۔ منتر 1)

"مکتی کا راستہ نہایت لطیف ہے۔ اس کے ذریعہ سے تمام دکھوں سے باآسانی پار ہو سکتے ہیں۔ یہ راستہ قدیم ہے۔ مجھے یہ راستہ ایشور کی عنایت سے حاصل ہوا ہے۔ تمام عیبوں اور دکھوں سے آزاد صاحب عقل و ہوش برہم یعنی وید اور پرمیشور کو جاننے والے

انسان تدبیر و محنت سے تمام دکھوں کو مغلوب کر کے عین راحت برہم لوک یعنی پرمیشور کو پاتے ہیں۔" (شت پتھ براہمن کانڈ 14- ادھیائے 7- براہمن 4- کنڈ کا 8)

"اس مکتی کی حالت میں شکل (6) (سفید) نیل (آسمانی) پنگل (زرد) ہرت (سبز) اور لوہت (سرخ) گنوں والے مقامات (لوک) گیان (علم و معرفت) کے ذریعہ سے عیاں و روشن ہوتے ہیں۔ یہ موکش کا راستہ پرمیشور کا قرب حاصل ہونے پر ملتا ہے اور برہم کو جاننے والا پرنور و جلال یا پاک اور نیکوکار انسان ہی اس موکش کے سکھ کو پاتا ہے۔" (شت پتھ براہمن 14- ادھیائے 7- براہمن 4- کنڈ کا 9)

"وہ پرمیشور پران (نفس) کا بھی پران' آنکھ کی آنکھ اور کان کا کان اور ان کا ان یعنی باعث حیات اور من (دل) کا بھی من ہے۔ جو عالم اس کو ٹھیک جانتے ہیں وہ قدیم و پاک برہم کو پا کر موکش کے سکھ کو بھوگتے ہیں۔ اور وہ سکھ دل ہی سے بھوگا جاتا ہے اور اس میں سکھ کے سوائے اور کوئی دوسری چیز یعنی دکھ نہیں ہوتا۔" (ایضا" کنڈ کا' 18)

"جو شخص ایک کی بجائے کئی برہم (پرمیشور) مانتا ہے یا پرمیشور کو کئی چیزوں سے مرکب سمجھتا ہے۔ وہ بار بار مرنے اور پیدا ہونے کے دکھ میں پڑتا ہے۔ کیونکہ وہ پرمیشور ایک ہی ہے اور ہمیشہ عیب سے پاک اور محیط کل ہے۔ اس کو من (دل) ہی کے اندر دیکھ سکتے ہیں۔ کیونکہ وہ آکاش سے بھی زیادہ لطیف ہے۔" (ایضا"- کنڈ کا 19)

"پرمیشور ہر قسم کی ناپاکی یا پریشانی سے منزہ اور آکاش سے نہایت لطیف' غیر مولود اور قائم بالذات ہے۔ عارف لوگوں کو چاہئے کہ اس کی معرفت سے اپنی عقل کو روشن کریں۔ عارف اس برہم کے جاننے ہی سے براہمن کہلاتے ہیں۔" (ایضا" کنڈ کا 20)

"یاگیہ ولکیہ جی (گارگی کو مخاطب کر کے) فرماتے ہیں کہ اے گارگی! پرمیشور کو جاننے والے براہمن اس کو فنا' موٹے پن' پتلے پن' چھٹائی لالی' چکنائی' سایہ' اندھیرے' ہوا' آکاس' تعلق' آواز' لمس بو' ذائقہ' آنکھ' کان' دل' روشنی پران (نفس)' منہ خام' گوتر (خاندان)' بڑھاپے' موت' خوف' شکل' خلا' سمٹاؤ' تقدم' تاخر اندرون اور بیرون ان سب باتوں سے منزہ' مبرا اور موکش سو روپ (عین نجات) بتاتے ہیں۔ مجسم اشیاء کی طرح کوئی اس کو حاصل نہیں کر سکتا اور نہ وہ مثل اشیائے مجسم کسی کو محسوس ہو سکتا ہے۔ وہ حواس کے احاطہ سے باہر اور سب کا آتما ہے۔" (شت پتھ براہمن کانڈ 14- ادھیائے 6- کنڈ کا 8)

اس ہست مطلق، عین علم اور عین راحت وغیرہ صفات سے موصوف پرمیشور کو مکتی پائے ہوئے جیو ہی پا سکتے ہیں۔ اس کو پا کر جیو ہمیشہ سکھی رہتا ہے۔

"جو انسان مذکورہ بالا طریق سے گیان (علم و معرفت) کی یگیہ اور اپنے آتما کو پرمیشور کی نذر کرتا ہے۔ وہ مکتی پا کر موکش کے سکھ میں رہتا ہے۔ جو انسان اس طرح پرمیشور کے ساتھ مترتا (رابطہ و اتحاد) حاصل کرتے ہیں۔ ان کو اعلیٰ راحت (بھدر) حاصل ہوتی ہے۔ اور ان کے پران (بذریعہ پرانا یام) ان کی عقل کو روشن کرتے ہیں۔ اور مکتی پائے ہوئے جیو اس نئے مکتی پانے والے انسان کو اپنے قریب آنند میں رکھتے ہیں۔ وہ اپنے علم سے باہم ایک دوسرے سے محبت کے ساتھ ملتے اور ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں۔" (رگ 8-2-1- منتر 1)

"وہی پرمیشور ہمارا بندھو (دکھ کا مٹانے والا) اور جنتا (سب سکھوں کو پیدا کرنے والا اور پرورش کرنے والا) ہے۔ وہی ہماری سب مرادوں کو پورا کرنے والا اور تمام لوگوں دنیاؤں کو جاننے والا ہے۔ عالم موکش پا کر ہمیشہ اس میں آنند پاتے ہیں اور تیسرے دھام یعنی خالص ستو (نور علم) سے منور ہو کر ہمیشہ آزادی کے ساتھ سکھ میں رہتے ہیں۔" (یجر وید۔ ادھیائے 32- منتر 10)

باب:15

جہاز اور غبارہ وغیرہ کے علم کا بیان

مندرجہ ذیل منتروں میں علم صنعت (شلپ ودیا) کا بیان ہے۔

جہاز کی سواری اور اس کے فوائد

"جس شخص کو دولت حاصل کرنے کی خواہش ہو (مگر) وہ راحت و پرورش کے سامان یعنی دولت یا فتح کو حاصل کرنے کے لئے علم طبیعیات (پدارتھ ودیا) کے ذریعہ سے اپنی خواہش کو پورا کرے اس کو چاہئے کہ زمین سے پیدا ہونے والی لکڑی و لوہے وغیرہ اشیاء سے جہاز بنا کر آگ اور پانی کی طاقت سے سمندر میں چلائے اور اس کے ذریعہ سے مال و دولت پیدا کرے۔ اس طرح کرنے سے انسان کو اس قدر مال و دولت حاصل ہوتا ہے کہ وہ کبھی بھوکا نہیں مرتا۔ کیونکہ محنت کا ہمیشہ نیک نتیجہ ملتا ہے۔ اس لئے دوسرے براعظموں میں جانے کے لئے ہمیشہ بڑی تدبیر و محنت سے سمندر کے اوپر جہاز چلانے چاہئیں جہاز رانی کے لئے دو قسم کے سامان (اشون) کی ضرورت ہے۔ ایک دیو یعنی روشنی دینے والی چیزیں مثلاً آگ وغیرہ۔ دوسرے پرتھوی مئے یعنی زمین سے پیدا ہونے والی چیزیں مثلاً لوہا' تانبا' چاندی وغیرہ دھاتیں اور لکڑی وغیرہ کی اشیاء' ان دونوں سے جہاز وغیرہ سواریاں بنا کر دوسرے ملکوں میں آرام کے ساتھ آمدورفت کرنی چاہئے۔ راج پرش (سرکاری حکام) اور بیوپاریوں (تاجروں) اور نیز دیگر لوگوں کے آرام کے لئے جو جو بحری سفر کا ارادہ رکھتے ہوں بذریعہ جہاز سمندر میں آمدورفت قائم کرنی چاہئے۔ نیز سامان مذکورہ بالا سے اور بھی کئی قسم کی سواریاں مثل غبارہ وغیرہ کے تیار کرنی چاہئیں۔ انترکش (خلا بالائے زمین) میں سفر کرنے والوں کو ومان (غبارہ) بنانا چاہئے۔ اور اس طرح ہر انسان کو بڑی حشمت اور دولت حاصل کرنی چاہئے۔ جہاز پانی کے اثر سے بالکل محفوظ ہونے چاہئیں۔ یعنی ان پر نہایت چکنا روغن

کرنا چاہئے تاکہ ان کے اندر پانی نہ بھر جائے اس طرح زمین پر چلنے والی سواریوں کے ذریعہ سے خشکی پر اور پانی میں چلنے والے جہازوں وغیرہ کے ذریعہ سے پانی میں اور انترکش میں چلنے والی سواریوں کے ذریعہ سے ہوا کے اندر سفر کرنا چاہئے۔ گویا ہر سہ قسم کے سفر کے لئے مذکورہ بالا تین قسم کی سواریاں بنانی چاہئیں۔" (رگ وید۔ اشٹک 1۔ ادھیائے 8۔ ورگ 8۔ منتر 3)

"تگر۔" تج مصدر سے علامت رک ایزاد کر کے بنتا ہے۔ تج کے معنی ہنسا (مارنا)، بل (طاقت ہونا یا زور کرنا)، آوان (لینا) اور نکیتن (مکان میں بسنا) ہے۔ اس لئے تگر سے وہ شخص مراد ہے۔ جو دشمن کو مار کر اور اپنی قوت بازو سے فتح پا کر مال و دولت حاصل کرے۔ اور بذریعہ سواری ایک مقام سے دوسرے مقام کو پہنچے۔

"اس منتر میں اوہتہ کی بجائے اوہتھ "تم آمدورفت کرو۔" آیا ہے۔ یعنی صیغہ کا بدل ہو کر بجائے غائب کے حاضر استعمال کیا گیا ہے۔"

لفظ "اشون" کی بابت چند حوالے درج کئے جاتے ہیں :-

لفظ اشون کی تشریح

"روشن اور لطیف دیوتاؤں یعنی حرارت اور ہوا کو اشون کہتے ہیں۔ ان میں سے حرارت یا بجلی اور دھنجے نام کی ہوا سب جگہ محیط ہے۔ آگ اور پانی کا نام بھی اشون ہے کیونکہ آگ روشنی کے ذریعہ سے اور پانی اپنے رس (ذائقہ) کے ذریعہ سے سب میں موجود اور سرایت کئے ہوئے ہے، اورن وابھ آچاریہ کی رائے ہے کہ تیزی اور حرکت پیدا کرنے والی ہوا، آگ اور پانی کو اشون کہتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ روشنی یا حرارت اور زمین کا نام اشون ہے۔ اور بعض اشون سے دن اور رات اور بعض لوگ سورج اور چاند مراد لیتے ہیں۔" (نرکت ادھیائے 12۔ کھنڈ 1)

حرارت سے تیزی پیدا کرنے کا بیان

اشون سے جربھری اور ترپھری مراد ہیں۔ جربھری سے (غبارہ وغیرہ) کو بھرنے والی یا اٹھانے والی چیزیں (یعنی آگ اور ہوا وغیرہ) اور ترپھری سے کاٹنے والی، ضرب کرنے والی، دھکا دینے والی یا خشکی و تری کی سواریوں میں حرکت یا رفتار کی تیزی کرنے والی چیزیں مراد ہیں۔ یعنی اس سے سمندر میں پیدا ہونے والے موتیوں کی مانند اونیج یعنی پانی سے پیدا

ہونے والی دو چیزیں متر (ہائیڈروجن) اور ورن (آکسیجن) یا بھاپ بھی مراد ہیں۔"

"تین رات دن میں پانی سے بھرے سمندر کے پار یا خشکی اور انترکش (خلا) میں سے دور دور پہنچانے والی نہایت تیز رفتار جہاز و غبارہ وغیرہ سواریاں بنانی چاہئیں۔ جو (پتنگ) سر توڑ تیزی سے چلیں۔ ان تین قسم کی جگہ (ہوا، پانی اور خشکی) میں جانے والی سو درجہ کی (یعنی نہایت تیز رفتار) سواریوں کے ذریعہ سے جن میں تیزی پیدا کرنے والے سولہ (16) اوزار یا حرارت پہنچانے کی نالیاں یا حرارت کے جمع رہنے کے خانے موجود ہوں تین قسم کے راستوں سے آرام کے ساتھ سفر کرنا چاہئے اس قسم کی سواریوں کا مصالحہ دو قسم کا ہوتا ہے۔ یعنی ایک حرارت پیدا کرنے والی آگ اور دوسری معدنیات ارضی۔ ان دونوں سے یہ سواریاں چلتی ہیں (یہاں بھی پہلے منتر کی طرح (اوبتہ) کی جگہ (اوبتہ) آیا ہے۔ یعنی اشٹادھیائی ادھیائے 3- پاد 1- سوتر 85 کے بموجب ویدوں میں صیغہ کا تغیر و تبدل ہو جاتا ہے۔ اس لئے یہاں اسی قاعدہ سے بجائے غائب کے حاضر آیا ہے۔"

"مہابھاشیہ کے مصنف نے بھی اس بارہ میں ایسا ہی لکھا ہے، الغرض خود رفتار سواریوں کے بیان میں زیادہ تر یہی دو قسم کی چیزیں کار آمد ہوتی ہیں اس طرح سواریاں بنا کر مال و دولت اور ہر قسم کا عمدہ سامان راحت حاصل ہوتا ہے۔" (رگ وید **اشٹک** 1- ادھیائے 8- ورگ 8- منتر 4)

"اے انسانو! مذکورہ بالا طریق سے بنائی ہوئی سواریوں کے ذریعہ سے سمندر یا انترکش (خلا) کے اندر جن میں سے گذرنے کے لئے جہاز یا غبارہ کے سوائے کوئی ٹھہرنے یا بیٹھنے یا پکڑنے کا سہارا نہیں ہے۔ اپنے کاروبار کے سرانجام کے لئے سفر کرو اور آگ اور پانی (اشون) کی قوت سے دولت و حشمت پیدا کرو۔ اس قسم کی سواریاں عمدہ اور اعلیٰ اصول پر بنائی ہوئیں تیز رفتار اور نہایت کار آمد ہوتی ہے۔ ان جہازوں میں سینکڑوں ارتر یعنی چپو یا سمندر میں ٹھہرنے کے لئے آہنی لنگر اور زمین پر یا ہوا میں ٹھہرنے یا موڑنے کی کل اور پانی کی تھاہ لینے کا آلہ ہونا چاہئے۔ یہ ارتر خشکی پر چلنے والی سواریوں اور نیز ہوا میں اڑنے والے غباروں میں لگانے چاہئیں اور تینوں قسم کی سواریاں سینکڑوں کلوں اور جوڑوں سے نہایت عمدہ اور مضبوط بنانی چاہئیں اور ان کے ذریعہ سے ہمیشہ پائیدار رہنے والی دولت و حشمت حاصل کرنی چاہئے۔" (رگ وید۔ **اشٹک** 1- ادھیائے 8- منتر 8)

بھاپ کا بیان

"جس ذریعہ سے سامان راحت حاصل ہو سکتا ہو۔ انسان کو ہمیشہ اسی کے لئے کوشش کرنی چاہئے۔ آگ اور پانی کے ذریعہ سے جو سفید رنگ کی بھاپ (اشو) پیدا ہوتی ہے۔ علم صنعت کے استاد (شلپ ودیا ود) اس کے ذریعہ سے مذکورہ بالا سواریوں میں رفتار کی تیزی پیدا کرتے ہیں۔ ان سے ہمیشہ بڑا بھاری سکھ حاصل ہوتا ہے۔ یہ قوت آگ اور پانی کے ذریعہ سے پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے انسان کو ان سے پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہئے۔ ان کی یہ طاقت جو سکھ دینے والی اور قوت پیدا کرنے والی ہے۔ قابل استعمال ہے۔ اس میں بڑی بڑی خوبیاں ہیں۔ جن کا بیان کرنا اور دوسروں کو سکھانا انسان کا فرض ہے۔ اس کے ذریعہ سے دوسروں کو فائدہ پہنچانا چاہئے۔ (یہاں لٹ (فعل حال) کی بجائے لنگ (مضارع) آیا ہے) آگ نہایت تیز حرکت پیدا کرنے والی اور سواریوں کو نہایت تیزی سے چلانے والی (پیڈوا) ہے (نگھنٹو ادھیائے 1- کھنڈ 14 میں پیدو پتنگ (تیز رفتار) اور اشو (زود رو) کا مترادف آیا ہے) اس تیز حرکت پیدا کرنے والی حرارت کا علم آریہ یعنی اہل تجارت و حرفت (ویشیوں) اور اہل مقدرت لوگوں کو ضرور حاصل کرنا چاہئے۔ (**اشٹادھیائی** میں لفظ آریہ کے معنی سوامی (مالک) اور ویش بتائے ہیں۔") (رگوید- **اشٹک** 1- ادھیائے 8- ورگ 9- منتر 1)

"خوش رفتار سواریوں میں فولاد کے برابر مضبوط چکروں یا پہیوں کے تین مجموعے رفتار میں تیزی پیدا کرنے کے لئے رکھنے چاہئیں۔ جن میں تمام کلیں اور اوزار لگے رہیں۔ اسی طرح علم صنعت کے عالموں کو تین ستمبھ (مستول یا ستون) بنانے چاہئیں۔ جن کے سہارے تمام سامان اور کلیں ٹھیک ٹھیک قائم رہ سکیں۔ تمام عالم اور اہل صنعت جانتے ہیں کہ ان سواریوں سے امن، حفاظت، سکھ اور جملہ مقاصد پورے ہوتے ہیں۔ ان سواریوں کی رفتار کا مدار آگ اور پانی ہی پر ہے۔ اس کے بغیر یہ سواریاں نہیں بن سکتیں۔ (ان کے ذریعہ سے وہ تیزی پیدا ہو سکتی ہے کہ) تین دن رات میں کہیں سے کہیں کالے کوسوں دور پہنچا دیویں۔" (رگ وید- **اشٹک** 1- ادھیائے 3- ورگ 4- منتر 1)

جہاز وغیرہ بنانے کا مصالحہ اور اندرونی تفصیل

اب یہ بیان کرتے ہیں کہ زمین سمندر اور انترکش (خلا) میں سفر کرنے کے لئے جو سواریاں بنائی جائیں۔ وہ کس قسم کی ہونی چاہئیں؟

"ان کو لوہے، تانبے اور چاندی وغیرہ تین دھاتوں سے بنانا چاہئے۔ اور وہ ایسی تیز رو ہونی چاہئیں۔ جس طرح آتما اور من (دل) تیز پرواز ہیں۔ کلوں کے ذریعہ سے تحریک پا کر ہوا اور آگ ان سواریوں کو سریع الحرکت بنا دیتی ہیں۔" (رگوید- اشٹک 1- ادھیائے 3- ورگ 5- منتر 7)

جہاز کو بہت وسیع اور مستول لنگر اور کیل کانٹے سے درست بنا کر آگ کے گھوڑے کے ذریعہ سے بحر ذخار کے پار لے جانا چاہئے مذکورہ بالا تینوں قسم کی سواریوں میں حرکت کی تیزی پیدا کرنے کے لئے اند یعنی پانی اور بھاپ کو باقاعدہ استعمال کرنا چاہئے تاکہ وہ نہایت تیز رفتار ہو جائیں۔" (رگوید- اشٹک 1- ادھیائے 3- ورگ 34- منتر 8)

"اند پانی کا مترادف ہے۔" (نگھنٹو- کھنڈ 12)

"اند اندر مصدر سے اہ علامت ایزاد کر کے اور پہلے حرف یعنی کو سے بدل کر بنتا ہے۔ جو چیزوں کو مرطوب کرے۔ اسے اندو کہتے ہیں یعنی پانی اور چاند۔" (ان آدکوش پاد 1- سوتر 12)

"اے انسانو! مذکورہ بالا تین قسم کی سواریوں میں دل یا ہوا کی طرح تیز رفتار پیدا کرنے کے لئے کلوں اور اوزاروں کے ذریعہ سے حرکت پیدا کرو یعنی ان میں پانی بھرو اور پھر حرارت کے ذریعہ سے بھاپ پیدا کرو۔ جس سے نہایت تیزی اور سرعت پیدا ہو۔" (رگوید- اشٹک 1- ادھیائے 6- ورگ 9- منتر 4)

"سمندر زمین اور انترکش (خلا) کے سفر کو طے کرنے کے لئے مختلف قسم کی سواریاں بنانی چاہئیں۔ مثلاً بحری سفر کے لئے متی (عقلمندوں) کو جہاز اور کشتیاں بنانی چاہئیں۔ جس طرح صاحب عقل و دانش سواریوں میں آگ اور پانی سے کام لیتے ہیں۔ اسی طرح ہم کو بھی کرنا چاہئے۔ انسان کو سمندر وغیرہ کے آر پار جانے کے لئے تدبیر و کوشش سے مذکورہ بالا قسم کی سواریاں بنانی چاہئیں۔" (رگ وید- اشٹک 1- ادھیائے 3- ورگ 34- منتر 7)

"متی میدھاوی یعنی صاحب عقل و فراست کا مترادف آیا ہے۔" (نگھنٹو- کھنڈ 15)

"اے انسانو! جب آپودسان یعنی جل پاتر (ظرف آب یا بائلر) کے نیچے لکڑی وغیرہ کی نہایت تیز آگ روشن کر کے حرکت کی تیزی پیدا کرنے والی اشو یعنی بھاپ کلوں میں گردش پیدا کرتی ہے۔ تب کرشن (معدنیات ارضی سے بنا ہوا یا کھینچنے والا) زمان (غبارہ) نہایت تیزی سے روشن آکاش کے اندر اڑتا ہے اور بڑی تیزی سے اوپر چڑھتا ہے۔"

(رگ وید- اشٹک 2- ادھیائے 3- ورگ 23- منتر 47)

"غبارہ میں 12 چکر ہونے چاہئیں۔ جن میں آرے لگے ہوئے ہوں اور جو تمام کلوں کو گھما دیں اور ان سب کے بیچ میں ایک چکر ہونا چاہیے۔ جس سے ان سب میں گردش پیدا ہو اور درمیانی اجزاء کو قائم رکھنے کے لئے بیچ میں تین کلیں (نبھتی) بنانی چاہئیں۔ ان میں تین تین سو شنکو (دندانہ یا پیچ) ہونے چاہئیں اور چلنے والی اور ٹھہرنے والی ساٹھ کلیں ہونی چاہئیں۔ الغرض اس میں مذکورہ بالا سب سامان رکھنا چاہیے۔ اس سامان کو کوئی کاریگر ہی جانتا ہے۔ سب کوئی اس کو نہیں سمجھ سکتے۔" (رگوید- اشٹک 2- ادھیائے 3- ورگ 24- منتر 48)

اس مضمون کے اور بہت سے منتر ویدوں میں موجود ہیں۔ جن کو یہاں موقع نہ ہونے کی وجہ سے نہیں لکھتے۔"

باب: 16

علم تار برقی کے اصول کا بیان

مندرجہ ذیل منتر میں علم تار برقی کے اصول کو بیان کیا ہے :-

بجلی کے گن اور آلہ برقی کے فوائد

"اے انسانو! اشون یعنی معدنیات ارضی اور حرارت سے بہت سے عالموں کے کام میں آنے والی نہایت اعلیٰ صفات سے بھرپور اور آگ کی خاصیت والی صاف دھاتوں سے پیدا ہونے والی بجلی کا شرارہ یا رو پیدا کرنا چاہئے۔ اور اس کو محکمہ جنگی کے کاروبار میں غیر موصل اشیاء کے ذریعہ سے (قابو میں کر کے) ہر قسم کے کام کے لئے استعمال کرنا چاہئے اور تار کے نیم (آلہ برقی) کو بنانا چاہئے اس بجلی میں ضرب کرنے اور حرکت دینے کی صفت ہوتی ہے اور اس سے بڑے بڑے عمدہ اور اعلیٰ کام نکلتے ہیں۔ یہ لڑنے والے دشمن کو شکست دینے اور اپنی فوج کے بہادروں کو فتح حاصل کرانے میں نہایت کارآمد ہے فوج کے لوگوں کا سب کام اسی سے چلتا ہے۔ سورج کی طرح دور بیٹھے ہوئے لوگوں کو حالات کی اطلاع پہنچانے کے لئے اشون یعنی معدنیات ارضی اور بجلی کو ٹھیک ٹھیک استعمال میں لانا چاہئے اور تار نیتر (آلہ برقی) کے استعمال سے ہمیشہ فائدہ اٹھانا چاہئے۔" (رگ وید۔ اشٹک 1- ادھیائے 8- ورگ 21- منتر 10)

باب: 17

علم طب کے اصول کا مختصر بیان

"مندرجہ ذیل منتر میں علم طب کے اصول کو بیان کیا ہے۔"

استعمال دوا اور پرہیز

"اے شافی مطلق پرمیشور! آپ کی نظر رحمت سے ہمارے لئے سوم وغیرہ تمام ادویات راحت اور شفا عطا کرنے والی اور مرض کو جڑ اکھاڑنے والی ہوں۔ ہمیں ان کا علم ہو۔

جل اور پران (آب و ہوا) ہمارے موافق ہوں اور پاپ یا خواہشات اور غصہ یا بیماری وغیرہ جو ہمارے دشمن ہیں اور جن پاپیوں یا بیماریوں وغیرہ سے ہم نفرت کرتے ہیں۔ ان کے لئے بھی مخالف اثر کرنے والی اور ان کو دفع کرنے والی اشیاء ہوں۔" (یجر وید۔ ادھیائے 6- منتر 22)

جو لوگ پرہیز کرتے ہیں۔ ان کے لئے دوائیں موافق اثر دینے والی اور دکھ مٹانے والی ہوتی ہیں۔ مگر جو لوگ بد پرہیزی کرتے ہیں ان کے لئے دوا دشمن کی طرح دکھ بڑھانے والی ہوتی ہے۔

اس طرح ویدوں میں بہت سے منتر ہیں۔ جن میں علم طب کے اصول بیان کئے گئے ہیں۔ چونکہ یہاں ان کا موقع نہیں ہے۔ اس لئے نہیں لکھتے۔ مگر جہاں جہاں ایسے منتر آئیں گے۔ ان کی مفصل تشریح اسی موقع پر تفسیر کے اندر کر دی جائے گی۔"

باب: 18

پنر جنم یعنی تناسخ کا بیان

"مندرجہ ذیل منتروں میں گذشتہ اور آئندہ کئی جنم ہونے کا بیان ہے۔"

اگلے جنم میں انسانی جسم اور سکھ ملنے کے لئے التجا

"اے پرانوں کے قائم رکھنے والے ایشور! ہم اگلے جسم میں ہمیشہ سکھ پاویں یعنی جب ہم پچھلے جسم کو چھوڑ کر اگلا آنے والا جسم اختیار کریں۔ تو اس جسم میں ہمیں پھر آنکھ اور پران ملیں (یہاں آنکھ اور پران تمثیلاً آئے ہیں۔ دراصل آنکھ سے تمام اندریاں اور پران سے تمام پران (انفاس) اور انتہ کرن بھی مراد ہیں) اے بھگون! ہمیں اگلے جنم میں تمام سامان راحت دیجیو..... ہم تمام جنموں میں سورج کی روشنی دیکھ سکیں اور اندر اور باہر آنے جانے والے پران سے بہرہ یاب ہوں اے سب کو عزیز رکھنے والے پرمیشور! ہم آپ سے یہی التجا کرتے ہیں کہ آپ کی رحمت سے ہمیں تمام جنموں میں سکھ ہی حاصل ہو۔"

(رگوید۔ اشٹک 8۔ ادھیائے 1۔ ورگ 23۔ منتو6)

"اے بھگون! آپ کی عنایت سے ہمیں پران، اشیاء خوردنی اور قوت ہر جنم میں حاصل ہوں۔ زمین، سورج، انترکش (خلا بالائے زمین) اور سوم (نباتات) ہمارے لئے پھر اگلے جنم میں زندگی دینے والے اور جسم کی پرورش کرنے والے ہوں۔ اے قوت عطا کرنے والے پرمیشور! ہمیں اگلے جنم میں پھر دھرم کا راستہ دکھائیو۔ ہمیں ہر جنم میں آپ کی رحمت سے ہمیشہ سکھ حاصل ہو، یہی آپ سے التجا ہے۔" (ایضاً" منتر 7)

"اے جگدیشور (مالک جہان)! مجھے اگلے جنم میں آپ کی عنایت سے علم وغیرہ نیک گنوں سے آراستہ من (دل) اور عمر، نیک خیالات سے پر اور پاک آتما اور آنکھ اور کان عطا ہوں۔ تمام دنیا کو نور یا بصارت چشم عطا کرنے والا پرمیشور جو مکر وغیرہ تمام عیبوں سے

پاک اور جسم وغیرہ کا محافظ' عین علم و راحت مطلق ہے۔ جنم جنم میں ہمیں پاپ کے کاموں سے بچائیو اور ہماری حفاظت کریو تاکہ ہم پاپ سے بچ کر ہر جنم میں سکھ پاویں۔" (یجروید ادھیائے 4- منتر 15)

"اے بھگون! مجھے ہر جنم میں تمام اندریاں (حواس) اور پرانوں کو قائم رکھنے والی آتما' قوت علم وغیرہ' عمدہ سامان' ایشور کی محبت اور جسم انسانی پا کر ہون وغیرہ کرنے کی عادت عطا ہو۔ اے مالک جہان! جیسے ہم پچھلے جنم میں زبردست یاد رکھنے والی قوت حافظ' عقل' عمدہ اور سڈول جسم اور حواس رکھتے تھے۔ ہمارے اس دوسرے جنم میں بھی ویسی ہی عقل اور ہر فعل کو انجام دینے کی قوت عطا ہو تاکہ ہم کسی قسم کی تکلیف یا مصیبت میں گرفتار نہ ہوں۔" (اتھروید- کانڈ 7- انوواک 1- ورگ 17- منتر 1)

جیو اپنے اعمال کے مطابق مختلف جونوں میں پڑتا ہے

"جو جیو پچھلے جنم میں جس قسم کے دھرم کے کام کیئے ہوتا ہے۔ انہیں کے مطابق اگلے جنموں میں بہت سے اعلیٰ اعلیٰ جسم حاصل کرتا ہے اور اسی طرح جو پاپ کے کام کیے ہوتا ہے۔ وہ اگلے جنم میں انسان کا جسم نہیں پاتا۔ بلکہ حیوان وغیرہ کا جسم پا کر دکھ بھوگتا ہے پچھلے جنم کے کیئے ہوئے پاپ اور پن کے مطابق سزا یا جزا پانے والا جیو پچھلے جسم کو چھوڑ کر ہوا' پانی اور نباتات وغیرہ اشیاء میں داخل ہو کر اپنے پاپ اور پن کے مطابق کسی جون میں پڑتا ہے۔ جو جیو ایشور کے کلام یعنی وید کو بخوبی جان اور سمجھ کر اس پر عمل کرتا ہے وہ مثل سابق پھر عالموں کا جسم پا کر سکھ بھوگتا ہے اور اس کے خلاف عمل کرنے سے تریک (یعنی حیوانات وغیرہ) کا جسم پا کر دکھ پاتا ہے۔" (اتھروید کانڈ 5- انوواک 1- ورگ 1- منتر 2)

"اس دنیا میں پاپ اور پن کا نتیجہ بھوگنے کے لئے دو راستے ہیں۔ ایک عارفوں یا عالموں کا اور دوسرا علم و معرفت سے غافل انسانوں کا (ان کو پتری یان اور دیویان بھی کہتے ہیں۔) ان میں سے پتری یان وہ ہے۔ جس میں جیو ماں باپ سے جسم حاصل کر کے پاپ اور پن کے عوض میں متواتر سکھ دکھ بھوگتا رہتا ہے یعنی بار بار جنم پاتا ہے۔ اور دیویان وہ ہے جس میں انسان موکش کے درجے کو حاصل کر کے مرنے اور پیدا ہونے کے جنجال یعنی دنیوی بندھن سے آزاد ہو جاتا ہے ان میں سے پہلے میں جیو اپنے کمائے ہوئے پن کے

پھل کو بھوگ کر پھر پیدا ہوتا ہے اور پھر مرتا ہے۔ (اور دوسرے راستہ پر چلنے سے دوبارہ پیدا نہیں ہوتا اور نہ مرتا ہے) میں نے یہ دو راستے سنے ہیں۔ یہ تمام دنیا انہیں دو راستوں پر چلی جا رہی ہے۔ اور متواتر ان راستوں سے آتی اور جاتی ہے۔ یعنی ہر وقت آواگون (آمدورفت) جاری ہے۔ جب جیو پچھلے جسم کو چھوڑ کر ہوا' پانی اور نباتات وغیرہ میں سے گذرتا ہوا باپ یا ماں کے جسم میں داخل ہوتا اور دوبارہ جنم پاتا ہے۔ تب وہ جیو جسم اختیار کرتا ہے۔" (یجر 19- 47)

اسی طرح نرکت کے مصنف نے بھی بار بار جنم ہونے کی بابت لکھا ہے کہ

"میں مرا ہوں اور پھر پیدا ہوا ہوں۔ اور پھر پیدا ہو کر پھر مرا ہوں۔ ہزاروں قسم کی جون میں پڑ چکا ہوں۔ قسم قسم کی غذائیں کھائیں اور مختلف پستانوں کا دودھ پیا۔ بہت سی مائیں دیکھیں اور بہت سے باپ اور دوستوں سے تعلق ہوا اوندھے منہ بڑی تکلیف میں حمل کے اندر رہا۔" (نرکت 13- 19)

پتنجلی منی جی اپنے یوگ شاستر میں اور ویاس جی اس کی شرح میں دوبارہ جنم ہونے کی تصدیق کرتے ہیں۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ

مرنے کا عالمگیر خوف تناسخ کی تصدیق کرتا ہے

"تمام جانداروں کو پیدا ہونے کے وقت سے ہی برابر مرنے کا خوف لگا رہتا ہے۔ جس سے اگلے اور پچھلے جنم کا ہونا ثابت ہے کیونکہ کیڑا بھی پیدا ہوتے ہی مرنے سے خوف کھاتا ہے عالموں کو بھی یہی خوف دامنگیر ہے۔ پس ثابت ہوتا ہے کہ جیو کئی جنم پاتا ہے اگر گذشتہ جنم میں مرنے کا تجربہ نہ ہوا ہوتا تو اس کا کوئی اثر یا خیال نہیں رہنا چاہئے تھا اور اثر یا خیال کے بغیر یادداشت بھی نہیں ہوتی۔ پھر پچھلی یاد کے بغیر مرنے سے کیوں خوف لگتا ہے؟ اس لئے ہر جاندار میں خوف مرگ کے دیکھنے سے اگلے اور پچھلے جنموں کا ہونا ثابت ہے۔" (پاتنجل یوگ شاستر ادھیائے 1- پاد 2- سوتر 9)

اسی طرح عالم و فاضل گوتم رشی نے نیائے درشن میں اور واتسیاین رشی نے اپنی شرح میں دوبارہ جنم ہونے کو مانا ہے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ

"پہلے جسم کو چھوڑ کر دوسرا جسم اختیار کرنا پریت بھاؤ کہلاتا ہے۔ پریت بھاؤ سے ایک جسم کو چھوڑنے (پریت) کے بعد پھر دوسرا جنم پا کر جیو کا دوبارہ جسم میں آنا (بھاؤ) مراد

ہے۔" (نیائے 1- سوتر 19)

انسان کا کمزور حافظہ پچھلے جنم کی بات یاد نہیں کر سکتا

"تناسخ کی بابت بعض لوگ جو ایک ہی جنم مانتے ہیں۔ یہ اعتراض کیا کرتے ہیں کہ اگر کوئی پچھلا جنم تھا تو اس کی یاد کیوں نہیں رہتی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ گیان نیتر (چشم ہوش) کھول کر دیکھنا چاہئے کہ اسی جسم میں پیدا ہونے کے وقت سے پانچ برس کی عمر تک جو جو سکھ یا دکھ ہوا ہے اور جو جو کام حالت خواب یا بیداری میں کئے ہیں۔ ان کی یاد نہیں رہتی۔ پھر پچھلے جنم کی بات یاد رہنے کا تو ذکر ہی کیا ہے؟

دکھ سکھ کے نشیب و فراز سے تناسخ ثابت ہے

سوال۔ اگر ایشور پچھلے جنم میں کئے ہوئے پاپ اور پن کے عوض کے اندر سکھ دکھ دیتا ہے تو ہمیں ان (اعمال) کا علم نہ ہونے سے ایشور نامنصف ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ اس سے ہماری درستی نہیں ہوتی۔"

جواب۔ علم دو قسم کا ہوتا ہے ایک پر تیکش (بدیہی) اور دوسرا انومانک (قیاسی) مثلاً ایک طبیب اور ایک علم طب سے ناواقف شخص کے جسم میں بخار پیدا ہو۔ ان میں سے جو طبیب ہے وہ علت و معلول اور دلیل سے بذریعہ قیاس بخار کے باعث کو جان لیتا ہے مگر دوسرا ناواقف شخص اس کو نہیں جان سکتا۔ لیکن وہ علم طب سے ناواقف شخص بھی بخار کے موجود ہونے سے اتنا ضرور جان لیتا ہے کہ میں نے کوئی بد پرہیزی کی ہے۔ کیونکہ وہ اس بات کو جانتا ہے کہ علت کے بغیر کوئی معلول نہیں ہوتا۔ اس لئے عادل و منصف ایشور پاپ اور پن کے بغیر کسی کو دکھ یا سکھ نہیں دیتا۔ دنیا میں سکھ اور دکھ کے نشیب و فراز کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ پچھلے جنم میں ضرور پاپ اور پن کئے ہیں۔"

اس مضمون کے متعلق ایک ہی جنم ماننے والوں کے اسی قسم کے اور بھی اعتراض ہوتے ہیں۔ جن کا جواب (1) ذرا غور کرنے سے بخوبی دے سکتے ہیں عقلمندوں کے لئے اتنا ہی کافی ہے، زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں کیونکہ اہل دانش ذرا سے اشارہ سے بہت کچھ سمجھ جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں کتاب کے بڑھ جانے کا بھی خوف ہے۔ اس لئے زیادہ نہیں لکھتے۔"

باب: 19

بیاہ کا بیان

اب بیان کے مضمون پر لکھا جاتا ہے:-

بیاہ کا مقصد

"اے کماری (کنواری جوان لڑکی)! میں اولاد حاصل کرنے کی غرض سے تیرا ہاتھ پکڑتا ہوں یعنی تیرے ساتھ بیاہ کرتا ہوں اور تیرا بیاہ میرے ساتھ ہوتا ہے۔ اے عورت! تو مجھ (اپنے خاوند) کے ساتھ عمر بسر کر۔ ہم دونوں بڑھاپے تک باہم مل کر رہیں اور ہمیشہ آپس میں محبت اور سلوک کے ساتھ رہتے ہوئے دھرم اور آنند حاصل کریں۔ قادر مطلق' عادل ومنصف' خالق جہان و کارساز عالم پرمیشور نے سرانجام کارخانہ داری کے لئے تجھے میرے ساتھ منسوب کیا ہے۔ اس امر میں تمام عالم گواہ ہیں۔ اگر ہم اس عہد کو توڑیں گے تو پرمیشور اور نیز عالموں کے سامنے سزاوار ہوں گے۔" (رگوید- اشٹک 8- ادھیائے 3- ورگ 27- منتر 1)

اصول خانہ داری

جس طریق سے مرد اور عورت کو بیاہ کے بعد مل کر رہنا چاہئے۔ اس کی نسبت ایشور ہدایت کرتا ہے کہ "اے زن و مرد! تم دونوں اس دنیا میں گرہ آشرم (خانہ داری) میں داخل ہو کر ہمیشہ سکھ کے ساتھ رہو اور کبھی باہم نفاق نہ کرو اور سفر میں باہر جانے کے وقت یا اور کسی طرح کبھی باہم جدا نہ ہوں۔ اسی طرح میری آشیرباد پا کر دھرم کی ترقی اور تمام دنیا کی بھلائی کرتے ہوئے میری بھگتی (اطاعت) میں مشغول ہو کر سکھ کے ساتھ عمر بسر کرو۔ اور اپنے گھر میں بیٹوں اور پوتوں کے ساتھ خوش رہو اور ہر قسم کے آنند کو حاصل کرو۔ اور ہمیشہ سچے دھرم پر قائم رہو۔" (رگوید- اشٹک 8- ادھیائے 3- ورگ 28- منتر 2)

اس سے یہ بھی پایا جاتا ہے کہ ایک عورت کا ایک ہی خاوند ہونا چاہیے اور اسی طرح ایک مرد کو ایک ہی عورت سے بیاہ کرنا چاہیے۔ یعنی مرد کو ایک سے زیادہ عورتوں کے ساتھ اور نیز عورت کو ایک سے زیادہ مرد کے ساتھ بیاہ کرنے کی ممانعت ہے۔ اس میں یہ دلیل ہے کہ

"وید کے منتروں میں مرد اور عورت کا لفظ واحد میں آیا ہے۔ ویدوں میں بیاہ کے مضمون پر اس قسم کے بہت سے منتر ہیں۔"

باب: 20

نیوگ کا بیان

"مندرجہ ذیل منتروں میں بیوہ عورت اور رنڈوے آدمی کے نیوگ کا ذکر ہے۔"

خاوند بیوی کو سفر میں ساتھ رہنا چاہئے

"اے بیاہے ہوئے مرد عورتو! تم دونوں رات کو کہاں ٹھہرے تھے؟ اور دن کہاں بسر کیا تھا؟ تم نے کھانا وغیرہ کہاں کھایا تھا؟ تمہارا وطن کہاں ہے؟ جس طرح بیوہ عورت اپنے دیور (دوسرے خاوند) کے ساتھ شب باش ہوتی ہے یا جس طرح بیاہا ہوا مرد اپنی بیاہتا عورت کے ساتھ اولاد کے لئے یکجا شب باش ہوتا ہے۔ اسی طرح تم کہاں شب باش ہوئے تھے؟" (رگوید اشٹک 7- ادھیائے 8- ورگ 18- منتر 2)

اس منتر میں مرد عورت کے باہمی سوال و جواب میں تشنیہ (1) کے آنے سے ثابت ہوتا ہے کہ ایک مرد کو ایک ہی عورت کرنی چاہئے۔ اور ایک عورت کو ایک ہی مرد سے بیاہ کرنا چاہئے۔ اور دونوں کو ہمیشہ آپس میں محبت سے رہنا چاہئے۔ اور کبھی جدا یا زناکاری میں جتلا نہ ہونا چاہئے۔"

لفظ "دیو" کی نسبت نرکت میں لکھا ہے کہ

"دیور دوسرے ور یعنی خاوند کو کہتے ہیں۔" (نرکت ادھیائے 3- کھنڈ 15)

نیوگ بیوہ اور رنڈوے کا اور بیاہ کنوارے اور کنواری کا ہوتا ہے

اس لئے بیوہ عورت کو دوسرے مرد کے ساتھ اور نیز ایسے مرد کو جس کی عورت مر گئی ہو بیوہ عورت کے ساتھ نیوگ کرنے کی اجازت پائی جاتی ہے۔ بیوہ عورت کا اولاد کے لئے صرف اسی مرد سے نیوگ ہونا چاہئے۔ جس کی عورت مر گئی ہو نہ کہ کنوارے لڑکے سے اور اسی طرح کنوارے لڑکے کا بیاہ بیوہ عورت کے ساتھ نہیں کرنا چاہئے۔ گویا کنوارے

لڑکے اور کنواری لڑکی کا ایک ہی بار بیاہ ہوتا ہے اور نیوگ صرف بیوہ عورت اور رنڈوے مرد کے مابین ہوتا ہے۔ ودج یعنی (براہمن کشتری اور ویش) پہلے تین ورنوں کو دوسری بار بیاہ کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

دوسری شادی صرف شودروں میں ہوتی ہے

دوبارہ شادی صرف شودوروں کے لئے بتائی گئی ہے۔ کیونکہ یہ ورن علم وغیرہ سامان سے بے بہرہ ہوتا ہے (اس سے یہ بھی پایا جاتا ہے کہ) نیوگ شدہ مرد عورت کو اولاد پیدا کرنے کے لئے اسی طرح برتاؤ رکھنا چاہئے۔ جس طرح بیاہے ہوئے عورت مرد کا باہمی برتاؤ ہوتا ہے۔

نیوگ بیاہ کی طرح برادری کے سامنے کیا جاتا ہے

"اے مرد! یہ بیوہ عورت اپنے خاوند کے مرجانے پر خاوند سے حاصل ہونے والے سکھ کی خواہش کرتی ہوئی تجھے اپنا خاوند قبول کرتی ہے اور نیوگ کے قاعدے سے تیرے ساتھ رہنا چاہتی ہے۔ تو اس کو قبول کر اور اس سے اولاد پیدا کر۔ یہ بیوہ عورت ویدوں میں بیان کئے ہوئے قدیم دھرم کو پالتی ہوئی بطریق نیوگ خاوند کرنا چاہتی ہے۔ اس لئے تو بھی اسے قبول کر اور اس بیوہ عورت سے اس وقت یا اس دنیا میں اولاد پیدا کر اور اس کو درون یعنی درویہ (مال و دولت) یا دریہ (نطفہ) عطا کر۔ گویا بطریق گربھا دھان اس سے ہم صحبت ہو۔" (اتھرووید کانڈ 18- انوواک 3- ورگ 1- منتر 1)

نیوگ کی اولاد

"اے بیوہ عورت! اپنے اس مرے ہوئے اصلی خاوند کو چھوڑ کر زندہ دیور یعنی دوسرے خاوند کو قبول کر۔ اس کے ساتھ رہ کر اولاد پیدا کر۔ وہ اولاد جو اس طرح پیدا ہو گی۔ تیرے اصلی خاوند کی ہو گی۔ جس کو تو نے بیاہ میں اپنا ہاتھ دیا تھا۔ اگر نیوگ کئے ہوئے خاوند کے لئے اولاد پیدا کرنے کی غرض سے نیوگ کیا ہے۔ تو اس صورت میں یہ اولاد اس کی ہو گی اور اگر اپنے لئے کیا ہے تو وہ اولاد تجھ بیوہ کی ہو گی۔ اے بیوہ عورت! تو اپنے اصلی خاوند کے مرنے پر کسی ایسے مرد کو بطریق نیوگ خاوند قبول کر جس کی بیاہتا عورت مرگئی ہو۔ اور اس طرح اولاد پیدا کر کے سکھ حاصل کر۔" (رگوید- منڈل 1- سوکت

18- منتر 8)

اب اس بارہ میں لکھا جاتا ہے کہ نیوگ سے کسے اولاد پیدا کرنی چاہئیں؟ اور کسے بار نیوگ کرنا چاہئے؟

اولاد کی تعداد

"اے دیریہ (نطفہ) عطا کرنے والے اصلی خاوند! تو اس بیاہتا عورت کو رتو دان (2) (ہمبستری) سے بامید کر اور اس کو صاحب اولاد اور ہر قسم کے اعلیٰ سے اعلیٰ سکھ سے بہرہ ور کر۔ اس بیاہتا عورت سے دس اولاد پیدا کر لے اس سے زیادہ ہرگز پیدا نہ کر۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایشور نے مرد کو صرف دس اولاد پیدا کرنے کی اجازت دی ہے۔

"اسی طرح اے عورت! تو اپنے بیاہے ہوئے خاوند سمیت گیارہویں خاوند تک نیوگ کر۔" (رگوید- اشٹک 8- ادھیائے 3- ورگ 28- منتر 5)

یعنی اگر اتفاق سے ایسی آفت یا مصیبت واقع ہو کہ خاوند مرتے چلے جائیں تو اولاد کے لئے بیوہ عورت دسویں خاوند تک نیوگ کرے اور اگر خواہش نہ ہو تو مرد یا عورت ایسا نہ کریں۔ (3)

"اب مختلف خاوندوں کی اصطلاحیں بیان کرتے ہیں۔"

نیوگ کے خاوند

اے عورت! تیرا پہلا جو بیاہا ہوا خاوند ہے وہ کنوارے پن کی صفت سے موصوف ہونے کی جہ سے سوم نامزد ہوتا ہے اور جو تیرا دوسرا نیوگ کا خاوند ہے اور جس کو تو بیوہ ہونے پر قبول کرتی ہے اس کی اصطلاح گندھرو ہے۔ کیونکہ وہ بھوگ (صحبت) کئے ہوئے اور اس سے واقف ہوتا ہے اور جس سے تو تیسری بار نیوگ کرتی ہے۔ اس کی اصطلاح اگنی ہے۔ کیونکہ جب وہ تجھ دو مردوں کی صحبت بھگتی ہوئی کے ساتھ نیوگ کرتا ہے تو اس کے جسم کی دھات اس طرح جل جاتی ہے، جیسے آگ میں ایندھن، اے عورت! چوتھے سے لے کر دسویں تک جس قدر تیرے خاوند ہیں۔ ان کی طاقت اور نطفہ معمولی ہوتا ہے۔ اس لئے وہ منش نامزد ہوتے ہیں اسی طرح عورتوں کی بھی (حلم اور دھرم وغیرہ نیک اوصاف سے بہرہ مند ہونے کی وجہ سے) سومیا اور علم موسیقی میں ماہر ہونے کی وجہ سے) گندھرودیا اور (حرارت یا جوش نفاس کی وجہ سے) آگناشی اور (عقل و تمیز یا مونس مرد ہونے کی وجہ

سے) منشیہ جا اصطلاحیں ہوتی ہیں۔ (رگوید- اشٹک 8- ادھیائے 3- ورگ 27- منتر 5)

"اے دیور (دوسرے خاوند) کی خدمت کرنے والی عورت! اور اے بیاہے ہوئے خاوند کی فرمانبردار بیوی! تو نیک اوصاف والی ہو (یعنی خاوند کو ہمیشہ سکھ دے اور اس کے ساتھ ہرگز ناچاقی نہ رکھ) تو گھر کے کاروبار میں عمدہ اصول پر عمل کر اور اپنے پالے ہوئے جانوروں کی حفاظت کر۔ اور عمدہ کمال و خوبی اور علم و تربیت حاصل کر۔ طاقتور اولاد پیدا کر اور ہمیشہ اولاد کی پرورش میں مستعد رہ! اے نیوگ کے ذریعہ سے دوسرے خاوند کی خواہش کرنے والی! تو ہمیشہ سکھ دینے والی ہو کر گھر میں ہون وغیرہ کرنے کی آگ کا استعمال اور تمام خانہ داری کے کاروبار کو دل لگا کر بڑی احتیاط سے کر۔" (اتھروید کانڈ 14- انوواک 2- منتر 18)

مندرجہ بالا منتروں میں مرد اور عورت کے لئے آپت کال (آفت یا مصیبت) کی حالت میں نیوگ کرنے کی اجازت (4) دی گئی ہے۔"

باب: 21

راجہ اور رعیت کے فرائض کا بیان

"مندرجہ ذیل منتروں میں راج دھرم (اصول جہانداری) کا بیان ہے۔"

تین سبھائیں سلطنت کا انتظام کریں

"جس طرح سورج اور چاند اپنی روشنی سے تمام مجسم اشیاء کو روشن کرتے ہیں۔ اسی طرح ماہ و خورشید کے برابر پر جاہ و جلال اور عدل و انصاف کے نور سے منور تین سبھائیں (پارلیمنٹ جیسے ادارے یا انجمنیں) سلطنت کو زینت دیتی ہیں۔ ان سبھاؤں کے ذریعہ سے رعایا جنگ میں فتح پا کر سکھ بھوگتی ہے۔ اصول جہانداری سے واقف کار سبھائیں تمام قلمرو کی مخلوقات کو سکھی اور رعیت کو دولت و حشمت سے مالا مال کرتی ہیں۔ (مذکورہ بالا تین سبھاؤں کے نام یہ ہیں:۔ راج آریہ سبھا (انجمن نظم و نسق سلطنت) جس میں خصوصاً مہمات سلطنت کا انصرام کیا جاتا ہے۔ آریہ دھرم سبھا (انجمن اشاعت علم) جس میں خصوصاً علم کی اشاعت اور ترقی کا انتظام کیا جاتا ہے آریہ دھرم سبھا (انجمن اشاعت دھرم) جس میں خصوصاً ودیا کی ترقی اور ادھرم کا انسداد بذریعہ اپدیش (ہدایت و نصیحت) کیا جاتا ہے۔ یہ تینوں سبھائیں باہم مل کر کل کاروبار سلطنت کو انجام دیتی ہیں اور ملک میں نہایت اعلیٰ انتظام اور عمدہ بندوبست کرتی ہیں۔ جس قلم رو میں یہ تین سبھائیں موجود ہوتی ہیں۔ اور ان میں دھرماتما (نیک نہاد) اور عالم لوگ معاملہ کے کھرے کھوٹے اور نیک بد یا حق و ناحق کی چھان بین اور تحقیقات کر کے اچھی باتوں کی ترقی اور اشاعت اور بری باتوں کی روک اور انسداد کرتے ہیں۔ اس قلمرو میں تمام رعایا ہمیشہ سکھی رہتی ہے اور جہاں ایک ہی شخص (مطلق العنان) بادشاہ ہوتا ہے۔ وہاں رعایا سخت تکلیف پاتی ہے۔ اس لئے ایشور ہدایت کرتا ہے کہ) میں دیکھتا ہوں کہ جہاں سبھاؤں کے ذریعہ سے سلطنت کا انتظام کیا جاتا ہے

وہاں رعایا بہت خوش و خرم رہتی ہے۔ جو شخص اپنے علم و یقین اور صدق دل سے سچائی اور انصاف پر عمل کرنے کا عہد کرتا ہے وہی صاحب علم شخص راج سبھا میں داخل ہونے کے لائق ہوتا ہے اور جو ایسا نہ کرے اس کو سبھا میں داخل نہیں کرنا چاہیے۔ مذکورہ بالا سبھاؤں میں گندھرو یعنی روئے زمین یا قلمرو کی حفاظت کرنے والوں کاروبار سلطنت میں ہوشیار وایوکیش یعنی ہوا کی طرح جاسوسوں کو سب جگہ پھیلا کر ہر مقام کی خبر رکھنے والوں اور قلمرو کے تمام حالات سے واقف کار شخصوں مثل شعاع آفتاب سچے انصاف کی روشنی سے دنیا میں اجالا کرنے والوں اور رعایا کے خیر اندیش دھرماتماؤں کو سبھا سد (اراکین انجمن) مقرر کرنا چاہیے نہ کہ ان کو جن میں یہ اوصاف نہ ہوں (ایشور کی یہ ہدایت سب کو ماننی چاہیے) (رگ وید۔ اشٹک 3۔ ادھیائے 2۔ ورگ 24۔ منتر 6)

"اے پرمیشور! تمام کاروبار سلطنت تیری ذات سے قائم ہے۔ تو ہی سلطنت کا انتظام کرنے والا ہے۔ اس لئے ہمیں بھی اپنی رحمت سے حفاظت رعایا اور انتظام جہانداری کی طاقت و لیاقت عطا کر۔ ہمارے درمیان کوئی شخص تیری ذات سے منکر نہ ہووے۔ ہمیں کبھی ذلت نصیب نہ ہو۔ ہم اس دنیا میں ہمیشہ راجیہ ادھکاری (حاکمان سلطنت) ہوں۔" (یجر وید ادھیائے 20۔ منتر 1)

براہمن اور کشتریہ باہم مل کر فرائض سلطنت انجام دیں

"جس ملک میں برہم یعنی وید اور ایشور کو جاننے والے براہمن اور شجاعت و استقلال وغیرہ صفات سے آراستہ کشتریہ صاحب علم اور باہم اتفاق رکھنے والے ہوتے ہیں۔ اس ملک کے لوگ پنیہ (نیکی یا سخاوت) اور یگیہ (رفاہ عام کے کام) کرنے والے ہوتے ہیں۔ جس ملک میں عالم لوگ پرمیشور کو مانتے ہیں اور اگنی ہوتر وغیرہ یگیہ کرتے ہیں۔ اس ملک کی رعایا خوشحال رہتی ہے۔" (یجر وید ادھیائے 20۔ منتر 25)

وید میں ایشور کا حکم ہے کہ:-

"اے سبھا دھیکشن (میر انجمن یا راجہ)! منور بالذات اور خالق جہان پرمیشور کی مخلوقات میں ماہ خورشید کے برابر جاہ و جلال اور اپنے دست قدرت سے رعایا کو پرورش کرنے والے! اے جان کو لینے اور بخشنے کی طاقت رکھنے والے، اے یمن اور آکاش میں رہنے والی تمام ادویات سے جملہ امراض عالم یا ظلم کی جڑ اکھاڑنے والے! میں (راج

پروہت یا سبھاسد) انصاف وغیرہ نیک گنوں کی ترقی اور کامل علم کی اشاعت کے لئے تیرا ابھشیک کرتا ہوں یعنی بطریق رسم تخت نشینی تیرے سر پر خوشبودار پانی کا چھینٹا دیتا ہوں۔ تجھے پرمیشور کی غیر متناہی قدرت اور علم و معرفت کے خزانہ سے جاہ و جلال اور عالمگیر میں حکومت اعلیٰ ناموری اور نیک سیرت حاصل کرنے اور فرائض سلطنت کو انجام دینے کے لئے مقرر کرتا ہوں۔" (یجروید ادھیائے 20- منتر 3)

"(راجہ کہتا ہے) "اے پرمیشور! آپ راحت مطلق ہیں۔ ہمیں بھی اچھے راج کے ذریعہ سے سکھی کیجئے۔ آپ عین مسرت ہیں۔ ہمیں بھی بذریعہ انتظام راج سبھا نہایت اعلیٰ سکھ اور سرور سے بہرہ مند کیجئے۔ ہم راحت دوام کے لئے آپ کی پناہ لیتے ہیں۔ آپ ہی ایسے راج کو دینے والے ہیں، جس میں سکھ ہو۔ اس لئے ہم آپ کی اپاسنا کرتے ہیں۔ اے سچ نامور! اے سچی خوشی کے مخزن اور سچی راحت عطا کرنے والے! اے سچائی کو ظاہر اور سچے راج کو ہمارے درمیان قائم کرنے والے ایشور! ہم آپ ہی کو اپنی راج سبھا (انجمن نظم و نسق) کا مہاراج ادھیراج مانتے ہیں۔" (یجروید- ادھیائے 20- منتر 4)

راجہ اور اراکین سبھا کا سراپا

سبھاد ھیکشن یعنی راجہ کو یہ سمجھنا چاہئے کہ "اقبال سلطنت بمنزلہ میرے سر کے ہے۔ اعلیٰ شہرت بمنزلہ منہ سچے انصاف کا اجالا بمنزلہ میرے سوئے سر اور ابرو کے ہے۔ پران یعنی پرمیشور یا جسم میں رہنے والی ہوا جو باعث حیات ہے وہ بمنزلہ میرے حاکم یا راجہ کے ہے موکش کا سکھ، برہم اور وید بمنزلہ میرے سمراٹ (شہنشاہ) کے ہیں۔ سچے علوم اور دیگر ہر قسم کے نیک گنوں کی افزائش و ترقی بمنزلہ آنکھ اور کان کے ہیں۔" (ایضا" منتر 5)

"اوپر جو راجہ کا مرقع کھینچا گیا ہے۔ وہی سراپا سبھاسدوں (اہالیان سبھا) کا سمجھنا چاہئے۔"

"اعلیٰ اقتدار و حکومت بمنزلہ میرے بازو کے ہے اور پاک علم سے بہرہ مند دل اور کان وغیرہ اندریاں (حواس) میرے ہاتھوں کی مانند پکڑنے کے آلات ہیں۔ اعلیٰ ہمت حوصلہ و استقلال میرا کام ہے۔ اور میرا راج میرے دل کی مثال ہے۔" (ایضا" منتر 7)

"میری قلمرو میری پشت ہے اور فوج اور خزانہ میری قوت بازو یا بمنزلہ پیٹ ہیں۔ رعیت کو آرام و راحت سے آراستہ و پیراستہ کرنا اور اس کو صاحب محنت و تدبیر بنانا بمنزلہ

میرے کولہے کے ہے۔ رعایا کو اصول تجارت اور علم ریاضی میں کامل و ماہر بنانا بمنزلہ میری ران اور کہنی کے ہے اور رعایا اور راج سبھا (انجمن نظم و نسق سلطنت) کے مابین میل ملاپ اور کلی اتحاد و اتفاق قائم رکھنا بمنزلہ میرے زانو کے ہے۔ الغرض مذکورہ بالا فعل میرے اعضاء کی مثال ہیں۔" (ایضا" منتر 8)

جس طرح انسان کو اپنے اعضاء کی محبت اور ان کی پرورش کا خیال ہوتا ہے۔ اسی طرح رعایا کی حفاظت اور پرورش کے لئے مذکورہ بالا باتوں کا خیال رکھنا واجب ہے۔

سلطنت کی بنیاد ایشور اور دھرم پر قائم ہو

"میں پرمیشور اس راج میں جہاں دھرم کی پابندی ہوتی ہے' قائم ہوتا ہوں۔ جس ملک میں علم اور دھرم کی ترقی اور اشاعت ہوتی ہے۔ وہ میرا مقام مالوف ہے۔ میں اس راج میں فوج کے گھوڑوں اور بیلوں کو قوت عطا کرتا ہوں۔ میں ان میں اور نیز تمام کائنات کے جزو جزو میں قائم ہوں۔ میرا قیام ہر آتما' پران (نفس) اور زبردست سے زبردست شئے' آکاش' زمین اور ہر یگیہ (نیک کام) میں ہے۔ میں سب جگہ محیط و بسیط ہوں۔ جو راجہ مجھ معبود کل کا سہارا لے کر فرائض سلطنت کو انجام دیتے ہیں۔ وہ ہمیشہ اقبال مند اور فتح نصیب ہوتے ہیں۔" (یجروید ادھیائے 20- منتر 10)

اس طرح حاکمان سلطنت کا فرض ہے کہ رعیت کی حفاظت اور پرورش کریں۔ اور عدل و انصاف اور علم سے کام لیں تاکہ ظلم و جہالت ملک سے کافور ہو۔"

"میں اس محافظ کائنات' صاحب جاہ و جلال' نہایت زور آور' فاتح کل' تمام کائنات کے راجا' قادر مطلق اور سب کو قوت عطا کرنے والے پرمیشور کو' جس کے آگے تمام زبردست بہادر سر اطاعت خم کرتے ہیں اور جو انصاف سے مخلوقات' حفاظت کرنے والا اندر (قادر مطلق پرمیشور) ہے' ہر جنگ پر فتح پانے کے لئے مدعو کرتا ہوں اور پناہ لیتا ہوں۔ وہ اعلیٰ دولت و حشمت کا عطا کرنے والا قادر مطلق ایشور ہمارے تمام کاروبار سلطنت میں امن و امان' فتح و نصرت اور خیر و عافیت قائم رکھے۔" (یجروید ادھیائے 20- منتر 50)

اراکین سبھا کے فرائض

"اے عالم و فاضل اراکین سبھا! تم بے نظیر اعلیٰ اصول جہانداری پر عمل اور علم غیر متناہی کی ترقی و اشاعت کرو۔ تمام کاروبار سلطنت کو سنبھالو۔ اور صاحب علم و تہذیب رعایا

کے درمیان عمدہ اور اعلیٰ راج کرو۔ اور ملک میں سورج کی روشنی کی مثال عدل و انصاف کا اجالا اور ظلم و تاریکی کا منہ کالا کرو۔ اپنے زیرِ سایہ کل رعایا کو پورا پورا سکھ پہنچانے کے لئے اس قلمرو کو دشمنوں سے خالی اور ہر قسم کے خلل سے پرامن کرو۔ نیک اصول جہانداری پر عمل کر کے قلمرو میں عروج و اقبال کو ترقی دو۔ وید کے علم سے ماہر اہالیان سبھا کے درمیان جو شخص اعلیٰ درجہ کے کمال و خوبی سے آراستہ اور تمام علوم سے پیراستہ ہو۔ اسی کو سبھاد ہیکشن (انجمن کا سربراہ یا راجہ) بناؤ۔ اے اہالیان سبھا! تم رعایا کو یہ امر ذہن نشین کراؤ کہ ہمارے اور تمہارے لئے جو بات راج سبھا (انجمن نظم و نسق) میں قرار پاتی ہے۔ وہی راجہ کی مثال ہمارے سر آنکھوں پر ہے اس لئے ہم اس نامور شخص کو جو مشہور و معروف ماں کا بیٹا ہے۔ بذریعہ ابھیشک (رسم تخت نشینی) سبھا دھیکشن (راجہ) قبول کرتے ہیں۔" (یجروید۔ ادھیائے 9۔ منتر 40)

"اندر (پرمیشور) کی عنایت سے سبھا کے انتظام میں ہمیشہ اعلیٰ فتح و کامیابی حاصل ہو اور کبھی شکست نصیب نہ ہو۔ راجہ ادھیراج پرمیشور روئے زمین کے راج یا ملکی سلطنتوں میں ہمارے درمیان اپنے سچے نور اور عدل و انصاف سے جلوہ گر ہو۔ وہ مالک جہاں ہر انسان کا معبود حقیقی ہمارا ممدوح و معظم' ملجا و ماویٰ اور مخدوم و مکرم ہے۔ اے مہاراج! راجاؤں کے راجا پرمیشور! آپ ہمارے راج میں بطریق احسن رونق افروز ہو جائیں اور آپ کے لطف و احسان سے ہم بھی اس عالمگیر حکومت میں ہمیشہ شرف و عزت پاویں۔" (اتھروید کانڈ 1۔ انوواک 10۔ ورگ 68۔ منتر 1)

"اے اندر (پرمیشور)! تو تمام دنیا کا مہاراج ادھیراج اور سب کی سننے والا ہے۔ ہمیں بھی اپنی رحمت سے ایسا ہی کر۔ اے بھگون! تو قائم بالذات اور مخلوقات کو من مانگا سکھ اور اقتدار عطا کرنے والا ہے۔ ہمیں بھی اپنا مرہون عنایت کر۔ اے خالق جہان! جیسے تو اعلیٰ صفات سے موصوف اور تمام بڑی سے بڑی سلطنتوں کی حفاظت کرنے والا اور مخلوقات کو سچے عدل و انصاف سے پرورش کرنے والا ہے۔ ہم بھی ویسے ہی ہوں۔ اے مہاراج ادھیراج پرمیشور! یہ قدیم اور اٹل راج دھرم سے معمور' لازوال اور گوناگوں تیرا ہی ہے۔ آپ کے فضل و کرم سے یہ ہمیں حاصل ہو (اس طرح التجا کرنے پر ایشور آشیرباد دیتا ہے کہ) میری پیدا کی ہوئی یہ تمام روئے زمین تمہارے تابع ہو۔" (ایضاً" منتر 2)

"اے انسانو! تمہارے آیدھ یعنی توپ۔ بندوق وغیرہ آتش گیر اسلحہ اور تیر کمان تلوار

وغیرہ ہتھیار میری عنایت سے مضبوط اور فتح نصیب ہوں۔ بدکردار دشمنوں کی شکست اور تمہاری فتح ہو۔ تم مضبوط، طاقتور اور کارہائے نمایاں کرنے والے ہو۔ تم دشمنوں کی فوج کو ہزیمت دے کر انہیں روگرداں و پسپا کرو۔ تمہاری فوج جرار و کارگذار اور نامی گرامی ہو تاکہ تمہاری عالمگیر حکومت روئے زمین پر قائم ہو۔ اور تمہارا حریف ناہنجار شکست یاب ہو اور نیچا دیکھے۔ مگر میری یہ آشیرباد انہیں لوگوں کے لئے ہے جو نیک اعمال اور خصال ہیں نہ کہ ان کے لئے جو عوام یعنی رعیت کے لوگوں پر ظلم و ستم کرنے والے ہیں۔ میں بدکردار ظالموں کو کبھی آشیرباد نہیں دیتا۔" (رگوید۔ اشٹک 1۔ ادھیائے 3۔ ورگ 18۔ منتر 2)

"راج سبھا اور رعایا کو چاہئے کہ صفات بالا سے موصوف مہاراج ادھیراج پرمیشور کو اور نیز ابھشکت (تخت نشین) سبھا دھیکشن (میرانجمن) کو راجہ سمجھیں اور اس کے جھنڈے کے نیچے جنگ میں شامل ہوں۔ فوج کے بہادر جوان بھی پرمیشور، سبھادھیکشن، سبھا اور اپنے سینانی (سپہ سالار) کے زیر حکم جنگ کریں۔" (اتھرووید۔ کانڈ 15۔ انوواک 2۔ ورگ 9۔ منتر 2)

"ایشور کل نوع انسان کے لئے ہدایت کرتا ہے۔"

"اے دشمنوں کو مارنے والے! اصول جنگ میں ماہر، بے خوف و ہراس، پرجاہ و جلال عزیز اور جوانمردو! تم سب رعایا کے لوگوں کو خوش رکھو۔ پرمیشور کے حکم پر چلو اور بد فرجام دشمن کو شکست دینے کے لئے لڑائی کا سرانجام کرو۔ (راجہ کہتا ہے) تم نے پہلے میدانوں میں دشمنوں کی فوج کو جیتا ہے۔ تم نے حواس کو مغلوب اور روئے زمین کو فتح کیا ہے۔ تم روئیں تن اور فولاد بازو ہو۔ اپنے زور و شجاعت سے دشمنوں کو تہ تیغ کرو تاکہ تمہارے زور بازو اور ایشور کے لطف و کرم سے ہماری ہمیشہ فتح ہو۔" (اتھرو 6۔ 10۔ 97۔ 3)

"اے سبھا کے دانشمند رکن یا اے پرمیشور! میری اور میری سبھا کی اچھی طرح حفاظت کر۔ (یہاں لفظ "میری" تمثیلاً آیا ہے۔ مراد یہ ہے کہ تمام انسانوں کی حفاظت کر) سبھا کے کاروبار میں ہوشیار صاحب عقل و تدبیر اراکین سبھا ہماری مذکورہ بالا تینوں سبھاؤں کی حفاظت کریں۔ اے معبود کل ایشور! جو سبھادھیکشن اور اراکین سبھا اصول جہانداری سے واقف ہیں وہی سکھ پاتے ہیں۔ اس طرح سبھا کی حفاظت کرتا ہوا، میں (راجہ) اور تمام لوگ سکھ سے لبریز سو برس کی عمر پاویں۔" (اتھرووید۔ کانڈ 19۔ انوواک 7۔ ورگ 55۔ منتر 6)

یہاں تک اصول جہانداری کا بیان اختصار کے ساتھ ویدوں کے مطابق لکھا گیا ہے۔
اب آگے اسی مضمون کو آیتریہ اور شتپتھ براہمن وغیرہ کتابوں کے مطابق اختصار سے لکھتے
ہیں۔"

اصول جہانداری کے دو پہلو

"راج سبھا کے معزز اراکین کو چاہئے کہ عالموں، دھرماتماؤں اور نیک منش انسانوں پر ہمیشہ لطف و مہربانی مبذول رکھیں۔ اور ان کو ہمیشہ سکھ دیں اور بدوں کا سخت تدارک کریں کیونکہ اصول جہانداری کے دو پہلو ہیں، ایک حلم و حمایت اور دوسرا سختی و سیاست یعنی کہیں وقت، موقع اور شئے (کی حیثیت) کے لحاظ سے حلم اختیار کرنا واجب ہے اور کہیں اس کے خلاف صورتوں میں حاکمان سلطنت کا یہ فرض ہے کہ بدوں کو سخت سزا دیں۔ اسی کا نام حفاظت رعایا ہے یعنی اصول جہانداری یا حفاظت رعایا کی یہی تعریف ہے کہ نیک کردار لوگوں پر مہربانی اور بدوں پر سختی کی جاوے اور نہایت لائق اور بہادر جوانوں کی فوج اور دیگر سامان ہر وقت مکمل رہے۔" حفاظت رعایا کا کام تمام کاموں سے اہم اور عظیم الشان ہے یہی سب کی پشت و پناہ، کمزوروں کی حفاظت کرنے والا ہے۔ اور اعلیٰ سکھ پیدا کرنے والا مذکورہ بالا طریق پر حفاظت رعایا کے ذریعہ سے انسان (راجہ) اصول سلطنت میں اصلاح و اسلوبی پیدا کر سکتا ہے اور اس کے خلاف عمل کرنے سے حفاظت رعایا میں بہتری پیدا نہیں ہو سکتی۔ حفاظت رعایا سب فرائض سے مقدم ہے۔ اس سے یجمان (یعنی رعایا کے لوگوں) اور نیز اراکین سلطنت کو حسب دلخواہ راحت حاصل ہوتی ہے۔ تمام دنیا میں بے غل و غش سکھ پھیلانے کا یہی ذریعہ ہے۔ پس حفاظت رعایا سے بڑھ کر کوئی کام نہیں ہے۔"

سلطنت سے متعلق براہمنوں اور کشتریوں کے فرائض

"برہم یعنی تمام علوم سے ماہر براہمن (ورن) پر حفاظت رعایا کا دار و مدار ہے۔ کیونکہ سچے علم کے بغیر حفاظت رعایا کی ترقی یا قیام ناممکن ہے۔ اور سچے علم کی قدر و منزلت کرنا راجنیہ یعنی کشتریہ یا سلطنت کا فرض ہے۔ کیونکہ اس کے بغیر علم کی ترقی یا حفاظت نہیں ہو سکتی۔ اس لئے علم اور انتظام سلطنت دونوں کے ذریعہ سے سلطنت میں سکھ کی ترقی ہو سکتی ہے۔"

"حاکمان سلطنت کو ہمیشہ پرہمت و حوصلہ اور حواس پر قابو پانے کا حامل ہونا چاہئے کیونکہ قوت و شجاعت اور حفاظت رعایا ہی کشتری کی صفت ہے۔ کشتریہ کا فرض ہے کہ قوت و شجاعت کے ساتھ فرائض سلطنت کو انجام دے اور رعایا کے عروج اور راحت کو مدنظر رکھے۔ اس کام کا فکر رکھنا اس کے لئے مقدم اور سب سے ضروری ہے۔" (آیتریہ براہمن پنچکا 8- کنڈ کا 2 و 3)

انسان کو چاہئے کہ ہمیشہ محنت اور کوشش کرتا رہے اور ایسا ارادہ رکھے کہ۔

"میں پرمیشور کی عنایت سے سبھا و حیکشن (میرانجمن) کا رتبہ حاصل کروں مانڈلک (ملک ملک) کے راجاؤں پر میری حکومت قائم ہو۔ تمام روئے زمین میرے زیر نگین ہو۔ میں دھرم اور انصاف سے سلطنت کی حفاظت کرتا ہوا اقبال و شوکت حاصل کروں۔ اپنی قوت بازو سے سلطنت فتح کروں۔ اور تمام راجاؤں کے درمیان اعلیٰ رتبہ اور شہرت پاؤں اپنی سلطنت عظیم کے قیام کے لئے عمدہ انتظام کروں۔ اور عالمگیر حکومت کا سکھ بھوگوں اور تسخیر عالم کر کے رعایا کو قابو میں رکھتا ہوا نہایت اعلیٰ درجہ کے عالموں سے (دربار کو) آراستہ کروں اور ہر قسم کے وصف و کمال اور عیش و راحت کو ترقی دیتا ہوا پھلوں اور پھولوں۔" (ایضا" کنڈ کا 6)

"اس پرمیشور کو تین چار بار نمسکار کر کے فرائض سلطنت کا انصرام شروع کرنا چاہئے جو سلطنت برہم یعنی پرمیشور کے حکم کے مطابق چلتی ہے وہ اعلیٰ ترقی عروج اور قوت حاصل کرتی ہے۔ اسی ملک میں بہادر لوگ پیدا ہوتے ہیں نہ کہ اس کے خلاف کسی دوسری سلطنت میں۔" (ایضا" کنڈ کا 9)

راجہ کیسا ہونا چاہئے؟

"تمام اراکین سبھا اور رعایا کے لوگوں کو مالک کل و معبود مطلق پرمیشور کے حکم کا فرمانبردار رہنا چاہئے۔ سب کو مل کہ ایسی تجویز اور کوشش کرنی چاہئے۔ کہ کبھی سکھ میں زوال نہ آئے اور نہ کبھی شکست رونما ہو۔ عالموں کے درمیان جو سب سے افضل' پرحوصلہ' بہادر' نہایت جفاکش و بردبار اور تمام اعلیٰ اوصاف سے موصوف' رعایا کو جنگ وغیرہ کی آفتوں سے پار اتارنے والا' فتح نصیب اور سب سے برتر و اشرف ہو بالیقین اسی شخص کو ابھیشک (رسم تخت نشینی) سے راجہ بنانا چاہئے۔ چونکہ صفات بالا سے موصوف

شخص کو تخت نشین کرنے سے اعلیٰ اقبال اور بہبود حاصل ہوتی ہے۔ اس لئے اس کو اندر کہتے ہیں۔" (آ یتریہ 8- 12)

"جو روئے زمین کی حکومت اور اعلیٰ سامان راحت کو پیدا اور حفاظت کرنے والا' کاروبار سلطنت میں ہوشیار اور سچے علم وغیرہ صفات سے موصوف' روشن دل' رعایا کی حفاظت کرنے والا' تمام راجاؤں پر سبقت اور حکومت حاصل کرنے والا' اعلیٰ بہبودی و حشمت سے اقبال مند' سلطنت کی حفاظت کرنے والا اور عظیم الشان سلطنت کا شہنشاہ مقرر کرنے کے لائق ہو اس صاحب مراد اور سب سے افضل انسان کو ہم ابھیشک کی رسم سے تخت نشین کریں۔ اسی قسم کے شخص کو تخت نشین کرنے سے سلطنت میں راحت اور امن پیدا ہوتا ہے۔ "چھندسی لنگ لنگ ڈ" کے بموجب اس منتر میں لفظ "اجنی" (پیدا ہوتا ہے) باوجود لنگ (مضارع) ہونے کے لٹ (فعل حال) کے معنی دیتا ہے۔ کل جانداروں کا پرشجاعت کشتری حاکم یعنی سبھاد ھیکش (میرانجمن) پاپی یا جرائم پیشہ رعیت کے لوگوں کو کھانے یا فنا کرنے' دشمنوں کے شہر کو غارت' بدوں کو قتل ویدوں کی حفاظت اور دھرم کی حمایت کرنے کے لئے پیدا ہوا ہے سبھا دھیکش (میرانجمن) وغیرہ کو پرمیشور کے حکم کے مطابق فرائض سلطنت ادا کرنے چاہئیں اور کسی انسان کو اس کے حکم کے خلاف کبھی کوئی ارادہ نہ کرنا چاہئے۔ بلکہ سب کو پرمیشور ہی کی اطاعت و عبادت کرنی چاہئے۔" (ایضا" کنڈ کا 14)

"جس انسان کو راج کرنے کی امنگ ہو وہ مذکورہ بالا تمام سامان حشمت و اقتدار سے سلطنت حاصل کرے۔ اور بطریق ابھیشک تخت نشین ہو کر حفاظت رعایا میں مشغول ہو۔ ایسا شخص تمام لڑائیوں میں فتح پاتا ہے اور سب جگہ فتح و کامرانی اور اعلیٰ لوک (سکھ یا مقام) کو حاصل کرتا ہے تمام راجاؤں میں شرف و عزت اور دشمنوں پر فتح پا کر خوشی اور دشمنوں کو زیر کر کے رعب حاصل کرتا ہے۔ اور اپنی مشیر و معاون سبھاؤں کے ذریعہ سے بطریق مذکور تسخیر عالم سے سامان راحت' حفاظت رعایا' پر رعب و داب اعلیٰ حکومت اور مہاراج ادھیراج کا درجہ حاصل کرتا ہے اور ملک کو فتح کر کے اس دنیا میں چکرورتی یعنی تمام روئے زمین کا شہنشاہ بن جاتا ہے اور جسم چھوڑنے کے بعد سورگ لوک یعنی عین راحت' قائم بالذات اور نور مطلق پرمیشور کو پا کر موکش کا سکھ اور تمام مرادیں حاصل کرتا ہے اس کی سب مرادیں بر آتی ہیں اور اسے موت اور بڑھاپا نہیں ستاتا جب کوئی جملہ صفات

حمیدہ سے موصوف کشتری حسب بالا حکومت و اقتدار حاصل کرتا ہے تب سبھا سد (اراکین سبھا) اس کو ہوتکیہ (عہد) دے کر ابھیشک کرتے ہیں اور سبھاد حیکش کے درجہ پر ممتاز کرتے ہیں۔ اس کی عملداری میں کوئی نامرغوب بات نہیں ہوتی۔" (آیتریہ براہمن۔ ہپچکا 8- کنڈکا 19)

"جب راج سبھا رعایا کی حفاظت کا قرار واقعی انتظام کرتی ہے۔ تب بڑی راحت پیدا ہوتی ہے۔ اس سے تمام جرائم بند ہو جاتے ہیں۔ اور رعایا امن و امان کے ساتھ رہتی ہے۔ اسی کو اعلیٰ اور عمدہ راج کہتے ہیں۔" (شت پتھ براہمن کانڈ 12- ادھیائے 8- براہمن 2)

"جو برہم یعنی وید اور پرمیشور کو جانتا ہے وہی براہمن ہوتا ہے اور جو حواس کو ضبط میں رکھنے والا عالم شجاعت وغیرہ صفات سے موصوف اور بہادر کاروبار سلطنت کو قبول کرتا ہے اس کو راجنیہ یعنی کشتری کہتے ہیں۔ ان براہمنوں اور کشتریوں کی باہمی اتحاد کوشش سے سلطنت میں اقبال و حشمت اور ہر قسم کا ہنر و کمال فروغ پاتا ہے۔ اس طرح فرائض سلطنت کو ادا کرنے سے اقبال میں کبھی زوال نہیں آتا۔ کشتری کی بہادری اور شجاعت یہی ہے کہ جنگ کرے۔ کیونکہ اس کے بغیر اعلیٰ دولت اور سکھ حاصل نہیں ہو سکتا۔" (شت پتھ براہمن کانڈ 13- ادھیائے 1- براہمن 5)

نگھنٹو ادھیائے 2- کھنڈ 17 میں سنگرام (جنگ) اور مہادھن (دولت عظیم) کو مترادف بتایا ہے۔ چونکہ جنگ سے بے شمار دولت حاصل ہوتی ہے۔ اس لئے کا نام مہادھن ہے۔ جنگ کے بغیر اعلیٰ عزت اور دولت کثیر حاصل نہیں ہو سکتی۔"

"سلطنت کی حفاظت کرنا ہی کشتریوں کی اشو میدھ یگیہ کہلاتی ہے۔" (شت پتھ براہمن کانڈ 13- ادھیائے 1- براہمن 6)

اس لئے گھوڑے کو مار (1) کر اس کے اعضاء سے ہوم کرنے کا نام اشو میدھ نہیں ہے۔

"جب مذکورہ بالا صفات سے موصوف راجنیہ یعنی کشتری شجاعت، عزت اور شہرت کے ذریعہ سے اپنا رعب و داب بٹھاتا ہے، تب اس کی حکومت روئے زمین پر بے خلل قائم ہوتی ہے۔ اس لئے کشتری بہادر، جنگجو، بے خوف، اسلحہ کے فن میں ہوشیار، دشمنوں کو فنا کرنے والا اور خشکی تری اور انترکش (خلا) میں سفر کرنے کی سواریاں رکھنے والا ہو،

ہے۔ جس سلطنت میں ایسے کشتری پیدا ہوتے ہیں۔ اس میں کبھی خوف یا دکھ پیدا نہیں ہوتا۔" (شت پتھ براہمن کانڈ 13- ادھیائے 1- براہمن 9)

علم وغیرہ اعلیٰ گنوں والی نیتی (اصول) ہی کو راشٹر (سلطنت) کہتے ہیں۔ حکومت اور اقبال ہی سلطنت کا بھار (بیخ و بنیاد) ہے اور شری (اقبال) سلطنت کا مرکز ہے۔ کشیم (یعنی حفاظت مال و جان) سلطنت میں بے خلل امن قائم رہنے کا ذریعہ ہے۔ پرجا (یعنی ویش) سلطنت میں گبھہ (صاحب دولت) ہوتے ہیں اور سلطنت کو پس (عصا) کہتے ہیں۔ اس لئے سلطنت کا تمام کاروبار رعیت کے ہاتھ میں ہے۔ راجہ رعیت سے معقول معاملہ اور محصول اور ان کی عمدہ عمدہ چیزوں کو لیتا ہے۔ جہاں شخصی حکومت ہوتی ہے اور کوئی سبھا (پارلیمنٹ یا انجمن) نہیں ہوتی وہاں رعیت ہمیشہ تکلیف پاتی ہے۔ اس لئے ایک شخص کو ہرگز راجہ نہیں بنانا چاہئے کیونکہ اکیلا شخص فرائض سلطنت کو بخوبی انجام نہیں دے سکتا بلکہ سبھا کی مدد سے ہی سلطنت کا انتظام ہو سکتا ہے۔

شخصی حکومت سے رعیت پر ظلم ہوتا ہے

جہاں راجہ مطلق العنان ہوتا ہے وہاں کی سلطنت رعیت کو کھا جاتی ہے اور بڑا ظلم ہوتا ہے۔ کیونکہ مطلق العنان راجہ اپنے آرام کے لئے رعیت کے عمدہ عمدہ سامان معیشت کو لے کر اس پر ظلم کرتا ہے۔ پس شخصی حکومت رعیت کے لئے آفت ہے جس طرح گوشت خوار (یا قصائی) موٹا تازہ جانور دیکھ کر اس کو مارنے کی نیت کرتا ہے اسی طرح مطلق العنان راجہ بھی یہی چاہتا ہے کہ کوئی بڑھنے نہ پائے' وہ حسد کے مارے رعیت کے کسی شخص کی آسودگی یا عروج کو نہیں دیکھ سکتا اس لئے سبھا کے انتظام سے کاروبار سلطنت کا انصرام کرنا بہتر اور مناسب ہے۔" (شت پتھ براہمن کانڈ 13- ادھیائے 2- براہمن 3)

اس قسم کے اصول سلطنت کو بیان کرنے والے منتر ویدوں میں بہت سے ہیں۔

باب: 22

ورن اور آشرم کا بیان

ورن

ورن (1) کا مضمون "براہمن اس پرش کے بمنزلہ مکھ" الخ منتر میں آ چکا ہے اب یہاں اس مضمون کو مفصل بیان کرتے ہیں۔

"لفظ "ورن" "ورنوتی" بمعنی "قبول کرتا ہے" سے نکلا ہے۔" (نرکت ادھیائے 2۔ کھنڈ 3)

"اس لئے جو چیز قبول کی جاوے یا قبول کرنے کے لائق ہو اور جو گن (صفات) اور اعمال کے لحاظ سے مانا یا قبول کیا جاتا ہے اس کو ورن کہتے ہیں۔"

"برہم یعنی وید کو جاننے اور پرمیشور کی اپاسنا (عبادت) کرنے والا اور علم وغیرہ اعلیٰ صفات سے موصوف شخص براہمن نامزد ہوتا ہے۔ اسی طرح جو شخص صاحب اقتدار و حکومت، دشمنوں کو فنا کرنے والا، جنگجو اور حفاظت رعایا میں مستعد ہو وہی کشتریا "کشتریہ کل" یعنی کشتریہ خاندان والا ہوتا ہے۔" (شت پتھ براہمن کانڈ 5۔ ادھیائے 1۔ براہمن 1)

"متر (سب کو سکھ دینے والا) اور ورن (اعلیٰ صفات سے موصوف اور نیک) ہونا یہ دو صفتیں کشتری کے دو باوز کی مثال ہیں یا حوصلہ اور قوت یہ دو کشتری کے بازو ہیں۔" (شت پتھ کانڈ 5۔ ادھیائے 4۔ براہمن 3)

"رعایا کو پران (جان کی امان) یا آنند (راحت) بخشنے سے کشتری کی قوت ترقی پاتی ہے۔ اس کے تیر ہمیشہ آتش فگن یا مشہور و معروف ہونے چاہئیں" (یہاں لفظ تیر تمثیلاً آیا ہے دراصل کل اسلحہ سے مراد ہے)۔ (شت پتھ براہمن کانڈ 5۔ ادھیائے 4۔ براہمن 4)

آشرم

آشرم (2) بھی چار ہوتے ہیں۔ برہم چریہ۔ گرہستھ۔ بان پرستھ اور سنیاس۔
برہم چریہ آشرم میں سچا علم اور نیک تربیت حاصل کرنی چاہئے۔
گرہستھ آشرم میں نیک چلنی سے رہنا یا نیک کام کرنا اور راحت دنیوی کا سامان حاصل کرنا چاہئے۔
بان پرستھ میں خلوت گزینی، پرمیشور کی اپاسنا، تحصیل علم اور عاقبت یا انجام کی فکر کرنی چاہئے۔ اور سنیاس یعنی ترک دنیا کر کے پرمیشور اور موکش یعنی راحت اعلیٰ کو حاصل کرنے کی تدبیر کرنا اور سچی نصیحت اور ہدایت سے سب کو سکھ پہنچانا چاہئے۔ الغرض ان چار آشرموں کے ذریعہ سے دھرم، ارتھ (دولت)، کام (مراد) اور موکش (نجات) کو حاصل کرنا واجب ہے ان میں سے خصوصاً برہم چریہ میں سچے علم اور نیک تربیت وغیرہ اوصاف کو بخوبی حاصل کرنا چاہئے۔

اب برہمچریہ کے متعلق ویدوں کے حوالے درج کئے جاتے ہیں۔

"آچاریہ یعنی علم پڑھانے والا برہمچاری کو "اپ نین" یعنی علم پڑھنے کا پختہ برت (عہد) کرا کر اپنی گربھ یعنی "حفاظت" اور سپردگی میں لیتا ہے اور تین رات اور دن تک اس کو اپنی زیر نظر (3) رکھتا ہے۔ اس کو ہر قسم کی ہدایت و نصیحت کرتا ہے۔ پڑھنے کا طریقہ بتلاتا ہے۔ اور جب علم کو پورا کر کے عالم ہو جاتا ہے تب دیو یعنی عالم اس علم میں نام پائے ہوئے کو دیکھنے کے لئے آتے ہیں اور بڑی خوشی سے اس کو عزت بخشتے ہیں اور اس کی یوں تعریف و توصیف کرتے ہیں کہ "ایشور کی عنایت سے تو ہمارے درمیان بڑا صاحب قسمت اور کل نوع انسان کو فائدہ پہنچانے کے لئے عالم پیدا ہوا ہے۔" (اتھرو وید۔ کانڈ 11۔ انوواک 3۔ ورگ 5۔ منتر 3)

"برہمچاری زمین، آکاش یا عالم نور اور انترکش (خلا بالائے زمین) کو بھرپور کرتا ہے یعنی اپنے علم اور ہوم کے ذریعہ سے مقامات مذکور میں رہنے والے جانداروں کو راحت پہنچاتا ہے اور اگنی ہوتر میکھلا (تجرد کا نشان یعنی لنگر کا رسی یا ڈور) اور برہمچریہ کے نشانات سے مزین ہو کر محنت کرتا ہے اور دھرم پر چلنے، پڑھانے اور اپدیش (ہدایت و نصیحت) کرنے سے تمام جانداروں کو قوت اور سکھ پہنچاتا ہے۔" (ایضاً۔ منتر 4)

"جو برہم یعنی ایشور اور وید کو حاصل کرنے میں مصروف ہوتا ہے اسے برہمچاری کہتے ہیں۔ برہمچاری نہایت سخت محنت کے ساتھ وید اور ایشور کا علم حاصل کرتا ہوا سب

آشرموں میں ممتاز اور تمام آشرموں کا زیور بن جاتا ہے۔ دھرم کی پابندی سے اعلیٰ درجہ کے علم کی تحصیل اور نیک کام میں مصروف ہو کر وہ برہم یعنی پرمیشور اور علم کو سب سے افضل اور مقدم مانتا ہے۔ جب برہمچاری امرت یعنی پرمیشور اور موکش کا علم حاصل کر کے راحت اعلیٰ کو پا لیتا ہے اور برہم کا جاننے والا مشہور ہو جاتا ہے' تب تمام عالم اس کی تعریف کرتے ہیں۔" (ایضا" منتر 5)

"برہمچاری بطریق بالا علم کے نور سے منور ہو کر مرگ (4) چھالا وغیرہ کو اوڑھتا اور سر مونچھ اور ڈاڑھی کے بال لمبے رکھتا ہوا دیکشا (5) پا کر راحت اعلیٰ حاصل کرتا ہے اور پہلے سمندر یا منزل یعنی برہمچریہ کے عہد کو پورا کر کے دوسرے سمندر یعنی گرہ آشرم (خانہ داری کی منزل) میں داخل ہوتا ہے اور پر راحت و عمدہ گھر میں بس کر ہمیشہ دھرم کی تعلیم دیتا ہے۔" (اتھرووید کانڈ 11- انوواک 3- منتر 6)

"برہمچاری وید کے علم کو حاصل کرتا ہوا پران (نفس)' لوک (مخلوقات) اور پرجاپتی یعنی محافظ مخلوقات اور مظہر کل پرمیشور کو عیاں اور بیان کرتا ہوا موکش کے علم و اصول کا کیڑا بن کر یعنی دل و جان سے اس میں مشغول ہو کر' کامل علم کو حاصل کرتا ہوا اور مثل آفتاب روشن و منور ہوتا ہے اور پاپ کرنے والوں جاہلوں' پاکھنڈیوں اور دیت (تن پرور) لوگوں اور راکشس (ایذا دینے والے پاپیوں) کو ندامت دیتا اور ان کی بیخ کنی کرتا ہے۔ جس طرح سورج آسر یعنی بادل یا رات کو دور کرتا ہے۔ اسی طرح برہمچاری تمام نیک اوصاف کو ظاہر کرتا ہوا برے گنوں کو دفع کرتا ہے۔" (ایضا" منتر 7)

"تپ (ریاضت) اور برہمچریہ کی بدولت راجہ سلطنت کا انتظام اور خصوصاً رعیت کی حفاظت کرنے کے قابل ہوتا ہے۔ آچاریہ (استاد) بھی برہمچریہ کے ذریعہ سے عالم ہو کر برہمچاری کو پڑھانے کی خواہش یا جرات کرتا ہے۔ اس کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔" (ایضا" منتر 17)

لفظ "آچاریہ" کی نسبت نرکت کا حوالہ درج کیا جاتا ہے۔"

"آچار (نیک اطوار) سکھانے' نکات و معانی کا علم کرانے اور عقل پیدا کرنے والے کو "آچاریہ" کہتے ہیں۔" (نرکت ادھیائے 2- کھنڈ 4)

"کنیا (کنواری لڑکی) بھی برہمچریہ کر کے جوان ہو جاتی ہے۔ تب اپنے دل کی پسند اور مزاج کے موافق جوان خاوند کو قبول کرتی ہے۔ اس کے برعکس برہمچریہ سے جوان ہونے

کے بغیر یا اپنے مزاج کے خلاف خاوند کو قبول نہیں کرتی۔ بیل بھی بر ہمچریہ کے ذریعہ سے قوت پا کر گھاس کھاتا ہوا اپنے مخالف جانوروں کو پچھاڑتا ہے۔ یعنی گاؤ زوری سے ان کو جیتنے کی خواہش کرتا ہے (یہاں بیل تمثیلاً آیا ہے دراصل گھوڑے وغیرہ تمام زور آور جانوروں سے مراد ہے۔" (اتھروید۔ کانڈ 11۔ انوواک 3۔ منتر 18)

"اس لئے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ انسان کو ضرور ہی بر ہمچریہ کرنا چاہئے۔"

"عالم بر ہمچریہ کے ساتھ ویدوں کو پڑھ کر ایشور کا علم و معرفت حاصل کر کے تپ (ریاضت) اور دھرم کی پابندی سے پیدا ہونے اور مرنے کے دکھ سے چھٹ جاتے ہیں نہ کہ اس کے خلاف کرنے سے۔ بر ہمچریہ یا عمدہ اصول و قواعد پر چلنے سے اندر (جیو) اندریوں (حواس) کو سکھی اور سورج دیو (موجودات عالم) کو روشن کرتا ہے۔ بر ہمچریہ کرنے کے بغیر کسی کو بھی واقعی علم یا سکھ نہیں ہو سکتا۔" (ایضاً" منتر 16)

اس لئے اس بر ہمچریہ کر کے پھر گرہ آشرم وغیرہ باقی تین آشرموں میں داخل ہونے سے سکھ حاصل ہوتا ہے اگر جڑ ہی ٹھیک نہ ہو۔ تو شاخیں کب درست ہو سکتی ہیں۔ جب جڑ مضبوط جم جاتی ہے۔ تب ہی شاخیں پھل پھول اور سایہ وغیرہ پیدا ہوتے ہیں۔"

"مندرجہ ذیل منتروں میں گرہ آشرم کا بیان ہے۔"

گرہ آشرم

"ہم لوگ گرہ آشرم میں رہتے ہوئے جو کچھ پن (نیک کام) علم کی اشاعت اور اولاد پیدا کریں اور جو جو اعلیٰ اور عمدہ ساماجک (مجلسی) قواعد باندھیں اور دنیا کو فائدہ پہنچائیں۔ اسی طرح ہم بان پرستھ آشرم میں رہتے ہوئے جو کچھ ایشور کا دھیان، علم کی تحصیل اور ریاضت کریں یا سبھا کے متعلق جو کچھ بہتری کی بات تجویز کریں اور دل سے جو کچھ نیک بات سوچیں یا کریں وہ سب ایشور اور موکش کے لئے ہو اور جو پاپ ہم نے لاعلمی یا بھول سے کئے ہوں ہم ان کو چھوڑ دیں۔ اسی لئے ہم آشرموں کی پابندی کرتے ہیں۔" (یجر وید۔ ادھیائے 3۔ منتر 45)

پرمیشور حکم دیتا ہے کہ

"اے جیو! تو اس طرح کہہ کہ مجھے یہ دیجئے۔ میرے سکھ کے لئے علم اور دولت عطا کیجئے۔ میں بھی تجھے ہی دیتا ہوں۔ مجھ میں تو عمدہ عادات فیاضی' عادت نیک چلنی وغیرہ قائم

کر۔ میں تجھ میں ان کو قائم کرتا ہوں مجھے خرید و فروخت یا لین دین میں دھرم ویوہار (سچائی اور دیانت داری) عطا کر۔ میں تجھ کو یہی عطا کرتا ہوں۔ سواہا یعنی سچ بولنا' سچ ہی کو ماننا اور سچ ہی پر عمل کرنا اور سچی بات کو سننا چاہئے اور ہم سب آپس میں سچائی سے برتیں۔"
(ایضا"- منتر 50)

"اے گرہ آشرم کی خواہش رکھنے والے انسانو! سوئمبر یعنی خود باہمی پسند و رضامندی سے بیاہ کر کے گھر بساؤ اور گرہ آشرم میں داخل ہونے سے خوف مت کرو اور اس سے مت کانپو۔ تم کو قوت اور حوصلہ کے ساتھ یہ ارادہ رکھنا چاہئے کہ ہم جملہ سامان راحت کو حاصل کریں۔ میں تم کو کل سامان راحت عطا کروں گا۔ (جیو کہتا ہے کہ اے ایشور!) پاک دل' اعلیٰ دماغ اور نیک و روشن عقل حاصل کر کے میں بخوشی خاطر گرہ آشرم قبول کرتا ہوں۔" (ایضا" منتر 41)

"پر راحت مکان میں آباد ہو کر انسان اپنے سکھ دینے والے محسنوں کو یاد کرتا ہے۔ حالت خانہ داری میں بیاہ وغیرہ کے موقع پر اپنے خاندان کے رشتہ داروں' دوستوں' بھائیوں اور استاد وغیرہ کو عزت کے ساتھ بلاتا ہے تاکہ وہ اس امر کے شاہد رہیں کہ ہم نے بیاہ کے متعلق اپنا عہد قائم رکھا۔ یعنی پورا علم حاصل کرنے کے بعد عین شباب میں بیاہ کیا ہے۔"
(ایضا" منتر 42)

"اے پرمیشور! آپ کی عنایت سے ہمیں گرہ آشرم کے اندر گائے' بھیڑ اور بکری وغیرہ جانور اور زمین کے علاوہ حواس اور علم کی روشنی اور راحت و خوشی وغیرہ بخوبی حاصل ہوں اور سب چیزیں ہمارے ساتھ موافق رہیں اور مذکورہ بالا اشیاء حاصل ہونے کے علاوہ گھر میں کھانے پینے کا عمدہ سامان' گھی اور شہد وغیرہ عمدہ عمدہ اشیاء خورد و نوش موجود ہوں۔ مذکورہ بالا چیزوں کو میں اپنی حفاظت اور سکھ کے لئے بہم پہنچاتا ہوں۔ ان کے حصول سے مجھ کو عمدہ بہبود یعنی اعلیٰ مقصد انسانی یا موکش کا سکھ اور دنیوی راحت یعنی اقبال و حشمت نصیب ہو اور ہم دوسروں کی بھلائی کرتے ہوئے گرہ آشرم کے اندر مذکورہ بالا دونوں قسم کے سکھ کو ترقی دیں۔" (ایضا" منتر 43)

اس منتر میں لفظ "وہ" کا ترجمہ صیغہ کا تغیر ہونے کی وجہ سے بجائے "تم" کے "ہم" کیا گیا ہے اور لفظ "شم" کا ترجمہ سکھ کیا گیا ہے۔ کیونکہ **نگھنٹو** میں اس کو "پد" کا مترادف بتلایا ہے۔

بان پرستھ آشرم

"تمام آشرموں میں دھرم کی تین شاخیں ہیں۔ ایک او دھین (پڑھنا)، دوسرے ینیٔ (اعمال) اور تیسرے دان (خیرات)۔ ان میں سے پہلے کو "برہمچاری آچاریہ کل" یعنی استاد کے گھر میں رہ کر نیک تعلیم و تربیت پانے اور دھرم کی پابندی کرنے سے۔ دوسرے کو گرہ آشرم میں داخل ہو کر اور تیسرے کو بان پرستھ آشرم کے اندر اپنی آتما کو قابو میں لا کر اور دل کو دھیان میں قائم کر کے خلوت گزینی اور حق و ناحق کی تمیز حاصل کرنے سے پورا کرنا ہے۔ یہ برہمچریہ وغیرہ تینوں آشرم پن اور سکھ کے مقام اور پرراحت ہوتے ہیں۔ چونکہ انہیں کے آشرے پن کیا جاتا ہے۔ اس لئے ان کو آشرم کہتے ہیں۔" (چھاندوگیہ اپنشد۔ پرپاٹھک 2۔ کھنڈ 23)

برہمچریہ آشرم میں تحصیل علم اور دھرم اور ایشور وغیرہ کی نسبت بخوبی تحقیق و اطمینان کر کے پھر گرہ آشرم میں اس کے مطابق عمل اور علم و معرفت کی ترقی کرنی چاہئے۔ بعدازاں بن میں جا کر یعنی خلوت گزیں ہو کر ٹھیک ٹھیک حق و ناحق اور دنیوی اشیاء اور کاروبار کی نسبت تحقیقات کرنی چاہئے پھر بان پرستھ آشرم کو پورا کر کے سنیاسی ہونا چاہئے۔

سنیاس آشرم

شت پتھ براہمن کانڈ 14 میں سنیاس کے متعلق پہلا قاعدہ کلیہ یہ لکھا ہے کہ "برہمچریہ آشرم کو پورا کر کے گرہ آشرم میں داخل ہو اور گرہ آشرم کو طے کر کے بان پرستھ ہو جائے اور بان پرستھ میں رہنے کے بعد سنیاس لے لیوے۔" دوسرا قاعدہ یہ ہے کہ "بان پرستھ آشرم نہ کر کے گرہ آشرم ہی سے سنیاس لے لیوے" اور تیسرا قاعدہ یہ ہے کہ "برہمچریہ ہی سے سنیاس لے لیوے" یعنی ٹھیک ٹھیک باقاعدہ برہمچریہ آشرم پورا کر کے گرہ آشرم اور بان پرستھ آشرم کرنے کے بغیر ہی سنیاس آشرم میں داخل ہو جاوے۔ چنانچہ شت پتھ براہمن میں کہا ہے کہ "جس دن ویراگ (پاپ سے نفرت) پیدا ہو اسی دن سنیاس لے لیوے۔ خواہ بان پرستھ کے آشرم میں ہو یا گرہ آشرم میں۔"

واضح رہے کہ برہم چریہ کے سوائے اور سب آشرموں کے لئے استثنائیں بیان کی گئی ہیں جس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ برہم چریہ آشرم کی پابندی ہمیشہ لازمی ہے۔ کیونکہ برہمچریہ آشرم کے بغیر دوسرے آشرم ہو ہی نہیں سکتے، چوتھے آشرم والا یعنی ایشور کے دھیان میں

لگا ہوا سنیاسی موکش کو حاصل کرتا ہے۔" (چھاندوگیہ اپنشد پرپاٹھک 2- کھنڈ 23)

"تمام آشرم والوں میں سے خصوصاً سنیاسی کا فرض ہے کہ وید کو پڑھنے اور پڑھانے اور اس کے سننے (اور سنانے) اور نیز اس کے مطابق عمل کرنے سے تمام موجودات کے مالک و محافظ پرمیشور کو جاننے کی کوشش کرے۔ برہمچریہ تپ (ریاضت) اور دھرم کی پابندی، شردھا (ولی عقیدت)، نہایت ملنساری، یگیہ۔ (رفاہ عام کا کام) اور بے زوال علم و معرفت اور نیز دھرم کے کام کرنے سے اس پرمیشور کو جان کر منی (تارک الدنیا عالم) بنے۔ یہ لوگ ایشور کی لگن میں اس ارادہ سے سنیاس لیتے ہیں کہ جس قابل وید لوک (مقام یا سکھ) کو سنیاسی لوگ پاتے ہیں، ہم بھی اس کو حاصل کریں۔ جو اس قسم کی خواہش رکھنے والے اعلیٰ درجہ کے عارف یعنی ایشور کو جاننے والے براہمن پورے عالم اور تمام شکوک رفع کر کے دوسروں کے شکوک دور کرنے والے ہوتے ہیں اور گرہ آشرم یعنی اولاد کی خواہش نہیں کرتے، وہ علم کے نور اور معرفت کے سرور سے مست ہو کر یہ کہتے ہیں کہ ہم اولاد کو کیا کریں گے؟ ہمیں اس سے کچھ غرض نہیں۔ آتما اور پرمیشور ہی ہمارا منزل مقصود یعنی مطلوب خاطر ہے۔ اس طرح وہ اولاد پیدا کرنے کی خواہش اور ناچیز دولت جمع کرنے کی حرص اور دنیا میں اپنی عزت یا مدح و مذمت کا خیال چھوڑ کر ویراگ یعنی پاپ سے متنفر ہو کر سنیاس آشرم لے لیتے ہیں۔ کیونکہ جس کو اولاد کی خواہش ہوتی ہے۔ اس کو دولت کی پہلے خواہش ہوتی ہے اور جو دولت کا طلبگار ہو گا وہ بالیقین دنیوی عزت بھی چاہے گا اور جو دنیوی عزت کا خواستگار ہے اس کو پہلی دو خواہشیں یعنی اولاد اور دولت کی آرزو بھی ضرور دامنگیر ہے اور جس کو صرف پرمیشور کے پانے یعنی موکش حاصل کرنے کی خواہش ہوتی ہے اس کی یہ تینوں خواہشیں مٹ جاتی ہیں۔" (شت پتھ براہمن کانڈ 14- ادھیائے 7- براہمن 2)

برہم آنند (معرفت الہی کے سرور) کے خزانہ کے سامنے دنیوی دولت ہیچ ہے۔ وہ ہرگز اس کی برابری نہیں کر سکتی۔ جس کی عزت پرمیشور کی نظر میں ہے، پھر اس کو کسی دوسری عزت کی خواہش نہیں رہتی۔ ایسا شخص تمام انسانوں کو سچی ہدایت اور نصیحت سے ممنون کرتا ہوا سکھ پاتا ہے۔ اس کو صرف دوسروں کی بھلائی یعنی سچائی کے پھیلانے سے مقصد ہوتا ہے۔

"سنیاسی صرف ایک پرمیشور کی لگن میں اپنے دل کو مضبوط کر کے بالوں اور کپڑوں

وغیرہ (آرائش ظاہری) کو خیر باد کہہ کر سنیاس لیتا ہے اور ایشور کے دھیان (تصور) میں محو و مست رہتا ہے۔"

(یہ وید کے الفاظ ہیں جن کو شت پتھ برہمن میں نقل کیا گیا ہے)

واضح رہے کہ پورے عالم اور راگ دویش (ہوا و ہوس اور دشمنی) سے آزاد اور سب انسانوں کی بھلائی کرنے کی نیت رکھنے والے لوگوں ہی کو سنیاس لینے کا ادھکار (حق) ہے کم علم انسان کو اجازت نہیں ہے۔"

(اب سنیاسیوں کے پانچ مہا یگیہ (6) بیان کرتے ہیں)

1- سنیاسیوں کا اگنی ہوتر یہ ہے کہ پران (اندر سے باہر آنے والے سانس) اور اپان (باہر سے اندر جانے والے سانس) کا ہوم (7) کریں۔ یعنی اندریوں (حواس) اور دل کو عیب اور پاپ کی بات سے روک کر ہمیشہ سچے دھرم کی پابندی میں لگاویں۔ پہلے تین آشرم والوں کا اگنی ہوتر وہی ہے جس کا تعلق خارجی فعل سے ہے۔ مگر وہ سنیاسی کے لئے نہیں ہے۔ سنیاسیوں کی دیو یگیہ صرف ایشور کی اپاسنا کرنا ہے۔"

2- سنیاسیوں کی برہم یگیہ سچی نصیحت اور ہدایت (اپدیش) کرنا ہے

3- عالموں اور عارفوں کی عزت کرنا' ان کی پتر یگیہ ہے۔

4- علم سے بے بہرہ لوگوں کو علم و معرفت عطا کرنا اور تمام جانداروں پر مہربانی کی نظر رکھنا یعنی ان کو تکلیف نہ دینا بھوت یگیہ ہے۔

5- تمام انسانوں کی بھلائی کے لئے سب جگہ جانا اور غرور و نخوت کو چھوڑ کر سچی نصیحت و ہدایت (اپدیش) کرنا اور سب لوگوں کی عزت و تعظیم کرنا اتتھی یگیہ ہے۔

الغرض علم و معرفت اور دھرم کی پابندی ہی سنیاسیوں کی پنچ مہا یگیہ سمجھنی چاہئے۔ ایک بے عدیل قادر مطلق وغیرہ صفات سے موصوف پرمیشور کی اپاسنا (عبادت) کرنا اور سچے دھرم پر چلنا تمام آشرم والوں کے لئے یکساں ہے۔"

"پاک باطن انسان جن جن مرادوں اور جس جس سکھ کی خواہش کرتا ہے اسے وہی مراد اور سکھ نصیب ہوتا ہے۔ اس لئے بہبودی اور اقبال کے خواہشمند انسان کو آتما اور پرمیشور کے عارف سنیاسیوں کی ہمیشہ تعظیم کرنی چاہئے۔ کیونکہ انہیں کی صحبت اور تعظیم سے انسان کو راحت کا درجہ یا مقام اور تمام مرادیں حاصل ہوتی ہیں۔" (منڈک اپنشد۔ منڈک 3- کھنڈ 1- منتر 10)

اس کے خلاف جو جھوٹا اپدیش (ہدایت و نصیحت) کرنے والے اور خودغرضی میں ڈوبے ہوئے پاکھنڈی لوگ ہیں، ان کی ہرگز تعظیم نہیں کرنی چاہیے۔ کیونکہ ان کی تعظیم کرنا بے سود بلکہ دکھ کا باعث اور ضرر رساں ہے۔"

باب: 23

پنچ مہا یگیہ یعنی پانچ روزانہ فرائض کا بیان

1- برہم یگیہ یا سندھیو پاسن

اب پنچ مہا یگیہ کا بیان اختصار کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ ان پانچ یگیوں کا روزانہ ادا کرنا ہر انسان پر فرض ہے۔ ان میں سے اول یعنی برہم یگیہ کا یہ طریق ہے کہ ویدوں کو ان کے انگوں (1) سمیت باقاعدہ پڑھنا اور پڑھانا چاہئے اور سب کو سندھیو پاسن یعنی ایشور کا دھیان اور اس کی عبادت کرنی چاہئے۔ پڑھنے اور پڑھانے کا قاعدہ آگے پڑھنے اور پڑھانے کے مضمون (2) میں بیان کیا جائے گا اور سندھیو پاسن کا طریق پنچ مہا یگیہ ودھی (3) میں بیان کیا گیا ہے۔ اس کے مطابق عمل کرنا چاہئے۔ اسی میں اگنی ہوتر کا طریق بھی لکھا گیا ہے جس کو اسی کے مطابق کرنا چاہئے۔ اب یہاں برہم یگیہ اور اگنی ہوتر کے متعلق ویدوں کے حوالے درج کئے جاتے ہیں۔"

2- دیو یگیہ یا اگنی ہوتر

"اے انسانو! ہوا، پودوں اور بارش کے پانی کی صفائی (تقویت) کے ذریعہ سے دنیا کی بھلائی کرنے کے لئے تم ہمیشہ گھی وغیرہ عمدہ صاف کی ہوئی چیزوں سے اتنھی یعنی آگ کو روشن کرو اور اس میں ہوم کرنے کے لائق خوب صاف کی ہوئی مقوی، شیریں، خوشبودار اور دافع مرض وغیرہ تاثیروں والی چیزوں سے ہوم کرو۔ اس طرح ہمیشہ اگنی ہوتر کرتے رہو۔ اور اس فیض عام کے کام کو ہمیشہ جاری رکھو۔" (یجروید۔ ادھیائے 3- منتر 1)

اگنی ہوتر کرنے والے کو اپنے دل میں یہ خیال کرنا چاہئے کہ

"میں ہوا اور بادل کے کرے میں مذکورہ بالا اشیاء کو پہنچانے کے لئے آگ کو قاصد

بناتا ہوں۔ وہ آگ ہوم کی ہوئی چیزوں کو دوسرے مقاموں میں لے جاتی ہے۔ میں اس آگ کی تعریف یا علم متلاشیان علم و معرفت کے سامنے بیان کروں۔ وہ آگ اگنی ہوتر کے ذریعہ سے ہوا اور بارش کے پانی کو صاف کر کے اس دنیا میں اعلیٰ اور عمدہ گنوں اور تاثیروں کو پیدا کرتی ہے۔" (یجروید۔ ادھیائے 22- منتر 17)

اسی منتر کا دوسرا ترجمہ یہ ہے:-

"اے پرمیشور! میں تجھ اگنی (علیم کل) اور سچے ہادی و ناصح کو اپنا معبود مانتا ہوں۔ تو نیک گنوں سے بھرپور اور اس علم و معرفت کا عطا کرنے والا ہے جس کا حاصل کرنا سب پر فرض ہے۔ اس لئے میں تیرا ذکر یا حمد و ثناء دوسروں کے روبرو کرتا ہوں۔ آپ اپنی رحمت سے اس دنیا میں عمدہ اور نیک گنوں کو پیدا کیجئے۔"

"ہم خانہ داروں کو اگنی (پرمیشور) کی صبح شام اپاسنا کرنی چاہئے۔ وہ پرمیشور ہمیں صحت اور راحت بخشتا ہے۔ وہی ہم کو عمدہ عمدہ چیزیں عطا کرتا ہے۔ اسی وجہ سے پرمیشور کا نام وسو دان (امر رکا) ہے۔ اے پرمیشور! تو ہمارے انتظام سلطنت وغیرہ کاروبار اور ہمارے دلوں میں جلوہ گر ہو۔ اے پرمیشور! ہم تیرے نور سے اپنے دلوں کو روشن کرتے ہوئے اپنی قوت کو بڑھاتے ہیں۔" (اتھروید۔ کانڈ 19- انوواک 7- منتر 3)

"اسی کا دوسرا ترجمہ یہ ہے۔"

"ہم خانہ داروں کو صبح شام (اگنی ہوتر وغیرہ میں) آگ کا استعمال کرنا چاہئے آگ ہمیں صحت او سکھ دینے والی ہے۔ اس کی بدولت ہمیں عمدہ عمدہ چیزیں ملتی ہیں۔ اس مخزن دولت یعنی آگ کا علم ہمیں حاصل ہو۔ ہم اگنی ہوتر ...... وغیرہ میں آگ کو روشن کر کے جسمانی صحت اور طاقت حاصل کریں۔"

"اس طرح اگنی ہوتر اور ایشور کی اپاسنا کرتے ہوئے ہم سو جاڑوں یعنی سو برس تک پھلیں پھولیں اور اس طرح عمل کرتے ہوئے ہمیں کبھی ضرر نہ پہنچے۔ یہی ہماری خواہش ہے۔" (اتھروید کانڈ 19- انوواک 7- منتر 4)

اس منتر کا باقی جزو پچھلے منتر کے مطابق ہے۔ اس لئے اس کا ترجمہ نہیں کیا' جتنا زیادہ تھا۔ اسی کا ترجمہ کیا گیا۔

ہون کرنے کا طریقہ اور اس کے منتر

"اگنی ہوتر کرنے کے لئے ایک تانبے یا مٹی کی ویدی (4) بنانی چاہئے۔ اور لکڑی اور

چاندی یا سونے کا بنا۔ (چمچہ) اور آجیہ تھالی (تھالی) استعمال کرنی چاہئے۔ ویدی میں ڈھاک یا آم وغیرہ کی لکڑی رکھ کر آگ جلانی چاہئے۔ اور اس مذکورہ بالا چیزوں سے ہوم کرنا چاہئے۔ صبح شام ہون کرنے کے منتر نیچے لکھے جاتے ہیں۔

सूर्यो ज्योतिर्ज्योतिः सूर्यः स्वाहा ।
(۱) سُوریو جیوتر جیوتر سُوریہ سْوَاہا۔

सूर्यो वर्चो ज्योतिर्वर्चः स्वाहा ।
(۲) سُوریو ورچو جیوتر ورچہ سْوَاہا۔

ज्योतिः सूर्यः सूर्यो ज्योतिः स्वाहा ॥
(۳) جیوتہ سُوریہ سُوریو جیوتہ سْوَاہا۔

सजूर्देवेन सवित्रा सजूरुषसेन्द्रवत्या ।
जुषाणः सूर्यो वेतु स्वाहा ॥
(۴) سجُور دیوین سویترا سجُورشْ سینْدرْوتیہ جُشانہ سُوریو ویتُ سْوَاہا۔

इति प्रातःकालमन्त्राः ॥
(یہ صبح کے منتر ہوئے)

अग्निर्ज्योतिर्ज्योतिरग्निः स्वाहा ।
(۱) اگنیر جیوتر جیوتِ رگنہ سْوَاہا۔

अग्निर्वर्चो ज्योतिर्वर्चः स्वाहा ॥
(۲) اگنیر ورچو جیوتر ورچہ سْوَاہا

अग्निर्ज्योतिरिति मन्त्रं मनसा
उच्चार्य तृतीयाहुतिर्देया ॥
(۳) اگنیر جیوتر جیوت رگنہ سْوَاہا (دل ہی میں پڑھ)

सजूर्देवेन सवित्रा सजू रात्र्येन्द्र
वत्या जुषाणो अग्निर्वेतु स्वाहा ॥
(۴) سجُور دیوین سویترا سجُور اتری اینْدر وتیا جشانو اگنیر ویتُ سواہا (یہ شام کے منتر ہوئے)

य० अ० ३ । मं० ९ । १० ॥
یجروید ادھیائے ۳ منتر ۹ و ۱۰

صبح کے منتروں کا ترجمہ

1۔ جو ساکن و متحرک کائنات کا آتما اور سورج وغیرہ روشن اجرام کو روشنی عطا کرنے والا سب کا پران (باعث حیات) پرمیشور ہے اس کے لئے سواہا یعنی میں اس کے حکم کی تعمیل کرنے اور تمام دنیا کی بھلائی کے لئے ایک آہوتی (5) دیتا ہوں۔

2۔ جو عالموں اور اہل علم و معرفت جیووں کے دلوں میں موجود منتظم کل اور ان کو سچی ہدایت و نصیحت کرنے والا سب کا آتما نور مطلق پرمیشور ہے، اس کے لئے سواہا۔

3۔ جو منور بالذات تمام دنیا کو ظاہر و روشن کرنے والا نور مطلق خالق جہاں ہے اس کے لئے سواہا۔

4- وہ سب کو روشن کرنے والا خالق جہاں سوریہ لوک (کرہ آفتاب) اور جیو کے اندر موجود منور بالذات (پرمیشور جو اوشس (شفق) اور جیو کا مالک اور علم و عرفان کی کان ہے۔ یہی نظر محبت و رحمت سے ہمیں علم وغیرہ سچے اوصاف سے آراستہ اور علم و معرفت سے پیراستہ کرے۔ اس ایشور کے لئے سواہا۔

شام کے منتروں کا ترجمہ

1- جو عین علم نورالانوار علیم کل پرمیشور ہے اس کے لئے سواہا۔

2- جو صفات اوپر نمبر(2) میں لکھی گئیں۔ ان سے موصوف علیم کل پرمیشور کے لئے سواہا۔"

3- تیسری آہوتی انہیں الفاظ کو جو ابھی (نمبر1) میں لکھے گئے ہیں۔ دل ہی دل میں کہہ کر دینی چاہیئے۔ اور اس کا ترجمہ بھی وہی سمجھنا چاہیئے۔"

4- مذکورہ بالا منور بالذات خالق جہان پرمیشور جو اندر یعنی ہوا، چاند اور رات کا مالک ہے ہمیں اپنی عنایت بے غایت سے راحت جاودانی یعنی موکش کا سکھ عطا کرے، اس خالق جہان کے لئے سواہا۔

ان سے الگ الگ صبح شام کا ہون کرے یا سب سے ایک ہی وقت ہون کرے (اور آخر میں ایک آہوتی ان الفاظ سے دے)۔ "سروم وی پورن گنگ سواہا۔" ان کا ترجمہ یہ ہے "اے مالک جہان ہم نے جو یہ کام دنیا کی بھلائی کے لئے کیا ہے۔ وہ آپ کی عنایت سے پورا ہو، اس لئے ہم اس کام کو تیری نذر کرتے ہیں۔"

اس کے علاوہ ا-تریہ براہمن پنچکاہ۔ کنڈکا 31 میں صبح اور شام دونوں وقت کے اگنی ہوتر کے لئے "بھور بھوہ سوردم" الخ وغیرہ منتر دیئے ہیں۔ اب وہ منتر لکھے جاتے ہیں۔ جو دونوں وقت کے ہون کے لئے یکساں ہیں۔"

--

ओम्भूरग्नये प्राणाय स्वाहा ॥ १॥ (۱) اوم بھورگنیے پرانایہ سواہا

ओम्भुववायवेऽपानाय स्वाहा ॥ २ ॥ (۲) اوم بھوورو ایوے اپانایہ سواہا

ओं स्वरादित्याय व्यानाय स्वाहा ॥ ३ ॥ (۳) اوم سوارادتیائے ویانایہ سواہا

ओंभ्भू- भुवः स्वरग्निवाय्वादित्येभ्यः प्राणापानव्यानेभ्यः स्वाहा ॥ ४ ॥

(۴) اوم بھور بھوہ سوہ اگن وایو آدتیے بھیہ پران اپان ویانے بھیہ سواہا

ओमापो ज्योतीरसोऽमृतं ब्रह्म भूर्भुवः स्वरों स्वाहा ॥ ५ ॥

(۵) اوم آپو جیوتی رسو امرتم برہم بھور بھوہ سوہ اوم سواہا

सर्वं वै पूर्णंᳫ स्वाहा ॥ ६ ॥

(۶) اوم سروم وئی پورن گنگ سواہا

ان منتروں میں بھور وغیرہ سب ایشور کے نام ہیں۔ ان کا ترجمہ گایتری (6) کے ترجمہ میں دیکھنا چاہئے۔

لفظ اگنی ہوتر کی تشریح اور اس کا مقصد

اگنی ہوتر اسے کہتے ہیں۔ جس میں اگنی یعنی پرمیشور کے نام پر یا پانی اور ہوا کو پاک صاف کرنے کے لئے ہوتر یعنی ہون یا دان کیا جاتا ہے یا یوں کہو کہ جو فعل ایشور کے حکم کی تعمیل میں کیا جاتا ہے اسے اگنی ہوتر کہتے ہیں۔

خوشبودار، مقوی، شیریں، عقل، شجاعت، استقلال اور قوت بڑھانے والی دافع مرض وغیرہ چیزوں سے ہون کرنے پر ہوا اور بارش کے پانی کی صفائی ہوتی ہے اور پانی اور ہوا کے پاک صاف ہونے سے روئے زمین کی تمام چیزوں کی درستی ہو کر تمام جیووں کو بڑا بھاری سکھ پہنچتا ہے اس لئے اگنی ہوتر کرنے والوں کو اس نیک کام کے عوض میں نہایت اعلیٰ سکھ اور ایشور کا فضل و کرم حاصل ہوتا ہے اور یہی اگنی ہوتر کرنے کا مقصد ہے۔"

3- پتر یگیہ

پتر یگیہ کی دو قسمیں ہیں۔ ایک کو ترپن اور دوسری کو شرادھ کہتے ہیں۔ ان میں سے ترپن وہ فعل ہے جس کے ذریعہ سے عالموں، فاضلوں، رشیوں اور بزرگوں کو سکھی اور ترپت (سیر) کیا جاتا ہے۔ اور شرادھ ان کی شردھا یعنی صدق دل سے خدمت و تواضع کرنے کو کہتے ہیں۔ یہ فعل زندہ عالموں کے لئے موزوں ہے نہ کہ مردوں کے لئے کیونکہ مردوں کے موجود نہ ہونے کی وجہ سے ان کی خدمت و تواضع کرنا ناممکن ہے اور چونکہ اس صورت میں وہ مقصد جس کے لئے یہ فعل کیا جاتا ہے حاصل نہیں ہوتا، اس لئے وہ عبث اور فضول ثابت ہوتا ہے۔ اس فرض کو ادا کرنے کی ہدایت اسی غرض سے کی گئی ہے کہ زندوں کی خدمت وغیرہ کی جاوے، کیونکہ خادم و مخدوم دونوں کے موجود ہونے پر یہ فعل

عمل میں آ سکتا ہے خاطر خواہ تواضع کرنے کے لائق تین ہوتے ہیں۔ دیو (عالم)، رشی (استاد) اور پتر (بزرگ)۔

دیو ترپن

اب ان میں سے ہر ایک کی نسبت حوالے درج کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ اول دیو یعنی عالموں کی بابت حوالے لکھے ہیں۔ "اے پرمیشور! آپ مجھے سراپا پاک کیجئے۔ دیو یعنی آپ کا دھیان رکھنے والے اور آپ کے حکم پر چلنے والے عالم اور اعلیٰ درجے کے عارف ہمیں اپنے علم کی بخشش سے مرہون و ممنون فرما کر (جہالت وغیرہ سے) پاک کریں۔ آپ کے عطا کئے ہوئے وگیان (علم و معرفت) اور آپ کے دھیان (تصور) سے ہماری عقلیں پاک و روشن ہوں۔ دنیا کی تمام مخلوقات پاک اور نیک ہو۔ آپ کے فضل و کرم سے سب سکھی خوش، پاک اور نیک ہوں۔" (یجروید۔ ادھیائے 19- منتر 39)

"انسان کی دو مختلف خصلتوں یا صفات کی وجہ سے دو اصطلاحیں ہوتی ہیں۔ ایک دیو اور دوسری منشیہ یہ تقسیم سچائی اور جھوٹ کے امتیاز سے ہے دیو وہ ہیں جو راست گفتاری، سچی عقیدت اور راست اعمال کو اختیار کرتے ہیں۔ اور جو جھوٹ بولتے یا جھوٹی بات کو مانتے یا جھوٹے کام کرتے ہیں، وہ منشیہ ہیں۔ اس لئے جو شخص جھوٹ کو چھوڑ کر سچائی کو اختیار کرتا ہے، وہی دیو شمار کیا جاتا ہے۔ اور جو سچائی کو چھوڑ کر جھوٹ کو اختیار کرتا ہے اسے منشیہ کہتے ہیں۔ پس ہمیشہ سچ بولنا چاہئے اور سچ ہی کو ماننا اور سچ ہی پر عمل کرنا چاہئے۔ جو سچائی کے پابند یعنی دیو ہوتے ہیں۔ وہ نیک کاموں میں شہرت پاتے ہیں اور جو اس کے خلاف کرتے ہیں، وہ منشیہ کہلاتے ہیں۔" (شتپتھ براہمن کانڈ ادھیائے 1- براہمن 6)

اب رشی ترپن کے متعلق حوالے درج کئے جاتے ہیں۔

رشی ترپن

"تمام دنیا کو پیدا کرنے والے یگیہ یعنی معبود کل پرمیشور کو جو قدیم سے دلوں یا انترکش (خلا) میں موجود ہے اور جس کی سب تعظیم کرتے آئے ہیں اور آئندہ بھی کریں گے۔ وید سے ہدایت پا کر تمام عالم اور سادھیہ یعنی منتروں کے معنی کو قرار واقعی جاننے والے گیانی، رشی اور دیگر انسان پوجتے ہیں۔" (یجروید ادھیائے 31- منتر 9)

"تمام علوم کو پڑھ کر پھر دوسروں کو وہی تعلیم دینا اور اس پر عمل کرنا رشی کرتیہ یعنی رشی کا کام کہلاتا ہے۔ علم کے پڑھنے اور پڑھانے سے ہی خدمت کرنے کے لائق رشی پیدا ہوتے ہیں۔ جو شخص ان کی مرضی کے مطابق عمل کرتا ہے۔ وہی ان کی خدمت کرنے والا ہے اور وہی سکھ پاتا ہے۔ جو شخص تمام علوم سے ماہر ہو کر دوسروں کو پڑھاتا ہے' اسی کو رشی کہتے ہیں۔" (شتپتھ براہمن کانڈ 1- ادھیائے 7- براہمن 5- کنڈکا 3)

جب کوئی شخص پڑھانے کے کام کو اختیار کرتا ہے۔ اس کو آرشیہ کرم یعنی رشیوں کا کام کہتے ہیں۔ جو شخص رشیوں (استادوں)' دیووں' عالموں اور ودیارتھیوں (طالب علموں) کو ان کی من بھاتی نذر دے کر ہمیشہ تحصیل علم میں مصروف رہتا ہے وہ عالم اور صاحب جلال ہو کر یگیہ یعنی علم و معرفت حاصل کرتا ہے۔ اس لئے یہ آرشیہ کرم یعنی رشیوں کا کام سب انسانوں کو قبول کرنا چاہیے۔ (شتپتھ براہمن کانڈ 1- ادھیائے 4- براہمن 5- کنڈکا 3)

اب پتری ترپن کے متعلق حوالے لکھے جاتے ہیں۔

پتری ترپن

ہر انسان کو مندرجہ ذیل ہدایت پر عمل کرنا اور دوسروں کو عمل کرنے کی ہدایت کرنی چاہیے۔

"تم لوگ میرے باپ دادا وغیرہ بزرگوں اور نیز آچاریہ (استاد) وغیرہ کو خدمت و تواضع سے خوش کرو۔ اور سچے علم اور بھگتی (عبادت) میں مصروف ہو کر اپنی اپنی چیز پر صبر و قناعت رکھو۔ مقوی' خوشبودار' شیریں' دلکش' روح افزا یا قسم قسم کی کھانے کی چیزوں جیسے گھی' دودھ اور نہایت عمدہ بنائے ہوئے قسم قسم کے لذیذ پکوانوں' شہد اور پکے ہوئے پھلوں وغیرہ سے پتروں (بزرگوں) کی تواضع کرو۔" (یجروید۔ ادھیائے 2- منتر 34)

"سلیم الطبع عالم یا سوم (7) ولی وغیرہ کے رس کو تیار کرنے کے علم میں ہوشیار' پرمیشور کا دھیان رکھنے والے یا حشمت و دولت کے لئے علم حرارت کو حاصل کرنے والے' ہوم کرنے کے لئے۔ یا صنعت اور ہنر کے کاموں میں آگ کو استعمال کرنے والے پتر یعنی صاحب علم و معرفت اور پرورش کرنے والے بزرگ ہمارے ہاں تشریف لاویں۔ اور ہم ان کی خدمت میں ہمیشہ حاضر رہیں۔ ان عالموں یا بزرگوں کو آتے ہوئے دیکھ کر ہمیں فوراً اٹھ کر تعظیم دینی چاہیے کہ "اے پتر (بزرگوار)! آئیے تشریف لائیے اور یہ کہہ کر بڑی خاطر

داری سے ان کو آسن وغیرہ دے کر عزت سے بٹھانا چاہئے۔ اور یہ عرض کرنا چاہئے __ کہ اے بزرگوار میری اس یگیہ (تواضع) کو قبول فرمایئے اور ہمیں سچا علم عطا کر کے دکھوں سے حفاظت کیجئے۔ اور نیک ہدایت کیجئے۔" (یجروید۔ ادھیائے 19۔ منتر 58)

"اے پترو (بزرگوار) اس سبھا (مجلس) یا پاٹھ شالا (مدرسہ) میں ہمیں علم اور معرفت عطا کر کے سکھی کیجئے۔ اور اپنے اپنے درجہ علمی کے مناسب ہماری تواضع کو قبول کیجئے اور سچی ہدایت و نصیحت (اپدیش) اور علم عطا کرنے کے کام میں بخوشی خاطر اور پوری پوری ہمت استقلال کے ساتھ قائم ہو جایئے ہم آپ کی لیاقت کے مناسب آپ کی عزت و تعظیم کرتے ہیں۔ آپ ہمارے نیک اطوار کو دیکھ کر خوش ہو جایئے۔" (یجروید ادھیائے 2۔ منتر 31)

"اے پتر (بزرگوار!) رس یعنی سوم لتا وغیرہ کے عرق کو علم' آنند (راحت) اور آگ اور ہوا کا علم' معیشت کے لئے علم و روزگار اور نیز موکش کا علم حاصل کرنے' مصیبت کا دفعیہ' بدوں پر سختی اور غصہ کی عادت چھوڑنے اور تمام علم حاصل کرنے کے لئے ہم تم کو بار بار نمسکار کرتے ہیں۔ اے بزرگوار! خانہ داری کے متعلق جملہ کاروبار کی واقفیت عطا کیجئے۔ اے بزرگوار! جو عمدہ سامان میرے اختیار و ملکیت میں ہے۔ اس کو ہم آپ کی نذر کریں اور آپ سے علم حاصل کر کے ہم کبھی زوال نہ پاویں۔ اے بزرگوار! ہم کپڑا وغیرہ جو چیز آپ کو دیویں' اس کو آپ خوشی سے قبول کیجئے۔" (ایضا" منتر 32)

"اے پتر (بزرگوار)! آپ انسان کو علم کے زیور سے آراستہ کیجئے اور پھولوں کی مالا پہنے ہوئے جوان برہمچاری کو پڑھانے کے لئے اپنی خدمت میں قبول کیجئے' تاکہ اس دنیا میں انسان علم و تربیت سے بہرہ یاب ہوں۔ آپ کو ایسی تدبیر و کوشش کرنی چاہئے کہ انسانوں میں اعلیٰ علم کی ترقی ہووے۔" (ایضا" منتر 33)

"جو میرے استاد وغیرہ بزرگ جیو (زندہ اور موجود) ہیں جو سب لوگوں کی بہتری اور بہبودی چاہنے والے اور دھرم اور ایشور کو ماننے والے اور دھرم ایشور اور سچے علم وغیرہ نیک صفات سے آراستہ اور نصیحت سننے والوں یا شاگردوں کو سچا علم عطا کرنے والے اور دغا و فریب وغیرہ عیبوں سے پاک عالم ہیں' وہ سچے علم وغیرہ گنوں سے آراستہ و پیراستہ اپنے اوصاف و خوبی اور اقبال و دولت کے ساتھ سو برس تک قائم رہیں۔ تاکہ ہم ہمیشہ سکھ پاویں۔" (یجروید ادھیائے 19۔ منتر 46)

"اعلیٰ متوسط و ادنیٰ گنوں والے اور سلیم الطبع، دشمنی سے خالی اور ایشور اور وید کو جاننے والے گیانی پتر (بزرگ) ہر قسم کے کاروبار مثلاً لین دین وغیرہ کا علم عطا کر کے ہمیشہ ہماری حفاظت کریں۔ جو پران (روحانی زندگی) کو حاصل کرتے یعنی دونوں جنموں (8) سے عالم ہوتے ہیں وہی بزرگ عالم جو زندہ اور ہمارے سر پر موجود ہیں، خدمت اور تواضع کرنے کے لائق ہیں نہ کہ مرے ہوئے (کیونکہ اگر وہ دوسرے مقام پر ہوں اور پاس نہ ہوں۔ تو ہماری خدمت و تواضع کو حاصل نہیں کر سکتے۔ اور نہ ہم ان کی خدمت کر سکتے ہیں)" (یجروید۔ ادھیائے 19۔ منتر 49)

"جو عضو عضو میں سمائے ہوئے اور انسان کی حیات کے باعث پران (نفس) کو اور نیز پرمیشور کو جانتے، تمام نیک کاموں اور اعلیٰ سے اعلیٰ اور جدید سے جدید علم میں کمال رکھتے، اتھروید اور دھنر وید کو جانتے اور پختہ عقل، نیک رائے اور سلیم الطبع ہیں ہم ان دنیا کی بھلائی کرنے والوں اور یگیہ وغیرہ نیک کاموں میں ہوشیار لوگوں سے علم وغیرہ نیک اوصاف حاصل کریں اور بہبودی اور رفاہ عام کے کاموں میں جن سے راحت قلبی حاصل ہوتی ہے ان سے اپدیش (نصیحت) پا کر دھرم، ارتھ (دولت)، کام (مراد) اور موکش (نجات) کو نصیب ہوں۔" (ایضاً" منتر 50)

"ہمارے درمیان دھرم اور ایشور کو ماننے والے زندہ بزرگ اور عدالت ہائے سرکاری میں حاکموں کے درجے پر شرف و عزت پائے ہوئے عالم پیدا ہوں اور ملک میں عدل و انصاف، لازوال سکھ، حفاظت رعایا اور وہ انتظام سلطنت قائم اور مستحکم ہو جو عالموں کے درمیان مشہور ہے۔ جو اس طرح سچا انصاف کرتے ہیں ان کے لئے ہمارا نمسکار ہو۔ اور ایسے سچے اور منصف حاکم ہمیشہ ہمارے درمیان قائم رہیں۔" (ایضاً" منتر 45)

"سوم ودیا (علم نباتات) کی تعلیم دینے والے اور وشٹھ یعنی تمام علوم اور نیک گنوں کا شوق و رغبت رکھنے والے، علم نباتات کے محافظ اور اول آپ تمام علوم کو پڑھ کر دوسروں کو پڑھانے والے یا اس کا تجربہ و تحقیقات کرنے والے اور ہمارے قدیم بزرگ (پتر) اور دھرم کی خواہش رکھنے والے اور سچے علوم کا دان یا اشاعت کرنے والے یہ سب کو علم و معرفت عطا کرتے ہوئے، اس عالم و منصف حقیقی پرمیشور کو پاتے ہیں، ہر انسان کو اسی پر عمل کر کے تمام مرادیں حاصل کرنی چاہئیں۔" (یجروید ادھیائے 19۔ منتر 51)

"بزرگ و جلیل پرمیشور کا دھیان کرنے والے اور علم میں کامل بزرگ، بہبودی و خیر

اندیشی کی نظر سے ہماری حفاظت کرنے والے ہمارے ہاں رونق افروز ہوں اور ان کے تشریف لانے پر ہم ان سے یہ عرض کریں کہ اے عالمو! آپ تشریف لایئے اور ہماری نذر و نیاز کو بنظر محبت قبول فرمایئے۔ اے بزرگوار! آپ کا سایہ عافیت ہمارے سروں پر ہمیشہ برقرار رہے اور ہم ہمیشہ آپ کی خدمت کرتے رہیں۔ ہماری تواضع قبول فرما کر ہمیں سکھ کا چشمہ یعنی علم و معرفت عطا کیجئے اور ہماری جہالت اور پاپ کو دور کر کے ہمیں عیب اور گناہ سے پاک کیجئے تاکہ ہم ہمیشہ پاپ سے الگ رہیں۔" (ایضا" منتر 55)

"ایشور کا دھیان کرنے والے عالم ہمارے ہاں تشریف لا کر کھانا تناول فرماویں اور سوم ولی وغیرہ سے تیار کئے ہوئے عرق کو نوش فرما کر سیر ہوں ان نیک گنوں کے عطا کرنے والے بزرگوں سے میں علم حاصل کرتا ہوں (یہاں فعل کے تغیر کی وجہ سے پر سمی پد (فعل متعدی) کی بجائے آتمنے پد (فعل لازمی) آیا ہے اور فعل لازمی کے واحد متکلم کی علامت (اٹ) گر گئی ہے) انہیں کی صحبت سے مجھے یہ علم ہوا ہے کہ محیط کل پرمیشور نے گوناگوں صنعت سے یہ کائنات بنائی ہے اور انہیں کے طفیل سے اس لازوال موکش پد (نجات کے درجہ) کا علم ہوا ہے۔ جس درجہ کو پا کر مکتی پائے ہوئے جیو فوراً اس دنیا میں واپس نہیں آتے۔ یہ سب علم مجھے عالموں کی صحبت سے حاصل ہوا ہے۔ اس لئے ہر انسان کو ہمیشہ عالموں کی صحبت کرنی چاہیئے۔" (ایضا"۔ منتر 56)

"واجب التعظیم بزرگ (پتر) ہماری التجا کو قبول فرما کر نہایت دلکش' خوشنما اور عمدہ عمدہ آرائشوں سے مزین اور طبیعت کو فرحت بخشنے والے آسنوں پر بیٹھیں اور متواتر ہمارے پاس تشریف لا کر ہماری تعظیم و تکریم کو قبول فرماویں۔ اور ہمارے سوالوں کو سنیں اور سن کر ان کا جواب بیان فرماویں اور اس طرح علم عطا کر کے اور کاروباری دنیوی کی بابت نصیحت فرما کر ہمیشہ ہماری حفاظت کریں۔" (ایضا"۔ منتر 57)

"اے پرمیشور کے جاننے والے اور علم حرارت کے ماہر پتر (بزرگوار) براہ نوازش ہمارے ہاں تشریف لایئے۔ اور تشریف لا کر نہایت عمدہ اور اعلیٰ نیتی یعنی اصول معاشرت کو تلقین فرمایئے' ہماری تعظیم و تکریم کو قبول کیجئے۔ اور گھرانوں اور سبھاؤں میں اپدیش (وعظ) کے لئے قیام فرمایئے' سب جگہ دورہ کیجئے' ہماری کوشش و محنت کو منظور فرمایئے' ہمارے گھر کھانا تناول فرما کر آسن پر بیٹھئے اور ہمیں اور ہمارے تمام کنبے کو اپنے علم و نصیحت کی دولت سے نہال کیجئے تاکہ ہمارے درمیان اہل دماغ اور توانا جوان پیدا ہوں۔ اور ہمارا علم حقیقی کا

خزانہ بھرپور رہے۔" (ایضا"۔ منتر 59)

"آگ، ہوا، پانی اور بھوگربھ (علم طبقات ارضی یا جیولوجی) وغیرہ علوم میں ماہر روشن ضمیر، پرمیشور کو جاننے والے، سچے علوم کو بیان کرنے والے اور اس ودیا (علم طب) سے جسم اور دماغ کی قوت کو حاصل کرنے والے بزرگ ہم سے خوش و مسرور ہو کر ہمیں راحت بخشیں۔ ان عالموں سے ہم ہمیشہ انصاف اور حق سے بھری ہوئی پران نیتی (اصول معاشرت یا یوگ) کے علم کو حاصل کریں۔ وہ عالم اور ہم بھی علم معرفت کے حصول اور رفاہ عام کے اصول کی تعمیل میں دوسروں کے تابع اور اپنے ذاتی فائدے کے کاموں میں خودمختار ہیں۔ منور بالذات اور سب کو نور عطا کرنے والا پرمیشور عالموں کے جسم کو ہماری خاطر اپنی رحمت سے قائم رکھے تاکہ ہمارے درمیان بہت سے عالم ہوں۔" (ایضا"۔ منتر 60)

"اے انسانو! جس طرح ہم موسموں کے عالم یا مصلحت وقت کے مطابق تدبیر و کوشش کرنے والے، بزرگوں (پتروں) کی دعوت کرتے ہیں، اسی طرح تم کو بھی انہیں بلانا اور ان کی خدمت و تواضع کرنی چاہئے۔ جو سوم کا عرق پینے والے اور دنیا میں سب کے ممدوح، نیک اعمال، دانشمند اور عالم لوگ ہیں۔ وہ ہمارے معاون اور رہنما ہوں۔ سوم ودیا (علم نباتات) کو پڑھنے اور پڑھانے والوں کی صحبت سے ہم سچے علوم کو حاصل کریں اور عالمگیر حکومت اور اقبال و حشمت کو اپنے قبضہ تصرف میں لاویں (یجروید ادھیائے 19 منتر 16)

"اے پرمیشور! جو پتر (بزرگ) عالم ہمارے درمیان موجود ہیں یا جو ہم سے دور کسی دوسرے ملک میں رہتے ہیں۔ جن کو ہم جانتے ہیں۔ اور جن کو بوجہ دور دراز مقاموں میں رہنے کے ہم نہیں جانتے تو ان سب کو ٹھیک جانتا ہے۔ اس لئے تیری عنایت سے ہمیں ان کا شرف نیاز حاصل ہو۔ ہم غلہ وغیرہ یا دیگر اشیاء سے یگیہ (رفاہ عام کا کام) کرتے ہیں آپ اس کو قبول کیجئے تاکہ ہمیں دنیوی حشمت اور موکش (نجات) حاصل ہو۔ اور ہمارے اعمال ٹھیک رہیں اور جو عالم غائب ہیں۔ یعنی یہاں موجود نہیں ہی ہمیں ان کا درشن نصیب ہو۔" (ایضا"۔ منتر 67)

"جو پتر (بزرگ) اس وقت ہمارے قریب پڑھنے اور پڑھانے کے کام میں مشغول ہیں اور جو پیشتر پڑھ کر عالم ہو چکے ہیں۔ نیز جو سطح ارضی سے تعلق رکھنے والے بھوگربھ ودیا (علم طبقات ارضی یا جیولوجی) میں پورے کامل و ماہر ہیں۔ جو صاحب مقدرت اور خوشحال

رعایا کے سبھا و سیکش (میرانجمن یا راجہ) اور سبھاسد (اراکین سلطنت) ہیں اور جو اہل سیاست و حکومت ہیں وہ ہمارے حال پر نوازش کی نظر رکھیں۔ ایسے پتروں (بزرگوں) کے لئے ہمارا ہمیشہ نمسکار ہو۔" (ایضا- منتر 68)

"اے پرمیشور! ہم تجھے اپنا معبود حقیقی مان کر اپنے دل کے آکاش میں اور اپنا عادل و منصف حاکم سمجھ کر سلطنت میں متمکن و قائم کرتے ہیں۔ اے خالق جہان! ہم ہمیشہ تیرا ذکر سنیں اور دوسروں کو سناویں تاکہ ہمیں سچا علم حاصل ہو اور دولت وغیرہ عمدہ سامان اور راحت و مسرت حاصل ہو۔ تو ہمیں سچی ہدایت اور علم جس کی ہمیں خواہش ہے عطا کر۔" (ایضا" منتر 70)

پتروں بزرگوں کے درجے

"جن کو امرت یعنی موکش (نجات) کا علم حاصل ہے' ان وسو کا درجہ پائے ہوئے عالموں اور خانہ دار بزرگوں کے لئے ہم کھانا وغیرہ عمدہ چیزیں دیں۔ جو چوبیس سال تک برہمچرج کے ساتھ علم پڑھ کر دوسروں کو پڑھاتے ہیں۔ ان کو سو دھائی یعنی وسو کہتے ہیں۔ اور جو چوالیس برس تک برہمچرج کرکے تحصیل علم کرتے ہیں اور دوسروں کو تعلیم دیتے ہیں ان کو رودر یا پتامہ کہتے ہیں اور جو اڑتالیس برس تک برہمچریہ کے ساتھ علم کا انتہائی درجہ حاصل کرتے ہیں اور دوسروں کو تعلیم دیتے ہیں ان کو آدتیہ یا پرپتامہ کہتے ہیں وہ سچے علوم کے مخزن اور سورج کی طرح علم کی روشنی پھیلانے والے ہوتے ہیں۔ ان سب کے لئے ہمارا متواتر نمسکار ہو۔ اے پتر (بزرگوار)! آپ اسی مقام پر تکیہ کرتے ہوئے یعنی تعلیم دیتے ہوئے ہماری خاطر تواضع یعنی کھانا اور کپڑا وغیرہ قبول کیجئے' اور ہمیشہ آرام و راحت سے زندگی بسر کیجئے۔ اے بزرگوار! ہماری خدمت و تواضع سے خوش اور ترپت (سیر) ہو جائیے اور ہمیں اپنے اپدیش (ہدایت و نصیحت سے) پاک کیجئے۔ یعنی ہمارے جہالت وغیرہ عیبوں کو دور کیجئے۔ (یجروید۔ ادھیائے 19- منتر 36)

"اے پتامہ اور پرپتامہ کے درجہ والے بزرگوار! آپ میرے دل' فعل اور زبان کو متواتر پاک اور درست کیجئے۔ یعنی ہمیں نیک کام کرنے کی ہدایت و نصیحت کرکے نیک چلن بنائیے۔ ہم آپ کی نصیحت سے برہم چریہ کرکے سو برس تک نیکی کے ساتھ زندگی بسر کریں اور پوری عمر پاویں۔" (ایضا" منتر 37)

اس منتر میں چھاندوگیہ اپنشد۔ پرپاٹھک 3 کھنڈ 16۔ منتر 1 تا 6 کے حوالے سے سودھائی، پتامہہ اور پرپتامہہ کا ترجمہ وسو، ردر اور آدیتہ کیا گیا ہے۔ یہ عالموں کے تین درجے ہیں۔

4۔ بلی ویش دیو یگیہ کا طریق

گھر میں جو کھانا پکا ہو اس میں سے نمکین اور ترش چیز کو چھوڑ کر باقی اشیاء سے بلی ویشو دیو کرنا چاہئے۔

"براہمن وغیرہ گرہستھی، جو چیز گھر میں بنی ہو اس سے چولھے کی آگ میں (ہوا وغیرہ میں) عمدہ گن پیدا کرنے کے لئے ہوم کرے۔" (منوسمرتی۔ ادھیائے 3۔ شلوک 84)

"اے پرمیشور! جس طرح روزمرہ گھوڑے کے آگے بہت سی گھاس یا چارہ ڈالا جاتا ہے۔ اسی طرح ہم تیرے حکم کی تعمیل میں روزانہ آگ کے اندر بلی (پکی ہوئی کھانے کی چیز کا ہون) کرتے ہوئے یا اتیھی (گھر آئے سادھو یا مہمان) کو روٹی کھلاتے ہوئے حسب دلخواہ عالمگیر حکومت اور اقبال و حشمت کو حاصل کر مسرور ہوں اور کبھی تیری حکم عدولی نہ کریں۔ یعنی دنیا کے کسی جاندار کو کبھی تکلیف نہ دیں۔ بلکہ آپ کے فضل و کرم سے تمام جاندار ہمارے خیرخواہ ہوں اور ہم بھی سب کے ساتھ دوستانہ برتاؤ کریں اور اس طرح باہم ایک دوسرے کو فیض پہنچاویں۔" (اتھروید۔ کانڈ 19۔ انوواک 7۔ منتر 7)

یجروید کے ادھیائے 19 کا 39 واں منتر بھی جس کو پیچھے لکھ چکے ہیں، اور جس میں یہ لفظ آئے ہیں کہ "دنیا کی تمام مخلوقات پاک اور نیک ہو وغیرہ۔" اسی مضمون سے تعلق رکھتا ہے۔

اب آگے وہ منتر لکھے جاتے ہیں۔ جس سے بلی ویشو دیو ہوم کیا جاتا ہے۔

ओमग्नये स्वाहा ॥ ओं सोमाय स्वाहा ॥ ओमग्नीषोमाभ्यां स्वाहा ॥ ओं विश्वेभ्यो देवेभ्यः स्वाहा ॥ ओं धन्वन्तरये स्वाहा ॥	(۱) اوم اگنیے شواہا۔ (۲) اوم سومائے شواہا (۳) اوم اگنی شوم آ بھیام سواہا (۴) اوم وشوبھیو دیو بھیہ سواہا (۵) اوم دھنونترئے شواہا	بلی ویشو دیو ہوم کے منتر

(۶) اوم کہوئی شواہا۔	ओं कुह्वै स्वाहा ॥
(۷) اوم اَنمتئے شواہا۔	ओमनुमत्यै स्वाहा ॥
(۸) اوم پرجاپتیے شواہا۔	ओं प्रजापतये स्वाहा ॥
(۹) اوم سَہدیاواپرتھوی بھیام سواہا	ओं सह द्यावापृथिवीभ्यां स्वाहा
(۱۰) اوم شوِشٹ کرتے سواہا	ओं स्विष्टकृते स्वाहा ॥

1- "اگنی" سے علیم کل اور منور بالذات پرمیشور مراد ہے۔

2- "سوم" سے راحت بخش عالم، خالق جہان ایشور مراد ہے۔

3- "اگنشوم" سے پران (اندر سے باہر جانے والا سانس) اور اپان (باہر سے اندر آنے والا سانس) مراد ہے۔

4- "وشویدیوا" سے ایشور کے تجلی بخش، عالم صفات یا تمام عالم لوگ مراد ہیں۔

5- "دھنونتری" سے تمام بیماریوں کو دفع کرنے والا ایشور مراد ہے۔

6- "کہو" سے اماوس یعنی ہلال کے دن کی یگیہ یا قوت حافظہ مراد ہے۔

7- "انومتی" سے پورنماسی یعنی بدر کے دن جو پندرہ روزہ یگیہ کی جاتی ہے یا تحصیل علم کے بعد جو لیاقت تجربہ اور دماغی طاقت حاصل ہوتی ہے اس سے مراد ہے۔

8- "پرجاپتی" سے تمام کائنات کا مالک و محافظ ایشور مراد ہے۔

9- "سہ دیادا پرتھوی" سے یہ مراد ہے کہ آگ یا اجرام روشن اور زمین ایشور کی اعلیٰ قدرت اور صنعت سے پیدا ہوئے ہیں۔ جن سے کامل فیض و فائدہ حاصل کرنا چاہئے۔

10- "سوشٹ کرت" سے حسب دلخواہ عمدہ سکھ دینے والا ایشور مراد ہے۔

نیتہ شرادھ

گویا ان کے لئے یہ بلی یعنی گھر میں پکی ہوئی چیز سے چولھے کی آگ میں ہوم کیا جاتا ہے مذکورہ بالا منتروں سے ہوم کرنے کے بعد بلی دان یعنی عالموں کی دعوت یا ضیافت کرنی چاہئے۔ اس کو نیتہ شرادھ یعنی عالموں کی روزانہ تواضع بھی کہتے ہیں۔ اس کے متعلق سوال

منتر نیچے لکھے جاتے ہیں۔

ओं सानुगायेन्द्राय नमः ॥ १ ॥	(۱) اوم سانگائے اندرایہ نمہ۔
ओं सानुगाय यमाय नमः ॥ २ ॥	(۲) اوم سانگائے یمایہ نمہ
ओं सानुगाय वरुणाय नमः ॥ ३ ॥	(۳) اوم سانگائے ورنایہ نمہ
ओं सानुगाय सोमाय नमः ॥ ४ ॥	(۴) اوم سانگائے سومایہ نمہ
ओं मरुद्भ्यो नमः ॥ ५ ॥	(۵) اوم مُردبھیونمہ
ओमद्भ्यो नमः ॥ ६ ॥	(۶) اوم اَدبھیونمہ
ओं वनस्पतिभ्यो नमः ॥ ७ ॥	(۷) اوم وَنس پتی بھیونمہ
ओं श्रियै नमः ॥ ८ ॥	(۸) اوم شری ئی نمہ
ओं भद्र- काल्यै नमः ॥ ९ ॥	(۹) اوم بھدرکال یی نمہ
ओं ब्रह्मपतये नमः ॥ १० ॥	(۱۰) اوم برہم پت یے نمہ
ओं वास्तुपतये नमः ॥ ११ ॥	(۱۱) اوم واستوپت یے نمہ
ओं विश्वेभ्यो देवेभ्यो नमः ॥ १२	(۱۲) اوم وشوے بھیودیوے بھیونمہ
ओं दिवा-चरेभ्यो भूतेभ्यो नम १३	(۱۳) اوم دِواچرے بھیوبھوتے بھیونمہ
ओं नक्तंचारिभ्यो नमः ॥ १४ ॥	(۱۴) اوم نکتم چاری بھیونمہ
ओं सर्वात्म भूतये नमः ॥ १५ ॥	(۱۵) اوم سروآتم بھوتئے نمہ
ओं पितृभ्यो स्वधायिभ्यः स्वधा नमः ॥ १६ ॥	(۱۶) اوم پتری بھیہ سَوَدھائی بھیہ۔ سَوَدھا نمہ

لفظ "نمہ" تو "نم" مصدر سے بنتا ہے، جس کے معنی جھکنا، تعظیم کرنا یا اطاعت کرنا اور بولنا ہیں انسان کو اچھے آدمیوں کی عزت۔ نیک باتوں کی قدر اور اعلیٰ مضامین پر غور کرنے سے کامل علم و معرفت حاصل ہوتی ہے۔

1. "سانو گایہ اندر" سے لازوال صفات سے موصوف اور قادر مطلق پرمیشور مراد ہے۔

2. "سانو گایہ یم" سے بے رو رعایت انصاف اور عدل کی صفت سے موصوف پرمیشور جاننا چاہیے۔

3- "سانو گایہ ورن" سے علم وغیرہ عمدہ و اعلیٰ صفات سے موصوف سب سے افضل و اشرف پرمیشور سمجھنا چاہئے۔

4- "سانوگایہ سوم" سے راحت بخش عالم اور خالق جہاں ایشور مراد ہے۔

5- "مرت" سے ایشور کی قوت سے تمام کائنات کو قائم رکھنے والی اور حرکت دینے والی ہوائیں مراد ہیں۔

6- "اپ" سے محیط کل پرمیشور مراد ہے۔

7- "ونسپتی" سے ون (دنیاؤں) کا پتی (مالک) ایشور یا ہوا اور بادل وغیرہ اشیاء مراد ہیں۔ (یعنی یہ منشاء ہے کہ ایشور نے جن بڑے بڑے اور عمدہ تاثیر والے درختوں کو پیدا کیا ہے ان سے پورا پورا فائدہ حاصل کرنا چاہئے)

8- "شری" سے سب کا مخدوم و معبود عین راحت اور صاحب جمال ایشور اور اس کی پیدا کی ہوئی تمام خوشنما صنعتیں مراد ہیں۔

9- "بھدرکالی" سے ایشور کی بہبودی، بہتری اور سکھ عطا کرنے والی طاقت مراد ہے۔

10- "برہم پتی" سے تمام شاستروں کے جاننے والے عالموں کا محافظ یا وید اور تمام کائنات کا مالک ایشور مراد ہے۔

11- "واستوپتی" جس میں تمام موجودات قائم ہے اسے واستو یعنی آکاش کہتے ہیں اور واستو پتی سے آکاش کا مالک ایشور مراد ہے۔

12- "وشویدیوا" سے ایشور کی تجلی، عالم صفات یا تمام عالم مراد ہیں۔

13- "دواچر" سے دن میں چلنے پھرنے والے یعنی دن کو جاگنے والے جاندار مراد ہیں۔

14- "نکتم چاری" سے رات کو چلنے پھرنے والے یعنی رات کو جاگنے والے جاندار مراد ہیں۔

(یعنی یہ دونوں قسم کے جاندار ہمیں کچھ نقصان نہ پہنچائیں اور ہم ان کے ساتھ صلح سے رہیں)

15- "سرواتم بھوتی" سے تمام جیووں کی پشت و پناہ یا ان کا قائم رکھنے والا ایشور مراد ہے۔

16- "پتر سودھائی" اس کا ترجمہ اوپر کر چکے ہیں۔

ان سب کے لئے نمہ یا نمسکار کرنا چاہئے یعنی عجز و انکسار کے ساتھ ان کو تعظیم دینا

اور سب کو اپنے سے بڑا مان کر عزت دینا چاہئے۔
"دکتوں، پتت (کنگال یا نیچ لوگوں)، شوپچ (بھنگی وغیرہ) پاپ روگی (کوڑی وغیرہ مریض) اور کوے وغیرہ جانوروں اور چیونٹیوں کے لئے کھانے کی چیز (9) میں سے چھ حصے نکال کر زمین پر رکھے۔" (منوسمرتی ادھیائے 3۔ شلوک 92)

5- اتتھی یگیہ

اور ان میں سے ہر جاندار کو اس کا حصہ دے کر ان کی پرورش کرنی چاہئے جہاں اتتھیوں کی خدمت و تواضع بہ دل و جان کی جاتی ہے وہاں ہر قسم کا سکھ رہتا ہے۔ اتتھی انہیں کہتے ہیں۔ جو تمام علوم میں ماہر دنیا کی بھلائی کرنے والے حواس کو ضبط میں رکھنے والے دھرم پر چلنے والے راست گفتار اور مکر و فریب وغیرہ عیبوں سے خالی اور ہمیشہ جگہ بہ جگہ پھرنے والے ہوں اس بارہ میں کئی وید منتر شاہد ہیں۔ مگر یہاں اختصار کے ساتھ صرف دو منتر لکھے جاتے ہیں۔

"جو مذکورہ بالا صفات سے موصوف عالم نہایت اعلیٰ اور عمدہ گنوں سے آراستہ اور خدمت و تعظیم کے لائق ہیں۔ ان کو اتتھی کہتے ہیں۔ ان کے آنے جانے کی کوئی تتھی (تاریخ) مقرر یا معلوم نہیں ہوتی۔ یعنی جو اپنی خوشی سے ناگہاں آ جائیں اور بلا کہے چلے جائیں وہی براتیہ یا اتتھی کہلاتے ہیں۔" (اتھروید۔ کانڈ 15۔ انوواک 2۔ ورگ 11۔ منتر 1)

"جب وہ گرہستھی (خانہ دار) کے گھر پر تشریف لاویں۔ تو گرہستھی کو بڑی تعظیم و تکریم سے اٹھ کر نمسکار کرنا چاہئے۔ اور ان کو سب سے اونچی اور اچھی جگہ پر بٹھانا چاہئے اور حسب مناسب خاطر تواضع کر کے یہ پوچھنا چاہئے کہ اے براتیہ (بزرگوار)! آپ کہاں کے رہنے والے ہیں؟ اے اتتھی! یہ پانی لیجئے۔ آپ اپنے سچے اپدیش (نصیحت) سے ہمیں مرہون عنایت کیجئے۔ اور آپ ہماری تواضع کو قبول کر کے خوش اور مسرور ہو جائیے۔ اے براتیہ! جیسا آپ کا حکم یا منشاء ہو ہم ویسا ہی کریں۔ جو شے آپ کے مرغوب خاطر ہو اس کے لئے حکم کیجئے۔ اے براتیہ! جیسی آپ کی خواہش ہو ہم اسی طرح آپ کی خدمت بجا لائیں۔ ہم آپ کے حکم کی تعمیل کے لئے بہ دل و جان حاضر ہیں۔ ہم آپ کی خاطر تواضع

اور خدمت و صحبت کے ذریعے سے علم کی ترقی حاصل کریں اور ہمیشہ اس سے سکھ پاویں۔"

(ایضاً"۔ منتر 2)

باب:24

مستند و غیر مستند کتابوں کا بیان

مستند بالذات اور مستند بالغیر کی تشریح

آغاز آفرینش سے لے کر آج تک بے رو رعایت اور ہوا ہوس و دشمنی سے خالی سچائی اور دھرم کو عزیز جاننے والے' نیک چلن' دنیا کی بھلائی کرنے والے آریہ عالم جن جن مستند بالذات اور مستند بالغیر کتابوں کو جس طرح مانتے آئے ہیں۔ اب اس کا حال بیان کیا جاتا ہے۔

جو ایشور کی الہامی کتابیں ہیں۔ وہ سوتہ پرمان (مستند بالذات) ماننی چاہئیں۔ اور جو کتابیں انسان کی بنائی ہوئی ہیں۔ وہ پرتہ پرمان یعنی مستند ہونے کے لئے محتاج بالغیر ہیں۔ چار وید ایشور کا الہام ہیں۔ اس لئے وہ مستند بالذات ہیں۔ ایشور کا کلام خطا وغیرہ عیوب سے پاک ہے۔ کیونکہ ایشور علیم کل' ہمہ دان اور قادر مطلق ہے۔ ویدوں میں وید ہی سند مانی جاتی ہے۔ مثلاً آفتاب اور چراغ اپنی ہی روشنی سے عیاں و روشن ہیں۔ اور تمام مجسم اشیاء کو روشن کرتے ہیں اسی طرح وید بھی اپنے ہی نور سے منور ہیں اور تمام دیگر علمی کتابوں کو ضیا بخشتے ہیں۔ جو کتابیں وید کے خلاف پائی جاتی ہیں' ان کی سند کرنا واجب نہیں ہے۔ خواہ وید میں کوئی بات دوسری کتابوں کے خلاف پائی جاوے تاہم وید غیر مستند نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ وہ مستند بالذات ہیں اور ان کے سوائے باقی تمام کتابیں مستند ہونے کے لئے شہادت وید کی محتاج ہیں۔ صرف منتر سنہتائیں جو چار وید کے نام سے مشہور ہیں مستند بالذات ہیں اور ان کے علاوہ براہمن کے نام کی کتابیں جن میں ان کی شرح ہے' جہاں تک وید کے مطابق ہیں مستند ہیں اور نیز ویدوں کی ایک ہزار ایک سو ستائیس شاکھائیں جو وید کے منتروں کی شرح ہیں' جہاں تک وید کے مطابق ہیں' مستند ہیں۔ یہی کیفیت وید کے چھ

انگوں کی ہے، جن کے یہ نام ہیں۔

ششکشا (علم قرات) کلپ (سنکاروں کا ہدایت نامہ) ویاکرن (علم صرف و نحو) نرکت (علم لغت) چھند (علم عروض) جیوتش (علم ہیئت و ہندسہ) اس کے علاوہ چار اپ وید ہیں۔ آیر وید (علم طب) دھر وید (فن جنگ و اسلحہ و انتظام سلطنت) گاندھرو وید (علم موسیقی) ارتھ وید (علم صنعت و ہنر) ان میں سے چرک سشرت اور نگھنٹو وغیرہ کو آیر وید مانا جاتا ہے اور دھر وید کی کتابیں عموماً کم ہیں۔ مگر چونکہ یہ علم تمام علوم کے تجربات کے نتائج اور امداد سے ماخوذ ہوتا ہے۔ اس لئے وہ اب بھی حاصل ہو سکتا ہے انگرا وغیرہ رشیوں کی بنائی ہوئی بہت سی دھر وید کی کتابیں تھیں۔ گندھرو وید سے سام وید کے گانے وغیرہ کا علم مراد ہے اور ارتھ وید میں وشوکرما، توشٹری اور مے کی بنائی ہوئی سنہتا نام کی چار کتابیں شامل تھیں۔ ششکشا میں پاننی وغیرہ منیوں کی بنائی ہوئی کتابیں، اور کلپ میں مانو کلپ سوتر وغیرہ شامل ہیں۔ ویاکرن کی کتابیں اشٹادھیائی، مہابھاشیہ، دھاتوپاٹھ، ان آدی گن، پراتی پدک اور گن پاٹھ ہیں۔ اور نرکت یاسک منی جس میں نگھنٹو بھی شامل ہے، وید کا چوتھا انگ ہے۔ چھند میں پنگل آچاریہ کا بنایا ہوا سوتر بھاشیہ ہے۔ جیوتش میں وسشٹھ وغیرہ رشیوں کی بنائی ہوئی ریکھا گنت (علم مساحت و اقلیدس) اور بیج گنت (علم جبر و مقابلہ) کی کتابیں شامل ہیں یہ چھ کتابیں وید انگ کہلاتی ہیں۔

اور چھ اپانگ ہیں۔

1- جیمنی منی کا پورو میمانسا شاستر جس پر ویاس منی نے بھاشیہ (شرح) لکھا ہے۔ اس میں کرم کانڈ یعنی عمل یا رسوم کا بیان ہے اور دھرم (عرض) اور دھری (جوہر) کی تشریح کی ہے۔

2- کنادمنی کا ویشیشک شاستر جس پر گوتم منی نے پرشست پاد شرح لکھی ہے اس میں خصوصاً عرض و جوہر کا بیان ہے۔

3- گوتم منی کا نیائے شاستر جس پر واتسیاین رشی نے شرح لکھی ہے اس میں پدارتھ ودیا (علم طبیعات) کا بیان ہے۔

4- پتنجلی منی کا یوگ شاستر جس پر ویاس منی نے شرح لکھی ہے۔

پورو میمانسا، ویشیشک اور نیائے شاستر میں تمام جوہروں کا ثبوت سمعی، ذہنی اور قیاسی علم کے ذریعہ سے دیا جاتا ہے۔ مگر ان کا علم حقیقی یا انکشاف اور اپاسنا (عبادت الٰہی) کا

طریق یوگ شاستر میں بیان کیا گیا ہے۔

5- کپل منی کا سانکھیہ شاستر جس کی بھاگری منی نے شرح کی ہے اس میں امتیاز کے لئے تتونوں کی تعداد بیان کی گئی ہے۔

6- ویاس منی کا ویدانت شاستر جس پر بودھاین رشی نے شرح لکھی ہے۔

مستند اپنشد

(اس میں براہم یعنی ایشور کا بیان ہے) دس اپنشد بھی اسی اپانگ میں شامل ہیں۔ اس کے نام یہ ہیں: ایش، کین، کٹھ، پرشن، منڈک، مانڈوکیہ، تیتریہ، ا-تریہ چھاندوگیہ اور بہدارنیک۔ اس طرح چار وید معہ شاکھاؤں اور تفسیروں (یعنی چاروں براہمنوں) کے اور چار اپ وید اور چھ ویدانگ، جس میں چھ اپانگ بھی شامل ہیں، تمام مل کر چودہ ودیا (علوم) کہلاتے ہیں۔ جن کو حاصل کرنا انسان کا فرض ہے۔ یہ یقین جانا چاہئے کہ ان کے پڑھنے سے انسان کامل ہو جاتا ہے۔ اور تمام باطنی اور خارجی علم اور عمل کا انکشاف ہو کر انسان مہاودوان (عالم فاضل) بن جاتا ہے اوپر ایشور کے کلام یعنی ویدوں اور اس کے متعلق کتابوں کا بیان ہوا۔ براہمن وغیرہ کتابیں جو رشیوں کی بنائی ہوئی ہیں، جہاں تک وید کے مطابق پائی جائیں، سچے دھرم اور علم سے پر اور عقل و دلیل سے ثابت مانی چاہئیں۔

غیر مستند اور قابل ترک کتابیں

ان کے علاوہ متعصب، کوتاہ عقل، کم علم، ادھرم پر چلنے والے اور ناراستی شعار لوگوں کی بنائی ہوئی وید کے خلاف اور عقل و دلیل سے خالی کتابیں ہرگز کسی کو نہ مانی چاہئیں اس قسم کی کتابوں کو بھی یہاں اختصار کے ساتھ گنایا جاتا ہے۔

1- رودر یامل وغیرہ تمام تنتروں کی کتابیں۔

2- براہم دیورت وغیرہ پران۔

3- منوسمرتی کے وہ شلوک جن میں تعریف ہوئی ہے اور نیز منوسمرتی کے علاوہ تمام سمرتیاں۔

4- سارسوت، چندرکا اور کومدی وغیرہ ویاکرن (علم صرف و نحو) کی غلط کتابیں۔

5- پورومیمانسا شاستر کے خلاف، نرنے سندھو وغیرہ کتابیں۔

6- ویشیشک اور نیائے شاستروں کے خلاف، ترک سنگرہ سے لے کر جاگدیشی تک تمام

نیائے کی فرضی کتابیں۔

7- یوگ شاستر کے خلاف ہٹھ پرد-پکا وغیرہ کتابیں۔

8- سانکھ شاستر کے خلاف سانکھ تتو کومدی وغیرہ کتابیں۔

9- ویدانت شاستر کے خلاف ویدانت سار، پنچ وشی، یوگ واشٹھ وغیرہ کتابیں۔

10- جیوتش شاستر کے خلاف مہورت چنتامنی وغیرہ کتابیں جن میں مہورت (ساعت) جنم پتر (زائچہ) اور پھلا دیش (تقویم) وغیرہ کا بیان ہے۔

11- شروت سوت کے خلاف ستری کنڈ کا سنان سوتر اور پر شٹھ وغیرہ کتابیں، جن میں منگسبر وغیرہ مہینوں اور ایکادشی وغیرہ تتھی (تاریخ) کے برت، کاشی (بنارس) وغیرہ مقام یا تیرتھ کی یاترا (زیارت)، نام رٹنے یا اسنان کرنے اور غیر ذی روح مورتی کو پوجنے سے مکتی ملنا یا پاپ سے چھوٹ جانا وغیرہ مہاتم لکھے ہیں۔

نیز پاکھنڈوں اور سمپردائے (مت یا فرقہ) والوں کی بنائی ہوئی کتابیں اور اپدیش جن میں ایشور کی ہستی سے انکار کیا گیا ہے ان سب کو ویدوں کے خلاف ہونے اور عقل و دلیل سے خارج ہونے کی وجہ سے نیک لوگوں کو نہیں ماننا چاہیے۔

غیر مستند کتابوں کا جھوٹ

سوال۔ ان میں جہاں بہت سا جھوٹ ہے وہاں کسی قدر سچ بھی ہے اس کو لینا چاہیے یا نہیں؟

جواب۔ ایسے سچ کی مثال زہریلے کھانے کی مانند ہے۔ یعنی جس طرح اہل بصارت زہریلے کھانے کو خواہ وہ امرت (آب حیات) کے برابر کیوں نہ ہو، امتحان کرنے پر بالکل چھوڑ دیتے ہیں، اسی طرح غیر مستند کتابیں بھی قابل ترک ہیں، کیونکہ اگر ان کو رواج دیا جائے گا، تو ویدوں کے سچے مطالب کی اشاعت نہ ہو گی، اور ان کی اشاعت نہ ہونے سے جھوٹی باتیں شہرت پا کر جہالت کا اندھیرا چھا جائے گا اور جہالت کی تاریکی چھا جانے سے علم حقیقی مفقود ہو جائے گا۔

اب ہم تنتر (1) کی کتابوں کا جھوٹ ہونا ثابت کرتے ہیں۔

ان کتابوں میں پنچ مکاروں (یعنی حرف "م" سے شروع ہونے والی چیزوں کے استعمال سے مکتی بتائی ہے اور اس کے خلاف کسی دوسرے طریق سے مکتی نہیں مانی جاتی۔ ان کے

مسائل یہ ہیں:

"مدیہ (شراب)، مانس (گوشت)، مین (مچھلی) مدرا (کچوری، پکوڑی یا اشارات مخفی) اور میتھن (زناکاری) یہ پانچ مکار یعنی حرف "م" سے شروع ہونے والی چیزیں یگ میں موکش دینے والی ہیں۔" (کالی تنتر)

"شراب پیوے، پھر پیوے، اور پھر بھی پیوے۔ یہاں تک کہ زمین پر گر پڑے اور پھر اٹھ کر پیوے، تو دوسرا جنم نہ ہووے۔" (مہانرمان تنتر)

"بھیروی (2) چکر میں آکر تمام ورن دوجاتی یعنی براہمن ہو جاتے ہیں اور بھیروی چکر سے نکل کر سب کے ورن اپنے اپنے جدا ہو جاتے ہیں۔" (کلا نور تنتر)

"ایک ماں کو چھوڑ کر سب سے ہم بستر ہو اور عضو مخصوص کو عورت کے اندام نہانی میں داخل کر کے ہوشیاری سے منتر کو جپے۔" (گیان سنکلنی تنتر)

"ماں کو بھی نہ چھوڑے۔" (ماتنگی ودیا)

الغرض اسی قسم کی بہت سی بیہودہ اور بے معنی باتیں کم عقل، پاپی، بد اعمال اور اناریہ لوگوں نے عقل اور دلیل سے خالی اور ویدوں سے قطعی خلاف انارش یعنی رشیوں کے اصول سے برعکس لکھی ہیں جنہیں نیک لوگوں کو ہرگز نہ ماننا چاہئے۔ شراب وغیرہ کے استعمال سے عقل وغیرہ میں فتور آکر مکتی تو حاصل نہیں ہوتی البتہ نرک تو ضرور مل سکتا ہے۔ زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ اس مت کی اکثر باتیں مشہور ہیں اسی طرح برہم دیورت وغیرہ کتابوں میں، جن کا نام غلطی سے پران پڑ گیا ہے اور جو دراصل پرانی کی بجائے بالکل نئی اور جھوٹی کتابیں ہیں، بہت سی سراپا لغو کتھائیں لکھی ہیں۔ یہاں ان میں سے بطور "مشتے نمونہ از خروارے" چند کتھائیں لکھی جاتی ہیں۔ چنانچہ ایک کتھا لکھی ہے کہ۔

تلازمہ آفتاب و شفق

"پرجاپتی برہما جو چار منہ والا آدمی تھا۔ اپنی بیٹی سرسوتی کے پاس بہ نیت بد گیا۔" یہ کہانی بالکل جھوٹ ہے۔ کیونکہ یہ کتھا نہیں ہے بلکہ روپک النکار یعنی تلازمہ ہے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ "سوتا یعنی سورج کو پرجاپتی کہتے ہیں اور صبح کی شفق (اشا) اس کی دختر کی مثال ہے۔ کیونکہ جو شئے کسی سے پیدا ہوتی ہے وہ اس کی اولاد کی مثال ہوتی ہے اور وہ خود بمنزلہ اس کے باپ کے ہوتا ہے (اسی بنا پر یہ تلازمہ باندھا گیا ہے) وہ باپ (سورج) روہتا

یعنی سرخی نما شفق میں جو بمنزلہ اس کی دختر کے ہے بکمال سرعت اپنی کرنوں سے حلول کرتا ہے اور اس طرح شفق میں سورج کے حلول کرنے سے سورج کی روشنی یا دن جو بمنزلہ اس فرزند کے ہے پیدا ہوتا ہے اس فرزند یعنی روشنی یا دن کی ماں اشا (شفق) اور باپ سورج ہے گویا اشا (شفق) کے بطن سے جو سورج کی دختر کے بمنزلہ ہے۔ سورج کی کرن صورت نطفہ سے اس کا فرزند یعنی دن پیدا ہوتا ہے۔ علی الصباح یعنی پانچ گھڑی (دو گھنٹہ) رات رہے سورج کے برآمد ہونے سے پیشتر کسی قدر سرخی نمایاں ہو جاتی ہے اسے اشا (شفق) کہتے ہیں۔ اس وقت باپ (سورج) اور بیٹی (شفق) کے اتصال سے خوشنما روشنی مثل فرزند پیدا ہوتی ہے جس طرح ماں باپ سے اولاد پیدا ہوتی ہے۔ اسی طرح یہاں بھی سمجھنا چاہئے۔" (انیریہ براہمن پنچکا 3- کنڈکا 33 و 34)

"پرجاپتی سے تیز رفتار یا کشش کرنے والا اور نہایت عظیم الشان سورج مراد ہے۔" (شت پتھ براہمن کانڈ 10- ادھیائے 2- براہمن 7- کنڈکا 4)

بادل اور زمین کا تلازمہ

"بادل اور زمین کا بھی باپ بیٹی کا تعلق ہے کیونکہ بادل یعنی پانی سے زمین کی پیدائش ہوتی ہے اس لئے زمین بمنزلہ اس کی دختر (3) کے ہے بادل اس میں باران صورت نطفہ ڈالتا ہے۔ پانی پڑنے سے زمین زرخیز (حاملہ) ہوتی ہے اور اس سے نباتات وغیرہ بمنزلہ اولاد پیدا ہوتی ہے (یہ بھی ایک تلازمہ ہے)۔" (نرکت ادھیائے 4- کھنڈ 21)

اس بارہ میں وید کا حوالہ بھی درج کیا جاتا ہے:-

آفتاب و زمین کا تلازمہ

"روشنی (سورج) میرا پتا یعنی محافظ ہے اس سے تمام کاروبار انجام پاتے ہیں۔ یہاں سورج اور زمین کا باہمی تعلق ہے۔ زمین ماتا یعنی جائے قیام ہے زمین اور سورج یا زمین اور بادل چادر چھت اور چاندنی یا دو بالمقابل کھڑی ہوئی فوجوں سے مشابہ ہیں (یہ محض ایک تلازمہ ہے) بادل جو بمنزلہ باپ ہے۔ زمین میں جو بمنزلہ دختر ہے آب باراں صورت حال کو قائم کرتا ہے (اس کو تلازمہ تصور کرنا چاہئے)۔" (رگوید- منڈل 1- سوکت 164- منتر 33)

مندرجہ ذیل منتر میں بھی یہی تلازمہ ہے۔

"ورتھی یعنی سورج جو بمنزلہ باپ ہے، شفق میں جو بمنزلہ اس کی دختر کے ہے۔ کرن

صورت نطفہ سے حمل قائم کرتا ہے۔ جس سے دن جو اس کے فرزند کی مثال ہے پیدا ہوتا ہے۔" (رگوید منڈل 3- سوکت 31- منتر 1)

اس طرح نرکت اور براہمن میں نہایت عمدہ تلازمہ باندھا ہے۔ جو ایک امر واقعی کا بیان ہے مگر براہم دیورت وغیرہ میں اسی کو غلط فہمی سے جھوٹی کہانی کی صورت میں بیان کیا ہے جسے کسی کو ہرگز نہ ماننا چاہئے۔ ایک اور کتھا ہے کہ "اندر دیو راج نام ایک آدمی تھا۔ اس نے گوتم کی عورت سے زنا کیا۔ جس پر گوتم نے بد دعا (شاپ) دی کہ تو ہزار بھگ (4) والا ہو جائے اور اہلیا (اپنی عورت) کو یہ بد دعا دی کہ تو پتھر کی سل بن جائے۔ پھر را مچندر کی خاک پا کے چھونے سے اہلیا کی بددعا دور ہو گئی۔" یہ کتھا بھی بالکل غلط ہے۔

کیونکہ اس میں تلازمہ ہے اس لئے اندر سے پر حرارت آفتاب مراد ہے جو روئے زمین کی تمام چیزوں کو روشن کرتا ہے۔ چونکہ سورج اعلیٰ درجہ کی قوت کا مخزن یا سرچشمہ ہے۔ اس لئے اس کا نام اندر ہے۔ سورج اہلیا (رات) کا جار (زائل کرنے والا) ہے۔ اہلیا (رات) سوم (چاند) کی عورت ہے چاند کا نام گوتم کے معنی "چلنے والا" یا "گورا" (لالہ فام) ہیں۔ اس لئے گوتم سے چاند مراد ہے۔ چاند اور رات کا مرد عورت کا رشتہ ہے۔ رات کو اہلیا اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں اہر (دن) لے (زائل یا ختم) ہو جاتا ہے پس اہلیا سے رات مراد ہے۔ چاند تمام جانداروں کو سرور راحت بخشتا ہے اور اپنی بیوی یعنی رات کو مسرور کرتا ہے۔ اندر (سورج) گوتم (چاند) کی بیوی اہلیا (رات) کا جار (فنا کرنے والا) کہلاتا ہے۔ لفظ جار کے معنی بڑھاپا یا فنا لانے والا ہیں۔ اس لئے سورج رات کو فنا کرنے والا ہے لفظ "جار" جریش مصدر سے نکلتا ہے جس کے معنے عمر گھٹاتا ہے۔ چونکہ اندر یعنی سورج رات کی عمر کو گھٹاتا ہے۔ اس لئے اس کو جار سمجھنا چاہئے۔ چنانچہ اس بارہ میں حسب ذیل حوالے لکھے جاتے ہیں۔

"جب چاند برآمد ہوتا ہے تو اپنے قدوم میمنت لزوم سے اہلیا کو سرور بخشتا ہے اور سورج اس اہلیا کا جار یعنی فنا کرنے والا ہے۔" (شت پتھ براہمن کانڈ 3- ادھیائے 3- براہمن 1- کنڈکا 18)

"رت سے سوم (چاند) مراد ہے۔ (ایضا" براہمن 5- کنڈکا 1)

"سورج کے نکلنے پر رات چھپ جاتی ہے۔" (نرکت ادھیائے 12- کھنڈ 11)

"سورج کی کرنوں سے روشنی پانے والے چاند کو گوتر (لالہ فام) کہتے ہیں۔" (نرکت

ادھیائے 2- کھنڈ 16)

"سورج کو جار کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ رات کو زوال (جرا) کرتا ہے۔" (نرکت ادھیائے 3- کھنڈ 16)

"اندر سورج کو کہتے ہیں۔ جو سب کو حرارت پہنچاتا ہے۔" (شت پتھ براہمن کانڈ 1- ادھیائے 6- براہمن 3- کنڈکا 8)

اس طرح جو پر صنعت تلازمے سچے شاستروں میں سچے علوم کے اصول کو واضح کرنے کے لئے لکھے ہیں ان کو نئی کتابوں میں بگاڑ کر بالکل لغو کہانیوں کی شکل میں بیان کیا ہے جنہیں کسی کو نہ ماننا چاہئے۔ اس قسم کی اور بھی کتھائیں مشہور ہیں۔

چنانچہ ایک اور کتھا ہے کہ اندر نام ایک دیوتاؤں کا راجہ تھا۔ اس کا توشٹا کے بیٹے ورتراسر کے ساتھ سنگرام (جنگ) ہوا۔ ورحراسر نے اندر کو نگل لیا۔ جس سے دیوتاؤں کو بڑا خوف پیدا ہوا۔ اور انہوں نے وشنو سے فریاد کی۔ وشنو نے ان کو یہ تدبیر بتلائی کہ میں سمندر کے اندر داخل ہوتا ہوں پھر جو سمندر کے جھاگ اٹھیں گے۔ ان سے یہ ورتراسر فنا ہو جائے گا۔" اس قسم کی بے سروپا پاگلوں کی سی باتیں نام کے پرانوں مگر اصل میں نئی کتابوں میں لکھی ہیں۔ دانشمند اور نیک لوگوں کو انہیں ہرگز نہ ماننا چاہئے۔ کیونکہ ان کہانیوں میں تلازمہ ہے۔ چنانچہ اس کی اصلیت یہ ہے۔

سورج اور بادل کا تلازمہ

"میں اندر یعنی سورج یا پرمیشور کی قوت اور جلال کو بیان کرتا ہوں۔ جن میں سے اول سورج کا وجر یعنی روشنی اور ایشور کی قوت ہے۔ اس (سورج) نے اہی (بادل) کو مار گرایا اور اس کو مار کر زمین پر پھیلا دیا۔ اس سے زمین پر پانی پھیل پڑا اور ندیاں پانی کے زور سے ٹوٹ پڑیں اور پانی کنارے توڑ کر بہہ نکلا۔ ندیاں میگھ یعنی پہاڑ سے نکلتی ہیں اور بادل کا پانی جو انترکش (خلا) کے اندر سے ٹوٹ کر گرتا ہے۔ وہ ورتر (بادل) کا جسم شکستہ ہے۔" (رگوید منڈل 1- سوکت 32- منتر 1)

"وجر ویریہ یعنی قوت کا مترادف ہے۔" (شت پتھ براہمن کانڈ 7- ادھیائے 4)

اس سے آگے جس قدر منتروں کا ترجمہ کیا ہے۔ اس میں اختصار کا خیال رکھا گیا ہے۔

سورج اور بادل کی لڑائی اور سورج کی فتح

"**توشٹا** (سورج) نے اہی (بادل) کو مار گرایا۔ اور اس اہی یا ورترا سر یعنی بادل کو مارنے کے لئے بادلوں میں رہنے والی پرنور اور اپنی کرنوں سے پیدا ہونے والی بجلی کو کڑکایا جس سے ورتراسر (بادل) پاش پاش ہو کر زمین پر گر پڑا۔ زمین پر گرنے کے بعد وہی پانی کے ذرے پھر بخارات بن کر آکاش کو چڑھے اور پانی پھیلتا اور امنڈتا ہوا سمندر کی طرف اس طرح تیزی سے چلا۔ جس طرح گائے اپنے بچھڑے کے پیچھے بھاگا کرتی ہے۔ ورتراسر (بادل) کا جسم پانی ہی سے بنا ہے۔ اور اس ورتر یعنی مجموعہ آب کے زمین پر گرنے سے سورج کو فتح و شادمانی اور بہت مدح و تعریف حاصل ہوتی ہے۔" (رگوید۔ منڈل 1۔ سوکت 23۔ منتر 2)

"لفظ اہی میگھ یعنی بادل کا مترادف ہے۔" (**نگھنٹو**۔ ادھیائے 1۔ کھنڈ 10)

"اندر یعنی سورج وجر یعنی نہایت تیز بجلی یا کرنوں سے نہایت زبردست بادل کو شکستہ بازو یا پاش پاش کر کے مار گراتا ہے۔ (رگوید منڈل 1۔ سوکت 32۔ منتر 5)

"اندر (سورج) اور ورتر (بادل) کا دشمن یا مارنے والا اور فنا کرنے والا ہے یہ اہل لغت کی رائے ہے اور اہل روایت **توشٹا** اور اسر کو سورج اور بادل کہتے ہیں۔ لفظ ورتر ورنوتی (قبول کرتا ہے) اور ورتی (موجود ہے) یا وردھتی (بڑھتا یا پھیلتا ہے) سے بنتا ہے۔" (نرکت ادھیائے 2۔ کھنڈ 17)

"وہ اہی (بادل) وجر (سورج کی کرنوں) سے شکستہ بازو یا پاش پاش ہو کر اس طرح زمین پر گرتا ہے۔ جس طرح کسی انسان کے اعضاء کو تلوار سے کاٹ کاٹ کر گرا دیتے ہیں۔ سورج اس کو شکستہ اور بے دست و پا کر کے زمین پر گرا دیتا ہے اور بادل کو مار کر زمین پر سلا دیتا ہے۔" (رگوید۔ منڈل 1۔ سوکت 32۔ منتر 7)

ویدوں میں لنگ (ماضی قریب) لنگ (ماضی بعید) اور لٹ (ماضی مطلق) سب لنگ کے معنی دیتے ہیں۔ **نگھنٹو** میں ورتر کو بادل کا مترادف بتایا ہے اور چونکہ اندر (سورج) اس کا شترو (دشمن یا فنا کرنے والا) ہے اس لئے اس کو اندر شترو بھی کہتے ہیں۔ **توشٹا** سورج کا نام ہے اور اسر یعنی بادل اس کی اولاد کی مثال ہے۔ کیونکہ سورج کی کرنوں سے پانی کے بخارات ہلکے ہو کر اوپر چڑھتے ہیں اور وہاں باہم مل کر بادل بن جاتے ہیں۔ اس وقت ان

کی اصطلاح اسر ہوتی ہے پھر سورج ان کو مار کر زمین پر لٹا دیتا ہے اور اس کے زمین پر گرنے سے ندیاں چلتی ہیں۔ پھر وہ سمندر کو اپنا مسکن بنا کر رہتا ہے اور پھر دوبارہ اوپر چڑھتا ہے اور سورج اس کو پھر مار گراتا ہے۔ ورتر کے معنی قبول کرنے کے لائق ہیں۔ چونکہ بادل چھائے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور ہر وقت آکاش میں موجود رہتے ہیں اور پھیلے ہوئے رہتے ہیں اس لئے ان کو ورتر کہتے ہیں۔ اس مضمون کے منتر ویدوں میں بہت سے آتے ہیں۔

"بادل کے جسم میں پانی بھرا ہوا نہایت سیاہ معلوم ہوتا ہے سورج بادل کو زمین پر گرا دیتا ہے اور بارش کا پانی زمین پر لمبے پاؤں پسار کر سو جاتا ہے۔" (رگوید منڈل 1- سوکت 32- منتر 10)

"بادل ہزار گوناگوں شکلیں بنا کر منڈلاتا اور امنڈ کر آتا ہے اور بجلی بھی کڑکتی ہے۔ مگر یہ اندر (سورج) پر غالب نہیں آ سکتے۔ بادل اور سورج دونوں کے درمیان لڑائی گرم ہوتی ہے۔ جب بادل غالب ہوتا ہے۔ تو سورج کی روشنی کو دبا لیتا ہے اور جب سورج کی حرارت کی فوج زوروں پر آتی ہے تب وہ بادل کو ہزیمت دیتی ہے اور سورج بادل پر فتحیاب ہوتا ہے۔ آخرکار بادل شکست کھاتا ہے اور فتح سورج کے ہاتھ رہتی ہے۔" (ایضاً- منتر 13)

"بادل میں تمام عالم پر چھایا ہوا سوتا ہے اسی وجہ سے اس کا نام ورتر ہے۔ یعنی جو زمین اور سورج کے درمیان تمام خلا میں سمایا ہوا یا پھیل کر سویا ہوا ہے اس کو ورتر کہتے ہیں۔" (شت پتھ براہمن کانڈ 1- ادھیائے 1- براہمن 3- کنڈکا 4)

"اس ورتر (بادل) کو اندر (سورج) نے مار گرایا۔ سورج سے مضروب' بادل پاش پاش ہو کر زمین پر گر پڑا۔ لکڑی اور گھاس پات وغیرہ کے سڑنے سے بدبو پیدا ہوتی ہے بادل آکاش کے اندر قائم ہو کر چاروں طرف پانی برساتا ہے اور سورج سے مضروب ہو کر وہی ورتر (بادل) سمندر میں پہنچ کر ہیبت ناک بن جاتا ہے۔ سمندر میں بھرا ہوا پانی بڑا خوفناک معلوم ہوتا ہے' بادل سے گرا ہوا پانی ندیوں یا سمندر میں پہنچ کر یا زمین پر پھیلا ہوا سورج کی حرارت سے اوپر انترکش (خلا بالائے زمین) پر پہنچتا ہے اور پھر برستا ہے اور اسی سے یہ ورکھ گھاس وغیرہ نباتات پیدا ہوتی ہیں۔" (شت پتھ 1- ادھیائے 1- براہمن 3- کنڈکا 5)

"اہل لغت تین دیوتا مانتے ہیں۔ ایک آگ جو زمین پر پائی جاتی ہے دوسرے ہوا یا

اندر (بجلی) جو انترکش (خلا بالائے زمین) میں رہتی ہے اور تیسرے سورج جو چشمہ نور اور آکاش میں قائم ہے۔" (نرکت ادھیائے 7- کھنڈ 5)

اس طرح سچے شاستروں (علمی کتابوں) میں نہایت عمدہ تلازے پائے جاتے ہیں جو نہایت معقول اور سراسر راست ہیں۔ مگر برہم دیورت وغیرہ نئی کتابوں میں جن کو فرضی طور پر ان کے نام سے مشہور کیا جاتا ہے۔ اس کے برعکس لغو کہانیاں لکھی ہیں۔ جنہیں نیک لوگوں کو ہرگز نہ ماننا چاہئے۔

جنگ دیواسر کا تلازمہ

اس طرح نئی کتابوں (پرانوں) میں دیواسر کی لڑائی کا قصہ کئی طرح پر پایا جاتا ہے۔ جو بالکل غلط ہے۔ دانشمند لوگوں بلکہ کسی کو بھی انہیں نہ ماننا چاہئے کیونکہ دیواسر کی لڑائی بھی ایک تلازمہ ہے۔ "دیو اور اسر باہم برسر جنگ رہتے ہیں۔" (شت پتھ براہمن کانڈ 13- ادھیائے 3- براہمن 9- کنڈکا 1)

اب یہ بیان کرتے ہیں کہ دیو کون ہیں اور اسر کون؟

"عالموں ہی کو دیو کہتے ہیں۔" (شت پتھ براہمن کانڈ 3- ادھیائے 7- براہمن 6- کنڈکا 10)

یعنی بالیقین عالم ہی دیوتا ہیں اور اس کے برعکس جاہل اسر ہیں۔ دیو صاحب علم اور روشن عقل ہوتے ہیں اور اسر جاہل علم سے بے بہرہ اور جہالت کی تاریکی میں پھنسے ہوئے ہوتے ہیں۔ ان دونو کی باہم ان بن رہتی اور اسی کو دیو آسر سنگرام یعنی عالم و جاہل کی نااتفاقی کہتے ہیں۔

"دنیا میں دو ہی چیزیں ہیں۔ تیسری نہیں ہے یا سچ ہے یا جھوٹ۔ جن میں سچ ہے وہ دیو اور جن میں جھوٹ ہے وہ منشیہ کہلاتے ہیں۔ جو انسان یہ عہد کرتا ہے کہ میں جھوٹ کو چھوڑ کر سچ اختیار کرتا ہوں وہ گویا انسان سے دیو بن جاتا ہے۔ بالیقین جو شخص سچ بولتا ہے وہی دیوتا کے عہد پر چلتا ہے اور جو راستی اختیار کرتا ہے وہی نیک نام پاتا ہے۔ جو عالم راستی شعار ہوتا ہے وہ انسانوں کے درمیان دیوتا ہے۔" (شت پتھ براہمن کانڈ 1- ادھیائے 1- براہمن 1- کنڈکا 4 و 5 و 7)

جو انسان سچ بولنے، سچ کو ماننے اور سچ ہی پر عمل کرنے والے ہیں۔ وہ دیو یعنی دیوتا

ہیں اور جو جھوٹ بولنے' جھوٹ کو ماننے اور جھوٹ پر ہی عمل کرنے والے ہیں' وہ انسان اسر ہیں۔ ان کے مابین بھی ہمیشہ ایک قسم کی ان بن رہتی ہے۔

"انسان کے من (دل) کو دیو کہتے ہیں۔ اور پران (نفس) کو اسر کہتے ہیں ان کی بھی آپس میں ضد ہے۔ دل علم و معرفت کے زور سے پران (نفس) کو زیر کرتا ہے اور جب پران زوروں پر آتا ہے تو دل کو دبا لیتا ہے۔ گویا ان میں بھی ایک قسم کی لڑائی رہتی ہے۔ ایشور نے پرکاش (نور) سے دیوؤں یعنی من (دل) سمیت چھ اندریوں (قواء احساس باطنی) کو پیدا کیا۔ اسی وجہ سے وہ روشنی کرنے والے یعنی علم و احساس کا ذریعہ ہیں اور اندھکار (ظلمت) یعنی مٹی وغیرہ سے اسروں یعنی پانچ کرم (5) اندریوں (قواء احساس) خارجی اور پران (نفس) کو پیدا کیا۔" (نرکت ادھیائے 3- کھنڈ 8)

"ان دونوں یعنی روشنی اور تاریکی پیدا کرنے والی قوتوں کے اختلاف کی وجہ سے ہمیشہ ایک قسم کی لڑائی جاری رہتی ہے۔" (نرکت ادھیائے 10- کھنڈ 34)

"جب پرمیشور نے پیدائش عالم کا ارادہ کیا تو آگ کی حالت علت صورت ذروں سے سورج وغیرہ روشن اجرام کو اعلیٰ اوصاف اور فعل سے وابستہ پیدا کیا انہیں کو دیو کہتے ہیں یہ روشن اجرام پرمیشور کے حکم سے روشنی دیتے ہیں۔ ان کو دیوتا اس وجہ سے کہتے ہیں کہ وہ آکاش میں اپنے نور و تجلی سے قائم ہیں اس کے بعد ایشور نے حاوث پران (نفس) اور ہوا اور زمین وغیرہ کے کرے پیدا کئے۔ اور اسی نے اسروں یعنی غیر روشن کروں کو پیدا کیا۔ ان کروں میں مٹی سے نباتات وغیرہ پیدا ہوتی ہے ان دونوں قسم کی کائنات محسوس یعنی روشن و غیر روشن کا باہم اختلاف ہے۔ گویا ان دونوں کے درمیان ایک قسم کا مجاولہ ہے۔ اسی کو دیو اسر یدھ یعنی اجرام کی کشمکش کہتے ہیں۔ علی ہذا نیک انسان کو دیو اور بد کو اسر کہتے ہیں۔ ان کے مابین بھی باہمی اختلاف طبع کی وجہ سے ہمیشہ ایک قسم کی لڑائی جاری رہتی ہے۔ اس لئے یہ بھی دیو اسر سنگرام یعنی نیک و بد کی ان بن ہے۔ اس کے علاوہ دن کو دیو اور رات کو اسر کہتے ہیں۔ ان کے مابین بھی باہمی تفرقہ ہونے کی وجہ سے ایک قسم کی جنگ جاری ہے۔" (شت پتھ براہمن کانڈ 11- ادھیائے 1- براہمن 6- کنڈکا 7- لغایت 13)

"یہ دونوں (دیو اور اسر) مالک و محافظ کائنات پرمیشور کے نزدیک فرزند کی مثال ہیں اور اسی وجہ سے وہ دونوں پرمیشور کے پیدا کئے ہوئے سامان کے حق دار یا وارث ہیں۔" (شت پتھ براہمن کانڈ 1- ادھیائے 7- براہمن 5- کنڈکا 22)

ان میں سے اسر یعنی پران (نفس) وغیرہ بڑے ہیں کیونکہ وہ ہوا سے پیدا ہوئے ہیں۔ اور ہوا سے ہی بنے ہوئے ہیں اور دیوؤں سے پہلے پیدا ہوئے ہیں۔ چنانچہ سب انسان پیدا ہونے پر جاہل ہوتے ہیں۔ بعد میں عالم ہو جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں آگ ہوا کے بعد پیدا ہوئی ہے۔ اور اندریاں (آلات احساس) پرکرتی (مادہ حالت اولین) سے پیدا ہوئی ہیں۔ اس لئے اسر (عمر کے لحاظ سے) بڑے ہیں اور دیو چھوٹے ہیں۔ دوسری صورت میں سورج وغیرہ دیوتا بڑے ہیں اور زمین وغیرہ اسر چھوٹے ہیں۔ اور ان دونوں کو محافظ مخلوقات پرمیشور نے پیدا کیا ہے۔ اس لئے ان کو پرمیشور کی اولاد یا مخلوقات سمجھنا چاہئے۔ ان کے درمیان بھی ایک قسم کی جنگ رہتی ہے۔ (شت پتھ براہمن کانڈ 14- ادھیائے 3- براہمن 4- کنڈکا 41)

"جو تن پرور خودغرض دغاباز مکار لوگ ہوتے ہیں۔ انہیں کو اسر کہتے ہیں۔ اور جو دوسروں کی بھلائی کرنے والے دوسروں کا دکھ دور کرنے والے بے ریا' نیک اور دھرم کے پابند انسان ہوتے ہیں ان کو دیو کہتے ہیں' یہ دونوں بھی باہم اختلاف طبع کی وجہ سے برسر جنگ رہتے ہیں۔" (شت پتھ براہمن کانڈ 10- ادھیائے 5- براہمن 6- کنڈکا 20)

"پران (نفس) کو دیو کہتے ہیں۔" (شت پتھ براہمن کانڈ 6- ادھیائے 2- براہمن 3- کنڈکا 15)

"یا پران (نفس) ہی اسر ہے اور اسی کی یہ ریاکاری ہے۔" (ایضا"- ادھیائے 6- براہمن 4- کنڈکا 6)

الغرض اسی قسم کے اختلاف قدرت کا نام دیو اسر سنگرام ہے۔ ان نہایت اعلیٰ علم و معرفت سے پر تلازمات کو جو سچے شاستروں (علمی کتابوں) میں درج اور سراسر راست ہیں۔ آجکل کی پران اور تنتر وغیرہ نئی اور بیہودہ کتابوں میں جھوٹا قصہ بنا کر لکھا ہے۔ عالموں کو چاہئے کہ ان جھوٹے انسانوں کو ہرگز نہ مانیں۔

کشیپ رشی کی کتھا کی اصلیت

اسی طرح کشیپ اور گیا وغیرہ تیرتھوں کی کتھا برہم دیورت وغیرہ کتابوں میں ہے جو ویدوں اور سچے شاستروں سے سراسر خلاف ہے۔ مثلاً لکھا ہے کہ کشیپ رشی جو مریچ رشی کا بیٹا تھا' اس کے ساتھ وکش پرجاپتی نے اپنی تیرہ لڑکیوں کا بیاہ کر دیا۔ اس میں سے دتی سے دیت آدتی سے آدیتہ ونو سے دانو سے گندرا سے سانپ سے ونتا سے پرند پیدا ہوئے۔

اور اسی طرح کسی سے بندر کسی سے ریچھ کسی سے درخت اور کسی سے گھاس وغیرہ پیدا ہوئی۔" اس قسم کی سخت جہالت سے بھری ہوئی اور عقل و دلیل سے خالی، علم و عقل سے خلاف، ناممکن اور لایعنی کتھائیں لکھی ہیں۔ ان کو بھی لغو سمجھنا چاہئے اصل بات یہ ہے کہ

"چونکہ اس تمام عالم کو پرمیشور نے بنایا ہے۔ اس لئے اس کو کورم کہتے ہیں۔ اور کشیپ کورم کا مترادف ہے۔ اس لئے کشیپ پرمیشور ہی کا نام ہے۔ اس تمام مخلوقات کو اسی کشیپ یعنی پرمیشور نے پیدا کیا ہے اس لئے اس تمام مخلوقات کو کاشیپہ کہتے ہیں۔" (شت پتھ براہمن کانڈ 7- ادھیائے 5- براہمن 1- کنڈکا 5)

علاوہ ازیں نرکت میں لکھا ہے کہ :-

"کشیپ پشیک سے بدل کر بنتا ہے۔" (نرکت ادھیائے 2- کھنڈ 2)

"پشیک دیکھنے والے کو کہتے ہیں۔ اس لئے علیم کل اور بصیر کل پرمیشور کا نام پشیک ہے۔ چونکہ ایشور نہایت لطیف سے لطیف اشیاء کو بخوبی اور بے شک و شبہ جانتا اور دیکھتا ہے اس لئے اس کو پشیک کہتے ہیں اول اور آخر کے حروف کو باہم بدل کر پشیک سے کشیپ، ہنس سے سنہہ اور کرتہ سے ترکھہ بنا لیتے ہیں۔ اس بارہ میں مہابھاشیہ کی شہادت موجود ہے۔ دیکھو مہابھاشیہ کی شرح "یہ ورٹ" پر۔ اس لئے مخلوقات کا نام کاشیپہ ہونا بخوبی ثابت ہے۔

اب اس بات پر بحث کی جاتی ہے کہ گیا میں شرادھ کرنے سے کیا مراد ہے؟

"پران ہی طاقت ہے اور طاقت ہی اوج و اقبال ہے۔ پران میں سچائی اور علم و معرفت الٰہی قائم ہے اور اسی مقام پر ایشور کا وصال ہوتا ہے کیونکہ پرمیشور کا نام بھی پران ہے۔ گایتری بھی برہم ودیا (علم الٰہی) میں شامل ہے اور علم و معرفت میں ممتاز ہے۔ گایتری کو گیا کہتے ہیں اور پران (نفس) کو بھی گیا کہتے ہیں۔ اس گیا میں شرادھ کرنا چاہئے۔ یعنی گیا (پران یا نفس) کے اندر شردھا (صدق دل) سے بطریق سمادھی (مراقبہ) پرمیشور کے ملنے کی نہایت خواہش اور شوق رکھنے والے جیو کو قائم ہونا چاہئے۔ یہی گیا شرادھ کا منشاء ہے۔ جو گیا یعنی پران (نفس) کو پار اتارے اسے گایتری کہتے ہیں۔" (شت پتھ براہمن کانڈ 14- ادھیائے 8- براہمن 1- کنڈکا 6)

"گیہ اولاد کا مترادف ہے۔" (گھنٹو- ادھیائے 3- کھنڈ 4)

گویا اپنی اولاد کو عمدہ تعلیم و تربیت دینا اور سچے دل سے اس کی بہبود چاہنا سب کا فرض ہے۔ ان باتوں میں شردھا (اعتقاد) رکھنے اور علم کو حاصل کرنے سے وشنو پد یعنی موکش کا درجہ حاصل ہوتا ہے۔

وشنو پد سے دراصل کیا مراد ہے؟

لفظ وشنو اور گیا کی نسبت غلط فہمی کی وجہ سے بہت کچھ اختلاف معنی واقع ہو گیا ہے۔ چنانچہ مگدھ دیش (ملک بہار) میں سنگ تراشوں نے ایک پتھر پر انسان کے پاؤں کا نشان کندہ کر رکھا ہے' جس کا نام خودغرض پیٹ کے بندوں نے وشنو پد رکھ چھوڑا ہے۔ اور اسی مقام کو گیا کہتے ہیں۔ یہ سب لغو ہے۔ کیونکہ وشنو پد موکش (نجات) کا نام ہے اور نیز پران (نفس)' گرہ (گھر) اور پرجا (اولاد) کا مترادف بھی ہے لوگوں کا خیال اس لفظ کی نسبت محض غلط ہے۔ چنانچہ اس بارہ میں چند حوالے درج کئے جاتے ہیں۔

"وشنو" یعنی محیط کل پرمیشور نے اس تمام کائنات کو تین قسم کا بنایا ہے اور پاد یعنی پرکرتی (مادہ کی حالت اولین) اور پرمانو (ذروں) وغیرہ اور نیز اپنی قدرت سے اس تمام عالم کو اور اس کے اندر جس قدر موجودات ہیں ان تمام کو تین حالتوں یا درجوں میں قائم کیا ہے یعنی جس قدر کثیف یا ثقیل اور غیر روشن عالم ہے اس تمام کو زمین پر قائم کیا ہے اور جس قدر ہلکا یا لطیف مثل ہوا اور ذرے وغیرہ ہیں وہ سب انترکش (خلا بالائے زمین) میں قائم ہیں اور جس قدر پرنور روشن مثلاً سورج' گیان اندریہ (قوائے احساس باطنی) اور جیو (ارواح) وغیرہ ہیں ان سب کو پرنور آکاش یا روشنی یا حرارت میں قائم کیا ہے۔ اس تین قسم کے عالم کو ایشور نے بنایا ہے' ان میں جس قدر غیر ذی شعور اور علم و احساس سے معرّیٰ کائنات ہے اس کو بشکل ذرات انترکش (خلا بالائے زمین) میں قائم کیا ہے۔ یعنی تمام کرے انترکش (خلا) کے اندر قائم ہیں۔ پرمیشور کا یہ کام قابل تحسین اور شکر کے لائق ہے۔" (یجروید۔ ادھیائے 5۔ منتر 15)

اس منتر کے اصلی معنی کو نہ سمجھ کر غلط فہمی سے فضول بے معنی کہانی گھڑلی۔ لفظ وشنو سے محیط کل پرمیشور مراد ہے جو تمام کائنات کا بنانے والا ہے اس کا نام پوشا بھی ہے۔ چنانچہ اس بارہ میں نرکت کا مصنف لکھتا ہے کہ

"پوشا اسے کہتے ہیں۔ جو سب جگہ محیط ہو۔ اسی کو وشنو کہتے ہیں۔ لفظ وشنو وِشی

(سرایت کرتا ہے) سے بنتا ہے یعنی جو تمام ساکن و متحرک کائنات میں سرایت کئے ہوئے ہے۔ اور ہر جگہ موجود یا حاضر و ناظر اور غیر مجسم ہونے کی وجہ سے سب کے اندر سمایا ہوا ہے' اسی ایشور کو وشنو کہتے ہیں۔ اس بارہ میں مندرجہ ذیل رچا (6) یعنی منتر شاہد ہے۔"
(نرکت ادھیائے 12۔ کھنڈ 17)

یاسک آچاریہ اسی منتر کی شرح اس طرح کرتے ہیں۔

"جس قدر یہ کائنات موجود ہے اس تمام کو وشنو یعنی محیط کل ایشور نے اپنی صنعت کاملہ سے بنایا ہے اور تین قسم کے عالم کو (جس کی تشریح اوپر کی گئی ہے) اسی ایشور نے قائم کر رکھا ہے۔ وشنو پد یعنی موکش کو حاصل کرنے کے لئے جیو اور پران زینہ ہے جس طرح انسان کا سب سے عمدہ عضو پرکرتی سے بنا ہوا سر ہے۔ اس طرح ایشور کی قدرت جیو اور پران کے طبقات اعلیٰ میں قائم ہے۔ چونکہ ایشور کی قدرت غیر متناہی ہے اس لئے وہ جیو اور پران کے اندر بھی موجود ہے اور چونکہ یہ سب اس ایشور کی قدرت سے قائم ہیں۔ اس لئے ایشور کا نام وشنو پد ہے یہ تمام عالم محافظ و محدود اس محیط کل پرمیشور کی ذات میں قائم ہے۔ انترکش (خلا بالائے زمین) میں جس قدر عالم ذروں کی حالت میں موجود ہے۔ وہ آنکھ سے نظر نہیں آتا۔ تمام موجودات ظاہری انہیں ذروں سے اتصال پا کر حالت محسوس میں آتی ہیں اور تمام کائنات عالم شہود میں آ کر پھر (پرلے کے وقت) اسی ایشور میں سما جاتی ہے۔ (نرکت ادھیائے 12۔ کھنڈ 18)

اس معنی کو نہ جان کر برائے نام فرضی پنڈتوں نے جھوٹی کتھائیں بنا کر مشہور کر دیں۔

سچے تیرتھ کیا ہیں؟

اسی طرح جو تیرتھ آریہ لوگوں کو وید کے منشاء کے مطابق ماننے چاہئیں وہ بھی مروجہ تیرتھوں سے مختلف ہیں۔ جو تمام دکھوں کو چھڑا کر انسان کو سکھ دے سکے اسی کو تیرتھ ماننا چاہئے۔ آج کل کی جھوٹی کتابوں میں جو جل تھل (خشکی اور پانی) کا نام تیرتھ بتلایا جاتا ہے وہ وید کے منشاء کے سراسر خلاف ہے۔ اصلی تیرتھ یہ ہیں:۔

"جو شخص "اتی راتر برت" (7) کو جو "پرایہ نیہ (8) یگیہ" کا جزو ہے۔ پورا کر کے اسنان کرتا ہے اسے تیرتھ کہتے ہیں اس تیرتھ میں نہا کر انسان پاک صاف ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح جو "اودے نیہ (9) یگیہ" کے متعلق جملہ رفاہ عام کے کاموں کو پورا کر کے اسنان

کرتے ہیں اسے تیرتھ سمجھنا چاہئے۔ کیونکہ وہ انسان کو دکھ کے سمندر سے پار اتار دیتا ہے۔" (شت پتھ براہمن کانڈ 12- ادھیائے 2- براہمن 5- کنڈکا 1 دھ)

"انسان کو چاہئے کہ کسی جاندار کو ایذا نہ دے۔ یعنی سب کے ساتھ دشمنی کو چھوڑ کر محبت سے پیش آوے۔ مگر جو بات تیرتھوں (ویدوں اور سچے شاستروں) کے خلاف ہے ان میں سزا دینا فرض ہے مثلاً جس مقام پر مجرم کے لئے سزا دینے کی ہدایت کی گئی ہے۔ اس کی تعمیل واجب ہے۔ یعنی جو پاکھنڈی وید اور سچے دھرم کے مخالف اور چور وغیرہ ہیں ان کو ان کے جرم کے مطابق سزا دینا لازم ہے۔" (چھاندوگیہ اپنشد)

اس مقام پر وید وغیرہ سچے شاستروں کا نام تیرتھ آیا ہے کیونکہ ان کے پڑھنے پڑھانے اور ان میں بتائے ہوئے دھرم پر عمل کرنے اور علم و معرفت حاصل کرنے سے انسان دکھ کے سمندر سے پار ہو سکتا ہے' انہیں میں نہا کر انسان پاک و صاف ہو سکتے ہیں۔

"جو دو ودیارتھی (طالب علم) ایک ہی آچاریہ (استاد) سے تعلیم پاتے ہوں۔ اور ایک ہی شاستر کو پڑھتے ہوں۔ ان کو سمان تیرتھ واسی یعنی ایک ہی تیرتھ گورو کل میں رہنے والے یا ہم جماعت و ہم سبق کہتے ہیں۔" (**اشٹادھیائی** ادھیائے 4- پاد 4- سوتر 108)

یہاں آچاریہ (استاد) اور شاستر (علمی کتب) کا نام تیرتھ آیا ہے ماں باپ اور **اتتھی** (گھر آئے سادھو یا مہمان) کی خدمت و تواضع' نیک تربیت اور تحصیل علم کا نام بھی تیرتھ ہے کیونکہ ان کے ذریعہ سے انسان دکھ کے سمندر سے پار ہوتے ہیں۔ ان تیرتھوں میں غوطہ لگا کر انسان کو پاکیزگی حاصل کرنی چاہئے۔

"تین تیرتھوں میں نہا کر انسان پاک ہوتے ہیں۔"

1- جو باقاعدہ پورا پورا علم حاصل کر لیتا ہے وہ اگرچہ برہمچریہ آشرم کو پورا نہ کرے تاہم علم کے تیرتھ میں نہانے سے پاک ہو کر ودیا سناتک کہلاتا ہے۔

2- جو برہمچریہ کو عمدہ اصول اور قواعد کی پابندی سے برہمچریہ آشرم کو پورا کر کے اور وید شاستر وغیرہ کے تمام علوم کو مکمل طور پر حاصل کر کے واپس آتا ہے اس کو برت سناتک کہتے ہیں۔ وہ نہایت اعلیٰ تیرتھ میں نہا کر پاک آتما (باطن) اور پاک سچے دھرم پر چلنے والا فاضل اجل اور فیض رساں عالم ہوتا ہے۔" (پارسکر گوہیہ سوتر)

"جو پران (انضباط نفس) (10) اور ویدوں کے علم و معرفت وغیرہ تیرتھوں کے ذریعہ سے حاصل ہوتا ہے اس تیرتھیہ پرمیشور کے لئے ہمارا نمسکار ہو۔ جو عالم تیرتھوں (ویدوں)

کو پڑھنے والے اور راستی شعار اور نیک چلن اور بطریق بالا بر ہچریہ کرنے والے رودر یعنی اعلیٰ درجہ کے عالم ہیں، جن کو علم و معرفت میں دسترس حاصل ہے اور جو نیک نصیحت اور ہدایت کی تلوار سے شکوک کے سر کو قلم کرنے والے سچے واعظ ہیں۔ (ان کے لئے نمسکار ہو)۔ ("یجروید ادھیائے 16- منتر 16)

براہمنوں میں پرمیشور کا نام اپنشد پرش ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ پرمیشور جس کا علم اپنشدوں سے حاصل ہوتا ہے یا جس کا ان میں بیان آیا ہے۔ ایشور کا نام تیرتھیہ اس لئے ہے کہ وہ دکھ سے پار اتارنے والے تیرتھوں یعنی اپ وید، اپنشد وغیرہ شاستروں کا بھی آتما ہے اور اپنے بھگت (عابد) دھرماتماؤں کو فوراً پار اتارنے والا ہے اس لئے پرمیشور ہی پرم تیرتھ ہے۔ الغرض تیرتھ وہی ہیں جن کا اوپر بیان کیا گیا۔

سوال۔ جل تھل (تری و خشکی) وغیرہ تیرتھوں سے انسان پار ہو جاتے ہیں۔ پھر آپ انہیں تیرتھ کیوں نہیں مانتے؟

جواب۔ جل تھل ہرگز پار نہیں اتار سکتے۔ کیونکہ ان میں پار اتارنے کی طاقت نہیں ہے۔ خود وہ شئے جس کے پار اترتا ہے پار اتارنے کا آلہ نہیں بن سکتی۔ جل تھل وغیرہ میں سے انسان کشتی و غیر سواریوں یا ہاتھ پاؤں کے بل سے پار اتر سکتا ہے۔ گویا جل تھل خود وہ شئے ہیں جن سے پار اترتا ہے اور پار اتارنے والی کشتی وغیرہ ہیں۔ اگر پاؤں سے نہ چلیں یا ہاتھ کا زور نہ لگائیں اور نہ کشتی وغیرہ میں بیٹھیں۔ تو بالیقین انسان اس میں ڈوب جائیں اور سخت تکلیف اٹھائیں اس لئے وید کے ماننے والے آریوں کے مت میں کاشی پریاگ، پشکر اور گنگا و جمنا وغیرہ ندیوں یا ساگر (سمندر) وغیرہ کا نام تیرتھ نہیں ہے۔ بلکہ وید کے علم سے بے بہرہ پیٹ کے بندوں اور سمپردائی (فرقہ) والوں نے، جن کا یہی روزگار ہے، اور جو وید کے راستے سے خلاف چلنے والے کم علم کوتاہ اندیش ہیں، اپنی دوکانداری کے لئے اپنی گھڑی ہوئی کتابوں میں ان کا نام تیرتھ مشہور کیا ہے۔

گنگا جمنا سے کیا مراد ہے؟

سوال۔ دیکھو! ویدوں میں "امم مے گنگے یمنے سرسوتی۔" الخ منتر کے اندر گنگا وغیرہ ندیوں کا ذکر ہے۔ پھر آپ کس طرح نہیں مانتے؟

جواب۔ ہم مانتے تو ہیں کہ ان کا نام ندی ہے یعنی گنگا وغیرہ ندیاں ہیں اور ہم ان کی

نسبت اسی قدر مانتے ہیں کہ ان میں نہانے سے بدن کی صفائی ہو جاتی ہے۔ پس ان سے اتنا ہی فائدہ ہے۔ ان میں پاپ کو مٹانے یا دکھ سے پار اتارنے کی طاقت نہیں ہے۔ کیونکہ تری و خشکی وغیرہ میں اس قسم کی طاقت ہونا ناممکن ہے۔ یہ طاقت تو مذکورہ بالا تیرتھوں ہی میں ہو سکتی ہے نہ کہ اور کسی میں۔ اور بھی سنئے اڑا' (11) پنگلا' سشمنا اور کورم (12) وغیرہ ناڑیوں کا نام بھی گنگا وغیرہ ہے ان کے اندر یوگ سمادھی (حالت مراقبہ) میں پرمیشور کا دھیان لگایا جاتا ہے' جس سے دکھ مٹ کر مکتی حاصل ہو جاتی ہے ان اڑا وغیرہ ناڑیوں میں دھارنا (یوگ کا چھٹا درجہ) حاصل کرنے کے لئے چت کو قائم کیا جاتا ہے۔ کیونکہ پرمیشور کا دھیان انہیں کے اندر لگ سکتا ہے۔ منتر کا اشارہ اسی بات کی طرف ہے۔ کیونکہ اس مقام پر اوپر سے پرمیشور کا مضمون چلا آتا ہے علاوہ ازیں ایک پرشسٹ (13) کا حوالہ ہے جس کے الفاظ حسب ذیل ہیں۔

सिता सिते यत्र संगथे सत्राप्लुतासो दिव मुःपतन्ति

بعض لوگ اس عبارت (14) میں "ستاستے" سے گنگا جمنا مراد لیتے ہیں اور لفظ "سنگھتے" سے گنگا اور جمنا کا سنگم یعنی پریاگ کا تیرتھ سمجھتے ہیں' جو ہرگز درست نہیں ہے۔ کیونکہ ان میں نہانے سے وہ منور بالذات پرمیشور یا کرہ آفتاب کو نہیں جاتے بلکہ وہاں نہا کر لوگ اپنے اپنے گھر چلے آتے ہیں دراصل اس عبارت میں لفظ "ست" سے "اڑا اور است" سے پنگلا اور جہاں یہ دونوں ناڑیاں ملتی ہیں اس کا نام سشمنا ناڑی ہے۔ جس میں غوطہ لگا کر اعلیٰ درجہ کے یوگی منور بالذات پرمیشور یا موکش کو پاتے ہیں اور علم و معرفت کے نور سے منور ہو جاتے ہیں۔ اس لئے انہیں سے مراد لینا ٹھیک ہے نہ کہ دریائے گنگا و جمنا سے چنانچہ اس بارہ میں ایک حوالہ درج کیا جاتا ہے۔

"ست سفید و روشن کو کہتے ہیں اور است اس کا عکس ہے۔" (نرکت ادھیائے 9۔ کھنڈ 2)

یہ دونوں روشن و غیر روشن یعنی سورج و زمین وغیرہ اشیاء جہاں ایشور کی قدرت سے باہم ملتے ہیں' وہاں غوطہ لگا کر یعنی ان کے علم حقیقی کو حاصل کر کے انسان پرمیشور یا موکش کو پاتا ہے۔

مورتی پوجا کی تردید اور ایشور کا نام لینے کی اصلی منشاء

اسی طرح تنتر اور پران وغیرہ کتابوں میں جو مورتی پوجا اور نام رٹنے وغیرہ کا طریق لکھا ہے وہ بھی لغو ہے۔ کیونکہ وید وغیرہ سچی کتابوں میں ایسا کرنے کی ہدایت نہیں ہے۔ بلکہ ان کی ممانعت کی گئی ہے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ "جس محیط کل' غیر مولود اور غیر مجسم پرمیشور کا نام لینا یا یاد کرنا یہی ہے کہ اس کی اطاعت و فرمانبرداری اور راست گوئی وغیرہ نیک نامی دینے والے دھرم کی پابندی کی جاوے۔ جو ہرنیہ گربھ یعنی سورج وغیرہ پرنور و پرتجلی اشیاء کا مسبب یا پیدا کرنے والا ہے' جس سے سب انسانوں کو یہ پرارتھنا (استدعا) کرنی چاہئے۔ کہ ہمیں دکھ نہ دیجیو' جو کبھی کسی سے پیدا نہیں ہوا ہے اور نہ کسی علت کا معلول ہے اور جو کبھی جسم اختیار نہیں کرتا۔ اس پرمیشور کی پرتما پرت ندھ (نائب یا رسول) اور پرت کرت (تصویر) یا پرت مان (وزن) یا پرمان (ماپ تول) یا مورتی (بت) وغیرہ ہرگز نہیں ہے۔"
(یجروید ادھیائے 32- منتر 3)

چونکہ پرمیشور کی کوئی نظیر یا مثال نہیں ہے اور وہ شکل صورت یا جسم سے منزہ' ماپ تول کے احاطہ سے خارج' غیر مجسم اور محیط کل ہے' اس لئے اس کی مورتی نہیں ہو سکتی۔ اس حوالے سے مورتی پوجا (بت پرستی) کی تردید ہوتی ہے۔

"کوی (علیم کل)' منیشی (شاہد کل)' پربھو (سب سے افضل)' سو ممبھو (قائم بالذات) انادی (ازلی) پرمیشور اپنی قدیم مخلوقات کے لئے بذریعہ وید اور نیز سب کے دلوں میں حاضر و ناظر ہونے کی وجہ سے اعمال کے مطابق سامان راحت عطا کرتا ہے وہ محیط کل' قادر مطلق' اکایم (مورتی یعنی شکل و صورت یا جسم کی قید سے منزہ)' بے صراحت' ناڑی وغیرہ کے بندھن سے آزاد' بے عیب اور پاپ سے مبرا ہے۔ اسی ایشور کو سب کا معبود حقیقی ماننا چاہئے۔" (یجروید ادھیائے 40- منتر 8)

اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ ایشور جسم کی قید اور پیدا ہونے اور مرنے کے جنجال سے مبرا ہے کوئی بھی اس سے مورتی پوجا کو ثابت نہیں کر سکتا۔

سوال- ویدوں میں لفظ "پرتما" ہے یا نہیں؟

جواب- ہے-

لفظ پرتما پر بحث

سوال- پھر آپ اس کی تردید کیوں کرتے ہیں؟

جواب- لفظ "پرتما" کے معنی مورتی نہیں ہیں بلکہ اس سے ماپ تول یا پیمانہ مراد ہے' چنانچہ اس بارہ میں حوالے درج کئے جاتے ہیں۔

"عالم جس طرح برس کی پرتما (شمار) یا پیمانہ کرتے ہیں اسی طرح ہم بھی کریں یعنی ایک سال میں جو تین سو ساٹھ راتیں ہوتی ہیں انہیں سے سال کا پیمانہ ہوتا ہے اس لئے انہیں کا نام پرتما ہے۔ ہر انسان کو اس طرح عمل کرنا چاہئے کہ جس سے رات قوت افزاء ہو اور صاحب دولت و حشمت اور دراز عمر اولاد پیدا ہو۔" (اتھروید کانڈ 3- ورگ 10- منتر 3)

"دو گھڑی (48 منٹ) کا ایک مہورت ہوتا ہے اور ایک سال میں دس ہزار آٹھ سو مہورت ہوتے ہیں ان کو پرتما کہتے ہیں۔" (شت پتھ براہمن کانڈ 10- پرپاٹھک 3- براہمن 2- کنڈکا 20)

"جس کو ناتعلیم یافتہ یا ناپاک (انسان کی) زبان بیان نہیں کر سکتی یا جس سے زبان کا فعل انجام پاتا ہے اے انسان! تو اس کو برہم جان اور جو یہ عالم ظاہری نظر آتا ہے، وہ برہم نہیں ہے۔ عالم لوگ جس غیر مجسم، محیط کل، غیر مولود منتظم کل، ہست مطلق، عین علم اور عین راحت وغیرہ صفات سے موصوف پرمیشور کی اپاسنا کرتے ہیں، تجھے بھی اسی کی اپاسنا کرنی چاہئے نہ کہ کسی اور کی۔" (سام ویدی یہ تلوکار اپنشد۔ کھنڈ 1- منتر 4)

سوال۔ کیوں جی! منوسمرتی میں جہاں اس قسم کی باتیں لکھی ہیں کہ جو پرتما کو توڑے (اس کو سزا دی جاوے) دیوتاؤں کے پاس جانا چاہئے اور ان کی پوجا کرنی چاہئے۔ اور دیوتاؤں کو برا کہنا (واجب نہیں) دیوتاؤں کے سایہ کو کاٹ کر جانا منع ہے پردکشنا (پرکما یا طواف) کرنی چاہئے۔ دیوتاؤں اور براہمن کے پاس (بیٹھنا چاہئے) اور دیوتا گار یعنی دیوتاؤں کے مندر کو توڑنے والوں کو (سزا دینی چاہئے) علاوہ ازیں دیوتا آتین یا دیوالہ (مندر) کا ذکر آتا ہے۔ وہاں آپ کیا کہیں گے؟

جواب۔ ان مقاموں پر لفظ پرماتما سے رکتکا (رتی)، ماش (ماشہ) اور شیک (سیر) وغیرہ وزن کرنے کے بٹوں سے مراد ہے، چنانچہ خود منوسمرتی میں لکھا ہے کہ

"تولے کے باٹ (پرتمان) تمام صحیح اور مقررہ نقش سے منقش ہونے چاہئیں۔" (منوسمرتی ادھیائے 8- شلوک 3 و 4)

منوسمرتی کے اس حوالے میں پرتما کا مترادف ہونے کی وجہ سے وزن مراد ہیں، پس اس صورت میں مندرجہ بالا فقرے سے یہ مراد ہے کہ جو لوگ وزنوں کو کم و بیش کریں۔ ان کو سزا دینی چاہئے۔ اور جس مقام پر دیو یعنی عالم پڑھنے پڑھاتے اور رہتے ہیں انہیں کو دیو آتین یا دیوالہ کہتے ہیں۔ لفظ دیو اور دیوتا باہم مترادف ہیں۔ اسی طرح دیوتاؤں کی پوجا سے عالموں کی عزت اور تعظیم کرنا مراد ہے کسی کو ان کی بدگوئی نہیں کرنی چاہئے اور نہ ان

کے سایہ کو کاٹ کر نکلنا چاہئے (یعنی ادب سے' دور رہنا چاہئے) ان کی بود و باش کی جگہ ہرگز مسمار نہ کرنی چاہئے۔ بلکہ ان کی خدمت میں حاضر رہ کر دھرم اور انصاف کی باتوں کو سیکھنا اور ان کو دائیں ہاتھ تعظیم سے بٹھانا اور خود ادب سے ان کے بائیں ہاتھ بیٹھنا چاہئے۔ الغرض جہاں کہیں پر تما' دیو' دیوتا اور دیو آتین وغیرہ الفاظ آویں' وہاں ان سے یہی مراد سمجھنی چاہئے۔

کتاب کے زیادہ بڑھ جانے کے خوف سے ہم یہاں اس مضمون پر زیادہ نہیں لکھ سکتے۔ مختصر طور پر یہ سمجھ لینا چاہئے۔ کہ مورتی پوجا' کنٹھی' پہننا اور تلک لگانا وغیرہ سب باتیں ممنوع ہیں۔

گرہ پیڑا کی تردید

اسی طرح کم عقل لوگ سورج وغیرہ گرہوں (اجرام) کی فرضی پیڑا (تکلیف) کا تعین کرکے اس کی شانتی (دفعیہ) کے لئے "آکرشنین رجسا" الخ منتر بتاتے ہیں۔ یہ بھی ان کا وہم اور مغالطہ ہے۔ کیونکہ ان منتروں سے ...... اس قسم کی کوئی بات نہیں نکلتی۔ چنانچہ ہم "آکرشنین رجسا" (15) الخ کا ترجمہ "کشش مابین اجسام" کے مضمون میں کر چکے ہیں اور "امم دیو اپستم" الخ کا ترجمہ "راجہ اور رعیت کے فرائض" کے مضمون میں کیا جا چکا ہے اس کے علاوہ چند اور منتر پڑھا کرتے ہیں۔ جن کو نیچے لکھا جاتا ہے۔

अग्निर्मूर्द्धा दिवः ककुत्पतिः पृथिव्या अयम्। अपाᳬरेताᳬसि जिन्वति ॥ १ ॥ य० अ० ३। मं० १२॥

"اگنی (پرمیشور اور آگ) روشن و غیر روشن اجرام کی حفاظت کرنے والے ہیں اور سب سے افضل اور گات (تمام سمتوں) میں محیط اور تمام موجودات کے محافظ ہیں (گت دراصل کلمہ تھا مگر "وتتو بھولم" سوتر سے ت کی جگہ بھ ہو گیا) خالق جہان پرمیشور پران (نفس) میں یا آگ پانی میں قوت پیدا کرتی ہے' آگ بشکل برق و آفتاب کل اشیاء کی حفاظت کرنے والی اور قوت پیدا کرنے والی ہے۔" (یجروید۔ ادھیائے 3۔ منتر 12)

उद्बुध्यस्वाग्ने प्रति जागृहि त्वमिष्टापूर्त्ते सᳬसृजेथामयं च। अस्मिन्त्सधस्थे अध्युत्तरस्मिन् विश्वे देवा यजमानश्च सीदत ॥ २ ॥ य० अ० १५। मं० ५४ ॥

"اے اگنی (پرمیشور!) ہمارے دلوں کو روشن کیجئے اور تمام جانداروں کو آفتاب علم

طلوع کر کے جہالت کی تاریکی اور غفلت کے خواب سے بیدار کیجئے۔ اے بھگوان! آپ اس جسم میں رہنے والے جیو کو دھرم، ارتھ (دولت)، کام (مراد) اور موکش (نجات) کا مکمل سامان عطا کیجئے۔ آپ ہی اس کو من مانگا سکھ دینے والے ہیں۔ آپ کی عنایت اور خود اس کی محنت سے انسان کی تمام مرادیں بر آئیں۔ آپ کے فضل و کرم سے اس لوک (قالب) اور نیز پرلوک (دوسرے جنم) میں عالموں کی خدمت کے لئے تمام شائقین علم اور یجمان (یگیہ کرنے والے) ہمیشہ قائم رہیں۔ تاکہ ہمارے درمیان ہر قسم کا علم رواج و ترقی پاوے۔"
(یجروید ادھیائے 15- منتر 54)

"اس منتر میں بھی "وِیت تو بھولم" سوتر سے غائب کی جگہ حاضر کا صیغہ آیا ہے۔"

बृहस्पते अति यदर्यो अर्हाद् द्युमद्विभाति क्रतुमज्जनेषु।
यद्दीदयच्छवसऋतप्रजात तदस्मासु द्रविणं धेहि चित्रम् ॥ ५ ॥
य० अ० २६। मं० ३॥

"اے وید بزرگ کے مالک و محافظ اور خالق جہان پرمیشور! تیرا علم و معرفت وید کے ذریعہ سے حاصل ہوتا ہے۔ تو یگیہ کرنے والے عالموں اور تمام دنیاؤں میں جلوہ گر ہے۔ تیرا فضل اور احسان و کرم بے پایاں ہے۔ تمام سچے کام تیری ہی ذات سے ظہور پاتے ہیں۔ تو قوت عطا کرنے والا ہے۔ جس عظیم اور بے بہا نعمت کو پا کر آریہ یعنی حاکم، راجہ یا اہل تجارت (ویشیہ) نیک لوگوں کے درمیان نام پاتے ہیں۔ اس کو اپنی عنایت سے ہمیں عطا کر۔" (یجروید ادھیائے 26- منتر 3)

"اس منتر میں ایشور سے علم و دولت وغیرہ کے لئے پرارتھنا (استدعا) کی گئی ہے۔"

अन्नात्परिस्रुतो रसं ब्रह्मणा व्यपिबत्क्षत्रं पयः सोमं प्रजापतिः। ऋतेन सत्यमिन्द्रियं विपानꣳ शुक्रमन्धसः । इन्द्रस्येन्द्रियमिदं पयोऽमृतं मधु । ६ ॥ यजुः० अ० १६। मं० ७५॥

جب رعیت کی حفاظت کرنے والا کشتری (راجہ) وید کے جاننے والے براہمنوں کے ساتھ، آب حیات کی تاثیر رکھنے والے سوم وغیرہ ادویات سے بنے ہوئے، عقل، خوشی، دلیری، استقلال اور قوت و حوصلہ وغیرہ نیک گنوں کو پیدا کرنے والے رس کو پیتا ہے۔ تب وہ سبھاو حیکش (میراجمن یا راجہ) وید کے علم کامل سے ماہر ہو کر دھرم کے ساتھ فرائض سلطنت کو انجام دیتا ہے۔ اس کا دل پاک علوم سے بہرہ مند اور قرار یافتہ ہوتا ہے۔ وہ دھرم کی پابندی کے ساتھ فرائض سلطنت کو انجام دیتا ہے۔ قادر مطلق محیط کل اور سب کے دلوں میں موجود اور منتظم کل ایشور کی عنایت سے اس کا دل پاک و صاف غذا کے

استعمال کرنے کا عادی، بہت جلد سکھ پیدا کرنے والا، تمام اشیاء کی معرفت حقیقی سے بہرہ مند، موکش کی تدبیر میں کامل، راستی اور نیک عادات سے موصوف اور پر علم و معرفت ہو کر کاروبار دنیوی میں کامیابی اور مقصد اعلیٰ یعنی نجات کے سکھ کو حاصل کرتا ہے۔ پر میشور حکم دیتا ہے کہ جو کشتری حفاظت رعایا کے کام پر مامور ہو اس کو چاہئے کہ بطریق بالا رعیت کی حفاظت کرے اور سلطنت کو آب حیات کی تاثیر رکھنے والے اناج وغیرہ اشیائے خوردنی سے بھرپور رکھے تاکہ رعیت کو نہایت سکھ پہنچے۔ کشتری کا یہی فرض ہے۔

शन्नो देवी रभीष्टय आपो भवन्तु पीतये । शंयोरभि स्रवन्तु नः ॥ ७ ॥ य० अ० ३६ । मं० १२ ॥

"دیوی یعنی تجلی اور راحت بخش عالم آپ (محیط کل ایشور) ہمارے اوپر مہربان ہو اور ہم کو حسب دلخواہ سکھ، کامل سامان راحت اور کلیان (بہبودی) عطا کرے۔ وہ محیط کل پر میشور ہمارے اوپر سکھ کی بارش کرے۔ (یجروید ادھیائے 36۔ منتر 12)

لفظ "آپ" آپلر معنی "سرایت کرنا" سے بنتا ہے۔ زبان سنسکرت میں لفظ "آپہ" ہمیشہ جمع مونث میں آتا ہے اور لفظ "دیوی" مصدر سے بنتا ہے۔ جس کے معنی کریڑا (16) وغیرہ ہیں۔ لفظ "آپہ" کی نسبت ایک حوالہ درج کیا جاتا ہے۔

"عالم لوگ آپہ کو برہم یعنی پر میشور کا نام مانتے ہیں اور اس پر میشور میں تمام کرہ زمین اور عالم محسوس میں آئی ہوئی کائنات فانی اور اس علت کو قائم جانتے ہیں۔ اس موجودات کے درمیان تمام کائنات کو قائم رکھنے والا (پر میشور) کونسا ہے؟ اے عالم! تو اس کو بیان کر (یہ سوال ہے جس کا جواب آگے دیا جاتا ہے) وہ مالک جہان، جیو وغیرہ تمام موجودات اور سب کے دلوں میں موجود اور ہر جگہ حاضر و ناظر ہے۔ تم اس بات کو جانو۔"

कया नश्चित्र आभुव दूती सदा वृधः सखा । कया सचिष्ठया * वृता ॥ ८ ॥ य० अ० ३६ । मं० ४ ॥

جو اپاسنا کے ذریعہ سے اور نہایت نیک اعمال اور گنوں سے آراستہ اور اعلیٰ اوصاف سے پیراستہ سبھا کے اندر روشن یا جلوہ گر ہوتا ہے۔ وہ عجیب و غریب غیر متناہی قدرت کا مالک، عین راحت و قادر مطلق پر میشور ہمارا سکھا ہو یعنی ہمارے اوپر نظر شفقت رکھے۔ وہ خالق جہان ہمیشہ اپنی عنایت سے ہماری مدد اور حفاظت کرے اور ہم اس کو ہمیشہ سچی محبت اور عقیدت سے پوجیں۔" (یجروید ادھیائے 27۔ منتر 39)

केतुं कृण्वन्न केतवे पेशो मर्य्या अपेशसे । समुषद्भिरजायथाः ॥ ९ ॥ य० अ० २६ । मं० ३७ ॥

"اے انسانوں! پرمیشور کے ملنے کی خواہش کرنے اور اس کے حکم پر چلنے والے عالموں کی صحبت میں رہ کر اپنی جہالت کو دور کرنے کے لئے علم و معرفت حاصل کرو اور افلاس و ادبار کو دفع کرنے کے لئے عالمگیر حکومت وغیرہ سامان راحت اور دولت و حشمت حاصل کرو۔ تم کو اسی طرح اس خالق جہاں ایشور کا علم حاصل ہو گا۔" (یجروید۔ ادھیائے 29۔ منتر 37)

باب: 25

تحصیل علم کے استحقاق و عدم استحقاق پر بحث

سوال- وید وغیرہ شاستروں (علمی کتب) کے پڑھنے کا سب کو حق ہے یا نہیں؟

جواب- سب کو ہے' کیونکہ ایشور نے ویدوں کو کل نوع انسان کے فائدے اور سچے علوم کے ظہور و اشاعت کے لئے بنایا ہے- پرمیشور نے جو شے بنائی ہے وہ سب کے لئے بنائی ہے- چنانچہ اس بارہ میں حوالہ درج کیا جاتا ہے دیکھو! پرمیشور ہر انسان کو ویدوں کے پڑھنے اور پڑھانے کی ہدایت کرتا ہے-

"جس طرح میں اس رگ وغیرہ چاروں ویدوں کے فیض و بہبودی سے پر کلام کو سب جنوں یعنی کل جیووں کی بہتری اور فائدے کے لئے تلقین کرتا ہوں' اسی طرح تمام عالم انہیں کل نوع انسان کو پڑھاویں-"

(اگر کوئی یہ کہے کہ منتر میں جنے بھیہ سے دوج یعنی پہلے تین ورن کے لوگ مراد ہیں- کیونکہ وید پڑھنے اور پڑھانے کا حق انہیں کو ہے تو اس کا کہنا ہے ٹھیک نہیں ہو سکتا- کیونکہ منتر کے اگلے حصہ میں اس کے خلاف کہا ہے- چنانچہ اس سوال کا جواب کہ وید پڑھنے اور سننے کا کس کس کو حق ہے اس طرح دیا ہے کہ چاروں وید براہمن' کشتری' ویشیہ اور شودر سے بھی پرے نیچ لوگوں اور سوایہ یعنی عزیزوں' بیٹوں' نوکروں اور سب کو پڑھنے اور سننے چاہئیں- جس طرح میں ایشور رو رعایت اور طرفداری کو چھوڑ کر سب کی بہبودی اور فائدے کی نظر سے عالموں کو ان کے مرغوب خاطر علم وغیرہ عطا کرتا اور ہر قسم کا سامان دے کر ان پر لطف و احسان کرتا ہوں- اسی طرح آپ سب عالموں کو سب کی بھلائی اور بہبودی مدنظر رکھ کر سب لوگوں کو کلام وید سنانا چاہیے تاکہ ایسا کرنے سے میرے حکم کی تعمیل اور تمہاری دلی مرادیں اور سکھ پانے کی خواہش پوری ہو- جس طرح مجھے اس سے راحت مطلق حاصل ہے- اسی طرح تم بھی اس سے حسب دلخواہ راحت حاصل کرو- بالیقین میں تمہیں آشیرباد دیتا ہوں- جس طرح میں نے وید کا علم سب کے لئے عیاں و ظاہر کیا ہے- اسی طرح تم بھی سب کی بھلائی کرو- اور کبھی اس کے خلاف نہ کرو کیونکہ جس طرح میری نیت بلا طرفداری سب کی بہبودی اور فائدے کے لئے ہے- اگر اسی طرح تم بھی کرو گے تو میں خوش ہوں گا- نہ کہ اس کے خلاف کرنے سے-"

اس منتر کا یہی ترجمہ ٹھیک ہے کیونکہ "بھسپتے ات یدویہ" الخ منتر میں جو اس سے اگلا منتر ہے ایشور کا بیان ہے۔ علاوہ ازیں ورن اور آشرم کا مدار بھی صفات' اعمال اور بدچلن پر ہے۔ چنانچہ منوجی نے کہا ہے کہ

"اگر شودر کام' علم اور نیک چلن وغیرہ براہمنوں کی صفات سے موصوف ہو تو وہ براہمن پن یعنی براہمن کے درجے کو حاصل کرتا ہے۔ یعنی جس قدر براہمن کے حقوق ہیں وہ سب اس کو حاصل ہو جاتے ہیں اسی طرح اگر براہمن بدچلن' پاپ کرنے والا' بے عقل' جاہل' دوسروں کا دست نگر اور دوسروں کی خدمت وغیرہ کرنے سے شودروں کی صفت رکھتا ہو تو وہ شودر پن یعنی شودر کے درجے کو پاتا ہے۔ اور یہی کیفیت ان لوگوں کی سمجھنی چاہیے۔ جو کشتری اور ویشیہ کی اولاد ہوں۔ (10- 65) گویا جو شخص جس ورن کی صفات و عادات سے موصوف ہو وہ اسی ورن کا مستحق ہوتا ہے چنانچہ یہی بات آپس تمبہ کے سوتروں میں بھی کہی ہے۔

ورن ادل بدل ہو سکتا ہے

"سچے دھرم پر چلنے سے شودر درجہ بدرجہ ویشیہ' کشتریہ اور براہمن کے ورن کو حاصل کرتا ہے۔ یعنی ان ورنوں کے تمام حقوق حاصل کرتا ہے۔ اور اس کا ورن بدل جاتا ہے گویا شودر مذکورہ بالا ورنوں کی تمام باتوں' عادات اور چلن کو حاصل کرتا ہے۔" (پرسمبتھ سوتر پٹل 5- سوتر 10)

اسی طرح پاپ کا چلن اختیار کرنے سے ہر ورن اپنے سے نیچے ورن میں گر جاتا ہے۔ مثلاً براہمن اپنے سے نیچے یعنی کشتری' ویشیہ اور شودر کے ورن کو پاتا ہے اور اس کی جاتی یا ورن حسب مذکور بدل جاتا ہے۔" (ایضاً" سوتر 11)

گویا کسی ورن کے دھرم پر چلنا ہی اس ورن میں شامل ہونے کا اعلیٰ ذریعہ ہے۔ اور ادھرم اختیار کرنے سے اپنے سے نیچے ورن کا درجہ حاصل ہوتا ہے۔ پس جب یہ کہا جاتا ہے کہ شودر کو نہیں پڑھانا چاہیے اور نہ اس کو سنانا چاہیے تو اس سے یہی منشاء ہے کہ شودر کو عقل اور ذہن نہیں ہوتا اور جب اس میں علم پڑھنے اور یاد رکھنے اور سوچنے کی طاقت نہیں ہے تو اس کو پڑھانا اور سنانا بے نتیجہ اور فضول (1) ہے۔

باب: 26

پڑھنے اور پڑھانے کا بیان

حروف کو ان کے مخرج سے باقاعدہ ادا کرنا چاہئے

جب تعلیم شروع کی جاوے تو شکشا (علم قرات) کے بموجب ستھان (مخرج) پریتن (طریق تلفظ) اور سور (لہجہ) کے علم کے لئے حروف کے ادا کرنے کا طریق سکھانا چاہئے۔ تاکہ حرکات اور حروف کے ادا کرنے میں غلطی نہ ہووے۔ مثلاً حرف "پ" کے ادا کرنے میں دونوں ہونٹوں کو ملانا چاہئے۔ کیونکہ اس حرف کا مخرج دونوں ہونٹ اور طریق تلفظ ان دونوں کو چھونا ہے۔

غلط تلفظ سے مطلب فوت ہو جاتا ہے

اس بارہ میں مہابھاشیہ کے مصنف مہامنی پتنجلی جی فرماتے ہیں کہ "جب تک حروف کو صحیح مخرج اور تلفظ کے صحیح طریق سے ادا نہ کیا جائے تب تک لفظ صاف اور سریلا نہیں نکلتا۔ مثلاً اگر کوئی گانے والا شرج (کھرج) وغیرہ سروں کے الاپنے میں لفظ کو بے قاعدہ ادا کرے تو وہ اس کی خطا ہے۔ اسی طرح ویدوں میں بھی صحیح طریق تلفظ کے ساتھ تمام حرکات اور حروف کو اپنے اپنے مخرج سے ادا کرنا چاہئے' ورنہ غلط بولا ہوا لفظ ناگوار یا دلخراش اور بے معنی ہوتا ہے۔ صحیح طریق سے ادا کرنے کے بجائے بے قاعدہ ادا کیا ہوا لفظ بولنے والے کے قصور کو ثابت کرتا ہے اور اس کو یہی کہا جاتا ہے کہ تو نے غلط بولا۔ غلط بولا ہوا لفظ اپنے اصلی منشاء و معنی کو ظاہر نہیں کرتا۔ مثلاً سکل' شکل اور سکرت لفظ کو لیں "سکل" کے معنی "مکمل" ہیں اور "شکل" کے معنی "جزو" ہیں۔ اسی طرح "سکرت" کے معنی "یک مرتبہ" ہیں اور "شکرت" کے معنی "فضلہ" ہیں۔ پس اگر "س" کی بجائے "ش"

" اور "ش" کی بجائے "س" بولا جائے تو لفظ اپنے معنی کو ظاہر نہیں کر سکتا بلکہ ایسا لفظ دلخراش و سینہ فگار ہوتا ہے۔ جس منشاء کو ظاہر کرنے کے لئے اسے بولا جاتا ہے وہ اسے ادا نہیں کر سکتا۔ ایسا لفظ اپنے مالک یعنی بولنے والے یجمان کے مطلب کو فوت کر دیتا ہے۔ مثلاً لفظ "اندر شترو" میں "تت پرش سماس" (1) لیا جاوے یعنی اس کا یہ ترجمہ کیا جاوے کہ اندر کا شترو (سورج کا دشمن یعنی بادل) تو دونوں کی آخری حرکت کو ادات یعنی زور سے بولنا چاہئے۔ کیونکہ اگر شروع کی حرکت کو ادات کیا جائے گا یعنی اس پر زور دیا جائے گا تو "بہو بریہی (2) سماس" بن جائے گا۔ یہاں تلیہ یوگیتا (تجنیس لفظی) کی صنعت سے ایک ہی لفظ کے دو مختلف معنی یعنی بادل اور سورج پیدا ہوتے ہیں۔ یعنی اگر لفظ ثانی کو مقدم رکھا جائے تو "تت پرش سماس" ہوتا ہے اور اگر کسی لفظ غیر کو مقدم رکھا جائے تو "بہو بریہی سماس" ہوتا ہے۔ اس لئے جس کو اس لفظ سے سورج کا بیان کرنا مطلوب ہو تو اسے اس کا تلفظ۔ "اندر شترو" "کرم دھاریہ سماس" کے لحاظ سے آخر کی حرکت کو ادات کر کے یعنی اس پر زور دے کر ادا کرنا چاہئے۔ اور جس کی بادل سے مراد ہے اسے "بہو بریہی سماس" کے قاعدے سے پہلی حرکت کو ادات یعنی زور سے بولنا چاہئے۔ اس کے خلاف کرنے سے انسان کی خطا سمجھی جائے گی۔ (مہابھاشیہ۔ ادھیائے 1۔ پاد 1۔ اہنک 1)

ہر علم کو بامعنی سمجھ کر پڑھنا لازم ہے

پس حرکات اور حروف کو باقاعدہ ادا کرنا واجب ہے۔ اسی طرح بولنے، سننے، بیٹھنے، چلنے، اٹھنے، کھانے، پڑھنے، سوچنے اور معنی لگانے وغیرہ کی بابت بھی بخوبی تعلیم و تربیت دینی چاہئے۔ اگر معنی کے علم کے ساتھ پڑھا جائے گا تو نہایت اعلیٰ نتیجہ حاصل ہو گا۔ تاہم جو نہیں پڑھتا۔ اس سے صرف عبارت (3) پڑھ لینے والا اچھا ہے اور جو لفظ کے معنی اور ربط کے علم کے ساتھ پڑھتا ہے وہ اس سے برتر ہے اور جو ویدوں کو پڑھ کر اور ان کا پورا پورا علم حاصل کر کے نیک اوصاف اور اعمال کی پابندی کے ساتھ سب کی بھلائی میں مصروف ہوتا ہے وہ سب سے افضل ہے۔ چنانچہ اس بارہ میں چند حوالے درج کئے جاتے ہیں۔

مندرجہ ذیل منتر میں معنی کے علم کے بغیر پڑھنے کی ممانعت کی ہے۔

"جس لایزال، اعلیٰ و اشرف اور آکاش کی مانند محیط کل پرمیشور میں رگ وغیرہ چاروں وید قائم ہیں (منتر میں لوک تمثیلاً آیا ہے)، دراصل چاروں ویدوں سے مراد ہے) جس کی

ذات سے تمام عالم، عوام الناس، حواس اور سورج وغیرہ تمام اجرام قائم ہیں۔ اس کو برہم جاننا چاہئے۔ جو شخص اس کو نہیں جانتا ہے اور رفاہ عام کے کام نہیں کرتا۔ اور نہ ایشور کے حکم پر چلتا ہے وہ ویدوں کو پڑھ کر بھی کیا کرے گا؟ اس کو کبھی ویدوں کے معنی کا علم نہیں ہوتا۔ یعنی اس کو کچھ فائدہ نہیں ملتا۔ اور جو لوگ اس برہم کو جانتے ہیں۔ وہی دھرم، ارتھ (دولت)، کام (مراد) اور موکش (نجات) حاصل کرتے ہیں۔" (رگوید۔ منڈل 1۔ سوکت 164۔ منتر 139)

اس لئے ویدوں کو بامعنی ہی پڑھنا چاہئے۔

بامعنی سمجھ کر پڑھنے کے فوائد

"جو شخص صرف وید کی عبارت ہی پڑھنا سیکھا ہے اور اس کے معنی کو نہیں جانتا وہ پڑھا ہوا ہونے کی باوجود بھی دھرم پر نہیں چلتا۔ وہ شخص ستھانو یعنی کندہ ناتراش ہے۔ اس کو غیر ذی شعور کی مثال سمجھنا چاہئے۔ وہ محض بارکش ہے۔ جس طرح کوئی انسان یا جانور بوجھ سے لدا ہو مگر اس کو استعمال نہ کر سکتا ہو۔ بلکہ اس گھی، مٹھائی، کستوری، کیسر وغیرہ اشیاء کو جو اس کی پیٹھ پر لدی ہیں، دوسرے صاحب نصیب کام میں لائیں۔ اس طرح کی مثال اس شخص کی ہے جو معنی کے علم کے بغیر پڑھتا ہے اور جو معنی کو جاننے والا ویدوں کے لفظ، معنی اور ربط کا علم حاصل کر کے دھرم پر چلتا ہے۔ وہ وید میں بھرے ہوئے علم و معرفت کو حاصل کر کے پاپ سے آزاد ہو جاتا ہے۔ اور قبل از مرگ کامل سکھ اور سامان راحت اس کو نصیب ہوتا ہے اور جسم چھوڑنے کے بعد بھی تمام دکھوں سے آزاد ہو کر موکش (نجات) یعنی پرمیشور کے قرب کو حاصل کرتا ہے۔ (نرکت ادھیائے 1۔ کھنڈ 18)

اس لئے ویدوں کو معنی کے علم کے ساتھ پڑھنا چاہئے۔ اور اس میں لکھے ہوئے دھرم پر چلنا چاہئے۔ جو شخص وید وغیرہ کو معنی کے علم کے بغیر پڑھتا ہے یعنی صرف عبارت پڑھنا سیکھتا ہے، وہ ہرگز علم کے نور سے منور نہیں ہوتا اس کی ایسی مثال ہے۔ جیسے سوکھا ایندھن موجود ہو۔ مگر آگ نہ ہو یعنی جس طرح آگ کے بغیر خشک لکڑی رکھ دینے سے آگ یا روشنی پیدا نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح اس کا پڑھنا بھی بے سود ہے۔" (نرکت ادھیائے 1۔ کھنڈ 18)

"ایسے لوگ بھی ہیں جو لفظ کو سنتے ہوئے مطلب کو نہیں سمجھ سکتے اور بعض انسان

لفظ کو سنتے ہوئے بھی سننے سے معذور یعنی اس کے معنی سمجھنے سے عاری ہیں' جس طرح ایسے لوگوں کو کہنے سننے سے بھی کچھ علم نہیں ہوتا' وہی مثال معنی کو سمجھے بغیر پڑھنے والے کی ہے (منتر کے سے اس نصف حصہ میں جاہل کی تعریف کی گئی آگے عالم کی تعریف کرتے ہیں) جو شخص معنی کے علم کے ساتھ ویدوں کو پڑھتا ہے اس کے سامنے علم اس طرح اپنے حسن و جمال کا لطف دکھاتا ہے۔ جس طرح وفادار بیوی لباس حسن افروز زیب تن کئے ہوئے خاوند کو اپنے جسم کی بہار دکھاتی ہے۔" (رگ منڈل 10 سوکت 71- منتر 4)

"معنی کے علم کے ساتھ پڑھنے والے کو علم کی پوری کیفیت یعنی ایشور سے لے کر مٹی تک تمام اشیاء کا کامل علم اور معرفت حاصل ہوتی ہے۔"

"جو شخص تمام جانداروں کے ساتھ محبت سے پیش آتا ہے۔ اور تمام و کمال علم سے بہرہ مند ہو کر دھرم کی پابندی اور ایشور کی معرفت سے موکش کے ثمرہ کا مستحق ہو چکا ہے۔ اس کو راحت رسان کامل اور خیرخواہ کل کہتے ہیں۔ ایسے عالم کو کوئی شخص کسی معاملہ میں نقصان نہیں پہنچاتا۔ کیونکہ وہ ہردلعزیز ہوتا ہے اسی طرح معنی کے علم کے ساتھ پڑھے ہوئے شخص کو' کوئی شخص خواہ کیسا ہی سخت جرح کے سوال جواب کرنے والا' فتنہ انگیز' سخت مخالف' نکتہ چین اور معترض حریف کیوں نہ ہو' تنگ یا لاجواب نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اس کی زبان سچے علم سے آراستہ' حاضر جواب اور نیک اوصاف سے پیراستہ ہوتی ہے۔ (منتر کے اس نصف حصہ میں عالم کی تعریف کی گئی۔ اب دوسرے حصہ میں جاہل کی تعریف کرتے ہیں) وہ جاہل جو ایسے لوگوں کی ہدایت پر چلتا ہے جو کرم (عمل)' اپاسنا (عبادت) کی پابندی' نیک اطوار اور علم سے محروم' دھرم اور ایشور کے علم و معرفت اور نیک تربیت سے معرّیٰ ہیں۔ وہ تعلیم و تربیت سے محروم اور وہم و مغالطہ میں پڑا ہوا اس دنیا میں مکر و فریب کی باتیں کرتا رہتا ہے وہ اس جسم انسانی میں اپنی یا دوسرے کی کچھ بھلائی نہیں کر سکتا۔" (رگوید- منڈل 10- سوکت 71- منتر 5)

اس لئے معنی سمجھ کر پڑھنا نہایت عمدہ اور افضل ہے۔

وید کی تعلیم کی تکمیل کے لئے ضروری کتابیں

انسان کو ویدوں کے معنی کا علم حاصل کرنے کے لئے ویاکرن (علم صرف و نحو) یعنی **اشٹادھیائی** اور مہابھاشیہ پڑھنا چاہئے۔ پھر **نگھنٹو**' نرکت' چھند اور جیوتش کو جو ویدوں کے

انگ ہیں۔ پڑھنا چاہئے۔ بعدازاں میمانسا' و-شیشک' نیائے' یوگ' سانکھیہ اور ویدانت ان چھ شاستروں کو جو وید کے اپانگ کہلاتے ہیں پڑھنا چاہئے۔ اس کے بعد ا-تریہ' شت پتھ سام اور گوپتھ' براہمن کو پڑھ کر وید کے معنی پڑھنے چاہئیں۔ یا ایسی تفسیر کو پڑھ کر' جسے ان تمام کتابوں کے پڑھے ہوئے عالم نے بنایا ہو' ویدوں کے معنی کا علم حاصل کرنا چاہئے کیونکہ کہا ہے کہ جو انسان ویدوں کے معنی کو نہیں جانتا وہ اس بزرگ و جلیل پرمیشور اور دھرم اور خزینہ علم کو نہیں جان سکتا۔ وجہ یہ ہے کہ وید تمام علوم کا مخزن ہیں۔ ان کے علم اور معرفت کے بغیر کسی کو سچا علم حاصل نہیں ہو سکتا۔ جس قدر سچا علم اور معرفت روئے زمین پر کسی کتاب یا کسی کے سینہ میں موجود ہے یا پہلے ہو چکا یا آئندہ ہو گا۔ وہ سب وید ہی سے نکلا ہے۔ کیونکہ تمام علم و معرفت حقیقی کو ایشور نے ویدوں کے اندر بھر دیا ہے اور اسی سے باقی سب جگہ سچائی کی روشنی پھیلی ہے۔ اس لئے ہر انسان کو ویدوں کے معنی کا علم حاصل کرنے کے لئے محنت و کوشش کرنی چاہئے۔

باب: 27

تفسیر ہذا کی ضرورت پر بحث

سوال۔ آپ کوئی نئی تفسیر لکھتے ہیں یا جو تفسیر قدیم آچاریہ لکھ چکے ہیں اسی کو بیان کرتے ہیں؟ اگر پرانی تفسیر کو بیان کرتے ہیں تو پسے کو پیسنا فضول ہے کوئی بھی اس کو نہیں مانے گا۔"

جواب۔ قدیم آچاریوں کی' کی ہوئی تفسیر کو ظاہر کیا جاتا ہے۔ جو قدیم عالموں یعنی برہما سے لے کر یاگیہ و لکیہ' واتسیاین اور جیمنی تک رشیوں نے ا۔تریہ اور شت پتھ وغیرہ تفسیریں لکھی ہیں۔ اور پھر پاننی' پتنجلی اور یاسک وغیرہ مہرشی لوگ جو ویدوں کے مضامین کی تشریح ویدانگ کے نام سے کر چکے ہیں۔ نیز جیمنی وغیرہ رشیوں نے جو ویدوں کے اپانگ یعنی چھ شاستر لکھے ہیں اور جو اپ وید اور ویدوں کی شاکھائیں بنائی جا چکی ہیں' انہیں سے انتخاب کر کے سچے معنی کو ظاہر کیا جاتا ہے' کوئی نئی بات بلا حوالے کے اپنی طرف سے نہیں لکھی جاتی۔

سوال۔ اس سے کیا فائدہ ہو گا؟

جواب۔ راون' اوٹ' ساین اور مہی دھر وغیرہ جس قدر ویدوں کے خلاف تفسیریں کر گئے ہیں اور نیز جو انگلستان و جرمنی کے رہنے والوں اور دیگر اہل یورپ نے انہیں کے مطابق اپنے اپنے ملک کی زبان میں کچھ کچھ ترجمہ کیا ہے اور پھر جو بعض آریہ ورت کے لوگوں نے انہیں سے ملتے جلتے پراکرت (ہندی وغیرہ) زبانوں میں ترجمے کئے ہیں یا اب کرتے ہیں وہ سب غلطیوں سے پر اور اصل سے دور ہیں جب ان تفسیروں کی غلطیاں دکھائی جائیں گی تو سجن (راستی پسند) لوگوں کے دلوں میں یہ بات بخوبی ذہن نشین ہو جائے گی اور سب ان کو چھوڑ دیں گے۔ چونکہ یہاں گنجائش نہیں ہے' اس لئے ان کی غلطیاں صرف بطور مشتے نمونہ از خروارے دکھائی جاتی ہیں۔

ساین آچاریہ نے ویدوں کے اعلیٰ مطالب کو نہ سمجھ کر یہ کہا ہے کہ "تمام وید صرف کریا کانڈ (اعمال) یا (رسوم) کو بیان کرتے ہیں۔" یہ بالکل غلط ہے۔ کیونکہ ان میں تمام علوم موجود ہیں۔ چنانچہ ہم اس بارہ میں مختصر طور پر پیشتر لکھ چکے ہیں۔ جس سے اس کا بیان غلط ثابت ہوتا ہے۔

ساین آچاریہ نے "اندرم مترم" الخ (ا) کا ترجمہ غلط کیا ہے۔ چنانچہ اس نے اس منتر

میں لفظ "اندر" کو موصوف بتایا ہے اور "متر" وغیرہ کو اس کی صفت مانا ہے حالانکہ لفظ "اگنی" موصوف ہے اور "اندر" وغیرہ صفتوں کے ساتھ مل کر پھر اصلی شئے یعنی برہم کی صفت بنتا ہے، اس طرح موصوف ہر صفت کے ساتھ بار بار لگایا جاتا ہے نہ کہ صفت مثلاً اگر ایک ہی موصوف کی ایک لاکھ صفتیں ہوں تو موصوف کو بار بار ہر صفت کے ساتھ لگایا جائے گا۔ مگر صفت صرف ایک ہی بار لی جاویگی۔ چنانچہ اس منتر میں پرمیشور نے لفظ "اگنی" کو دو بار کہا ہے تاکہ صفت موصوف کی تمیز ہو سکے۔ ساین آچاریہ اس بات کو نہیں سمجھا اور اسی وجہ سے غلطی کی۔ نرکت کے مصنف نے بھی لفظ "اگنی" کو صفت موصوف کے طریق پر بیان کیا ہے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ اسی "اگنی" کو بزرگ و جلیل آتما (پرمیشور) کہتے ہیں۔ اسی ایک آتما (پرمیشور) کو دانشمند کئی ناموں سے پکارتے ہیں مثلاً اندر، متر اور ورن وغیرہ۔" (نرکت ادھیائے 7- کھنڈ 18)

اس لئے "اگنی" اس واحد مطلق اور واجب الوجود برہم کا نام ہے۔ پس جاننا چاہئے کہ "اگنی" وغیرہ سب ایشور کے نام ہیں۔ اس کے علاوہ (ساین آچاریہ نے ایک مقام پر لکھا ہے کہ)

"اس لئے پرمیشور ہی کو ان سب ناموں سے پکارا جاتا ہے۔ مثلاً پروہت راجہ ہی کی خیر مناتا ہے۔"

("پھر وہی لکھتا ہے کہ) "یا اس سے وہ آگ مراد ہے جو یگیہ کے متعلق پہلے حصہ میں بہ شکل آہونیہ وغیرہ رکھی جاتی ہے۔" یہاں اجتماع ضدین ہے۔ کیونکہ اگر سب ناموں سے پرمیشور ہی پکارا جاتا ہے تو پھر اسی مقام پر اس لفظ سے ہوم کرنے کا ذریعہ یعنی آہونیہ نام سے رکھی ہوئی مادی آگ کیوں مراد لی جاتی ہے؟ ساین آچاریہ کی یہ بات محض غلطی پر مبنی ہے گر کوئی یہ کہے کہ ساین آچاریہ کی یہ مراد ہے کہ اگرچہ وہاں اندر وغیرہ کو پکارتے ہیں مگر چونکہ اندر وغیرہ کو پرمیشور ہی کا روپ مانا جاتا ہے، اس لئے اختلاف نہیں ہے تو اس کا جواب ہم یہ دیتے ہیں کہ اگر اندر وغیرہ ناموں سے پرمیشور ہی کو پکارا جاتا ہے تو پھر پرمیشور کو اندر وغیرہ کے روپ میں ماننا واجب نہیں ہے کیونکہ ایشور کو "اج ایک پات (2) یعنی غیر مولود کہا ہے اور "سپریگا شکر (3) میکایم" الخ منتر میں پرمیشور کو پیدا ہونے اور شکل صورت یا جسم اختیار کرنے وغیرہ سے منزہ بیان کیا ہے۔ اس لئے ساین آچاریہ کا بیان غلط ہے۔ الغرض ساین آچاریہ کی تفسیر میں اس قسم کی اور بہت سی غلطیاں ہیں۔ آگے جہاں جس منتر کی تفسیر کی جاویگی وہیں سائن کی تفسیر کی غلطیاں بھی دکھائی جائیں گی۔ اسی طرح مہی دھر نے بھی ویدوں کے نام کو داغ لگانے والی نہایت غلط وید دیپ نام کی تفسیر

لکھی ہے۔ اس کی غلطیوں پر بھی یہاں ایک سرسری نظر ڈالی جاتی ہے۔

(इन्द्रं मित्रं०)

गणानां त्वा गणपतिꣳ हवामहे प्रियाणां त्वा प्रियपतिꣳ हवामहे निधीनां त्वा निधिपतिꣳ हवामहे वसो मम । आहमजानि गर्भधमा त्वमजासि गर्भधम् ॥ १ ॥ यजु० अ० २३। मं० १९ ॥

اس منتر کی تفسیر میں مہی دھر نے لکھا ہے کہ اس منتر میں لفظ "گن پتی" سے گھوڑا مراد لینی چاہیے۔ چنانچہ اس نے منتر کا ترجمہ اس طرح کیا ہے۔

"مہشی (زن یجمان) روبروئے جملہ مہتمان یگیہ درمکان یگیہ نزد اسپ افتادہ می گوید۔ اے اسپ! من در رحم خود نطفہ تو کرو حمل قرارے یابد میگیرم۔ توہم آن نطفہ رادر رحم من بیندازـ"

"ہم تجھ گنوں (مجموعہ اشیاء یا مختلف انواع و اجناس معدود) کے پتی (محافظ و مالک پرمیشور) کو مدعو اور تسلیم کرتے ہیں۔ ہم تجھ تمام پریہ (دوستوں وغیرہ اعزاء اور نیز موکش وغیرہ اور اشیائے مرغوب) کے پتی (مالک و محافظ) کو بلاتے اور تجھ ندھی (علم دولت وغیرہ خزانوں) کے پتی (مالک و محافظ) کو پکارتے ہیں۔ اے وسو (محیط کل پرمیشور)! یہ تمام کاروبار عالم اور روئے زمین تیری قدرت میں اس طرح قائم ہے جیسے ماں کے پیٹ میں بچہ ہو۔ ایسی عنایت کر کہ ہم تجھ گربھدھ (پشت و پناہ کل) پرمیشور کو تمام و کمال جان سکیں۔ اے بھگون! تو علیم کل و خبیر مطلق ہے (لفظ گربھدھ کے دوبارہ آنے سے یہ مراد ہے) کہ ہم تجھ کو پرکرتی (مادہ کی حالت اولین) اور پرمانو (ذروں) حاملان عالم کا بھی پشت و پناہ مانتے ہیں۔ تیرے سوائے اور کوئی دوسرا پشت و پناہ عالم نہیں ہے۔"

جس میں تمام عالم بسا ہوا ہے یا جو تمام عالم کے اندر سمایا ہوا ہے۔ اسے وسو کہتے ہیں۔ اس لئے یہ پرمیشور کا نام ہوا۔ دیکھو ایتریہ اور شت پتھ براہمن میں بھی لفظ "گنپتی" کا ترجمہ اس طرح کیا ہے:-

"گنا نام توا" "الخ منتر میں برہمپتی یعنی ویدوں کے پتی (مالک و محافظ) پرمیشور کا بیان ہے کیونکہ برہم (پرمیشور) کو برہسپتی کہتے ہیں اسی برہم (ایشور یا وید) کے اپدیش (ہدایت) کے ذریعہ سے سچی ہدایت کرنے والا اور عالم طبیب اس جیو یا یجمان (یگیہ کرنے والے) کو ادویات سے تندرست کرتا ہے۔ یجمان اپنی آتما سے طبیب کو چاہتا ہے۔ پرمیشور جو سب جگہ محیط و بسیط ہے۔ اس کو پرتھ کہتے ہیں' پرکرتی اور آکاش وغیرہ بسیط اشیاء اس کی

قدرت سے قائم ہیں۔ اس لئے اس کو پرتھ بھی کہتے ہیں۔ اس لئے یہ دونوں نام اسی پرمیشور کے ہیں۔" (ایتریہ براہمن پنچکا 1۔ کنڈکا 21)

"محافظ مخلوقات پرمیشور کا نام بمدگنی ہے۔ اور اسی پرمیشور کو اشو میدھ کہتے ہیں (یہ ایک معنی ہوئے دوسرے معنی یہ ہیں کہ) کشتری بمنزلہ اشو (گھوڑا) ہے اور وٹ یعنی رعیت بمنزلہ دیگر پشو (حیوانات) ہے۔ یعنی جس طرح گھوڑے کے مقابلہ میں بکری وغیرہ دیگر حیوانات کمزور ہوتے ہیں۔ اسی طرح راجہ کی سبھا کے مقابلہ میں وٹ یعنی رعیت کمزور ہوتی ہے۔ سلطنت کے نشان ہرنیہ یعنی سونا وغیرہ زر و دولت اور نور و جلال یا عدل و انصاف ہیں۔" (شت پتھ براہمن کانڈ 13۔ ادھیائے 2۔ براہمن 11۔ کنڈکا 14 تا 17)

یہاں راج اور پرجا (رعیت) کا مقابلہ النکار (استعارہ) میں کیا ہے۔ اس حوالے میں لفظ بمدگنی پرمیشور کا مترادف آیا ہے۔ اس کی نسبت نرکت کا حوالہ درج کیا جاتا ہے۔

"یہ سورج وغیرہ روشنی کرنے والے اجرام اسی پرمیشور کی قدرت سے روشن ہیں۔ اس پرمیشور کے بنائے ہوئے سورج وغیرہ اجرام اور نیز اس کے باندھے ہوئے قانون کو دیکھ کر ان کے مسبب یعنی ایشور کی عظمت ظاہر ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے اس پرمیشور کو بمدگنی کہتے ہیں۔ (نرکت ادھیائے 7۔ کھنڈ 24)

اب جیو اور ایشور کے درمیان مالک اور مملوک کے تعلق کو بیان کرتے ہیں۔

"انسان صرف اپنی قوت سے سورگ لوک یعنی پرمیشور کو باآسانی نہیں جان سکتا بلکہ ایشور ہی کے فضل و کرم سے جان سکتا ہے۔" (شت پتھ براہمن کانڈ 13۔ ادھیائے 2۔ براہمن 12۔ کنڈکا 1)

ایشور کا نام اشو بھی ہے۔ چنانچہ کہا ہے کہ

"ایشور ہی اشو ہے۔" (شت پتھ براہمن کانڈ 13۔ ادھیائے 3۔ براہمن 8۔ کنڈکا 8)

چونکہ ایشور تمام کائنات میں سمایا ہوا اور سب جگہ حاضر و ناظر ہے۔ اس لئے اسے اشو کہتے ہیں۔

"سلطنت کو اشو میدھ کہتے ہیں۔ راجہ بذریعہ انتظام سلطنت (دنیا میں) انصاف کا اجالا کرتا ہے۔ جس کا نیک ثمر کشتریوں اور حاکمان سلطنت کو ملتا ہے راجہ محض رعیت کی راحت و بہبودی کے لئے اس سے اپنے حکم یا قانون کی اطاعت کراتا ہے۔ اس لئے سلطنت ہی کا نام اشو میدھ ہے سلطنت کی رونق زر و دولت سے ہے اگر سلطنت زر و دولت سے مالا مال ہوگی تو سلطنت ہی کا عروج و استحکام متصور ہے نہ کہ رعایا کا۔ کیونکہ

رعیت صرف اسی صورت میں عروج پا سکتی ہے جبکہ آزادی حاصل ہو۔ جہاں ایک مطلق العنان راجہ ہوتا ہے وہاں رعیب پر ظلم ہوتا ہے۔ اس لئے رعیت کے صلاح و مشورہ کو انتظام سلطنت میں دخل ہونا چاہئے۔" (شت پتھ براہمن کانڈ 13- ادھیائے 2- براہمن 11- کنڈکا 15 تا 17)

"بغرض استحکام سلطنت عورتوں کو چاہئے کہ اپنی اولاد کو علم و تربیت سے آراستہ کریں۔ اس نیک کام کو مقدم سمجھنا چاہئے۔ عالموں کو اس امر کا انسداد کرنا چاہئے کہ اس بارہ میں تساہل یا غفلت نہ ہونے پاوے اور جو لوگ حکم عدولی کریں ان کو تدارک کرنا چاہئے۔ اس طرح تین بار موقع دینا چاہئے تاکہ حفاظت سلطنت اسلوبی کے ساتھ عمل میں آ سکے۔ بالغرض روزمرہ تعلیم و تربیت کے ذریعہ سے روحانی اور جسمانی طاقتوں کو بڑھانا چاہئے۔

جو لوگ مذکورہ بالا گربھدھ یعنی مستظہر کل پرمیشور کو جانتے ہیں۔ ان کے پران (نفس) اور ان کی طاقت، ہمت اور حوصلہ وغیرہ میں زوال نہیں آتا۔ ہر انسان کو یہ خواہش کرنی چاہئے کہ میں اس پرمیشور کی معرفت حاصل کروں۔

رعایا کو پشو کہتے ہیں۔ تمام کائنات ایشر کی قدرت سے پیدا ہوتی ہے جو شخص رعایا کے اندر صاحب علم و معرفت ہوتا ہے وہ یہ سمجھتا ہے کہ اس تمام کائنات کے اندر ایشور موجود یا حاضر و ناظر ہے۔" (شت پتھ براہمن کانڈ 13- ادھیائے 2- براہمن 2 کنڈکا 4 و 5)

یہ "گنا نام توا۔" الخ منتر کا ترجمہ اختصار سے بیان کیا گیا۔ مہی دھر کا ترجمہ اس سے بالکل الٹا ہے۔

ता उभौ चतुरः पदः सम्प्रसारयाव स्वर्गे लोके प्रोर्णुवाथां
वृषा वाजी रेतोधा रेतो दधातु ॥ २ ॥ य० अ० २३ । मं० २० ॥

(یجروید، ادھیائے 23، منتر 20)

ترجمہ مہی دھر

"اسپ عضو خود در جسم زن ے ا گلند (ورشا اسپ رامیگویند) زن عضو اسپ رالبدست خود کشیدہ در جسم خود داخل میکند۔"

صحیح ترجمہ

"ہم دونوں (راجہ اور رعیت) دھرم، ارتھ (دولت)، کام (مراد) اور موکش (نجات) ان

چاروں کو ہمیشہ باہم مل کر ترقی دیویں' تاکہ ہم سورگ (راحت اعلیٰ) اور دیکھنے اور بھوگنے کے لائق آنند کو پاویں اور تمام جانداروں کو سکھ دیویں۔ جس راج میں حیوان سیرت جابروں اور ظالموں کو تعلیم و تادیب اور سزا وغیرہ سے درست کیا جاتا ہے وہی پر امن اور پر راحت ملک سورگ کہلاتا ہے۔ اس لئے راجہ اور رعیت دونوں کو چاہئے کہ اپنے سکھ کے لئے ورشا یعنی علم وغیرہ نیک گنوں کے عطا کرنے والے صاحب علم و معرفت انسانوں کو امداد دیں اور ان سے ہمیشہ علم اور قوت حاصل کریں۔ یہی "تا ابھو" الخ منتر کا منشاء ہے۔" (شت پتھ براہمن کانڈ 13- ادھیائے 2- براہمن 2- کنڈکا 5)

यकासकौ शकुन्तिका हलगिति वञ्चति । आहन्ति गभे पसो निगलगलीति धारका ॥ य० अ० २३ । मं० २२ ॥

(یجروید۔ ادھیائے 23- منتر 22)

ترجمہ مہی دھر

ادھوریو یعنی کار پردازان یکہ زنان و دوشیزگان بہ انگشت ہائے خود شکل اندام نہانی ساختہ بطریق تمسخر میگویند کہ بوقت زود گاہے زناں آواز ملہلا ے خیزد۔ وقتیکہ عضو مرد مثل کنجشک در اندام زن ے رود زن آنرا در جسم خود فروے خورد و انزال میکند۔ در آنوقت آواز گلگلا ے خیزد دوشیزگان بہ انگشت ہائے خود صورت عضو مردی نمایند و ادھوریو را میگویند کہ روزن حشفہ یار دے تو مشابہت دارد۔" (مہی دھر میگوید۔ کہ اندریں منتر لفظ "پن" در معنی تولید است و لفظ "ہنتی۔" در معنی رفتار یا دخول دارد۔"

صحیح ترجمہ

"جس طرح باز کے سامنے کم تر پرندوں کا کچھ زور نہیں چلتا اسی طرح راجہ کے مقابلہ میں رعایا کمزور ہوتی ہے۔ راجہ بالیقین سلطنت کے قیام اور امن و امان کے انتظام کے لئے ہمیشہ رعایا سے روپیہ لیتا ہے رعایا کو گبھ (صاحب دولت) کہتے ہیں اور سلطنت کو پس (مشت یا عصا) کہتے ہیں۔ کیونکہ سلطنت کی قوت کو رعایا محسوس کرتی ہے۔ حاکمان سلطنت رعایا کو ہر طرف سے تکلیف دیتے ہیں۔ جہاں سلطنت میں ایک ہی (مطلق العنان) راجہ ہوتا ہے' وہ رعیت کو فنا کر ڈالتا ہے۔ اس لئے ایک شخص کو ہرگز راجہ نہیں بنانا چاہئے بلکہ رعایا کو چاہئے کہ سبھا دھیکش (میرانجمن) کو جو سبھا کے تابع اور نیک چلن اور

اوصاف حمیدہ سے بہرہ مند عالم ہو، اپنا راجہ سمجھیں۔" (شت پتھ براہمن کانڈ 13- ادھیائے 2- براہمن 3- کنڈکا 6)

مہی دھر نے اس صحیح تفسیر سے بالکل برعکس ناشائستہ ترجمہ کیا ہے۔ جو قابل غور ہے۔

माता च ते पिता च तेऽग्रं वृक्षस्य रोहतः । प्रतिलामिति ते पिता गभे मुष्टिमतंसयत् ॥ य० अ० २३ । मं० २४ ॥

(یجروید۔ ادھیائے 23- منتر 24)

ترجمہ مہی دھر

"برھما (بزرگ ترین مہتمم یگیہ) زن یجمان رامیگوید رائے مشی (زن یجمان)! چوں مادر پدر تو بالائے درخت یعنی برپلنگ چوبی کہ آن ہم از چوب درخت حاصل مے شود خفتندو پدر تو مثال مشت عضو خود را در جسم مادرت داخل کرداز اں پیدائش تو بظہور آمدہ باز عضو خودرا ایستادہ کردہ اشارہ میکند کہ من با تو خواہش مجامعت دارم۔ بریں زن یجمان ہم میگوید کہ تو ہمچنیں زائیدی۔"

صحیح ترجمہ

"اے انسان! یہ زمین اور علم تیری ماں کی مثال ہے کیونکہ زمین نباتات وغیرہ بے شمار اشیاء اور علم و معرفت پیدا کرنے کی وجہ سے، ماں کی مثال ناز کرنے والے ہیں اور یہ سورج یا عالم اور ایشور تیرے باپ کی مثال ہیں۔ کیونکہ یہ محنت و تدبیر کی عادت سکھانے اور تمام سکھوں کو دینے اور حفاظت و پرورش کرنے والے ہیں انہیں کے ذریعہ سے جیو کو سورگ یعنی سکھ کی حالت یا درجہ حاصل ہوتا ہے شری یعنی علم وغیرہ نیک اوصاف اور جواہرات وغیرہ عمدہ تحائف اور اقبال و حشمت سلطنت کے جزو اعظم ہیں۔ شری انسان کو زینت بخشتی ہے۔ اور وہی سلطنت کا اعلیٰ زیور اور راحت عظیم کا باعث ہے۔ ریت کو گبھ یعنی اقبال و دولت پیدا کرنے والی اور کاروبار سلطنت کو مشٹی (مشت) کہتے ہیں۔ یعنی جس

طرح انسان مٹھی میں روپیہ لے لیتا ہے۔ اسی طرح اگر ایک مطلق العنان راجہ ہو تو ظلم و تعصب سے اپنی راحت کے لئے رعیت کا تمام مال و دولت ضبط کر لیتا ہے۔ چونکہ راجہ رعیت کا ناک میں دم کر دیتا ہے' اس لئے اس کو وشگھاتک (رعایا کا قاتل) کہتے ہیں۔"

(شتپتھ براہمن کانڈ 13- ادھیائے 2- براہمن 3- کنڈکا 7)

"مہی دھر کا ترجمہ اس ترجمہ سے بالکل خلاف ہے۔ اس لئے اسے کسی کو نہ ماننا چاہئے۔"

*ऊर्ध्वमेनामुच्छ्रापय गिरौ भारꣳ हरन्निव। अथास्यै मध्य
मेधताꣳ शीते वाते पुनन्निव॥ य० अ० २३। मं० २६॥

(یجروید ادھیائے 23- منتر 36)

ترجمہ مہی دھر

"اندام زن راز دست کشیدہ فراخ بکند تاکہ آں کشادہ شود۔ بمثل آنکہ مرد کاشتکار دربار سر دغلہ افشاں را بالا گرفتہ مے جنباند تاکہ دانہ از علف جدا شود۔"

صحیح ترجمہ

اے انسان! تو اس سلطنت کے لئے اقبال و حشمت کو ترقی دے۔ جب سلطنت کی حفاظت سبھا کے ذریعہ سے کی جاتی ہے تو سلطنت اس طرح عروج حاصل کرتی ہے جس طرح کوئی بھاری بوجھ کو اٹھا کر پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ جاوے۔ شری رعب سلطنت ہے۔ سبھا کے انتظام سے قلمرو میں شری (اقبال و حشمت) کو عروج دے کر سلطنت کو بے نظیر بنانا چاہئے۔ اس اصول پر عمل کرنے والا انسان دنیا میں پر اقبال و حشمت سلطنت کو ترقی کے اعلیٰ زینہ پر پہنچاتا ہے۔ شری سلطنت کا مرکز ہے۔ اس لئے مذکورہ بالا شری یعنی سامان خورد نوش اور کار آمد قیمتی اشیاء کی کثرت عظیم الشان سلطنت کا نشان اور باعث استقامت ہے۔

عمدہ سبھاؤں کے ذریعہ سے سلطنت میں اعلیٰ درجہ کا سامان راحت پیدا کرنا چاہیے۔ حفاظت سلطنت کو شیت کہتے ہیں۔ پس عمدہ سبھاؤں کے ذریعہ سے سلطنت کی حفاظت کرنی چاہیے۔"
(شت پتھ براہمن کانڈ 13۔ ادھیائے 2۔ براہمن 3 کنڈکا 1 تا 4)

यदस्या अंहुभेद्याः कृधु स्थूलमुपातसत् । मुष्काविदस्या एजतो गोशफे शकुलाविव ॥ २८ ॥ य० अ० २३। मं० २८ ॥

(یجروید۔ ادھیائے 23۔ منتر 28)

ترجمہ مہی دھر

"چوں در اندام تنگ عضو خورد و فربہ داخل نے شود۔ خصیتان برلب اندام نہانی مے لرزند۔ بوجہ ضیق اندام نہانی و فربہی عضو خصیتان بیرون ہمی مانند بمثل آنکہ در نشان سم گاؤ پر از آب دو ماہئ سیمیں بیتاب و مضطرب باشند۔"

صحیح (4) ترجمہ

"جو راجہ جرم و خطا سے پاک رعیت کے تمام چھوٹے اور بڑے کاموں کو شرف توجہ بخشتا ہے یعنی خود ان پر نگرانی رکھتا ہے تو اس کے راج میں چوہوں کی طرح نقصان کرنے والے چور یا سبھاسد (اراکین سبھا) اور خودغرض لوگ مثل ماہئ بیتاب اس طرح ناچتے ہیں، جس طرح گائے کے کھر سے زمین گڑھا ہو کر پانی بھر جائے اور اس میں دو مچھلیاں تڑپتی ہوں۔"

यद्देवासो ललामगुं प्रविष्टीमिनमाविषुः । सक्थ्ना देदिश्यते नारी सत्यस्याक्षिभुवो यथा ॥ य० अ० २३ । मं० २९ ॥

(یجروید۔ ادھیائے 23۔ منتر 29)

ترجمہ مہی دھر

"چوں بازیچہ کناں دیوا (کارپردازان ہوم) للا مگو یعنی عضو خود رادر اندام زن داخل میکنند۔ انزال منی در رحم زن مے شود۔ وقتیکہ باعضو خود بازیچہ مے کنند یعنی آنرادر اندام زن داخل میکنند۔ ہر دو ساق زن نمایاں می شوند۔ بوقت مجامعت جملہ اعضائے زن زیر اعضائے مرد پوشیدہ مے شوند صرف ساق زن عریاں ہمی ماند و از و شناخت مے شوند کہ ایں زن است۔" للام راحت را مے گویند و چیزے کز و راحت بدست آید۔ آں للا مگو یعنی عضو مرد است یا کہ للام نیلوفر رامی گویند و چوں وقت دخول عضو ا-ستادہ یا شاخ نیلوفر مشابہت دارد۔ زاں ہم آں را للا مگوے نامند۔

صحیح ترجمہ

"عالم پرتیکش (علم الیقین وغیرہ) سے پیدا ہونے والے علم حقیقی کو حاصل کر کے قسم قسم کے اعلیٰ اوصاف بخشنے اور راحت پہنچانے والے علم کے سرور میں محو و مستغرق ہوتے ہیں اور رعیت کو بھی اسی راحت سے بہرہ یاب کرتے ہیں۔ جس طرح عورت اپنی ران کو ہمیشہ کپڑے سے چھپائے رکھتی ہے۔ اسی طرح عالموں کو چاہئے کہ رعیت کو ہمیشہ امن و راحت کے دامن میں چھپائے رکھیں۔"

पद्धरिणो यवमत्ति न पुष्टं पशु मन्यते। शूद्रा यदर्य्यजारा
न पोषाय धनायति ॥ य० अ० २३ । मं० ३० ॥

(یجروید۔ ادھیائے 23۔ منتر 30)

ترجمہ مہی دھر

"گشتا (مردیکہ پدرش کشتری وما درش شودر بود) بازن خود میگوید کہ چوں زن شودر بامرد و یشیہ فعل شنیع بلند یا مرد و یشیہ بازن شودر زنا کند شودر ازاں خوش و سرفراز نے شود و نمی پندارد کہ زن من با ویشیہ مجامعت کردہ سرفراز شد بلکہ بخیال ایں امر کہ زنش فاحشہ گردید رنجیدہ میشود۔ زن فاحشہ گشتا رامی گوید چوں مرد شودر بازن خاندان ویشیہ فعل قبیح بکند مرد ویشیہ آنرا باعث سرفرازی خود نمی پندارد و نمی فہمد کہ زن من سرفراز شدہ بلکہ بخیال ایں امر کہ زن من بامرد رذیل یعنی شودر خراب شدہ آزردہ میشود۔"

صحیح ترجمہ

"رعیت یو (اناج) ہے اور مطلق العنان راجہ ہرن کی طرح عمدہ عمدہ چیزوں کو چرنے والا ہوتا ہے۔ جس طرح ہرن کھیت کے اناج کو چر کر خوش ہوتا ہے اسی طرح مطلق العنان راجہ ہمیشہ اپنے ہی سکھ کو چاہتا ہے وہ اپنی راحت کے لئے اپنی رعیت کو کھاتا ہے۔ جس طرح گوشت خور موٹے تازے جانور کو دیکھ کر اس کے گوشت کھانے کی خواہش کرتے ہیں

اور اس فربہ جانور کا زندہ رہنا نہیں چاہتے۔ اسی طرح مطلق العنان راجہ اپنی راحت کو مقدم سمجھ کر ہمیشہ یہ نیت رکھتا ہے کہ رعیت میں کوئی مجھ سے زیادہ نہ بڑھنے پاوے اس لئے ایک مطلق العنان راجہ کے ماتحت رعیت سرسبز نہیں رہ سکتی اور نہ اس کی کسی قسم کی حفاظت ہوتی ہے۔ مثلاً اگر کسی شودر کی عورت بدکار ہو جاوے تو شودر خوش نہیں ہوتا۔ اسی طرح جب ایک مطلق العنان راجہ رعیت کی حفاظت نہیں کرتا۔ تو رعیت پنپنے نہیں پاتی۔ اسی وجہ سے ویشیہ عورت کے بزدل بیٹے یا شودر کی جاہل اولاد کو بھی تخت نشین نہیں کیا جاتا کیونکہ وہ سلطنت نہیں کر سکتے۔" (شت پتھ براہمن کانڈ 13- ادھیائے 2- براہمن 3- کنڈکا 8)

اس شت پتھ براہمن کی شرح سے مہی دھر کا ترجمہ بالکل برعکس ہے۔

उत्सक्थ्या अव गुदं धेहि समञ्जिं चारया वृषन् । य: स्त्रीणां जीवभोजन: ॥ य० अ० २३ । मं० २१ ॥

(یجروید- ادھیائے 23- منتر21)

ترجمہ مہی دھر

یجمان (مردیکہ درخانہ اس یگیہ بعمل آید) اسپ را خطاب میکند اے اسپ نطفہ انداز بر کون زن من کہ ساقہائے خود را افراختہ است نطفہ بینداز! و عضو خود در اندام او داخل کن۔ آں عضو کہ روح افزائے زنان است و از وخونش در اندام خویش زنان محظوظ می شوند در اندامش براں!"

صحیح ترجمہ

"اے تمام مرادوں کے عطا کرنے والے عالم اور سبھاو ھیکش (میراجمن یا راجہ)! تو رعایا کے اندر علم معرفت' راحت' انصاف اور روشنی کو ترقی دے۔ جو بدکار عورتیں حرامکاری کریں۔ تو ان کے سر نیچے اور پاؤں اوپر کر کے سزا دے یا قید خانہ میں بھیج دے۔ عورتوں میں جو کوئی بدکار عورت ہوتی ہے۔ تو اس کو مناسب سزا دیتا ہے تو جیو بھوجن یعنی لوگوں کو جان سے مار ڈالنے والے خونخوار ڈاکوؤں کو سزا دے۔"

مہی دھر کی تفسیر وید دیپ نامی کی اسی قدر تردید سے دانشمند لوگ تمام کی تردید سمجھ لیں گے۔ جب ہم منتروں کی تفسیر کریں گے' اس وقت ان کے ساتھ مہی دھر کے ترجمہ کی اور غلطیاں بھی ظاہر کریں گے۔ جب ملک آریہ ورت کے باشندوں یعنی ساین و مہی دھر وغیرہ کی تفسیروں میں ایسی ایسی غلطیاں موجود ہیں۔ تو ملک یورپ کے باشندوں کی تفسیروں میں' جنہوں نے انہیں کے مطابق اپنے اپنے ملک کی زبان میں ترجمہ کیا ہے' جو گل کھلے ہوں گے۔ وہ بیان کے محتاج نہیں۔ جب سائن اور مہی دھر وغیرہ کے ترجمے کی یہ کیفیت ہے تو اس کی مدد سے جس قدر ترجمے اس ملک کی زبان یا یورپ کی زبانوں میں ہوئے ہیں' ان کی غلطیوں کا کیا شمار ہو سکتا ہے؟ اس بات کو راستی شعار لوگ بخوبی سوچ سکتے ہیں۔ آریہ لوگوں کے ایسے ترجموں کی مدد لینا بالکل مناسب نہیں ہے کیونکہ ان پر بھروسہ کرنے سے ویدوں کے سچے مطالب مٹی میں مل جاتے ہیں اور سچ کی جگہ جھوٹ کا رواج ہوتا ہے

اس لئے ان ترجموں کو ہرگز بھی صحیح نہ سمجھنا چاہئے۔ بلکہ یہ یقین رکھنا چاہئے کہ وید پورے کے پورے علوم حقیقی سے معمور ہیں۔ اور ان میں جھوٹ کا نام و نشان بھی نہیں ہے۔ جب چاروں ویدوں کی تفسیر مکمل ہو کر چھپ جائے گی اور اہل علم و دانش لوگوں کے زیر مطالعہ آئے گی۔ تب عوام الناس اس بات کو خود بخود سمجھ جائیں گے اور سب پر یہ بات روشن ہو جائے گی کہ پرمیشور کے بنائے ہوئے ویدوں کے برابر کوئی دوسرا علم نہیں ہے۔"

باب: 28

اصول تفسیر ہذا کا بیان

کرم کانڈ وغیرہ اور نیوگ کی تفصیل نہیں دی گئی

اس تفسیر میں ہم کرم کانڈ (عملی فرائض) کو الفاظ کے معنی میں بیان کریں گے۔ مگر جو منتر کرم کانڈ سے تعلق رکھتے ہیں ان کے بموجب اگنی ہوتر سے لے کر اشومیدھ تک جو کارروائی کرنا فرض ہے۔ اس کو ہم اس تفسیر میں مفصل درج نہیں کریں گے۔ کیونکہ کرم کانڈ کی ہدایتیں ا۔تریہ اور شت پتھ براہمن' پورو میمانسا شاستر اور شروت سوتروں میں بخوبی درج ہیں۔ ان کو دوبارہ بیان کرنے سے انارش (1) کتابوں کی مانند تکرار عبارت اور پسے کو پیسنے کی مثال صادق آ جائے گی۔ اس لئے اسی نیوگ (ہدایت عملی) کو ماننا مناسب ہے۔ جو قرین عقل ویدوں سے ثابت یعنی منتروں کے معنی سے نکلتی' اور خود ان میں بیان کی گئی ہیں۔ اسی طرح اپاسنا (2) کانڈ یعنی عبادت کے مضمون کو بھی صرف الفاظ وید کی منشاء کے مطابق بیان کریں گے۔ کیونکہ اس مضمون کا مجموعی و مکمل بیان پاتنجل یوگ شاستر وغیرہ میں مل سکتا ہے۔

یہی کیفیت گیان کانڈ کی سمجھنی چاہیے۔ کیونکہ اس مضمون کی خاص تشریح سانکھیہ شاستر' ویدانت درشن اور اپنشد وغیرہ میں مل سکتی ہے۔

ان تینوں کانڈوں (مضمونوں) کے علم سے جو نشپتی (کمال و مہارت) اور اپکار (فیض و فائدہ) حاصل ہوتا ہے' اسی کو وگیان کانڈ کہتے ہیں۔

ان چاروں کانڈوں کی مفصل تشریح مذکورہ بالا کتابوں میں ویدوں کے مطابق کی گئی ہے۔ ان کی بابت بخوبی تحقیق و تصدیق کر کے جہاں تک وید کے منشاء کے مطابق ہو قبول کرنا چاہیے۔ جس کی جڑ نہ ہو گی' اس کی شاخیں وغیرہ بھی نہ ہوں گی۔"

منتروں کے چھند اور سور بھی لکھے گئے ہیں

ویاکرن (علم صرف و نحو) وغیرہ وید انگوں کے ذریعہ سے وید کے الفاظ کے ادات (بلند) وغیرہ سور (سریا لہجہ) کا علم اور قرات کا طریقہ بھی سیکھنا چاہئے۔ چونکہ یہ مضمون مذکورہ بالا کتابوں میں مکمل اور صحیح صحیح درج ہے۔ اس لئے ہم اس کو یہاں بیان نہیں کرتے۔ اسی طرح چھندوں (بحروں) کا بیان اور تشریح جس طرح عروض کی کتاب یعنی پنگل سوتروں میں درج ہے، اسی طرح ماننی چاہئے۔ سور سات ہوتے ہیں چنانچہ لکھا ہے کہ "سور یہ ہیں۔ شڑج، رشبھ، گاندھار، مدھیم، پنچم، دھیوت اور نشاد۔" (پنگل شاستر۔ ادھیائے 3۔ سوتر 94)

ہم پنگل آچاریہ کے سوتروں کے مطابق ہر چھند کے ساتھ اس کا سور بھی لکھیں گے۔ کیونکہ آج کل جس جس چھند (بحر) کے جو جو منتر ہیں۔ ان کو اپنے اپنے سور کے مطابق ساز و سرود کے ساتھ نہیں گایا جاتا۔

اسی طرح علم طب وغیرہ کی خاص تشریح ویدوں کے اپ ویدوں یعنی آیر وید وغیرہ میں موجود ہے۔ ان مضمونوں کے متعلق خاص خاص مطالب کو ہم عموماً وید منتر کی تفسیر لکھتے وقت ظاہر کریں گے۔

"جب اس طرح ویدوں کے مطالب ظاہر ہو جائیں گے اور ان کا واقعی علم پختہ دلائل کے ساتھ حاصل ہو جائے گا۔ تب عوام الناس کے تمام شکوک مٹ جائیں گے۔"

ہم ویدوں کی تفسیر سنسکرت اور پراکرات (ہندی) دونوں زبانوں میں لفظی معنوں کے ساتھ معہ حوالہ لکھیں گے۔ اور جہاں جہاں ویاکرن (صرف و نحو) وغیرہ کے حوالہ کی ضرورت ہو گی، اس کو برابر درج کیا جائے گا۔ تاکہ اس زمانہ میں جس قدر ویدوں کی منشاء کے خلاف اور قدیم تفسیروں کے مخالف غلط و باطل ترجمے جاری ہیں ان کا رواج چھوڑ کر عوام الناس کو صحیح تفسیر کے دیکھنے سے ویدوں کی عقیدت و رغبت پیدا ہو۔ سائن آچاریہ وغیرہ نے جو زمانہ سازی کے خیال سے دنیا میں عزت حاصل کرنے کے لئے اپنی اپنی مرضی کے مطابق تفسیر لکھ کر مشہور کی ہیں اور ان سے جو بڑا بھاری نقصان پہنچا ہے اور نیز ان کی وجہ سے جو ملک یورپ کے لوگوں کو ویدوں کی نسبت شک اور مغالطہ پیدا ہوا ہے، اس کو دور کرنے کے لئے ہم سنہتا کے منتروں کے صحیح صحیح معنی و مطالب کو شاستروں کے مطابق جہاں تک عقل کی رسائی ہے ظاہر کریں گے۔ جب ایشور کے فضل و کرم سے ہماری یہ

تفسیر جو رشی، منی، مہرشی اور مہامنی آریوں کی بنائی ہوئی ا-تریہ براہمن وغیرہ ویدوں کی صحیح تفسیروں کے حوالے سے کی گئی ہے، مشہور ہو جائے گی۔ تب امید ہے کہ عوام الناس کو بڑا بھاری سکھ حاصل ہو گا۔

بعض منتروں کے کئی کئی ترجمے کیے گئے ہیں

اس تفسیر میں جس جس منتر کے پار مارتھک (اعلیٰ مقصد انسانی کو بیان کرنے والے) اور ویاو ہارک (دنیوی کاروبار کو بیان کرنے والے)، دو دو ترجمے شلیش النکار (صنعت کثیرالمعانی) وغیرہ کے بموجب کسی حوالے سے ہونے ممکن ہوں گے تو اس کے دونوں ترجمے کیے جائیں گے مگر ایسا کوئی بھی منتر نہیں ہے جس میں ایشور کا بالکل تیاگ (قطع تعلق) ہو۔ کیونکہ وہ علت فاعلی ہے۔ ایشور اس کائنات معلول کے جزو جزو میں سرایت کیے ہوئے ہے کوئی معلول شئے ایسی نہیں۔ جس کے ساتھ ایشور کا تعلق نہ ہو۔ جہاں محض ویاو ہارک ترجمہ ہو گا وہاں بھی صنعت ایزدی کے مطابق ہونے اور مٹی وغیرہ جوہروں کے قیام و انتظام سے ایشور ہی کا تعلق سمجھنا چاہئے اسی طرح جہاں صرف پار مارتھک ترجمہ کیا جائے گا اس میں اشیاء معلول کے تعلق کی وجہ سے دوسرا ترجمہ بھی آ جائے گا۔"

باب: 29

ویدوں کے متعلق چند سوالوں کے جواب

وید چار کیوں ہیں؟

سوال۔ ویدوں کو چار حصوں میں کیوں تقسیم کیا ہے؟
جواب۔ جدا جدا اصول علمی جتلانے کے لئے۔
سوال۔ وہ کیا ہیں؟
جواب۔ مثلاً علم موسیقی میں تین طرح کی تقسیم ہے۔ یعنی گانے اور قرات میں درت' (۱) مدھیم اور بلمبت۔ یہ تین تقسیم ہوتی ہیں۔ جتنی دیر میں ہر سو سور (حرکات متصورہ) ادا ہوتے ہیں' اس سے دگنی دیر میں دیرگھ سور (حرکات ممدوہ) اور اس سے تگنی دیر میں پلت سور (حرکات دراز) بولے جاتے ہیں۔اسی وجہ سے (یعنی قرات کی سہ گانہ کی تقسیم کے باعث) ایک ہی منتر بعض دفعہ چاروں سنہتاؤں (ویدوں) میں آتا ہے۔ چنانچہ کہا ہے کہ " رگوید سے ستی یعنی اشیاء کی ماہیت کا اور یجروید سے ان کے استعمال کا علم حاصل کرتے ہیں اور سام وید سے وید گاتے ہیں۔" رگوید میں تمام موجودات کے گنوں کو بیان کیا ہے۔ یجروید میں ان اشیاء سے جن کے گن بتائے گئے ہیں' بذریعہ عمل بے شمار عملی فوائد حاصل کرنے کی ہدایت ہے۔ سام وید میں گیان (علم و معرفت) اور کریا (عمل) دونوں پر گہری نظر سے غور کر کے علم کو نتیجہ کی حد تک پہنچا دیا ہے اور جس قدر تینوں ویدوں میں علم اور اس کے نتیجہ پر غور کیا گیا ہے اس کی تکمیل اتھروید میں کی گئی ہے تاکہ ان کی بخوبی حفاظت اور ترقی عمل میں آوے۔

الغرض انہی وجوہات سے ویدوں کی چار حصوں میں تقسیم کی گئی ہے۔
سوال۔ ویدوں کی چار سنہتائیں بنانے کا کیا مقصد ہے؟

جواب۔ یہ اس لئے کیا گیا ہے کہ علمی اصول کو بتانے والے منتروں کے مضمون کے لحاظ سے ان کی ترتیب قائم رہے اور تقدیم اور تاخیر کے سلسلہ سے وہ علوم جو ان کے اندر بیان کئے گئے ہیں باآسانی حاصل ہو جاویں۔ پس اسی وجہ سے سنہتائیں بنائی گئی ہیں۔

سوال۔ ویدوں میں اشٹک، منڈل ادھیائے، سوکت شٹک، کانڈ، ورگ، دشتی، ترک (2) پرپاٹھک اور انوواک کی تقسیم کیوں کی گئی ہے؟

جواب۔ اشٹک وغیرہ کی ترتیب اس لئے رکھی ہے کہ پڑھنے پڑھانے میں آسانی رہے اور نیز منتروں کا شمار اور ہر علمی مضمون کی تقسیم بہ آسانی معلوم ہو سکے۔

سوال۔ رگوید پہلے، یجروید دوسرے، سام وید تیسرے اور اتھروید چوتھے درجے پر کیوں گنا جاتا ہے؟

جواب۔ جب تک گن (عرض) اور اگنی (جوہر) کا قرار واقعی علم نہیں ہوتا تب تک اس کا سنسکار (اثر و خیال) اور پریتی (شوق و رغبت) پیدا نہیں ہوتی کیونکہ جب تک یہ نہ ہو طبیعت نہیں لگتی اور طبیعت کے لگے بغیر اس میں سکھ حاصل نہیں ہوتا۔ پس چونکہ رگ وید میں علوم کا بیان ہے اس لئے اس کو اول شمار کرنا واجب ہے اور جب اشیاء کے گنوں کا علم ہو جاتا ہے، تب اس پر کاربند ہو کر اس سے مناسب فیض و فائدہ حاصل کر کے تمام دنیا کی بھلائی کرنی چاہئے اور چونکہ یجر وید میں اسی بات کا بیان ہے اس لئے وہ دوسرے درجے پر شمار ہوتا ہے۔ سام وید میں اس بات کا بیان ہے کہ گیان (علم) اور کرم کانڈ (عمل) اور نیز اپاسنا (عبادت) سے کس قدر اور کس طرح ترقی اور عروج حاصل ہو سکتا ہے اور ان سے کیا پھل (ثمرہ) ملتا ہے اس لئے اس کو تیسرے درجے پر شمار کیا گیا۔ اور اتھروید سے پہلے تین ویدوں میں بیان کئے ہوئے علوم کی حفاظت خاص مقصود ہونے کی وجہ سے اس کو چوتھے درجے پر گنا جاتا ہے پس گن گیان (علم طبیعیات) کریا (ہدایت استعمال) وگیان (معرفت الہی) اور ان سب علوم کی ترقی اور حفاظت کا باہم مسلسل تعلق ہونے کی وجہ سے رگ وید، یجروید، سام وید اور اتھروید۔ ان چار سنہتاؤں کو ترتیب وار گنایا جاتا ہے اور ان کے نام رکھنے میں بھی اسی ترتیب کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ "رچ یعنی "ستتی" (تعریف کرنا) سے رگ اور یج یعنی دیو پوجا (ایشور کی عبادت) "سنگتی کرن" (باہم ملاتا) اور "دان" (دنیا) سے یجرو اور سان تو یعنی "تسلی و تشفی دینا" سے سام بنتا ہے۔ سام شو مصدر بمعنی "مرنا" سے بھی بنتا ہے۔ تھروت بمعنی "چرت" (شک کرتا ہے) سے آ "پرت شیدھ

"(نفی) کا ایزاد ہو کر اتھرو بنتا ہے۔" (نرکت ادھیائے 11- کھنڈ 18)

چرت "چر" مصدر سے بنتا ہے۔ جس کے معنی شک کرنا ہیں اس لئے لفظ اتھرو سے شکوک کا رفع کرنے والا مراد ہے۔ پس یہ یقین رکھنا چاہئے کہ مصدری معنی کے لحاظ سے بھی ویدوں کا شمار اسی ترتیب سے ہونا مناسب ہے۔

منتروں کے رشی' دیوتا' چھند اور سور کیا ہیں؟

سوال۔ ہر منتر کے رشی' دیوتا' چھند اور سور کیوں لکھے جاتے ہیں؟

جواب۔ ویدوں کا ایشور کی طرف سے الہام ہونے کے بعد جس جس رشی کو جس جس منتر کے معنی کا کشف حاصل ہوا۔ اس اس منتر کے اوپر اس رشی کا نام لکھا گیا۔ چونکہ ایشور کا دھیان کرنے' اس کی رحمت خاص اور بڑی بھاری کوشش سے منتر کے معنی کا انکشاف ہوتا ہے۔ اس لئے اس بڑے بھاری فیض کی یادگار کے لئے اس اس رشی کا نام لکھنا مناسب ہے۔ چنانچہ اس بارہ میں حوالہ درج کیا جاتا ہے۔

"جو انسان معنی کے علم کے بغیر سنتا یا پڑھتا ہے۔ اس کا سننا اور پڑھنا بے سود ہے۔ کلام کا فائدہ یہی ہے کہ اس سے علم و معرفت حاصل ہو اور اس علم و معرفت کے بموجب عمل کیا جاوے۔ جو لوگ اس طرح علم حاصل کر کے اس پر عمل کرتے ہیں ان کو رشی کہتے ہیں۔ کیونکہ انہیں کو کشف حاصل ہوتا ہے جو لوگ اس طرح تمام علوم کو قرار واقعی حاصل کر کے رشی ہوئے۔ انہوں نے دوسرے لوگوں کو جنہیں ویدوں کا علم حقیقی نہیں تھا' اپنے اپدیش (تعلیم) سے وید منتروں کا علم عطا کیا اور ان کے معنی کو ظاہر کیا۔ تاکہ وید کے معنی کا ہمیشہ رواج رہے جو لوگ ویدوں کو پڑھنے اور اس کے اپدیش (ہدایت سننے) سے عاری ہیں ان کو وید کے معنی کا علم عطا کرنے کے لئے یہ **نگھنٹو** اور نرکت نام کی کتابیں بنائی گئی ہیں تاکہ سب لوگ ویدوں اور وید کے انگوں کا صحیح صحیح علم حاصل کر سکیں۔ **نگھنٹو** میں یہ مضمون ہے کہ جو مصدر ہم معنی ہیں یا ایک ہی فعل کو ظاہر کرتے ہیں یا جس قدر معنی ایک ہی لفظ سے ظاہر ہوتے ہیں ان سب کو بیان کر دیا گیا ہے۔ اکثر ایک ہی معنی کے کئی اسم ہوتے ہیں اور بعض اوقات ایک اسم کے کئی معنی ہوتے ہیں۔ جس منتر میں جن قابل بیان و تشریح طلب مضامین یا اشیاء کی خصوصیت کے ساتھ تعریف و تشریح کی جاوے انہیں کو اس منتر کا دیوتا جاننا چاہئے۔ اور جو منتر سے باہر کسی شے یا مضمون کا حوالہ

یا اشارہ کیا جاوے وہ بھی نگھنٹو کی تشریح میں شامل ہے۔" (نرکت ادھیائے 1- کھنڈ 2)

پس یہ ہرگز نہ سمجھنا چاہئے کہ کسی انسان نے منتروں کو بنایا ہے۔ بلکہ جس جس رشی نے جس جس منتر کے معنی کو ظاہر کیا ہے۔ اس اس رشی کا نام اس اس منتر کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ اور جس منتر کا جو مضمون ہے وہی اس منتر کا دیوتا سمجھنا چاہئے۔ دیوتا منتر کے معنی کو عیاں کرتا ہے، گویا اس کی کنجی ہے۔ اسی وجہ سے منتر کے ساتھ اس کا دیوتا لکھا جاتا ہے اسی طرح ہر منتر کے ساتھ اس کا چھند (بحر) لکھا جاتا ہے۔ تاکہ اس کا بھی علم ہو جائے۔ اور جس جس منتر کو جس جس سور سے ساز میں گایا جا سکتا ہے۔ اس اس شرح وغیرہ سور کو اس کے ساتھ لکھ دیا ہے۔ یہ باتیں سب کے جاننے کے لائق ہیں۔

ویدوں میں اگنی وغیرہ کی ترتیب اور منشاء

سوال۔ ویدوں میں اگنی' وایو' اندر' اشوی اور سرسوتی وغیرہ الفاظ ترتیب وار کیوں آتے ہیں؟

جواب۔ علوم کے تقدم و تاخر کو جتلانے کے لئے اور نیز اس غرض سے کہ ہر علم سے جو نتائج لازمی (انوشنگی) پیدا ہوتے ہیں' ان کو بطور نتائج علمی بیان کیا جاوے۔ مثلاً لفظ اگنی سے ایشور اور آگ دونوں مراد ہیں۔ جس طرح لفظ اگنی سے ایشور کا علم اور اس کا محیط کل ہونا وغیرہ گن عیاں ہوتے ہیں۔ اسی طرح اس لفظ سے ایشور کی پیدا کی ہوئی آگ بھی مقدم طور پر مراد لی جاتی ہے کیونکہ وہ صنعت کے کاروبار میں سب سے مقدم اور نہایت کارآمد ہے۔ علی ہذا جس طرح ایشور کا مستظہر کل اور قادر مطلق وغیرہ ہونا لفظ وایو سے عیاں ہوتا ہے' اسی طرح علم صنعت میں اس سے ہوا مراد ہے۔ جو آگ کی معاون ہے۔ اس لئے اسے دوسرے درجے پر لیتے ہیں۔ ہوا تمام اشیاء مجسم کو اٹھانے والی اور آگ سے تعلق رکھنے والی ہے اور سب کو قائم رکھنے کی وجہ سے ایشور کا نام بھی وایو ہے پھر جس طرح لفظ "اندر" سے ایشور کا صاحب قدرت ہونا معلوم ہوتا ہے۔ اسی طرح اس لفظ سے ہوا (یا بجلی) مراد ہے۔ کیونکہ اس سے بھی انسانوں کو نہایت اعلیٰ حشمت و دولت حاصل ہوتی ہے۔ اس لئے لفظ اندر کو وایو کے بعد رکھا ہے۔ لفظ اشوی سے علم صنعت یعنی سواریوں کو خود رفتار وغیرہ بنانے کے لئے علم میں پانی آگ اور معدنیات ارضی و حرارت و روشنی وغیرہ مقدم و غیر مقدم سامان مراد ہیں اس لئے لفظ اشوی یعنی پانی اور بھاپ وغیرہ

ویدوں میں اگنی (آگ) اور وایو (ہوا) کے بعد آیا ہے۔ علیٰ ہذا لفظ سرسوتی سے ایشور کے علم کا غیر متناہی ہونا اور اس کے لفظ و معنی اور ان کے ربط سے وابستہ ویدوں کا اپدیشٹا (ملہم) ہونا وغیرہ گن ظاہر ہوتے ہیں اور اس لفظ سے زبان کا کمال بھی مراد ہے۔ الغرض ان ہی وجوہات سے اگنی، وایو، اندر، اشوی اور سرسوتی وغیرہ لفظوں کو ترتیب وار لیا ہے۔

اس لئے سب انسانوں کو ویدوں کے الفاظ کی نسبت ہر جگہ یہی اصول سمجھنا چاہئے۔

ویدوں میں اگنی اور وایو وغیرہ سے ایشور مراد ہے

سوال۔ ویدوں کے شروع میں اگنی وایو وغیرہ الفاظ کے استعمال سے یہ عیاں ہوتا ہے کہ ویدوں میں ان لفظوں سے آگ اور ہوا وغیرہ دنیوی چیزیں ہی مراد ہیں۔ کیونکہ شروع میں لفظ ایشور کو استعمال نہیں کیا۔

جواب۔ مہامنی پتنجلی جی مصنف مہابھاشیہ نے "لُن سوتر کی شرح میں لکھا ہے کہ "جس صورت میں وکھیان (شرح) کے ذریعہ سے منتروں کے لفظ لفظ کے معنی کو مشرح کر دیا گیا ہے، تو پھر کوئی شک و شبہ نہیں رہ سکتا۔" پس اس بارہ میں تمام شکوک خود بخود رفع ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ وید اور ویدوں کے انگوں اور اپانگوں اور براہمنوں وغیرہ میں لفظ اگنی کی شرح ایشور اور آگ دونوں طرح سے موجود ہے اگر لفظ ایشور استعمال کیا جاتا تو پھر بھی شرح کے شک رفع نہیں ہو سکتا تھا۔ کیونکہ لفظ ایشور سے پرماتما کے علاوہ صاحب قدرت راجہ بھی مراد ہے۔ اور کسی آدمی کا نام بھی ایشور ہو سکتا ہے؟ پس اس صورت میں یہ شک پیدا ہوتا کہ ایشور سے ان دونوں کے منجملہ کس سے مراد لینی چاہئے اس صورت میں شرح ہی سے شک رفع ہو کر یہ معلوم ہوتا کہ یہاں لفظ ایشور سے پرماتما مراد ہے، اور یہاں راجہ وغیرہ انسان، اسی طرح یہاں بھی لفظ اگنی کے دونوں معنی لینے میں کچھ ہرج نہیں ہے۔ اگر ایسا نہ کیا جاتا تو کروڑوں شلوک اور ہزاروں کتابیں بنانے سے بھی علم کا بیان میں آنا ممکن نہ تھا۔ اسی وجہ سے ایشور نے اگنی وغیرہ الفاظ کو استعمال کیا ہے تاکہ تھوڑے سے لفظوں اور چھوٹی چھوٹی کتابوں کے ذریعہ سے ویوہارک (دنیوی کاروبار کے متعلق) اور پارمارتھک (مقاصد اعلیٰ کے متعلق) دونوں علوم کا بیان ہو سکے۔ ایشور نے اگنی وغیرہ الفاظ یہ سوچ کر استعمال کئے ہیں۔ کہ تھوڑے ہی عرصہ تک پڑھنے پڑھانے اور تھوڑی ہی محنت کرنے سے انسان تمام علوم میں ماہر ہو جاویں۔ پرمیشور بڑا رحیم ہے۔ اس نے آسان و

مختصر لفظوں میں تمام علوم کے اصول بیان کر دیئے ہیں' دنیا میں جو "اگنی" وغیرہ کے معنی (آگ وغیرہ) مشہور ہیں۔ ان سے بھی ایشور کی قدرت کا نشان ملتا ہے۔ گویا یہ (آگ وغیرہ) تمام اشیاء اس بات کی شہادت دیتی ہیں کہ (ایشور ہے) چاروں ویدوں میں جس قدر علوم ہیں۔ ان میں سے قدرے قلیل اس دیباچہ میں اختصار کے ساتھ بیان کئے گئے۔ اس کے بعد ہم منتروں کی تفسیر کریں گے اور جس منتر میں جس علم کا بیان ہے۔ اس کو منتر کی تفسیر کرتے ہوئے اسی موقع پر بخوبی ظاہر کیا جاوے گا۔"

الفاظ وید کے متعلق چند خاص قواعد مندرجہ نرکت

ویدوں میں مندرجہ ذیل قواعد کلیہ کا سب جگہ لحاظ رکھا گیا ہے۔

ویدوں میں ضمیروں کا خاص استعمال

"تمام منتر تین قسم کے معنی یا مضمون کو بیان کرتے ہیں۔ بعض پروکش (غائب) بعض پر تیکش (حاضر) اور بعض ادھیاتم (روحانی) مضمون کو۔ ان میں سے پہلے کے لئے پرتھم پرش (ضمیر غائب) دوسرے کے لئے مدھیم پرش (ضمیر حاضر) اور تیسرے کے لئے اتم پرش (ضمیر متکلم) استعمال کی جاتی ہے ان میں سے بھی ضمیر حاضر کے متعلق دو قاعدے ہیں۔

(1) جہاں مضمون ایک ظاہر و محسوس شے ہے' وہاں ضمیر حاضر استعمال کی جاتی ہے۔ اور (2) جہاں وہ شے جس کی تعریف و تشریح کرنا مطلوب ہے غائب و غیر محسوس ہے' مگر تعریف و تشریح کرنے والا موجود و حاضر ہے۔ تو وہاں بھی ضمیر حاضر ہی استعمال کی جاتی ہے۔

غرض یہ ہے کہ (سنسکرت کی) ویا کرن (علم صرف و نحو) میں تین ضمیریں ہوتی ہیں۔ جن کے نام ترتیب وار حسب ذیل ہیں:-

(1) پرتھم پرش (ضمیر غائب)' (2) مدھیم پرش (ضمیر حاضر) اور (3) اتم پرش (ضمیر متکلم) ان میں سے ضمیر غائب جڑ (بیجان یا غیر ذی شعور) اشیاء کے لئے آتی ہے۔ اور چیتن (ذی روح یا ذی شعور) کے لئے ضمیر حاضر و متکلم آتی ہیں یہ قاعدہ کلیہ الفاظ وید اور نیز اس کے علاوہ دیگر الفاظ کے لئے یکساں ہے مگر وید میں یہ نئی بات ہے کہ ان بے جان یا غیر ذی شعور اشیاء کے لئے بھی جو موجود ظاہر ہیں' ضمیر حاضر استعمال کی جاتی ہے۔ یہاں یہ

سمجھنا چاہئے کہ بے جان یا غیر ذی شعور اشیاء سے اپکار یعنی مناسب فیض و فائدہ حاصل کرنے کے لئے ان کو واضح طور پر بیان کرنا مطلوب ہے۔" (نرکت ادھیائے 7۔ کھنڈ 1 و 2)

اس قاعدہ کو نہ سمجھ کر ساین آچاریہ وغیرہ وید کے مفسروں نے اور ان کی دیکھا دیکھی اہالیان یوروپ نے اپنی اپنی زبان میں ترجمے کرتے ہوئے وید کے معنی کو بگاڑ کر یہ غلط بیانی کی ہے۔ کہ ویدوں میں بے جان یا غیر ذی شعور اشیاء کی پوجا (پرستش) لکھی ہے۔"

باب: 30

وید کے سوروں پر بحث

سور کے قسمیں اور ان کے ادا کرنے کا طریقہ

چونکہ وید کے معنی کرنے میں سور بھی کار آمد ہوتے ہیں' اس لئے اب اختصار سے ان کا بیان کیا جاتا ہے' سور دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ادات وغیرہ اور شرج وغیرہ۔ پھر ان میں سے ہر ایک کی سات سات قسمیں ہیں۔ ان میں سے ادات وغیرہ کی تعریف مہابھاشیہ کے مصنف پتنجلی منی کے مطابق نیچے لکھتے ہیں۔ "جو خود بلا امداد' غیر حاضر یا ادا ہو سکیں۔ ان کو سور کہتے ہیں۔"

آواز کو اونچا کرنے کے تین ذریعے ہیں۔ آیام۔ وارنیہ۔ انا

آیام۔ اعضاء کے سکیڑنے یا سمٹنے کو کہتے ہیں۔

وارنیہ۔ آواز کی کرختگی یا روکھے پن کو کہتے ہیں۔

انا۔ حلق کی تنگی کو کہتے ہیں۔

یہ تدبیریں لفظ کو بلند آواز سے بولنے کی ہیں۔ اور اس طریق سے بولنے کو ادات کہتے ہیں۔

آواز کو نیچا یا ہلکا کرنے کی تدبیریں یہ ہیں:۔ انوسرگ' ماردو اور ارتا۔

انوسرگ۔ اعضاء کے ڈھیلے چھوڑنے کو کہتے ہیں۔

ماردو۔ سر کی ملائمی۔ نرمی اور خوش الحانی کو کہتے ہیں۔

ارتا۔ حلق کے پھیلانے کو کہتے ہیں۔

یہ تدبیریں آواز کو ہلکا کرنے کی ہیں اور اس طریق سے بولنے کو اندات کہتے ہیں۔

ہم لوگ تین قسم کے سروں میں بولتے ہیں۔ یعنی کبھی ادات' کبھی اندات اور کبھی ان

دونوں کو ملا کر اس کی ایسی مثال ہے کہ جیسے سفید رنگ والی شے کو سفید اور سیاہ رنگ والی کو سیاہ کہتے ہیں۔ اور جس میں یہ دونوں رنگ ہوں، تو اس کی ان دونوں سے مختلف ایک تیسری اصطلاح ہو جاتی ہے یعنی چتلا یا آسمانی۔ اسی طرح یہاں بھی سمجھو کہ اُدات وہ ہے، جو اونچا ہو۔ اندات وہ ہے، جو نیچا ہو۔ اور جس میں یہ دونوں گن پائے جائیں، تو اس کی تیسری اصطلاح سورت ہوتی ہے۔ یہی سور تفصیل بعض (تر) کر دینے سے سات ہو جاتے ہیں۔ یعنی ادات (اونچا)، ادات تر (زیادہ اونچا)، اندات (نیچا) اندات تر، سورت (متوسط) سورت ادات (متوسط مگر کچھ اونچا) ایک (1) شرت۔" (مہابھاشیہ۔ ادھیائے 1۔ پاد 2۔)

"اچ چیرادت" وغیرہ سوتروں کی شرح میں)، اسی طرح شرج (کھرج) وغیرہ بھی بہت ہیں۔

"شرج، رشبھ، گاندھار، مدھیم، پنچم، دھیوت اور نشاد۔" (پنگل سوتر ادھیائے 3۔ سوتر 64)

ان میں سے ہر ایک کی تعریف گاندھر وید میں لکھی (2) ہے۔ یہاں کتاب کی ضخامت بڑھ جانے کی وجہ سے نہیں لکھ سکتے۔

خاتمہ

ہوا پورا دیباچہ تفسیر کا
ہے نسخہ یہ ویدوں کی اکسیر کا

بیاں سب مطالب ہوئے وید کے
معمے اشارے بھرے بھید کے

پڑھے گا جو دل سے سراپا اسے
ملے گا نہایت بڑا سکھ اسے

مرادیں سبھی اس کی بر آئیں گی
تدابیر سب سکھ کا پھل لائیں گی

لگا دل سے ایشور کا اب میں دھیان
چھپے بھید ویدوں کے تا ہوں عیاں

شروع وید منتروں کی تفسیر کو
ہوں کرتا صداقت کی تشہیر کو

ہے منتروں کے عنوان سے یہ عیاں
کیا ان میں کس بات کو ہے بیاں

جلی اصلی منتروں کو اول لکھا
جدا ان کے لفظوں کو پھر کر دیا

ہے لفظوں کے معنی کو آگے دیا
دیا جملہ پھر ایک اس کا بنا

ہے مطلب لکھا سب کے آخیر میں
یہ ترتیب رکھی ہے تفسیر میں

"اے منور بالذات خالق جہاں و مالک کائنات! ہمارے تمام دکھوں، عیبوں اور جہالت کو دور کیجئے۔ اور جو ہماری بہبودی، بہتری اور راحت کی بات ہو، وہ ہمیں عطا کیجئے۔"
(یجروید- ادھیائے 30- منتر 3)

شری مت پری و راجکار چاریہ شری یت سوامی دیانند جی سرسوتی جی کا تصنیف کیا ہوا سنسکرت اور آریہ بھاشا ہر دو زبانوں سے آراستہ اور مستند حوالوں سے پیراستہ رگ وغیرہ چاروں ویدوں کی تفسیر کا دیباچہ ختم ہوا۔

حوالہ جات

باب 1

1- لفظ قادر مطلق سروشکتیمان کے لئے ہے۔ اس کا استعمال صرف اس معنی میں کیا گیا ہے کہ جو اپنے کاموں میں دوسرے کی مدد کا محتاج نہ ہو' اس سے یہ مراد ہرگز نہ سمجھنی چاہیے کہ پرمیشور جا و بیجا ممکن و غیر ممکن ہر قسم کا فعل کر سکتا ہے یا کہ اس کا کوئی کام عقل و انصاف سے بعید بھی ہو سکتا ہے۔ مترجم

2- یہ لفظ اصل میں بھگوان ہے۔ مگر ندا میں بھگون بن جاتا ہے۔ یہ لفظ سنسکرت کے بھج مصدر سے نکلا ہے۔ اور اس کے معنی بھجن یعنی اطاعت و عبادت کرنے کے لائق پرمیشور ہیں۔ مترجم

3- اس منتر کا ترجمہ سوامی جی نے سنسکرت میں نہیں کیا۔ بلکہ صرف آریہ (ہندی) بھاشا میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ اس لئے یہاں اسی کے مطابق ترجمہ کر دیا گیا۔ سوائے ایک اس مقام کے اور سب جگہ صرف سوامی جی کی سنسکرت سے براہ راست ترجمہ کیا ہے۔ مترجم

4- ادب یا عجز و نیاز

5- محیط کل پرمیشور

6- غیر متناہی

7- ازلی

8- وید چار الہامی کتابیں ہیں جن کا علم دنیا کے شروع میں چار رشیوں کے دل میں ظاہر ہوا تھا۔ ان کے نام یہ ہیں۔ 1- رگوید 2- یجروید 3- سام وید 4- اتھروید

9- اشاعت' پھیلاؤ' پرچار

10- روی وار آیت وار۔ پڑوا= قمری مہینے کی پہلی تاریخ' بھادوں= ہندی مہینہ جو ستمبر کے مطابق ہے۔ سدی= روشن پندرہ واڑہ یعنی قمری مہینے کے پچھلے پندرہ روز یہ تاریخ 20 اگست 1876ء کے مطابق ہوتی ہے۔

11- بھاشیہ= تفسیر۔ ٹیکا۔ شرح

12- کرپا بمعنی عنایت۔ مہربانی۔ مترجم

13- اتھروید کے ان آخری تین منتروں کی تشریح پنڈت گوردت جی نے اپنے رسالہ ویدک میگزین نمبر 1 مطبوعہ جولائی 1889 کے صفحہ 24 پر بڑی لیاقت اور خوابی کے ساتھ کی ہے جو قابل دید ہے۔ مترجم

14- پران جسم کے اندر سے باہر آنے والی ہوا کو کہتے ہیں اور اپان باہر سے جسم کے اندر جانے والی ہوا کا نام ہے۔ مترجم

15- اصلی سنسکرت لفظ "انگرس" ہے جس کا ترجمہ سوامی جی نے نرکت ادھیائے 3 کھنڈ 17 کے حوالہ سے دو پرکاش کا کرنا یعنی روشن کرنے والی کرنیں کیا ہے۔ مترجم۔

16- دشا کے لئے سمت رکھا گیا ہے مگر "وشا" سے عام وسعت یا پہنائی مراد ہے۔ مترجم

17- اس منتر میں لفظ "کسمتی" آیا ہے۔ جو کہ لفظ "کہ" سے مفعول لہ بنا ہوا ہے۔ "کہ" کے معنی سوامی جی نے شتپتھ براہمن کانڈ 7- ادھیائے 3 کے حوالہ سے "پرجا پتی" یعنی محافظ و مالک مخلوقات کئے ہیں۔ مترجم

18- چونکہ ایشور تمام کائنات کے اندر سمایا ہوا ہر جگہ موجود اور حاضر و ناظر ہے اور ہر لحہ کائنات کی صنعت تغیر و تبدل و قیام اسی کی قدرت سے انجام پاتے رہتے ہیں اس لئے یہاں پر میشور سے یہ استدعا کی گئی ہے کہ آپ دنیا کو بناتے یا اس کو پالتے ہوئے ہر مقام پر ہمارے محافظ ہوں اور ہمیں کہیں خوف نہ ہو۔ مترجم

باب 2

1- اس منتر کا لفظی ترجمہ کیا جائے تو اس طرح ہوتا ہے کہ "اس سروہت یگیہ سے رگ اور سام پیدا ہوئے۔ اس سے چھند پیدا ہوئے۔ یجروید بھی اسی سے ظاہر ہوا۔ مترجم

2- میتری یا گیولکیہ کی بیوی برہم وادنی (یعنی علم الہی میں ماہر) تھی۔ شتپتھ براہمن میں اکثر جگہ برہم ودیا کے مضمون پر ان کی باہمی گفتگو درج ہے۔ مترجم

3- چونکہ وید ایشور کا گیان ہیں۔ اس لئے وہ ہرگز اس سے جدا نہیں ہو سکتے۔ ان کے ظہور سے صرف انسان کی ہدایت کے لئے الہام ہونا مقصود ہے اور پھر اس میں سما جانے سے یہ مراد ہے کہ پرلے میں وید ایشور کے گیان کے اندر بدستور بنے رہتے ہیں۔ مگر جیوؤں میں اس وقت کچھ گیان کا ویوہار نہیں ہوتا۔ مترجم

4- اکبر نے ایک بار اس بات کا امتحان کرنے کے لئے کہ انسان کی قدرتی زبان کیا ہے؟ چند بچوں کو ایک مکان میں بند کیا تھا۔ اور اس کا نام گنگ محل رکھا تھا۔ کیوں کہ وہاں جو لوگ بچوں کو روٹی پانی پہنچانے کے لئے تعنیات تھے وہ بول نہیں سکتے تھے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ جب بچوں کو دربار

میں لاکر پیش کیا گیا تو وہ جانوروں کی طرح غائیں بائیں کرنے سے سوائے اور کچھ نہ بول سکتے تھے۔ پس ثابت ہوتا ہے کہ ابتدائے آفرینش میں ضرور کسی قسم کا الہام یا ہدایت ہوئی جس کا سلسلہ اب تک قائم ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا اب بھی جہالت ہی ورثہ میں آتی اور چونکہ سب سے پہلے انسانوں کے لئے کوئی انسان تعلیم دینے والا موجود نہیں تھا۔ اس لئے معلم اول پرمیشور کے سوائے اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ اسی بات کو سوامی جی نے آگے ثابت کیا ہے۔ مترجم

5- مراد یہ ہے کہ جس طرح پرمیشور اپنی قدرت کاملہ سے دنیا کو بنا دیتا ہے اور اس کے بنانے کے لئے اوزاروں کی ضرورت نہیں ہوتی اسی طرح پرماتما نے ویدوں کو بھی دنیا میں ظاہر کرنے کے لئے اپنی قدرت کاملہ سے کام لیا۔ ویدوں کے ظاہر کرنے کے لئے کاغذ قلم سیاہی کی ضرورت نہ تھی کیوں کہ ان چیزوں کی ضرورت انسان کو صرف حروف شناسی کی غرض سے ہوتی ہے۔ ورنہ علم ہمیشہ باطنی تحریک کا نتیجہ ہے۔ مترجم

6- یہ اعتراض اس لئے پیدا ہوا ہے کہ اگنی۔ آگ' وایو۔ ہوا' آدیتیہ۔ سورج' اور انگرس۔ سانس یا روشنی کو کہتے ہیں۔ حالانکہ دراصل یہ رشیوں کے نام تھے۔ جیسا کہ سوامی جی نے آگے بیان کیا ہے۔ مترجم

7- سائن رگ وید بھاشیہ کے دیباچہ میں بھی ان کو جیو وشیش یعنی انسان مانا ہے۔ چنانچہ دلائل کے اثنا میں ایک جگہ لکھا ہے کہ "وید ایشور کی پریرنا (تحریک) سے خاص انسان یعنی اگنی' وایو' آدیتہ (وغیرہ) کی معرفت ظاہر ہوئے اصلی عبارت یہ ہے۔

دیکھو رگوید سنتھا' سانیاچاریہ رچت مادھوی وید آرتھ پرکاش نام بھاشیہ سہت مطبوعہ پروفیسر میکسمیولر۔ بمقام لندن' سموت 1906 بکری مطابق 1849 صفحہ 4 سطر (5) مترجم

8- یہ تقسیم بلحاظ مضامین ہے یعنی گیان کانڈ' کرم کانڈ اور اپاسنا کانڈ جن کی تشریح آگے آئے گی۔ مترجم

9- نیز دیکھو گوپتھ براہمن پوروبھاگ پرپاٹھک 1 کھنڈ 6

10- جیو اور اس کے اعمال کا (ویسا ہی) تعلق دوامی ہے جیسے بیج اور درخت کا۔ اس لئے ایک کے نادی (ازلی) ماننے سے دوسرے کو لازمی طور پر انادی ماننا پڑیگا۔ مترجم

11- سورگ میں "سجیکٹ کینی" نام کا ایک رسالہ ایڈیٹر آریہ ورت دانا پور کی طرف سے نکلا ہے جس میں بڑے لطف و خوبی کے ساتھ ظاہر کیا ہے کہ پران اور تنتر وغیرہ کی کتابیں۔ ویاس یا شو کی بنائی ہوئی نہیں ہیں۔ ایک اور چھوٹا رسالہ از تصنیف پنڈت لیکھرام جی مرحوم بنام "پران کس نے بنائے" ہے جس میں متعدد دلیلوں سے پرانوں کا زمانہ حال کی تصنیف ہونا ثابت کیا گیا ہے۔ مترجم

12- ویاس جی سے ویدوں کو منسوب کرنا بالکل ہی بے معنی ہے کیوں کہ ویاس جی کل یگ کے شروع میں جس کو پانچ ہزار سے بھی کم برس ہوئے ہیں موجود تھے وید منتروں کے ساتھ یادداشت کے لئے ہر منتر کا چھند (بحر) اور اس کا دیوتا (مضمون) اور رشی (اس عالم کا نام جس نے اس کے معنی کو پورا پورا سمجھا تھا اور جس کی تفسیر بطور روایت سینہ بسینہ چلی آئی) لکھا ہوا ہوتا ہے یہ امور صرف ایک قسم کی یادداشت کے لئے فہرست میں لکھے جاتے ہیں ورنہ اصلی منتر کے ساتھ ان کو سرمو تعلق نہیں ہے اور نہ وید کا جزو ہیں۔ مترجم

13- سنسکرت زبان کی ویاکرن (علوم صرف و نحو) میں کارک اس ربط کا نام ہے جو جملہ کے اندر فعل اور اسم کے مابین واقع ہو۔ کارک چھ ہیں۔ کرتر (فائل اکرم) مفعول کرن (اسم آلہ) سمپردان (مفعولہ لہ) اپادان (مفعول منہ) ادھکرن (اسم ظرف یا مفعول منہ) مترجم

14- مگر جو الہام ایشور نے ان کے سینہ میں دیا اس کے سمجھنے کی طاقت ان میں موجود تھی۔ مترجم

15- یہاں کچھ مغالطہ معلوم ہوتا ہے۔ دراصل سوریہ سدھانت کے مطابق سمت 1933 تک 1955884976 برس ہوتے ہیں۔ مترجم

16- یہ سمت 1933 بکرمی یعنی 1876 کی بات ہے۔ جس کو اب 38 برس گزر گئے ہیں۔ مترجم

17- آئندہ آنے والے سات منو منتروں کے نام یہ ہیں۔ ساورن' وکش ساورن' برہم ساورن' دھرم ساورن' رورپتر' روچیہ' بھوتیک۔ مترجم - یہاں کچھ مغالطہ معلوم ہوتا ہے۔ واضح رہے کہ چودہ منو منتروں میں فی منو منتر 71 چترینگیوں کے حساب سے دیکھا جاوے تو 994 چتریگیاں ہوتی ہیں۔ مگر چھ چتریگیاں سندھیوں میں آجاتی ہیں یعنی ہر منو منتر کے شروع میں ایک ایک ست یگ کے برابر ایک سندھی ہوتی ہے۔ اس طرح سندھیوں کا زمانہ مل کر ہزار چتریگیاں پوری ہو جاتی ہیں۔ مترجم۔

18- یہ سمت 1990 یعنی 1933 کی بات ہے جس کو اب 77 برس گزر چکے ہیں۔

19- یہ ودیہ برسوں کی تعداد ہے 360 مانش برس کا ایک ددیہ برس ہوتا ہے۔ گویا انسانی ایک برس دویہ دن کے برابر ہوتا ہے۔ اس لئے ست یگ تریتا دواپر اور کل یگ کی تعداد دودیہ برسوں کے حساب سے سندھی اور سندھیانش مل کر بالترتیب 4800' 3600' 2400' 1200 برس ہوتی ہے۔ اور مانش برسوں کے حساب سے ان کو ترتیب وار 360 میں ضرب دینے سے حسب ذیل برس آتے ہیں ست یگ = 1728000' تریتا یگ = 1296000' دواپر یگ = 864000 اور کل یگ = 432000 میزان = 4320000

20- اہوراتر = برہم دن + برہم رات = 8640000000 برس۔ اس کا نام کلپ ہے اور مہاکلپ اس سے چھتیس ہزار گنا ہوتا ہے۔ مترجم

21- منومنتر = چترتیگ X 71 = 3672000 برس پھر اس کو 14 میں ضرب دینے سے چودہ منومنتروں کا زمانہ 4254080000 برس ہوتا ہے جس میں ایک ایک ست یگ کے برابر 15 سندھیاں جمع کرنے سے ایک برہم دن کی تعداد (4320000000 برس) پوری ہو جاتی ہے۔ مترجم

22- اس کا عام لوگ سنکلپ کہتے ہیں اور اس کا ترجمہ یہ ہے کہ برہم دن کی دوپہر کو اور دیوسوت منومنتر کے اٹھائیسویں کل یگ کے پہلے حصہ میں فلاں سمت فصل (این) موسم مہینے پندرھواڑے۔ دن نکشتر لگن۔ مہورت میں کام کیا جاتا ہے۔ مترجم

باب 3

1- اصلی سنسکرت لفظ نتیہ ہے جس کے معنی ہمیشہ قائم رہنے والے کے ہیں۔ اختصار کے خیال سے ہم نے ہر جگہ نتیہ کو غیر فانی لکھا ہے۔

2- "شبد" زبان سنسکرت میں آواز صورت یا با معنی لفظ کو کہتے ہیں اس لئے یہاں ان آوازوں سے مراد ہے جو با معنی ہوں مترجم۔

3- گیان (علم) کا غیرفانی ہونا اس کا راست مطلق ہونا ہے پس راست مطلق علم ایشور کے سوا اور کسی کو نہیں ہو سکتا کیوں کہ واقعی اور کامل علم ہی سچا ہے جیسا کہ چھاندوگیہ اپنشد میں کہا ہے کہ یعنی جس کو کامل علم حقیقی ہے۔ وہی سچ بول سکتا ہے۔ چھاندوگیہ پرپاٹھک 7 کھنڈ 17)

4- یعنی وید بشکل کتاب فانی ہیں کیوں کہ کتاب کاغذ و سیاہی وغیرہ غیر فانی نہیں ہو سکتے اسی طرح ہمارا پڑھنے پڑھانے کا فعل بھی فانی ہے۔ کیوں کہ ہمارا فعل قرات و قوت حافظ محدود ہے۔ مگر وید بشکل علم غیر فانی ہیں۔ کیوں کہ ایشور غیر فانی ہے اور اس کا علم اس کی صفت طبعی ہونے سے غیر فانی خود بخود ثابت ہے۔ مترجم

5- اس کے خلاف مسلمان اپنے قرآن کو حادث مانتے ہیں۔ چنانچہ مولانا شبلی نعمانی اپنی کتاب المامون طبع سوم کی صفحہ 133 پر لکھتے ہیں کہ "ابوحنیفہ سے کسی نے پوچھا قرآن حادث ہے یا قدیم۔ کہا حادث کیوں کہ قرآن خدا نہیں۔ جو خدا نہیں وہ حادث ہے۔

6- سنسکرت لفظ "ان اپایہ" ہے ان حرف نفی ہے۔ اور اپایہ کے معنی حذف (لوپ) گرجانا (نورانی) اور نہ لینا ہیں۔ مترجم

7- سنسکرت میں لفظ "اوکاری" ہے 1- حرف نفی اور وکار بمعنی تغیر و تبدل ہے۔ مترجم

8- یعنی زبان وغیرہ کی حرکت۔ مترجم

9- ایک ترسرینو 360 پرمانوں سے مرکب ہوتا ہے جب کسی سوراخ میں سے اندھیری کوٹھڑی کے اندر سورج کی کرنیں آتی ہیں ان میں جو ذرے نظر آتے ہیں ان کو ترسرینو کہتے ہیں۔ یہ مادہ کے

اول محسوس جزو ہوتے ہیں۔ مترجم

10- ہر ایک شے کی کم از کم تین علتیں ضرور ہوتی ہیں۔ مثلاً گھڑے کی علت فاعلی کمہار علت مادی مٹی اور باقی چیزیں مثل آلات (چاک و ڈنڈا وغیرہ) ظرف زمان و مکان و علت نمائی وغیرہ سب تیسری علت میں شامل ہیں جس کو سنسکرت میں سادھارن کارن کہتے ہیں اور جس کا یہاں علت غیر ترجمہ کیا ہے۔ مترجم

11- سنسکرت میں گیان کے دو ذریعے مانے جاتے ہیں ایک سمرتی دوسرا انوبھو جو گیان محض سنسکار یعنی پہلے یا اس موجودہ جنم کے دل پر نقش شدہ اثر سے پیدا ہوتا ہے اس کو سمرتی کہتے ہیں اور جو گیان بلا کسی سنسکار یا اثر کے خود اپنے تجربہ یا مشاہدہ سے پیدا ہوا اسے انوبھو کہتے ہیں۔ مترجم

12- علم منطق کی اصطلاح میں تسلسل امور نا متناہی کے مترتب ہونے کو کہتے ہیں اور اصطلاح سنسکرت میں اس کو ان اوستھاپتی یا ان اوستھادوش کہتے ہیں۔ مترجم

باب 4

1- رگ وید میں خصوصیت سے گیان کانڈ کا یجر وید میں کرم کانڈ سام وید میں اپاسنا کانڈ کا اور اتھروید میں گیان کانڈ کا بیان ہے۔ یہ مراد نہیں ہے کہ رگ وید محض گیان کانڈ ہے کرم یا اپاسنا کانڈ نہیں یا یجر وید میں صرف کرم کانڈ ہے اپاسنا' گیان' اور وگیان کانڈ نہیں۔ بلکہ ہر وید میں سب ہی مضمون ہیں۔ مگر ان میں سب سے زیادہ مقدم وہی مضمون ہے جو اس سے خصوصیت رکھتا ہے۔ اور باقی مضامین صرف ضمنی ہوتے ہیں۔ مترجم

2- پد کے مصدری معنی حاصل کرنے کے لائق چیز کے ہیں۔ کیوں کہ سنسکرت میں پد مصدر بمعنی حاصل کرنا آتا ہے۔ مترجم

3- سولہ کلائیں یا صنائع ایزدی یہ ہیں۔ ایکشن (فکروخیال راست) پران (رگوں کی وہ مختلف قوتیں جو جسم کے اندر مختلف حرکات و افعال کو انجام دیتی ہیں) شردھا (سچائی پر یقین و اعتقاد) آکاش' عنصر اولین جس کو انگریزی میں ایتھر کہتے ہیں وایو (ہوا) اگنی (آگ یا حرارت) جل (پانی) پرتھوی (زمین یا مٹی) اندریہ (قوائے احساس) من (دل یا آلہ علم و فکر) ان (اناج یا کھانے کی چیزیں) ویریہ (منی یا قوت و حوصلہ) تپ (دھرم کی پابندی نیک چلن وغیرہ) منتر (علم یعنی وید) کرم (فعل یا جملہ حرکات) نام (محسوس وغیرہ محسوس ہر شے کا نام اصلاح (دیکھو پرشن اپنشد پرشن۔ مترجم

4- اگرچہ نشکام کے لفظی معنی بے خواہش ہیں۔ مگر مجازاً" اس سے وہ اعمال نیک مراد لئے جاتے ہیں جو کسی دنیوی منفعت کے لئے نہ کئے جاویں۔ بلکہ بے غرض ہو کر صرف اس خیال سے کئے جاویں کہ ان کا کرنا ہمارا فرض ہے۔ ایسے ہی اعمال کا نتیجہ موکش ہوتی ہے۔ مترجم

5- سنسکرت کے علم نباتات میں اوشدھی ان پودوں کا نام ہے جو ایک ہی سال کے اندر ایک بار پھل لاکر سوکھ جاتے ہیں۔ مترجم

6- ان بڑے بڑے درختوں کو جن میں بلاشگوفہ پھل آتا ہے۔ سنسکرت کے علم نباتات میں نسپھتی کہتے ہیں۔ مترجم

7- ان ناش ہونے والی اشیا کو کہتے ہیں۔ اس لئے اس سے مٹی وغیرہ فانی اشیا مراد ہیں۔ مترجم

8- چنانچہ شت پتھ براہمن میں کہا ہے کہ یہ سورج آکاش کے اندر یگیہ ہے۔

9- رشی لوگ جو منوجی کے پاس دھرم شاستر سننے یا پوچھنے کے لئے آئے تھے۔ منوجی سے مخاطب ہوکر اپنا سوال شروع کرتے ہیں۔ مترجم

10- ویدی زمین کے اندر اس طرح کھودی جاتی ہے کہ اگر اوپر سے سولہ انگل چورس ہو تو ڈھلتی ڈھلتی چار انگل چورس رہ جائے اور گہرائی بھی سولہ ہی انگل ہوتی ہے خواہ کتنی ہی بڑی ویدی بنائی جاوے۔ مگر طول' عرض اور عمق اسی نسبت سے رکھنا چاہیے۔

11- پرینتا۔ پانی وغیرہ رکھنے کا برتن ہوتا ہے۔

12- ہون کنڈ اس غرض سے بنایا جاتا ہے کہ جو چیز آگ میں ڈالی جائے وہ ادھر ادھر بکھرنے نہ پائے۔ معلوم ہوتا ہے کہ جن دنوں میں ہون عام تھا ویدی مختلف شکلیں اور ان کی اینٹوں کی پیمائش شکل اور تعداد مقرر تھی۔ اور مختلف پیمانہ کی ویدیوں کے لئے باقاعدہ حساب کے اصول بنے ہوئے تھے۔ جن کی وجہ سے ویدی بنانے میں کچھ دقت نہ ہوتی تھی یگیا کر برتن سونے چاندی یا لکڑی سے بنائے جاتے تھے۔ تاکہ ان میں گھی وغیرہ چیز بگڑنے نہ پائے۔ کشا کا تنکے اس کام آتے تھے کہ چیونٹی وغیرہ کوئی جانور جو ویدی کے پاس آجائے اس کو آہستہ سے ہٹا دیا جائے تاکہ وہ آگ میں نہ گرنے پائے۔ یگیہ شالا بنانے کی ضرورت یہ ہے کہ ہوم کی آگ کھلی ہوا سے زیادہ نہ بھڑک اٹھے خواص ویدی کے اوپر ایک منڈپ یا چھوٹا سا شامیانہ کھڑا کیا جاتا تھا کہ کوئی جانور اڑتا ہوا گرمی کی لپیٹ میں آکر ویدی کے اندر نہ گر پڑے یا بیٹ نہ کر جائے۔ رتوج وہ لوگ ہوتے تھے جن کو موسم و موقع کے مطابق ہون کے سامان ترکیب اور طریقہ کا علم ہوتا تھا سو ان کے بغیر بھی ہون کا کام چلنا مشکل تھا۔ الغرض یگیہ کی تکمیل کے لئے سب امور پہلے ہی سے بخوبی سوچ کر مکمل سامان مہیا رکھا جاتا تھا تاکہ اثنائے یگیہ میں کوئی خلل واقع نہ ہو۔ اگر یگیہ کے پورے سامان اور اس کا طریق معلوم کرنا مطلوب ہو تو سوامی دیانند سرسوتی کی بنائی ہوئی سنسکار ودھی کو دیکھنا چاہیے۔ مترجم

13- سوامی جی نے رگ وید کے پہلے منتر کی تفسیر میں یگیہ کی تشریح اس طرح کی ہے کہ اس لفظ میں اول اگنی ہوتر (ہون) سے لے کر اشومیدھ تک تمام یگیہ شامل ہیں دوم اس سے پرکرتی

(مادہ کی حالت اولین) سے لے کر زمین تک تمام کائنات کا نظام اور نیز ان کا علم اور صنعت و ہنر مراد ہے اور سوئم ست سنگ (نیک صحبت یا تعلیم و تربیت وغیرہ) اور یوگ بھی یگیہ میں شامل ہیں الغرض یگیہ سے دنیا کے تمام نیک اور رفاہ عام کے کام مراد ہیں۔ مترجم

14- وسودس بمعنی بسنا سے نکلا ہے۔ مترجم

15- پران سے رگوں کی وہ مختلف قوتیں مراد ہیں جو جسم کے اندر مختلف حرکات اور فعلوں کو انجام دیتی ہیں۔ مترجم

16- گویا آگ وغیرہ سے مناسب فیض یا فائدہ لینا پوجا ہے۔ کیوں کہ ان سے مناسب فائدہ لینا ہی ایشور کے حکم کی تعمیل ہے۔ مترجم

17- دیکھو صفحہ 411- مترجم

18- دیکھو صفحہ 192

19- دیکھو صفحہ 211

20- دیکھو صفحہ 272' 273

21- دیکھو صفحہ 222' 223

22- دیکھو صفحہ 210 تا 213

23- رگ وید اشٹک 8 ادھیائے 7- ورگ 3 منتر 1- مترجم

24- دیکھو میکسمیولر کی کتاب انگریزی موسومہ

History of Ancient Sanskrit Literature

صفحہ 526 وغیرہ میں جہاں وہ چھندوں کی تعریف میں Primitive Strains ابتدائی کوشش مضمون نگاری Simple سیدھی سادی باتیں Snontaneous ناتراشیدہ کلام وغیرہ الفاظ تحریر فرماتے۔ مترجم

25- رگوید اشٹک 1 ادھیائے 1 ورگ 1 منتر 2 مترجم

26- پروفیسر میکسمیولر اور دیگر یورپ کے سنسکرت دانوں نے ہرنیہ گربھ کے معنی سنہری تخم یا بچہ کیا ہے جو بالکل بے معنی ہے۔ میڈم بلیوٹسکی بانی تھیوسوفیکل سوسائٹی بھی اس بات کو تسلیم کرتی ہے کہ پروفیسر میکسمیولر نے لفظ ہرنیہ گربھ کا ترجمہ غلط کیا۔ (دیکھو مہرشی سوامی دیانند سرسوتی کا جیون چرتر۔ مصنفہ پنڈت لیکھرام مرحوم صفحہ 853) اس کے علاوہ پنڈت گرودت جی ایم اے نے بھی لفظ ہرنیہ گربھ کی نسبت لکھا ہے کہ میکسمیولر وغیرہ نے اس لفظ کا ترجمہ بالکل غلط کیا ہے۔ دیکھو ویدک میگزین ماہ ستمبر 1888 مضمون "ویدک ٹرمنالوجی کی آخری بحث صفحہ 140 مترجم

27- رگ وید کا پہلا منتر۔ مترجم

28- یعنی ان علمی اصول کے بموجب جو وید منتروں میں بیان کئے گئے ہیں۔ مترجم

باب 5

1- یجروید ادھیائے 3 منتر 62 مترجم

2- کورم ایک پران کا نام بھی ہے۔ جیسا کہ پیشتر پرانوں کی تشریح 44 صفحہ پر لکھا گیا۔

3- وید پرکاش سائنا چاریہ کے بنائے ہوئے ویدوں کے بھاشیہ (تفسیر) کا نام ہے۔ مترجم

4- یہ اپنشد سام وید کے براہمن کا ایک جزو ہے سام وید کے براہمن میں جس کو چھاندوگیہ براہمن بھی کہتے ہیں دس پرپاٹھک ہیں ان میں سے پہلے دو پرپاٹھکوں کا نام چھندوگیہ منتر براہمن مشہور ہے۔ اور باقی 8 پرپاٹھک چھاندوگیہ اپنشد کے نام سے مشہور ہیں۔ مترجم

5- ایتریہ براہمن رگ وید سے متعلق ہے اس کے دوسرے آرنیک کے چوتھے اور چھٹے ادھیا کا نام ایتریہ اپنشد ہے مگر اپنشد کی صورت میں اس کی تین ادھیاؤں پر تقسیم کی جاتی ہے اور پہلے ادھیایہ کو 3 کھنڈوں پر تقسیم کیا جاتا ہے۔ باقی دو ادھیاؤں میں کوئی کھنڈ نہیں ہوتا۔ مترجم

6- اتھرو وید کے پہلے منتر کے شروع کے الفاظ ہیں۔ مترجم

7- یجروید کے سب سے پہلے منتر کا ٹکڑا ہے۔ مترجم

8- رگ وید کے سب سے اول منتر کے ابتدائی الفاظ ہیں۔ مترجم

9- سام وید کے شروع کے منتر کے پہلے الفاظ ہیں۔ مترجم

10- یہاں ورن سے مراد ہے۔

11- سہچاراپادھی سے دو اشیاء کا ایک وقت میں ہونا مراد ہے اس طرح کہ دونوں باہم لازم و ملزوم ہوں۔ مثلاً جہاں آگ ہوتی ہے وہاں دھواں ہوتا ہے۔ اس مثال میں آگ اور دھوئیں کا سہچار ہے مترجم

باب 6

1- علم ریاضی میں کل دس ہندسے ہیں باقی تمام اعداد انہی سے بن جاتے ہیں اس لئے ان منتروں میں دو سے دس تک تردید کرنے سے سوائے ایک کے باقی تمام اعداد کی تردید آگئی۔ مترجم

باب 7

1- مثلاً دیکھنے کے لئے آنکھ دی۔ کام کرنے کے لئے ہاتھ چلنے کے لئے پاؤں اور نیک و بد کی تمیز کے لئے عقل۔ الغرض ایک سے ایک اعلیٰ قوت اور طاقت عطا کی ہے۔ جن کا نیک کاموں میں

استعمال کرنا انسان کا فرض ہے ان کو نیک کام میں لگانا ہی ایشور کے حکم کی تعمیل اور اس کی رضا جوئی کی سبیل ہے۔ مترجم

2- وید کے منتروں میں جب چہ (حرف عطف) آتا ہے تو اس سے یہ مراد ہوتی ہے کہ اسی قسم کی اور باتیں بھی جو انتصار کی وجہ سے بیان نہیں ہوئیں۔ خود عقل سے سمجھ لینی چاہیں۔ گویا ویدوں میں یہ لفظ بمنزلہ وغیرہ وغیرہ یا علیٰ ہذالقیاس کے ہے۔ مترجم

3- راحت جاودانی نتیانند کا ترجمہ کیا گیا ہے۔ سنسکرت میں نتیہ کا لفظ مسلسل یا متواتر کے معنی رکھتا ہے۔ اس لئے راحت جاودانی سے صرف مسلسل یا لگاتا۔ راحت یعنی ایسا سکھ سمجھنا چاہیے جس کے ساتھ دکھ شامل نہ ہو۔ مترجم

باب 8

1- پرے میں جو مادہ کی حالت ہوتی ہے وہ بیان میں نہیں آسکتی۔ اس لئے اس کے لئے کوئی اصلاح بھی قائم نہیں ہو سکتی۔ پرکرتی۔ آکاش۔ شونیہ۔ (خلا) وغیرہ تمام الفاظ موجودہ حالت عالم میں مستعمل ہو سکتے ہیں۔ منو سمرتی ادھیائے اول شلوک 5 میں اس حالت کو ناقابل احساس و تمیز بے نام الکشن بتایا ہے اس ابتدائی حالت مادہ کو اس منتر میں لفظ سامرتھ (قدرت) سے بیان کیا ہے۔ یہ لفظ اس حالت کے ناقابل بیان ہونے کی وجہ سے صرف اشارہ کے طور پر ہے۔ مترجم

2- ان الفاظ کی تشریح پیدائش وید کے مضمون کے شروع میں کی گئی ہے۔ دیکھو صفحہ 6

3- یہ ترجمہ سوامی جی نے شتپتھ براہمن کے مطابق تیار کیا ہے۔ دیکھو ستیارتھ پرکاش صفحہ 89 بار پنجم و صفحہ 88 بار چہارم۔ مترجم

4- یہ گروہ انسان کی تقسیم ایک قدرتی تقسیم ہے جو خود بخود موجود ہے۔ تمام دانشمند قومیں اور مہذب راجا برابر اس تقسیم کو مانتے چلے آئے ہیں۔ چنانچہ جمشید بادشاہ نے اپنی رعایا کو چار طائفوں میں کیا تھا۔ کاتوزی۔ ینساری۔ نسودی۔ اہنوخوشی۔ مترجم

5- اس منتر میں فعل ماضی مطلق ہے یعنی بنایا۔ پیدا ہوا وغیرہ مگر اس قاعدہ کے بموجب ان کا ترجمہ ماضی قریب میں "بنایا ہے پیدا ہوا ہے" وغیرہ کیا ہے۔ مترجم

6- اس کی تعداد سوریہ سدھانت مدھیہ ادھکار شلوک 21 کے بموجب اس طرح ہے کہ دو ہزار چترجگی کے برابر برہما کا اہوراتر (دن رات) ہوتا ہے اور ایسے تیس اہوراتروں کا ایک مہینہ اور ایسے بارہ مہینوں کا ایک برہما کا برس ہوتا ہے پس ایسے سو برسوں کے برابر مکتی کا زمانہ ہوتا ہے۔ ستیارتھ پرکاش کے نویں سملاس میں بھی سوامی جی نے مکتی کا زمانہ اسی قدر بتایا ہے۔

7- مٹی آگ پانی ہوا اور آکاش پرکرتی (مادہ کی حالت اولین) کی مختلف حالتوں کا نام ہے یعنی ان

سب کی علت ایک ہی ہے۔ اسی لئے آکاش سے ہوا، ہوا سے آگ، آگ سے پانی، اور پانی سے مٹی، بننے سے یہی مراد سمجھنا چاہیے۔ ان میں پرمانوؤں کی تعداد ترتیب وار بڑھتی چلی جاتی ہے کیوں کہ ہوا میں 120 آگ میں 360 پانی میں 480 اور مٹی میں 600 پرمانوں ہوتے ہیں۔ مترجم
8- اس لفظ کی تشریح کے لئے دیکھو نوٹ۔ مترجم

باب 9

1- چونکہ یہ آخری حصہ اس مضمون سے تعلق نہیں رکھتا اس لئے یہاں ترجمہ کرنا مناسب نہیں سمجھا گیا۔ مترجم

باب 11

1- اس لفظ کی تشریح پہلے بیان کر چکے ہیں۔

باب 12

1- ان منتروں میں مفصلہ ذیل اعداد گنائے ہیں۔ 1، 3، 5، 7، 9، 11، 13، 15، 19، 21، 23، 25، 27، 29، 31، 33، اور 4، 8، 12، 16، 20، 24، 28، 32، 36، 40، 44، 48، پہلے سے جمع اور دوسرے سے 4 کے پہاڑے کی تمثیل سے ضرب کا اصول نکلتا ہے۔ مترجم
2- دیکھو نوٹ نمبر 1
3- تمام سام وید میں منتروں کے حروف پر اس طرح اعداد لگے ہوئے ہیں جس طرح جبر و مقابلہ میں کسی مقدار کی قوت ظاہر کرنے کے لئے اس کے اوپر ہندسہ لگاتے ہیں۔ سام وید میں ان اعداد سے اعراب کی قوت یا گانے میں ان کی کمی بیشی کا ظاہر کرنا مقصود ہے مثلاً (سام وید پرپاٹھک 1 کھنڈ 1) مترجم

باب 13

1- ستتی= حمد۔ ثنا۔ پرارتھنا۔ مناجات و دعا، یاچنا= عرض و التجا، سمرپن= نذر و نیاز، اپاسنا وِدیا= علم۔ ریاضت و عبادت۔ مترجم
2- اس لفظ کی تشریح صفحہ اول پر دیکھو۔ مترجم
3- یوگ سے ایشور کا دھیان کرنا اور اپنے آتما کو پرمیشور کے ساتھ واصل کرنا مراد ہے اور ابھیاس کے معنی ریاضت یا مشق ہیں۔ اس لئے یوگا بھیاس سے ایشور کو پانے یا اس کا قرب حاصل کرنے کی کوشش یا ریاضت مراد ہے۔ مترجم

4- اس سے پرانایام کرنا مراد ہے جس کا مفصل بیان آگے آئے گا۔ مترجم

5- پرانایام سانس کو باہر اندر روکنے سے دم بڑھانے کی مشق کو کہتے ہیں اس کا مفصل بیان آگے آئے گا۔ مترجم

6- مثلاً فانی کو غیر فانی۔ ناپاک کو پاک۔ غیر ذی روح یا غیر ذی شعور کو ذی روح اور ذی شعور۔ اور دکھ کو سکھ سمجھنا اور اس کے برعکس۔ مترجم

7- مثلاً نرشرنگ (آدمی کے سینگ) گھ پشپ (آسمان کا پھول) بندھیا پتر (بانجھ عورت کا بیٹا) وغیرہ۔ مترجم

8- ان تین بندھنوں سے تین قسم کے جسموں کا تعلق مراد ہے جو یہ ہیں۔ اول ستھول شریر (جسم کثیف) دوسرا سوکشم شریر (جسم لطیف) جو پانچ پرانوں۔ پانچ گیان اندریوں اور پانچ عناصر لطیف اور من اور بدھی ان سترہ چیزوں کا مجموعہ ہے۔ یہ جسم پیدا ہونے اور مرنے کے وقت بھی جیو کے ساتھ رہتا ہے۔ کارن شریر جس میں سشپتی یا خواب غفلت کی حالت ہوتی ہے۔ یہ جسم پرکرتی کا ہوتا ہے اور اسی وجہ سے وہ سب جگہ محیط اور سب جیوؤں کے لئے ایک ہے یا ان تینوں بندھنوں سے شاریرک (جسمانی) ادھیاتمک (روحانی) اور مانسک (دلی) اعمال مراد ہیں۔ مترجم

9- جو کبھی بندھن (قید) میں نہ آوے اور اسی وجہ سے جس کو بندھن سے چھوٹ کر کبھی مکتی پانے کی ضرورت نہ ہو اس کو سدا مکت کہتے ہیں۔ گو سدا مکت بننے سے نہیں ہوتا۔ بلکہ قدرتی ہوتا ہے۔ اس لئے ایشور ہی کو سدا مکت کہہ سکتے ہیں۔ مترجم

10- ان الفاظ کی تشریح نوٹ میں دیکھو۔ مترجم

11- یعنی اگر ایک شخص کے کئے کا پھل دوسرا بھوگ سکتا ہے تو ایک کی سمادھی بھی دوسرے کو حاصل ہو سکتی ہے۔ دودھ گوبر کی مثل اس طرح ہے کہ ایک شخص نے سنا کہ گائے کی بدولت کھیر نصیب ہوتی ہے۔ یہ سن کر اس نے بجائے دودھ سے کھیر بنانے کے گائے کے گوبر میں کھیر بنانی شروع کی مگر یہ کب ممکن تھا۔

12- یعنی چت ایک ہی ہے اگر اسے دنیا کے جھوٹے دھندوں میں لگایا جاویگا تو اس سے سمادھی نہیں لگ سکتی۔ سمادھی کے لئے چت کو بالکل شدھ کرنے کی ضرورت ہے۔ کیوں کہ اگر دنیا کے جھگڑوں میں پھنسے ہوئے سمادھی لگ سکے تو دودھ کی بجائے گوبر سے بھی کھیر بن سکے۔ مگر یہ ناممکن ہے اس لئے یوگا بھیاسی کو لازم ہے کہ اپنے چت کو دنیا کے جھگڑوں سے آزاد اور پاک رکھے۔ مترجم

13- اپیکشا ایسے سلوک کو کہتے ہیں کہ نہ کسی سے دشمنی ہی کرے اور نہ محبت۔ مترجم

14- برہم چریہ سے یہ مراد ہے کہ 25 برس کی عمر سے پہلے شادی نہ کی جائے اور اس عرصہ میں برابر ویدوں اور شاستروں کو پڑھتا رہے اور شادی ہونے کے پیچھے بھی رتوگامی رہے۔ یعنی شاستر کے مطابق وقت مقررہ پر اپنی عورت کے پاس جائے اور زنا کاری و عیاشی سے بالکل الگ رہے۔ اور دل۔ فعل یا زبان سے بدکاری کا خیال نہ کرے۔ مترجم

15- آسنوں میں زیادہ تر مشہور و کار آمد دو آسن ہیں۔ پدم آسن اور سدھ آسن۔ پدم آسن اس طرح لگتا ہے کہ بائیں پاؤں کو دائیں پنڈلی پر چڑھا کر چھاتی آگے کو نکال تن کر بیٹھے اکثر پیچھے کو ہاتھ نکال کر بائیں ہاتھ سے دائیں پاؤں کا انگوٹھا اور دائیں ہاتھ سے بائیں پاؤں کا انگوٹھا بھی پکڑ لیتے ہیں اور آسن لگا کر ٹھوڑی کو چھاتی پر لگاتے ہیں اور آنکھ کو ناک کی پھونگل پر جما کر پھر پرانایام کرتے ہیں اور سدھ آسن یہ ہے کہ بائیں پاؤں کی ایڑی کو گدا (مقعد) کے نیچے اور دائیں پاؤں کی ایڑی کو اپستھ (عضو تناسل) کے اوپر رکھے اور کمر کو سیدھا رکھے اور تن کر بیٹھے۔ واضح رہے کہ یوگ کی عملی باتیں کسی واقف کار سے سیکھنے کے بغیر نہیں آسکتیں۔ اور بغیر استاد کے اپنی عقل پر کاربند ہونے سے اکثر نقصان ہوتا ہے۔ چنانچہ کہا ہے کہ۔

اگر بے پیر کارے پیش گیرد — ہلاکت راز بہر خویش گیرد

16- مکان سے سانس یا پران کو کسی مقام خاص مثلاً ناف' قلب' حلق وغیرہ میں روکنا اور زمان سے کسی خاص وقت تک روکنا مراد ہے مثلاً 1 منٹ 2 منٹ 5 منٹ وغیرہ اور شمار سے یہ مراد ہے کہ سانس میں ایک خاص تعداد لفظ "اوم" کی یا اوم کے ساتھ سات ویاہرتیوں کی جو آگے لکھی جاتی ہیں۔ جپنا اور ان کے معنی پر غور کرنا جپ کا منتر یہ ہے۔ اوم بھور۔ اوم بھوہ۔ اوم سوہ۔ اوم جز۔ اوم تپہ۔ اوم ستیم۔ مترجم

17- اس سے اوپر اپاسنا کے متعلق جتنے اپنشدوں کے منتر حوالے میں درج کئے گئے ہیں ان کا ترجمہ سوامی جی نے سنسکرت میں نہیں کیا ہے۔ بلکہ اس مقام پر یہ لکھا ہے کہ ان تمام حوالوں کا ترجمہ بھاشا میں کیا جائے گا۔ اس لئے ہم نے بھی اپنا ترجمہ بھاشا کی رو سے کیا ہے۔ مترجم

باب 14

1- اس مضمون کے متعلق سوامی جی نے جس قدر حوالے درج کئے ہیں۔ ان کا ترجمہ سنسکرت میں نہیں کیا بلکہ اس مضمون کے خاتمہ پر لکھ دیا ہے کہ انکا ترجمہ پراکرت (ہندی) بھاشا میں کر دیا ہے۔ اس لئے ہم نے بھی اپنا ترجمہ ہندی سے لیا ہے۔ مترجم

2- یعنی اپنے تجربہ میں اس سے کسی قسم کی تکلیف یا رنج اٹھایا ہو۔ مترجم

3- یہاں لفظ بالکل سے بہت مراد ہے۔ مثلاً جب کہا جاتا ہے کہ اس کو شخص کو بالکل دکھ ہی دکھ

ہے یا بالکل سکھ ہی سکھ ہے تو اس سے یہی مراد ہوتی ہے کہ اس کو بہت دکھ یا بہت سکھ ہے۔ مترجم

4- شتپتھ براہمن کے چودھویں کانڈ میں لکھا ہے کہ اگرچہ موکش میں مادی جسم نہیں رہتا تاہم چوبیس قسم کی پاک قوتیں قائم رہتی ہیں اور اس حالت میں جیو جس قوت کو استعمال کرنے کا ارادہ کرتا ہے وہی قوت ظاہر ہوتی ہے اور اپنے کام کو انجام دیتی ہے۔

5- اس سے ثابت ہوا کہ مکتی پاکر جیو کسی مقام خاص میں نہیں جاتا بلکہ آزادی کے ساتھ ہر جگہ آجا سکتا ہے۔

6- یہاں ان پانچ رنگوں سے پانچ تتوا عناصر کثیف مراد ہیں۔ سنسکرت زبان میں ان میں سے ہر ایک کے ساتھ لوک کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ سرخ رنگ سے اگنی لوک (کرہ آتش) اور سبز رنگ سے پرتھوی لوک (کرہ ارضی) زرد رنگ سے وایو لوک (کرہ ہوائی) آسمانی یا نیلے رنگ سے جل لوک (کرہ آب) اور سفید رنگ سے آکاش مراد ہے۔

باب 15

1- اس وقت پرانے زمانے کے کسی یادگار کے موجود نہ ہونے اور ارتھ وید کے نہ ملنے کی وجہ سے کلوں کے اندرونی تفصیل جو یہاں یا اس مضمون میں آگے بیان کی گئی ہے سمجھ میں نہیں آسکتی۔ ان باتوں کو کوئی بڑا بھاری کاریگر جو سنسکرت کے علم صنعت کا ماہر ہو حل کر سکتا ہے۔

باب 19

1- تناسخ کے متعلق چند اور اعتراضوں کا جواب سوامی جی نے ستیارتھ پرکاش کے نویں باب میں دیا ہے علاوہ ازیں پنڈت لیکھرام جی مرحوم نے ثبوت تناسخ کے نام سے ایک ضخیم کتاب لکھی ہے۔ جس میں اس مضمون پر مفصل بحث کی گئی ہے۔ مترجم

باب 20

1- سنسکرت زبان کی صرف و نحو میں واحد اور جمع کے علاوہ تثنیہ بھی ہوتا ہے جس سے دو جنس مراد ہوتی ہیں۔ مترجم

2- منجملہ سولہ سنسکاروں کے پہلے سنسکار کا نام ہے اس سے خاوند اور بیوی کا بغرض حصول اولاد شاستر کی ہدایت کے بموجب ہم بستر ہونا مراد ہے۔ مترجم

3- اس سے واضح ہوا کہ مصیبت کی حالت میں نیوگ کرنا ایک اختیاری امر ہے یہ فرض نہیں ہے کہ ضرور ہی نیوگ کیا جاوے۔ مترجم

4- زمانہ قدیم میں نیوگ کا رواج ہونا مہابھارت وغیرہ اتہاس (تواریخ) کی کتابوں سے ثابت ہے۔ چنانچہ آدی پرب ادھیائے 120 شلوک 26 میں لکھا ہے کہ پانڈو راجہ نے (بوجہ مریض ہونے کے) خلوت میں اپنی رانی کنتی سے کہا کہ تو آپت کال کے قاعدے سے بذریعہ نیوگ اولاد حاصل کرنے کی تدبیر کر۔ نیوگ کی اجازت مہابھارت میں حسب ذیل موقعوں پر پائی جاتی ہے۔ (دیکھو آدی پرب ادھیائے 120 شلوک 34، 35

باب 21

1- واضح رہے کہ پرانے زمانے میں جانوروں کو مار کر ہوم کرنے کی رسم ہرگز نہیں ملتی تھی۔ بلکہ یہ رسم درمیانی زمانہ میں جب کہ دام مارگ چل پڑا تھا اور قربانی کا مسئلہ پیدا ہو گیا تھا رائج ہوئی تھی۔ شتپتھ براہمن میں صاف لکھا ہے کہ بنسپتی (نباتات) ہی سے یگیہ کرنی چاہیے۔ انسان نباتات کے سوائے اور کسی چیز سے یگیہ (ہوم) نہ کرے اسی طرح اشولاین گرہیہ سوتر میں کہا ہے کہ مانس کے سوائے اور سب چیزیں ہوم کرنے کے لائق ہیں۔ مترجم

باب 22

1- سبھا کے ذریعے سے سلطنت کا انتظام آریہ راجاؤں میں مہاراجہ یدھشٹر تک ہوتا رہا۔ جس کی شہادت مہا بھارت کے راج دھرم وغیرہ مقامات سے ملتی ہے۔ منو سمرتی وغیرہ میں بھی اصول سلطنت اسی طرح بیان کئے ہیں زمانہ قدیم میں ایک خاص بات یہ تھی کہ جب کسی پر ظلم ہوتا تھا تو راجہ اراکین سلطنت اور حاکمان عدالت کو ذمہ دار قرار دے کر ان کو سزا دیتا تھا۔ اسی وجہ سے انصاف کرنے میں بڑی کوشش اور تندہی کی جاتی تھی۔ اصول بالا کے مطابق آریہ راجاؤں نے روئے زمین پر کروڑوں برس حکومت کی۔ قدیم اصول جنگی کے متعلق ہم نے ایک رسالہ الموسوم چترنگنی سار بنایا ہے جس کا انگ اس مضمون سے خاص تعلق رکھنے کی وجہ سے دیکھنے کے قابل ہے۔ مترجم۔ ورن سے جمہورا نام کی چہار گانہ تقسیم مراد ہے یعنی براہمن (علم پیشہ) کشتریہ (شجاعت پیشہ و ماہران فنون جنگ) وشیہ (اہل تجارت حرفت و زراعت) شودر (خدمت گار اور محنتی لوگ) دنیا میں یہ تقسیم قدرتی پائی جاتی ہے اور حال کی بعض مہذب قوموں میں بھی اسی قسم کی یا اس سے کسی قدر ملتی ہوئی تقسیم کا موجود ہونا پایا جاتا ہے۔

2- آشرم سے انسان کی زندگی کی چہارگانہ تقسیم مراد ہے ہر حصہ یا مرحلہ 25 برس کا ہوتا ہے پہلے حصہ یعنی برہمچریہ میں مجرد رہ کر تعلیم حاصل کی جاتی ہے۔ دوسرے یعنی گرہ آشرم میں خانہ داری اور تیسرے یعنی بان پرستھ آشرم میں صحرا نشینی اور تصور الٰہی اور چوتھے یعنی سنیاس آشرم

میں تارک الدنیا ہو کر یوگ کرنا اور آزاد و بے رو رعایت ہو کر دنیا کو راہ راست پر چلنے کی ہدایت کرنا فرض ہوتا ہے۔ مترجم

3- سنسکرت میں یہاں "پیٹ میں رکھتا ہے" ہے جو سنسکرت کا محاورہ ہے ہم نے اردو محاورہ کے خیال سے "زیرِ نظر رکھتا ہے" لکھا ہے۔ مترجم

4- مرگ چرم یا مرگ چھالا سے ہرن کی کھال مراد ہے جس کو برہمچاری اوڑھنے یا نیچے بچھانے کے لئے رکھتے ہیں۔ مترجم

5- دیکشا سے وہ ڈگری یا سند مراد ہے جو کسی کو خاص درجہ کی لیاقت حاصل کرنے پر بعد تصدیق عطا کی جاوے۔ مترجم

6- پنچ مہایگیہ کا بیان ابھی آگے آتا ہے۔

7- پرانایام کرنے سے مراد ہے۔

باب 23

1- وید کے انگوں سے وہ چھ علوم مراد ہیں جو وید کے دقیق مضامین کی تشریح کرتے ہیں۔ ان کے نام یہ ہیں۔

1- شکشا(علم قراءت) 2- کلپ (سنسکاروں یعنی رسوم کے متعلق ہدائتیں اور ہر سنسکار کے متعلق وید منتروں کا انتخاب 3- چھند (علم عروض) 4- ویا کرن (علم صرف و نحو) 5- نرکت (علم لغت) 6- جیوتش (علم ہیئت و ہندسہ جس میں ریاضی کی تمام شاخیں یعنی حساب' مساحت' اقلیدس' اور جبرومقابلہ' علم طبیعات ارضی (جیولوجی) اور جغرافیہ وغیرہ بھی شامل ہیں) مترجم

2- دیکھو صفحہ 195 لغایت 199- مترجم

3- سوامی جی کی تصنیفات میں سے ایک کتاب کا نام ہے۔ مترجم

4- ہون کرنے کی چیزیں یہ ہیں۔ 1- مقوی مثلاً گھی' بادام' کشمش' کھوپرا' پستہ' مونگ پھلی' چلغوزہ' چرونجی' چاول' جو' گیہوں' ارد' موہن بھوگ' لڈو' کھیر' کھچڑی' بھات وغیرہ 2- شیریں مثلاً شکر' چینی' شہد' چھوارے' کشمش' وغیرہ 3- خوشبو دار مثلاً کیسر' کافور' کستوری' اگر' تگر' چندن چورا' جائفل' جاوتری' لوبان' گوگل' الائچی' چھرچھریلا' بالچھڑ' ناگرموتھا' لونگ وغیرہ 4- دافع مرض مثلاً گلوے' اندرجو' کپور کچری' مکھانہ وغیرہ۔ مترجم

5- جو چیز ہوم کرنے کے لئے تیار کی جائے۔ اس میں سے ایک بار 6 ماشہ یا تولہ بھر آگ میں ڈالنی چاہیے اسی کا نام آہوتی ہے۔ مترجم

6- یہاں سوامی جی کا اپنی پنچ مہایگیہ ودھی کی طرف اشارہ ہے۔ اس میں سوامی جی نے تیتریہ

اپنشد کے حوالے سے بھو کا ترجمہ پران (سب کو قائم رکھنے والا اور باعث حیات) بھوہ کا ترجمہ اپان (دکھوں کا ناش کرنے والا یا راحت بخش عالم) اور سوہ کا ترجمہ ویان (سب میں سمایا ہوا یا محیط کل) ایشور کیا ہے۔ مترجم

7- سشرت کی چکتسا ستھان رساین پرکرن ادھیائے 29 میں سوم کا بیان اس طرح لکھا ہے کہ سوم کی 24 قسمیں ہیں۔ وہ ایک دودھ والی لتا (بیل) ہوتی ہے پندرہ پتے شکل پکش (روشن پندرواڑے) میں نکلتے ہیں اور اندھیرے پندرواڑے میں گر جاتے ہیں ہر روز ایک پتا آتا ہے اور پورنماشی کے دن پورے پتے ہوتے ہیں۔ پھر ایک ایک پتہ ہر روز گرنے لگتا ہے یہاں تک کہ اماوس کو ننگی بیل رہ جاتی ہے۔ کھی کیسی خوشبو لسن کیسے پتے' بیل سنہری روپہلی اور بعض سانپ کی کینچلی کی طرح زردی مائل سفید رنگ کی ہوتی ہے۔ ہمالیہ۔ ملایا۔ شری پربت' (دیوگری) پاری یا ترک (کوہ شوالک) وندھیاچل دیوسند وغیرہ پہاڑ کی جھیلوں کشمیر وتستانڈی کے شمال اور دریائے سندھ پر پائی جاتی ہے اس کا عرق بیل کو سونے کی سوئی سے چھید کر نکالا جاتا تھا۔ لکھا ہے کہ اس کے پینے سے بہت بڑی عمر اور جسم از سر نو تیار تازہ توانا ہو جاتا ہے اور کندن کی طرح دمکنے لگتا ہے۔ مترجم

8- یہ خاص سنسکرت زبان کی اصطلاح ہے انسان جیسا کہ وہ ماں باپ سے پیدا ہوتا ہے ایک جنم والا کہلاتا ہے اور جب وہ استاد سے تعلیم پاکر میدان علم میں قدم رکھتا اور نئی روحانی زندگی حاصل کرتا ہے اس کو دوجنما یعنی دوسرے جنم والا کہتے ہیں۔ مترجم

9- نمہ نگھنٹو ادھیائے 2 کھنڈ 7 میں ان (اناج یا کھانا وغیرہ) کا مترادف آیا ہے اس لئے یہ بھی مراد ہو سکتی ہے کہ عالموں کی کھانے وغیرہ سے تواضع کرنی چاہیے۔ مترجم۔

باب 24

1- تنتر کی کتابیں دام مارگیوں یا شاکتوں کے مت کی کتابیں ہیں۔ یہ لوگ عورتوں کو ننگا کھڑا کر کے ان کے اندام نہانی کی پوجا کرتے ہیں اسی طرح ایک مرد کو ننگا کر کے اس کے عضو مخصوص کو عورتیں پوجتی ہیں۔ عورت کو درگا اور مرد کو بھیروم کہتے ہیں۔ مترجم۔

2- بھیروی چکروام مارگیوں کے جلسہ کا مکان ہوتا ہے۔ جس میں وہ ننگے مرد عورت کی پوجا کرتے ہیں۔ دیکھو گپت پرکاش مصنفہ سنت پربھودیال۔ مترجم

3- پانی اور زمین کے درمیان باپ اور بیٹی کا رشتہ ایک قدرتی خیال ہے اور ساتھ ہی یہ خیال دیگر ان کو خاوند بیوی کہیں۔ تب بھی بیجا نہیں۔ چنانچہ اس کی مثال مصر کے دیوتاؤں اسس (Isis) اور اوسیرس (Osiriss) میں موجود ہے یعنی اسس سے مصر کی زمین مراد ہے اور اوسیرس سے

دریائے نیل، مراد ہے۔ جس کو مصر کا خاوند خیال کیا جاتا ہے۔
4- بھگ عورت کے اندام نہانی کو کہتے ہیں۔ مترجم
5- کرم اندریوں سے وہ قوتیں مراد ہیں جن سے کل حرکات خارجی یا افعال ظاہری انجام پاتے ہیں۔ مترجم
6- اس مقام پر جس رچا کا نرکت کے مصنف نے حوالہ دیا ہے۔ وہ یجروید کے ادھیائے پنج کا پندرہواں منتر ہے۔ جس کا ترجمہ اوپر کیا جا چکا ہے۔ مترجم
7- اتی راتر برت سوم یگیہ کے موقع پر آدھی رات کے قریب یگیہ سے فارغ ہو کر دودھ وغیرہ پینے کو کہتے ہیں۔ مترجم
8- پرایہ نیہ یگیہ وہ ہون ہوتا تھا جس میں ہوم کے عرق کی آہوتی دی جاتی تھی۔ مترجم
9- ادئے نیئیہ یگیہ ہون کے آخری حصہ کو کہتے ہیں۔ مترجم
10- پرانایام سے مراد ہے جو یوگ کا چوتھا درجہ ہے۔ مترجم
11- اڑا ناڑی دھڑ کے دائیں پہلو اور ناک کے بائیں نتھنے میں ہوتی ہے اور پنگلا بائیں پہلو اور ناک کے دائیں نتھنے میں اور جہاں یہ دونوں ناڑیاں ملتی ہیں اس ناڑی کو سشمنا کہتے ہیں۔ مترجم
12- کورم کی تشریح دیکھو پرانوں کی تفصیل میں۔
13- ویدوں کے متعلق پرششٹا (تتمہ) کے نام سے چند کتابیں بنی ہوئی ہیں جن میں ان باتوں کو بیان کیا گیا ہے جن کا ذکر شروت سوتروں میں رہ گیا تھا۔ اسی طرح ویدوں کے لئے انوکرمنی یعنی انڈکس یا ردیفقف وار فہرست مضامین بنی ہوئی ہے جس میں ہر منتر کا پہلا لفظ اس کا چھند رشی اور دیوتا لکھا ہے۔ یہ سب کتابیں وید کے اندر شامل نہیں۔ بلکہ ویدوں کے پڑھنے والوں کی آسانی اور امداد کے لئے بعد میں بنائی گئی ہیں۔ مترجم
14- اس کا ترجمہ یہ ہے کہ "جہاں ست (اڑا) اور است (پنگلا) ناڑیاں ملتی ہیں وہاں غوطہ لگانے یعنی دھیان کرنے سے دو (منور بالذات پرمیشور) کو پاتے ہیں یا کرہ آفتاب کو جاتے ہیں۔ مترجم
15- یجروید ادھیائے 33 منتر 43 مترجم
16- دیکھو کتاب ہذا مترجم

باب 26

1- بدرجی نے بھی فرمایا ہے۔ یعنی جو ایسے شخص کو پڑھاتا ہے جو پڑھ نہیں سکتا اسے بیوقوف کہتے ہیں۔ مترجم
2- بہو بریہی سماس وہ اسم مرکب ہے جس میں دونوں الفاظ صفت واقع ہوں اور دونوں مل کر

ایک اور تیسری چیز کی تعریف کرتے ہوں۔ اس مرکب سے ایک ایسی غیر شے مفہوم ہوتی ہے جو مرکب کے الفاظ سے بالکل مختلف ہے۔ مثلاً پیتامبر کے لفظی معنی زرد کپڑا ہیں۔ مگر اس سے وہ شخص مراد ہے جو زرد کپڑے پہنے ہوئے ہو۔ گت پتر (گم کردہ فرزند) سے وہ شخص مراد ہے کہ جس کا لڑکا گم ہو گیا ہو۔ اندر شترو (آفتاب دشمن) سے وہ جس کا دشمن سورج ہو یعنی بادل مراد ہے۔ مترجم

3- کرم دھاریہ سماس سے وہ مرکب مراد ہے جس میں پہلا لفظ صفت ہو اور دوسرا موصوف مگر بوجہ مرکب ہو جانے کے پہلے لفظ کی علامت گر گئی ہو۔ یہ مرکب تت پرش کی ایک قسم ہے۔ مثال کرشن سرپم (کالے سانپ کو) بجائے کی کرشنم سریم مترجم۔

باب 27

1- دیکھو رگ وید۔ منڈل 1' سوکت 164' منتر 46 مترجم

2- رگ وید۔ منڈل 7 سوکت 35 منتر 13 مترجم

3- یجروید ادھیائے 4 منتر 8 مترجم

4- اس منتر کا ترجمہ سوامی جی نے وید بھاشیہ بھومکا میں نہیں کیا ہے۔ مگر ہم نے یجروید بھاشیہ سے لکھ دیا ہے۔ مترجم

باب 28

1- وہ کتابیں جو رشیوں کے اصول کے مطابق یا خود رشیوں کی بنائی ہوئی نہ ہوں۔ مترجم

2- مراد یہ ہے کہ جس بات کی جڑ وید میں نہیں ہے۔ اس کی تشریح بھی ان کتابوں میں نہ ہونی چاہیے اور اگر ان میں کوئی ایسی بات ہے جس کا اشارہ ویدوں میں نہیں پایا جاتا تو وہ ماننے کے لائق نہیں۔ مترجم

باب 29

1- شاید یہ وہی تقسیم ہے جو عام گانیوالوں کی اصطلاح میں تگن (چلت) رکن۔ اور ٹھان نامزد کی جاتی ہے۔

2- سام وید میں جو سوکت صرف 3 منتروں کا ہوتا ہے اسے ترک کہتے ہیں۔ مترجم

باب 30

1- جب کسی کو دور سے باآواز بلند پکاریں تو اس وقت ادات اندات اور سورت تینوں کا اس طرح

ایک تار بندھ جاتا ہے کہ تینوں ایک ہی سنائی دیتے ہیں یعنی ان کے درمیان تمیز نہیں ہوتی۔
پس اسی کو ایک شرت کہتے ہیں۔ دیکھو اشٹادھیائی ادھیائے پاد 2 سوتر 23 مترجم
2- دیکھو پنڈت تلسی رام سوامی کرت سام وید بھاشیہ کا اپود ایود گھات صفحہ 8- مترجم